عمران سیریز
سی ایگل
مظہر کلیم ایم۔اے

شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں " مسلسل قاری " کی اصطلاح استعمال کی ہے جو واقعی نئی دلچسپ اور بلیغ اصطلاح ہے۔ یہ ایک لحاظ سے کوزے میں سمندر بند کرنے کے مترادف ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ کو میرا انداز تحریر پسند آتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے





عمران چادر اوڑھے آرام کرسی پر نیم دراز تھا۔ شیو بڑھی ہوئی تھی اور سر پر لیٹر بکس نما ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ چہرے پر اضمحلال طاری تھا اور آنکھیں بند تھیں۔ اس کے لباس، بیٹھنے کا انداز اور چہرے پر موجود تاثرات سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ بیماری کے ہاتھوں خاصا نڈھال ہو چکا ہے۔ سامنے میز پر رنگ برنگی شیشیوں اور بلسٹر پیکنگ کے پیکٹ بھی رکھے ہوئے تھے۔ ایک طرف چائے کا فلاسک موجود تھا۔ ساتھ ہی چائے کا ایک خصوصی طور پر بڑا سا کپ بھی موجود تھا۔ یوں دکھائی دے رہا تھا کہ میز پر باقاعدہ میڈیکل سٹور کھلا ہوا ہے۔ عمران کو کل اچانک شدید نزلہ ہوا اور پھر رات کو بخار ہو گیا۔ چونکہ ان دنوں موسم تبدیل ہو رہا تھا اس لئے نزلہ زکام اور بخار کی شکایات عام تھیں لیکن عمران کی حالت اور اس کا انداز دیکھ کر تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے دنیا کی کوئی ایسی خوفناک بیماری ہو

گئی ہے جس کا ابھی علاج ہی دریافت نہیں ہو سکا اور کل سے ہی سلیمان کی کمبختی آئی ہوئی تھی۔ ہر دس منٹ بعد عمران ایک نئی دوا لکھ کر سلیمان کو دیتا اور سلیمان کو مجبوراً مارکیٹ جا کر وہ دوا لانی پڑتی اور پھر وہ دوا میز پر پڑی دوسری دواؤں کے ساتھ سج جاتی اور پھر دس پندرہ منٹ بعد ایک نئی دوا لے آنے کا حکم صادر کر دیا جاتا۔ چونکہ عمران کی حالت ایسی تھی کہ سلیمان کو بھی اس کی بیماری کی فکر پڑی ہوئی تھی اور پھر عمران بیماری کی وجہ سے بے حد چڑچڑا اور سنجیدہ ہو رہا تھا اس لئے سلیمان کان دبائے اس کے احکامات پر مسلسل عمل کر رہا تھا۔ اس نے کئی بار ڈاکٹر کو بلانے یا عمران کو ہسپتال پہنچانے کی دبے لفظوں بات کی تھی لیکن عمران نے اسے انتہائی سختی سے جھڑک دیا تھا اور سلیمان مجبوراً خاموش ہو گیا تھا۔ اس وقت بھی وہ عمران کی لکھی ہوئی ایک نئی دوا لینے کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے عمران اس کے انتظار میں آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک سائیڈ کرسی پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ چونکہ میز پر ٹیلی فون رکھنے کی جگہ باقی نہ بچی تھی اس لئے سلیمان نے اسے کرسی پر رکھ دیا تھا۔ کئی بار گھنٹی بجنے کے باوجود عمران ویسے ہی آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا لیکن جب گھنٹی مسلسل بجتی رہی تو اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور پھر آہستہ آہستہ اس انداز میں رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا جیسے کارٹون فلم میں سلوموشن کارٹون دکھائے جاتے ہیں۔ کچھ دیر تک اس کا ہاتھ رسیور پر اس طرح رکھا رہا جیسے





اسے رسیور اٹھانے کی ہمت ہی نہ ہو رہی تھی یا اس کے جسم میں رسیور اٹھانے کی طاقت ہی نہ رہی ہو۔ پھر اس نے آہستہ سے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر سلوموشن میں اس کا ہاتھ واپس آیا۔

"ہے۔ ہے۔ لو"....... عمران نے لفظ کو اس قدر سلوموشن میں ادا کیا کہ لفظ ٹوٹ کر نجانے کہاں تک پھسلتا چلا گیا تھا۔

"کون بول رہا ہے۔ عمران کہاں ہے"....... دوسری طرف سے عمران کی اماں بی کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران کے جسم کو اس طرح زوردار جھٹکا لگا جیسے اس کے جسم میں اچانک لاکھوں وولٹیج الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ اماں بی میں عمران بول رہا ہوں۔ آپ کیسی ہیں"....... عمران نے انتہائی چست لیکن انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس بار اس نے فقرہ اس انداز میں ادا کیا تھا جیسے اس سے زیادہ چست آدمی شاید پوری دنیا میں نہ ہو۔

"وعلیکم السلام۔ پہلے یہ کس نے فون اٹھایا تھا"....... اماں بی نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"اماں بی۔ فون تو میں نے ہی اٹھایا تھا لیکن شاید فون کی تاروں میں کوئی گڑبڑ ہو گئی تھی"....... عمران نے بہانہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا سنو۔ ثریا اپنے شوہر کے ساتھ آئی ہوئی ہے اور وہ تم سے ملنے تمہارے فلیٹ پر آنا چاہتے تھے لیکن میں نے اس لئے روک دیا کہ مجھے سیڑھیاں چڑھنی مشکل ہوتی ہیں کیونکہ مجھے بھی ظاہر ہے ساتھ

آنا پڑتا اس لئے تم فوراً کوٹھی آجاؤ۔ انہوں نے دو گھنٹے بعد واپس جانا ہے"...... اماں بی نے کہا۔

"اماں بی۔ ثریا اور اس کا شوہر مہمان تو نہیں ہیں۔ یہ تو اپنا ہی گھر ہے اور وہ آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے آج نہ سہی پھر مل لوں گا"...... عمران نے کوٹھی جانے سے گریز کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اب بہن اور بہنوئی سے ملنے سے بھی انکار کر رہے ہو"...... اماں بی نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں اماں بی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنی بہن اور بہنوئی سے نہ ملوں۔ دراصل میں اس وقت خاصا مصروف ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مصروفیت ہے مجھے بتاؤ۔ فوراً بتاؤ۔ ایسی کون سی مصروفیت ہے کہ تم ماں، بہن اور بہنوئی سے بھی نہیں مل سکتے"...... اماں بی کا پارہ اور زیادہ چڑھ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے اماں بی۔ میں ایئرپورٹ پر ان سے مل لوں گا۔ کون سی فلائٹ پر جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"دو گھنٹے بعد جو جہاز جا رہا ہے لیکن آخر تم ماں کے گھر آنے سے کیوں انکار کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے میں خود آ رہی ہوں پھر میں دیکھوں گی کہ تمہاری ایسی کون سی مصروفیت ہے"...... اماں بی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے اماں بی۔ آپ کو سیڑھیاں چڑھنا مشکل ہو جائے گا اس





لئے میں خود ہی آ رہا ہوں"...... آخرکار عمران نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔

"ٹھیک ہے۔ جلدی آؤ فوراً"...... اماں بی نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی جلدی شیو بنائی، منہ دھویا اور پھر لباس تبدیل کر کے وہ جب ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو پہلے کی طرح ہشاش بشاش اور چست عمران دکھائی دے رہا تھا۔ اسی لمحے اسے فلیٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ آنے والا سلیمان ہے۔

"سلیمان۔ جلدی آؤ"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے راہداری سے ہی جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ جیسے ہی سٹنگ روم کے دروازے پر پہنچا تو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ تم نے میز پر کیا بھر رکھا ہے۔ کہاں سے اٹھا لائے ہو اتنی رنگ برنگی دوائیں۔ اٹھاؤ انہیں اور لے جاؤ"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ کیا ان خشک دواؤں کا دماغ پر تو اثر نہیں ہو گیا"...... سلیمان نے کہا۔

"میرے نہیں تمہارے دماغ پر اثر ہو گیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر کے نسخے کے بغیر اپنے طور پر دوائیں خرید کر علاج کرنا کتنا بڑا رسک ہوتا ہے اور تم اس کے باوجود اپنی مرضی سے جا کر نجانے کون کون سی دوائیں خرید لاتے ہو۔ میں کوٹھی جا رہا ہوں۔ اماں بی کا فون آیا تھا۔ ثریا اور اس کا شوہر آئے ہوئے ہیں"۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"اچھا تو اس طرح علاج ہوا ہے۔ مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی تھی جو میں نے مارکیٹ کے چکر لگا لگا کر خود کو بیمار کر لیا۔ مجھے پہلے ہی بڑی بیگم صاحبہ کو فون کر دینا چاہئے تھا"...... سلیمان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میں نے اپنے لئے تمہیں مارکیٹ کے چکر لگوائے ہیں۔ کبھی قد آدم آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے آپ کو دیکھو تو پتہ چلے کہ الم غلم کھانے اور مسلسل بے کار بیٹھے رہنے سے تمہارے جسم پر کس قدر گوشت چڑھ گیا ہے۔ چلو اس طرح کچھ تو وزن ہلکا ہوا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بڑی بیگم صاحبہ کو فون کر کے بتا دیتا ہوں کہ آپ کی کیا حالت تھی اور اب آپ ان سے چھپانے کے لئے زبردستی اپنے آپ کو تندرست ظاہر کر رہے ہیں۔ پھر وہ خود ہی آپ کا درست علاج کر لیں گی"...... سلیمان نے کہا تو عمران تیزی سے





مڑا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ پلیز آغا سلیمان پاشا صاحب یہ ظلم نہ کرنا ورنہ اماں بی کو تو تم جانتے ہو۔ انہوں نے نجانے کس کس حکیم کے جوشاندے بنا بنا کر مجھے زبردستی پلا دینے ہیں اور پھر نجانے کتنی معجونیں بھی ساتھ کھانی پڑیں گی۔ پلیز"...... عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے معلوم تھا کہ اماں بی ایلوپیتھک دواؤں سے الرجک ہیں۔ ان کا اعتماد حکمت پر ہے اور پھر ان کے پاس کچھ ایسے پرانے نسخے موجود ہیں جو نسل در نسل چلتے ہوئے ان تک پہنچے ہیں اس لئے عمران کی واقعی شامت آ جانی تھی۔ یہ ٹھیک ہے کہ اسے نزلہ اور ہلکا سا بخار تھا اور باقی جو کچھ تھا صرف سلیمان کو تنگ کرنے کا ڈرامہ تھا اور اگر اماں بی کا فون نہ آ جاتا تو نجانے وہ ابھی سلیمان کو کتنا تنگ اور زچ کرتا لیکن اب سلیمان نے دھمکی دے کر اس کو واقعی حواس باختہ کر دیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر سلیمان نے واقعی اماں بی کو فون کر کے عمران کی کیفیت بتا دی تو پھر یہ سارا ڈرامہ اس کے ایسا گلے پڑ جائے گا کہ نہ جائے ماندن اور نہ پائے رفتن والا سلسلہ ہو جائے گا۔

"میری ٹانگیں شدید درد کر رہی ہیں اور ظاہر ہے اب مجھے ان کی مالش کرانی ہو گی اور چونکہ میں بے حد تھک گیا ہوں اس لئے لامحالہ اب مجھ سے کھانا بھی نہ پک سکے گا اور مجھے کسی اچھے سے ہوٹل میں جا کر کھانا کھانا پڑے گا"...... سلیمان نے فوراً ہی اپنا ڈرامہ شروع

کر دیا۔

" بالکل بالکل۔ ضرور مالش کراؤ بلکہ ٹانگوں کے ساتھ ساتھ سر کی بھی مالش کرا لینا اور کھانا خود کھانے کے ساتھ ساتھ میرے لئے بھی لے آنا"...... عمران نے سلیمان کا مطلب سمجھتے ہوئے فوراً کہا۔

" بہت شکریہ صاحب۔ آپ نے اجازت دے دی ہے میں اب اماں بی کو فون کر کے انہیں ساری تفصیل بتا دیتا ہوں۔ وہ بے حد شفیق خاتون ہیں وہ فوراً مجھے یہ سب کچھ کرانے کے لئے رقم دے دیں گی"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" ارے ارے۔ کیا مطلب۔ اب میں اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہوں کہ پچاس ساٹھ روپے بھی نہ دے سکوں"...... عمران نے فوراً ہی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

" پچاس ساٹھ ہزار روپے صرف۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو واقعی فلیٹ سے باہر کی دنیا کی خبر ہی نہیں ہے۔ پچاس ساٹھ ہزار روپے میں کیا ہوتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مساج سنٹر والے، سر اور ٹانگوں کے مساج کرنے کی کیا فیس وصول کرتے ہیں۔ آخر انہوں نے مساج کے لئے خوبصورت اور ٹرینڈ لڑکیاں رکھی ہوئی ہیں۔ انہیں وہ بھاری تنخواہیں دیتے ہیں پھر ان کا اپنا خرچہ ہے۔ مساج کی مشینیں بہت قیمتی ہوتی ہیں پھر بجلی اور فون کے اخراجات۔ پھر آج کل کرائے بھی بہت بڑھ گئے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ پچاس ساٹھ ہزار میں یہ سب کچھ کر لینے کے ساتھ



ساتھ کسی اچھے سے ہوٹل میں کھانا بھی کھا لوں اور آپ کے لئے بھی لے آؤں"...... سلیمان نے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیل کر محاورتاً نہیں حقیقتاً اس کے کانوں تک پہنچ گئیں۔

" مم۔ مم۔ مگر تم تو مالش کی بات کر رہے تھے۔ وہ رنگ برنگی تیل کی بوتلیں چھنکاتے فٹ پاتھوں پر پھرتے ہوتے ہیں مالشی۔ وہ دس بارہ روپے میں مالش کر دیتے ہوں گے اور کھانا بھی بادشاہ کے ہوٹل سے دس بارہ روپے میں تم کھا سکتے ہو۔ چلو میرے لئے نہ لانا میں اماں بی کے ساتھ کھا لوں گا چلو اب تو ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔

" تو آپ کا مطلب ہے کہ آل پاکیشیا باورچی ایسوسی ایشن کا صدر اب یہ سب کچھ کرے گا۔ پھر ٹھیک ہے آپ بے شک نہ دیں رقم میں بڑی بیگم صاحبہ سے خود ہی لے لوں گا۔ آپ اپنے پچاس ساٹھ ہزار بچا لیں۔ ہونہہ۔ حد ہو گئی کنجوسی کی"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ میں نے پچاس ساٹھ روپے کہے ہیں۔ پچاس ساٹھ ہزار نہیں کہے"...... عمران نے کہا۔

" پھر تو آپ سے بات کرنا ہی فضول ہے۔ آپ تشریف لے جائیں بڑی بیگم صاحبہ انتظار کر رہی ہوں گی ویسے میں انہیں کہہ دیتا ہوں کہ آپ یہاں سے چل پڑے ہیں"...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" ارے ارے ٹھہرو۔ یا اللہ کس بلیک میلر سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ اچھا سنو وہ میرے نیلے سوٹ کی جیب میں دو ہزار روپے ہیں وہ لے لو۔ چلو اب تو خوش ہو"....... عمران نے کہا۔

" نیلے سوٹ کی بائیں جیب میں یا اندرونی جیب میں"۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم پہلے ہی تلاشی لے چکے ہو"....... عمران نے اچھلتے ہوئے کہا۔

" مجھے ان سوٹوں کی روزانہ صفائی کرنی پڑتی ہے اور آج کل کرنسی نوٹ اس قدر گندے ہوتے ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ انہیں باقاعدہ ڈرائی کلین کرایا جائے اس لئے ان کی جیبوں میں موجودگی حفظان صحت کے اصولوں کے خلاف ہے"....... سلیمان نے جواب دیا۔

" تو۔ تو۔ کیا مطلب۔ وہ اندرونی جیب میں تو دو لاکھ روپے تھے۔ وہ۔ وہ میں نے مشکل وقت کے لئے رکھے ہوئے تھے"....... عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" آپ کی بیماری سے زیادہ مشکل وقت کون سا ہو سکتا ہے۔ یہ آپ نے جو دوائیں منگوائی ہیں کیا یہ مفت ملتی ہیں۔ ابھی کوئی خیراتی میڈیکل سٹور وجود میں نہیں آیا اور آپ تو روزانہ اخبار پڑھتے ہی رہتے ہیں جن میں دواؤں کی روزانہ بڑھتی ہوئی قیمتوں کے بارے میں خبریں آتی رہتی ہیں اس لئے دو لاکھ روپے کی کیا حیثیت ہے"۔





سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ٹھیک ہے۔ کر دو اماں بی کو فون۔ میں وہیں جا رہا ہوں۔ جب وہ مجھے دیکھیں گی تو انہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اور یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ جھوٹ سے انہیں کس قدر نفرت ہے"....... عمران نے ایک اور پہلو پر بات کرتے ہوئے کہا۔

" میں انہیں کہہ دوں گا کہ آپ کا ہاتھ پکڑ کر دیکھ لیں۔ انہیں خود ہی سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ آپ جائیں"....... سلیمان بھلا اتنی آسانی سے کہاں قابو آنے والا تھا۔

" تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ بخار تو ہے لیکن بہت ہلکا ہے اور ہلکا بخار تو بہرحال اس موسم کا میوہ ہے"....... عمران نے کہا۔

" وہ انتہائی شفیق ماں ہیں اور آپ ان کے اکلوتے بیٹے ہیں اس لئے ہلکا بخار ان کے لئے تیز بخار خود بخود بن جائے گا"....... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یا اللہ۔ اس قدر سرد و گرم چشیدہ باورچی تم نے میرے ہی نصیب میں لکھا تھا"....... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر سلیمان کی طرف بڑھا دی۔

" یہ لو۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ بدمزہ جوشاندہ پینے سے تو بہتر ہے کہ آدمی خالی جیب ہی رہ جائے"....... عمران نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مجھے صفائی کا معیار زیادہ بہتر کرنا پڑے گا ورنہ اس قدر گندے کرنسی نوٹ آپ کی جیبوں میں رہ جاتے ہوں گے"....... سلیمان نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ گیا۔

"صرف اپنے دل کی صفائی کرا لو تاکہ اس میں موجود دولت کی ہوس نکل جائے۔یہی کافی ہے"....... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔







ناراک کے سب سے مشہور ہوٹل ناراک لائن کے ڈانسنگ ہال میں اس قدر رش تھا کہ ڈانس کرنے والے جوڑوں کو کھل کر سٹیپ لینے کی بھی جگہ نہ مل رہی تھی البتہ ڈانسنگ ہال کی سائیڈوں میں موجود میزوں اور کرسیوں میں سے اکثر سیٹیں خالی تھیں۔ ایسی ہی ایک سیٹ پر ایک لمبے قد اور چوڑے شانوں والا خوبصورت ایکریمی نوجوان جس کے سنہرے بال اس کے کاندھوں تک تھے انتہائی جدید تراش کا سوٹ پہنے بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ اپنے سٹائل اور انداز سے وہ ہالی وڈ کا کوئی رومانٹک ہیرو لگ رہا تھا۔ بے شمار لڑکیوں نے اسے ڈانس کی دعوت دی تھی لیکن اس نے بڑے مہذب انداز میں معذرت کر لی تھی البتہ وہ پوری دلچسپی سے ڈانس کرتے ہوئے جوڑوں کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک خوبصورت ویٹرس اس کے قریب آکر رکی تو نوجوان نے چونک کر اس کی طرف

دیکھا۔

"مسٹر کراؤن آپ کی کال ہے"....... ویٹرس نے انتہائی دلفریب انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑے ہوئے کارڈلیس فون پیس کو اس نے میز پر رکھا، سر جھکایا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ نوجوان نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے کان سے لگا لیا۔

"یس۔ کراؤن بول رہا ہوں"....... کراؤن نے کہا۔

"سپیشل کال"....... دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی اور رابطہ ختم ہو گیا تو کراؤن بے اختیار چونک کر اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے کرسی کی سیٹ میں اچانک نوکدار کانٹے نکل آئے ہوں۔ اس نے جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر فون پیس کے نیچے رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی شاندار اور نئے ماڈل کی قیمتی کار ناراک کی سڑکوں پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل اور خاصی تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ اس رہائشی پلازہ میں داخل ہوا جس میں اس کی رہائش تھی۔ کار اس نے مخصوص جگہ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی طرف کو بڑھتا چلا گیا۔ اس نے کار لاک کرنے کی بھی ضرورت نہ سمجھی تھی کیونکہ یہاں کاروں کی خصوصی حفاظت کی جاتی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ کار لاک نہ ہونے کے باوجود اسے چوری نہ کیا جا سکے گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ





لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر واقع اپنے لگژری فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے جیب سے چابی نکالی اور لاک کھول کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ لگژری فلیٹ ساؤنڈ پروف تھا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر تیزی سے ایک کمرے میں پہنچ کر اس نے سپاٹ دیوار پر اپنی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھ کر اسے دبایا اور پھر اسے ہٹا کر اس نے اسی جگہ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھ کر اسے دبایا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی اور کراؤن تیزی سے اندر داخل ہوا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی دیوار اس کے عقب میں خود بخود برابر ہو گئی۔ کمرے کی دیوار میں ایک الماری موجود تھی۔ کراؤن نے الماری کھولی تو اندر ایک چھوٹی سی مشین موجود تھی جس میں سکرین بھی تھی۔ کراؤن نے مشین کے مختلف بٹن دبائے تو سکرین روشن ہو گئی اور اس پر پہلے تو چند لمحوں تک آڑی ترچھی لکیریں سی نمودار ہوئیں اور پھر یہ لکیریں مل کر ایک منظر میں تبدیل ہو گئیں۔ یہ انتہائی پر شور سمندر کا منظر تھا جس میں لہریں تیزی سے اٹھتی دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ منظر نمودار ہوتے ہی کراؤن نے ایک سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو سی الیون کالنگ سی سیکشن ہیڈ کوارٹر"....... کراؤن نے کہا۔

"یس۔ سی سیکشن ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ سپیشل کوڈ دوہراؤ"۔

مشین سے ایک کھڑ کھڑاتی ہوئی مشینی آواز سنائی دی۔

"سی آر ون"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ سی ون کے جواب کا انتظار کرو"...... اسی مشینی آواز نے کہا تو کراؤن نے مشین کے دوسرے کونے میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ کراؤن کالنگ باس"...... کراؤن نے کہا۔

"سی ون اٹنڈنگ یو کراؤن۔ فون نمبر نوٹ کرو اور اس پر کال کرو"...... اس بار ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا نرم تھا اور پھر ایک فون نمبر بتا دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین خود بخود آف ہو گئی تو کراؤن نے مشین کے کئی بٹن پریس کئے اور سائیڈ میں پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو سی ون نے بتائے تھے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سی ون کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کراؤن بول رہا ہوں باس"...... کراؤن نے کہا۔

"کراؤن۔ تمہارے لئے ایک مشن ہے جسے تم نے پاکیشیا میں مکمل کرنا ہے لیکن یہ مشن اس انداز میں مکمل ہونا چاہئے کہ نہ اس کا علم وہاں کی سیکرٹ سروس کو ہو سکے اور نہ ہی حکومت کو"۔ سی ون نے کہا۔

"یس باس۔ ایسا ہی ہو گا"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے





کہا۔

"پاکیشیا نے ایک خصوصی ساخت کی آبدوز تیار کی ہے۔ یہ ایسی آبدوز ہے کہ اس جیسی آبدوز ابھی ایکریمیا جیسی سپر پاور بھی ایجاد نہیں کر سکی۔ یہ ایک لحاظ سے مستقبل کی آبدوز ہے۔ اسے پاکیشیا والوں نے انتہائی خفیہ رکھا ہوا ہے۔ اس کا کوڈ نام انہوں نے سی ایگل رکھا ہے اور اسے انتہائی حفاظت میں رکھا گیا ہے اور اس کی اس قدر سخت نگرانی کی جاتی ہے کہ شاید اس قدر سخت نگرانی وہ اپنے ایٹمی مراکز کی بھی نہ کرتے ہوں گے لیکن بلیک تھنڈر سے یہ سب کچھ پوشیدہ نہیں رہ سکتا اس لئے بلیک تھنڈر نے اپنی خصوصی مشینری کی مدد سے ان تمام حفاظتی انتظامات کی تفصیلات حاصل کر لی ہیں۔ یہ تفصیلات ابھی تمہارے پاس پہنچ جائیں گی اور اس کے ساتھ ساتھ اس خصوصی ساخت کی آبدوز کی مشینری کو آپریٹ کرنے اور اسے چلا کر سی سیکشن کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچانے کے بارے میں تمام تفصیلی ہدایات بھی تمہیں مل جائیں گی لیکن یہ سب کچھ تم نے ذہن نشین کرنے کے بعد انہیں جلا دینا ہے۔ اس کے بعد تم نے یہ مشن مکمل کرنا ہے لیکن اس کے لئے تمہیں صرف دو روز دیئے جا رہے ہیں"...... سی ون نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"عرصہ تو کافی ہے باس۔ لیکن آپ کی پہلی ہدایات کے مطابق ایسا کیسے ہو گا۔ ظاہر ہے یہ آبدوز جب اغوا کر لی جائے گی تو اس کا علم حکومت کو تو بہرحال ہو ہی جائے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ حکومت

اسے تلاش کرنے اور اس کو واپس لینے کے لئے سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ وہ انتہائی فعال سروس ہے"....... کراؤن نے کہا۔

"میری ان ہدایات کا مقصد یہ تھا کہ حکومت اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ کسی طرح بھی معلوم نہ ہو سکے کہ یہ مشن بلیک تھنڈر نے مکمل کیا ہے کیونکہ مجھے اس مشن کی اجازت لینے کے لئے مین ہیڈکوارٹر سے نجانے کتنے طویل مذاکرات کرنے پڑے ہیں۔ مین ہیڈکوارٹر نے پاکیشیا کے خلاف کسی بھی مشن سے تمام سیکشن ہیڈکوارٹرز کو سختی سے منع کر رکھا ہے کیونکہ ایک تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا علی عمران مین ہیڈکوارٹر کی سیف لسٹ میں ہے اور دوسرا اس نے دھمکی دے رکھی ہے کہ اب اگر کسی بھی سیکشن ہیڈکوارٹر نے پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن مکمل کیا تو پھر وہ اس سیکشن ہیڈکوارٹر کے خلاف کام کر کے اسے تباہ کر دے گا اور عمران کے بارے میں مین ہیڈکوارٹر میں یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی دھمکی پر عمل کرنے کا اہل ہے۔ اس سے پہلے اس نے بلیک تھنڈر کے انتہائی ٹاپ سپر اور گولڈن ایجنٹوں کے خلاف مشن کامیابی سے مکمل کئے ہیں اور یہ سب ٹاپ سپر اور گولڈن ایجنٹ اس سے شکست کھا گئے تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مین ہیڈکوارٹر اس خصوصی ساخت کی آبدوز میں بھی دلچسپی لے رہا تھا۔ اس کی رائے تھی کہ براہ راست بلیک تھنڈر کو استعمال کئے بغیر کسی پرائیویٹ تنظیم کی



خدمات حاصل کر کے اسے حاصل کیا جائے تاکہ بلیک تھنڈر کا نام سامنے نہ آئے لیکن پھر یہ آئیڈیا اس لئے ڈراپ کر دیا گیا کہ اس طرح اس آبدوز کے بارے میں سپر پاورز کو بھی علم ہو سکتا تھا۔ چنانچہ مجھے مین ہیڈکوارٹر کو یہ گارنٹی دینی پڑی کہ حکومت پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح بھی علم نہ ہو سکے گا کہ اس مشن پر بلیک تھنڈر نے کام کیا ہے اور آبدوز بھی سیکشن ہیڈکوارٹر پہنچ جائے گی جس پر انہوں نے آخرکار اجازت دے دی اور میں نے اس اہم ترین مشن کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے"....... سی ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں ایسا ہی ہو گا اور اگر عمران کو یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فرض کیا کسی طرح معلوم بھی ہو جائے گا تو اسے سیکشن ہیڈکوارٹر کے بارے میں کبھی معلوم نہ ہو سکے گا"....... کراؤن نے کہا۔

"اوکے وش یو گڈ لک"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کراؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس مڑ گیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی میگزین کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے باوجود چائے کی طلب کے عمران خاموش بیٹھا مسلسل مطالعہ کرنے پر مجبور تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رسالے پر سے نظریں ہٹائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور اسے کان سے لگا لیا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں"....... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"جی فرمایئے۔ لیکن مختصر بات کیجئے میں انتہائی مصروف ہوں اس لئے زیادہ وقت نہ دے سکوں گا"....... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا البتہ اس کا لہجہ پہلے سے زیادہ خشک ہو گیا تھا۔





"کیا مصروفیت ہے تمہیں"....... دوسری طرف سے کاٹ کھانے والے لہجے میں پوچھا گیا۔

"ایک سائنسی مضمون پڑھ رہا ہوں جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ خواتین کے زیادہ بولنے کی سائنسی وجوہات کیا ہیں اور سب سے بنیادی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ مرد عورتوں کو زیادہ سے زیادہ سننا چاہتے ہیں۔ خاص طور پر مترنم آواز کی مالک خواتین کو اس لئے وہ خواتین کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور آپ کی تو آواز بھی مترنم نہیں ہے اور میں آپ کی حوصلہ افزائی بھی نہیں کرنا چاہتا اس لئے فرمایئے"....... عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

"میں خود آ رہی ہوں تمہاری حوصلہ افزائی کرنے کے لئے"۔ دوسری طرف سے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کی نظریں اسی طرح رسالے پر جمی رہیں لیکن چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسالہ بند کر کے میز پر رکھ دیا۔ ویسے بھی جو مضمون وہ پڑھ رہا تھا وہ مکمل ہو چکا تھا اور چونکہ اب چائے کے بغیر اسے دوسرا مضمون پڑھنے کی ہمت نہ ہو رہی تھی اس لئے اس نے رسالہ ہی بند کر کے رکھ دیا تھا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اسے یقین تھا کہ جولیا کا ہی فون ہو گا کیونکہ جولیا نے اس وقت تو غصے کے عالم میں فون بند کر دیا تھا اور خود آنے کا اعلان

کر دیا تھا لیکن اتنی بات وہ بھی جانتا تھا کہ جولیا دانستہ اس کے فلیٹ میں کم آتی ہے اور اگر آتی ہے تو اپنے ساتھ سیکرٹ سروس کے کسی نہ کسی ممبر کو لے کر ہی آتی ہے کیونکہ اب جولیا سوائے رنگ روپ اور نقوش کے ذہنی اور قلبی طور پر مکمل مشرقی لڑکی کے روپ میں ڈھل چکی تھی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"....... عمران نے جان بوجھ کر خشک اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران۔ ایک انتہائی اہم مسئلہ سامنے آگیا ہے فوراً میرے آفس میں پہنچو۔ فوراً"....... سر سلطان نے رسمی سلام دعا کے بعد تیز لہجے میں کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ واقعی کوئی ہنگامی مسئلہ ہو گا اس لئے سر سلطان نے جان بوجھ کر رسیور رکھ دیا ہے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ عمران نے باز نہیں آنا اور وہ ظاہر ہے مزید وقت نہ دے سکتے ہوں گے۔ اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ سر سلطان کا ابھی فون آیا ہے کسی اہم مسئلے کے سلسلے میں انہوں نے مجھے فوراً کال کیا ہے لیکن میرا مسئلہ یہ ہے کہ جولیا نے ابھی فون کیا ہے کہ وہ میرے فلیٹ پر مجھ





سے لڑنے آرہی ہے اس لئے اگر وہ پہنچ گئی تو پھر مسئلہ ٹیڑھا ہو جائے گا"....... عمران نے کہا۔

"تو آپ جلد از جلد فلیٹ چھوڑ دیں۔ وہ خود ہی واپس چلی جائے گی"....... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ باتھ روم بھی نہ جاؤں اور جب سر سلطان اہم بات کر رہے ہوں تو میں دفتر کا باتھ روم تلاش کرتا پھر رہا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر میرے لئے کیا حکم ہے"....... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ میری جگہ تم ہو آؤ"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ کی جگہ میں سر سلطان کے آفس چلا جاؤں"....... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ سر سلطان کے آفس کی بات نہیں کر رہا۔ میرا مطلب باتھ روم سے تھا"....... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ کی جگہ میں باتھ روم ہو آؤں"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس میں آخر ہرج ہی کیا ہے۔ آخر میں تمہارا نمائندہ خصوصی ہوں اس لئے اگر میں تمہاری جگہ کام کر سکتا ہوں تو تم بھی

تو میری جگہ کام کر سکتے ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ کی تسلی اس طرح ہو سکتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ واقعی مسئلہ تو تسلی کا ہے۔ چلو پھر ایسا کرو کہ جولیا کے فلیٹ پر فون کرو اگر وہ وہاں موجود ہو تو اسے کوئی کام بتا دو اور اگر وہ وہاں سے روانہ ہو گئی ہے اور فون ٹیپ سے معلوم ہو کہ وہ میرے فلیٹ کے لئے روانہ ہوئی ہے تو پھر اس کے یہاں پہنچنے کا اندازہ کر کے یہاں فون کرو اور اسے واپس اپنے فلیٹ پر جانے کا کہہ دو کیونکہ تم نے کسی بھی وقت اسے ہدایات دینی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی اور عمران سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے دروازہ کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں پوچھا۔

"میں جولیا ہوں۔ دروازہ کھولو"...... باہر سے جولیا کی تیز اور غصے سے بھری آواز سنائی دی۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں خوش نصیبی کہ بہار خود چل کر آئے اور در دل پر دستک بھی دے۔ واہ"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور





اس کے ساتھ ہی دروازہ کھول کر وہ ایک طرف ہٹ گیا۔

"یہ تم نے کیوں خشک اور سرد لہجے میں مجھ سے بات کی تھی۔ بولو"...... جولیا نے اندر داخل ہوتے ہی غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس کا غصہ صاف مصنوعی محسوس ہو رہا تھا اور عمران اس کی وجہ جانتا تھا کہ اس کے فقرے کے بعد جولیا کا اصل غصہ بہرحال غائب ہو ہی جانا تھا۔

"مس جولیا ملاقات کے لئے نجانے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ اس کے باوجود بعض اوقات پاپڑ خراب ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات زیادہ بیلے جاتے ہیں اور بعض اوقات سرے سے بیلے ہی نہیں جا سکتے۔ بہرحال اس بار پاپڑ صحیح بیلے گئے ہیں اور تم یہاں آ گئی ہو ورنہ نجانے ہجر کی کتنی صدیاں گزر گئی ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"خدا کی پناہ۔ تم تو عورتوں سے بھی زیادہ بولتے ہو۔ کیا یہ بات اس مضمون میں نہیں لکھی گئی تھی جسے تم پڑھ رہے تھے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لکھی ہوئی تھی"...... عمران نے دروازہ بند کر کے سٹنگ روم کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

"کیا لکھا ہوا تھا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لکھا ہوا تھا کہ اگر خواتین کو خاموش کرانا ہو تو ان کی تعریف شروع کر دی جائے۔ چاہے وہ کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ بس تعریف سنتے

ہی وہ بولنا بھول کر شرمانا شروع کر دیتی ہیں اس طرح مزید سمع خراشی سے نجات مل جاتی ہے"....... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم نے اس لئے میری تعریف کی ہے۔ کیوں"۔ جولیا نے ایک بار پھر غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ وہ تو میں مضمون کی بات کر رہا تھا اب بے چارے مضمون نگار کی قسمت کہ اسے کوئی خوبصورت خاتون ملی ہی نہیں ہو گی ورنہ اس کی بجائے یہ لکھتا کہ اگر خوبصورت خاتون کے سامنے سچ بولا جائے تو پھر وہ خاموش ہو جاتی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا اور جولیا اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کا چہرہ اس کی اندرونی مسرت سے کھل اٹھا تھا۔

"یہ سلیمان کہاں ہے"....... اچانک جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"وہ مارکیٹ گیا ہے اور کافی دیر سے گیا ہوا ہے"....... عمران نے جولیا کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا کیونکہ جولیا کو اب خیال آیا تھا اور چونکہ عمران نے خود ہی دروازہ کھولا تھا اس لئے لامحالہ سلیمان فلیٹ پر موجود نہیں ہے۔

"کیوں۔ اتنی دیر وہ کیوں لگاتا ہے مارکیٹ میں۔ دو آدمیوں کے لئے اب اتنی خریداری تو نہ کرنی پڑتی ہو گی اسے"....... جولیا نے کہا۔

"خریداری۔ کاش یہ لفظ کبھی حقیقت کا روپ دھار سکتا"۔





عمران نے ایک طویل اور حسرت بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ مارکیٹ جانے کا مطلب تو خریداری کرنا ہی ہوتا ہے"....... جولیا نے چونک کر کہا۔

"خریداری نقد رقم سے کی جاتی ہے۔ ادھار مانگنے کو خریداری نہیں کہا جا سکتا۔ دکانیں گھومنا پڑتی ہیں پھر کوئی رحم کھا کر ادھار چیز دے دیتا ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اب تمہارا یہ ڈرامہ کافی پرانا ہو گیا ہے اس لئے میری مانو تو اسے چھوڑ دو اور کوئی بات کیا کرو"....... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آخرکار تنویر کامیاب ہو ہی گیا ہے"....... عمران نے انتہائی افسردہ سے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی افسردگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ تنویر کی کامیابی اور تمہاری افسردگی کا کیا مطلب ہوا"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تم خود ہی مشورہ دے رہی ہو کہ میں جو کچھ پرانا ہو گیا ہے اسے چھوڑ دوں۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ تنویر کے لئے میدان خالی ہو جائے گا"....... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"میں نے ڈرامے کی بات کی تھی اور تم اسے کہاں لے گئے۔ نانسنس"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"زندگی خود ایک ڈرامہ ہے مس جولیا"....... عمران نے کہا لیکن

اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران سمجھ گیا کہ بلیک زیرو کی کال ہو گی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"پرانا ڈرامے باز علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ تم ابھی تک وہیں موجود ہو جبکہ میں یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ جلدی آؤ"....... دوسری طرف سے سرسلطان کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"لو سنو۔ ان بزرگوں کو بھی یہی موقع ملتا ہے بلانے کا۔ اب تم بتاؤ جولیا اتنی طویل مدت کے بعد فلیٹ پر بہار آئی ہے تو کون کمبخت بہار کو چھوڑ کر بوڑھے ٹنڈ منڈ درختوں کو دیکھنا پسند کرے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں بلا رہے ہیں وہ تمہیں۔ انہیں تم سے کیا کام پڑ سکتا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"پہلے فون آیا تھا کہ انہوں نے میرے لئے کوئی لڑکی دیکھی ہے اور بات چیت بھی کر لی ہے اس لئے اب وہ مجھے بر دکھاوے کے لئے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں لیکن تم جانتی ہو کہ میں تو یک در گیر اور محکم گیر کے فلسفے کا قائل ہوں یعنی ایک دروازہ پکڑو اور مضبوطی سے پکڑے رکھو اس لئے میں نے اوں آں کر کے ٹال دیا لیکن انہوں نے پھر فون کر دیا ہے"....... عمران نے کہا۔





"نہیں۔ کوئی اور بات ہو گی مجھے معلوم ہے اور تم نے لباس بھی بدلا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر میں لیٹ ہو جاتی تو تم جا چکے ہوتے۔ بتاؤ کیوں وہ بلا رہے ہیں۔ سچ سچ بتاؤ"....... جولیا نے کہا۔

"سچ سچ بتا دوں لیکن سوچ لو۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ سچ بولنے سے الاؤ بھڑک اٹھتے ہیں۔ آتش فشاں پھٹ پڑتے ہیں اور سب کچھ تباہ ہو جاتا ہے۔ اگر سچ سننے والے کو سچ سننے کا حوصلہ نہ ہو"....... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا کوئی جواب دیتی ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"معلوم ہوتا ہے کہ سرسلطان سچ بولنے پر مجبور کر ہی دیں گے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

"سچ بولنے کے لئے تیار علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"ایکسٹو"....... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ جولیا بھی چونک پڑی۔

"سوری جناب۔ ایک بار سچ بولنے کا حوصلہ نہیں ہو رہا۔ آپ تو یعنی دو بار کہہ رہے ہیں۔ پھر صرف الاؤ ہی نہیں بھڑکیں گے آتش فشاں ہی نہیں پھٹیں گے بلکہ قیامت برپا ہو جائے گی"۔ عمران نے کہا۔

"جولیا پہنچ گئی ہے تمہارے فلیٹ پر یا نہیں کیونکہ اس نے اپنے فلیٹ کے فون ٹیپ پر پیغام چھوڑا ہے کہ وہ تمہارے فلیٹ پر جا رہی

ہے"....... دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"وہی تو مجھے سچ بولنے پر تیار کر رہی ہے۔ اب آپ بتائیں کہ کیا واقعی مجھے سچ بول دینا چاہئے"....... عمران نے کہا۔

"رسیور جولیا کو دو"....... دوسری طرف سے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا گیا۔

"لو سنو۔ اب سنو سچ اور سر دھنو کیونکہ سچ سننے کے بعد آدمی سر ہی دھن سکتا ہے کپاس تو نہیں دھن سکتا"....... عمران نے کہا اور رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"جولیا بول رہی ہوں سر۔ میں ابھی یہاں پہنچی ہوں"۔ جولیا نے کہا۔

"تم واپس اپنے فلیٹ پر جاؤ اور تمام ممبران کو فون کر کے انہیں بھی اپنے اپنے فلیٹ میں رہنے کی ہدایات کرو میں جلد ہی تمہیں ضروری ہدایات دوں گا"....... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ لیکن کیا یہ ہدایت عمران کے لئے نہیں ہے سر"۔ جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اطلاع سرسلطان کے پاس پہنچی ہے اس لئے میں نے سرسلطان کو بھی کہہ دیا ہے کہ اطلاع وہ عمران کے حوالے کر دیں اور عمران کو بھی حکم دے دیا گیا تھا کہ وہ جلد از جلد سرسلطان کے آفس پہنچ جائے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ سر۔ میری موجودگی میں ابھی سرسلطان کا فون آیا تھا۔ وہ





عمران کو جلد از جلد اپنے آفس پہنچنے کا کہہ رہے تھے لیکن عمران کے انداز سے تو یہی لگتا ہے کہ جیسے وہ وہاں جانے کا ارادہ نہیں رکھتا"۔ جولیا نے جلدی سے کہا۔

"تم میری ہدایت پر عمل کرو اگر عمران نے میری ہدایت کی خلاف ورزی کی تو اس کا عبرتناک نتیجہ بھی اسے خود ہی بھگتنا ہو گا"۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے۔ کیا ہوا بیٹھو۔ ایک تو تم فلیٹ پر آتی ہی نہیں اور اگر آتی ہو تو ساتھ کسی نہ کسی ممبر کو لے کر آ جاتی ہو۔ اس طرح حال دل تمہیں سنایا ہی نہیں جا سکتا۔ اب اگر خوش قسمتی سے تم اکیلی آ گئی ہو تو بیٹھو۔ یہ چیف اور سرسلطان نے تو شاید آپس میں ہم دونوں کے خلاف سازش کر رکھی ہے۔ بیٹھو"....... عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اٹھو۔ تم نے فوری طور پر سرسلطان کے آفس پہنچنا ہے۔ چلو اٹھو"....... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"چلا جاؤں گا اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ نہ سرسلطان کہیں بھاگے جا رہے ہیں اور نہ میں۔ تمہارے چیف کے سر پر تو ہر وقت کام ہی سوار رہتا ہے۔ نہ خود آرام کرتا ہے اور کسی کو کرنے دیتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہی ہوں اٹھو اور چلو۔ چیف بغیر کسی وجہ کے ایسی ہدایات نہیں دیتا۔ اٹھو چلو"....... جولیا نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب واقعی سچ بتانا پڑے گا۔ تو پھر سن لو۔ سچ یہ ہے کہ میری جیب خالی ہے۔ کار میں پٹرول نہیں ہے اس لئے آغا سلیمان پاشا کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ جو سامان ادھار لے آئے گا اسے یہاں کسی اور دکان پر آدھی قیمت پر فروخت کرا کر کم از کم دو چار لیٹر پٹرول کا بندوبست کروں گا پھر جاؤں گا۔ ویسے کیسے چلا جاؤں"....... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"چلو میں تمہیں سنٹرل سیکرٹریٹ چھوڑ کر آگے چلی جاؤں گی۔ چلو"....... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں سر سلطان تک پہنچ ہی نہ سکوں کیونکہ تم نے تو مجھے سنٹرل سیکرٹریٹ سے باہر ڈراپ کر دینا ہے اور میں کار سے اتر کر پیدل جوتیاں چٹخاتا سنٹرل سیکرٹریٹ کے گیٹ پر پہنچوں گا تو کیا وہ مجھے اندر جانے دیں گے۔ ہرگز نہیں۔ وہاں بھی کار والے کو سلام کیا جاتا ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں رقم دی جائے پھر تم جاؤ گے۔ بولو کتنی رقم چاہئے"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ چنگیزی خون عورتوں سے رقم نہیں لیا کرتا ورنہ تو اماں بی سے مجھے وہ کچھ مل سکتا ہے کہ میں پورے پاکیشیا کا شہزادہ بن





کر زندگی گزار سکتا اس لئے تمہارا شکریہ۔ تم جا سکتی ہو"....... عمران نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ جب چیف تمہیں سزا دے گا پھر پتہ چلے گا"....... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور سٹنگ روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے ارے رکو۔ میری بات سنو۔ ایک ترکیب میرے ذہن میں آئی ہے"....... عمران نے بھی اس کے پیچھے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا"....... جولیا نے راہداری میں پہنچ کر مڑتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو میری کار اور اپنی کار کو ٹو چین کر کے سنٹرل سیکرٹریٹ تک پہنچا دو اس طرح کم از کم انہیں یہ تو معلوم ہو ہی جائے گا کہ میں کار میں آیا ہوں"....... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"چلو ٹھیک ہے۔ تم کسی طرح پہنچو تو سہی سر سلطان کے پاس۔ نجانے کس قدر اہم مسئلہ ہو"....... جولیا نے کہا۔

"اہم مسئلہ کیا ہونا ہے۔ ان بوڑھے لوگوں کو اس بڑھاپے میں معمولی سا مسئلہ بھی اہم محسوس ہونے لگتا ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان بے حد سنجیدہ اور ذمہ دار آفیسر ہیں سمجھے۔ اس لئے سوچ سمجھ کر بات کیا کرو"....... جولیا نے فلیٹ کا دروازہ کھول کر باہر جاتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے انہیں بوڑھا کہا ہے۔ سنجیدگی اور ذمہ داری
دونوں ہی بڑھاپے کی نشانیاں ہوتی ہیں"....... عمران نے سیڑھیاں
اترتے ہوئے باقاعدہ دلیل دے کر کہا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم ٹھہرو۔ میں گیراج کھول کر اپنی کار کو دھکیل کر باہر نکالتا
ہوں پھر اسے ٹوچین کریں گے"....... عمران نے کہا اور گیراج کی
طرف بڑھ گیا۔

"ویسے کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی تمہارے پاس پٹرول کے
پیسے نہیں ہیں"....... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا ہے اور اب میں تو اس کا عادی ہو گیا
ہوں اس لئے رحم کھانے کی ضرورت نہیں ہے"....... عمران نے کہا
اور جلدی سے گیراج کھول کر اندر داخل ہوا اور پھر جولیا کی آنکھیں یہ
دیکھ کر حیرت سے واقعی پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ عمران واقعی اپنی
انتہائی قیمتی اور نئے ماڈل کی سپورٹس کار کو دھکیلتا ہوا باہر لا رہا تھا۔
جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران کار باہر نکال کر واپس
مڑا اور اس نے گیراج بند کر دیا۔ پھر اس نے ڈرائیونگ سیٹ کا
دروازہ کھولا اور سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار سٹارٹ ہو گئی۔

"ویری سوری مس جولیا نافٹز واٹر تم اپنی کار کسی اور کار سے ٹو
چین کر لینا کیونکہ خواتین کی مدد مرد حضرات فوراً کرنے پر تیار ہو
جاتے ہیں اور مجھے جلدی ہے میرے پاس وقت نہیں ہے خدا حافظ۔
عمران نے کھڑکی کا شیشہ ہٹا کر جولیا سے کہا اور دوسرے لمحے زن کی





آواز سے اس کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران
سائیڈ مرر میں جولیا کا غصے کی شدت سے پھٹ پڑنے والا چہرہ کافی دور
تک دیکھتا رہا۔

"مجبوری ہے مس جولیا۔ واقعی بہت جلدی ہے ورنہ میں خود
تمہاری مدد کرتا"....... عمران نے اس طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے
جولیا تک اس کی آواز پہنچ رہی ہو۔ تھوڑی دیر بعد وہ سنٹرل سیکرٹریٹ
پہنچ گیا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ نے آنے میں کافی دیر کر دی ہے۔
صاحب انتہائی شدت سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں"۔ عمران
براہ راست سر سلطان کے آفس میں جانے سے پہلے جیسے ہی ملحقہ پی
اے کے کمرے میں داخل ہوا تو پی اے نے اس سے مخاطب ہو کر
کہا۔

"اسی لئے تو تمہارے پاس آیا ہوں۔ تمہیں اگر خطبہ نکاح آتا ہے
تو مجھے یاد کرا دو۔ مجھے تو نہیں آتا"....... عمران نے بڑے معصوم سے
لہجے میں کہا۔

"خطبہ نکاح۔ کیا مطلب"....... پی اے جو عمران کے احترام میں
اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا، نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف ایک ہی موقع ایسا ہوتا ہے جب آدمی انتہائی بے چین
ہوتا ہے اور وہ ہوتا ہے نکاح کا موقع۔ وہ چاہتا ہے کہ جلد از جلد نکاح
ہو جائے تاکہ مقامی فلموں والے منظر سے بچ سکے کہ کوئی صاحب

مونچھوں کو تاؤ دیتے اور ہاتھ میں بندوق پکڑے آکھڑے ہوں کہ یہ نکاح نہیں ہو سکتا اور پھر واقعی نکاح نہیں ہوتا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو پی اے بے اختیار ہنس پڑا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ اطمینان سے جا سکتے ہیں"۔ پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ اب کم از کم تمہارا صاحب مجھ پر تو غصے نہیں ہو گا۔ میں کہہ دوں گا کہ آپ کے پی اے نے کہا تھا کہ اطمینان سے جاؤ اور ظاہر ہے اطمینان سے آنے جانے میں وقت تو بہرحال لگتا ہے"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پی اے ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"....... عمران نے آفس میں داخل ہوتے ہی انتہائی خشوع خضوع سے کہا۔

" تم اب آئے ہو جبکہ مجھے ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا ہے تمہارا انتظار کرتے ہوئے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ میں بے کار اور فارغ رہتا ہوں۔ مجھے اور کوئی کام نہیں ہوتا"...... سرسلطان جو اپنے آفس میں باقاعدہ ٹہل رہے تھے یکلخت غصے سے پھٹ پڑے۔

" جناب مسلمان کو کتنا ہی کام کیوں نہ ہو اور وہ کتنا ہی مصروف کیوں نہ ہو بہرحال وہ سلام کا جواب تو ضرور دیتا ہے"۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔





" اوہ سوری۔ دراصل مجھے تم پر شدید غصہ آرہا تھا۔ میں نے جتنی جلدی تمہیں آنے کا کہا تھا تم نے اتنی ہی دیر لگا دی ہے"۔ سرسلطان نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گئے۔

" پہلے سلام کا جواب دیں پھر کوئی اور بات ہو گی"....... عمران نے کہا۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"....... سرسلطان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کا غصہ واقعی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

" ہاں۔ اب جتنا جی چاہے غصہ کر لیجئے۔ اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

" کیوں۔ کیا مطلب"....... سرسلطان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ انہیں شاید عمران کی اس بات کی سمجھ نہ آئی تھی۔

" آپ نے مجھے سلامتی، اللہ کی رحمت اور برکت کی دعائیں دی ہیں اور جو دعائیں دیتا ہے وہ نقصان نہیں پہنچا سکتا"....... عمران نے سلام کا مطلب بتاتے ہوئے کہا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" ٹھیک ہے۔ واقعی ایسا ہی ہے۔ بہرحال یہ خط پڑھو"۔ سرسلطان نے کہا اور جیب سے ایک لفافہ نکال کر انہوں نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافہ سرسلطان کے ہاتھ سے لیا اور پھر اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ لفافے پر پاکیشیا کی بحریہ کا مخصوص سرکاری نشان موجود تھا لیکن اور کچھ لکھا ہوا نہ تھا۔ عمران نے لفافے میں سے کاغذ نکالا اور پھر اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ کاغذ پاکیشیائی بحریہ کا

سرکاری کاغذ تھا اور یہ خط بحریہ کے ایک اعلیٰ افسر کی طرف سے لکھا گیا تھا۔ عمران جیسے جیسے اسے پڑھتا گیا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ پورا خط پڑھ کر اس نے خط کو لفافے سمیت میز پر رکھ دیا۔

"سی ایگل کیا ہے جسے چرانے کی کوشش کی گئی ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کے سائنسدانوں نے طویل محنت کے بعد ایک ایسی آبدوز تیار کی ہے جسے مستقبل کی آبدوز کہا جاتا ہے۔ اس کی ساخت، اس کی مشینری اور اس میں نصب آلات ایسے ہیں کہ اس جیسی آبدوز شاید ایکریمیا کے پاس بھی نہ ہو اور شاید ابھی انہیں ایسی آبدوز بنانے کا خیال تک نہ آیا ہو۔ بس یوں سمجھ لو کہ اس ایک آبدوز کے بعد پوری دنیا کے سمندروں پر پاکیشیا بلا شرکت غیرے حکومت کر سکتا ہے۔ اس آبدوز کو کسی صورت بھی نہ تباہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی بے کار۔ اس آبدوز کے ذریعے بڑے سے بڑے جنگی جہاز کو میلوں دور سے تباہ کیا جا سکتا ہے حتیٰ کہ سمندر کی تہہ سے آسمان کی انتہائی بلندیوں پر اڑنے والے جنگی ہوائی جہاز کو بھی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس آبدوز کو کوئی خلائی سیارہ بھی چیک نہیں کر سکتا۔ یہ آبدوز ابھی حال ہی میں تیار ہوئی ہے اور ابھی اس پر تجربات کئے جا رہے ہیں اور اس کی حفاظت پاکیشیا کے ایٹمی مراکز سے بھی زیادہ سختی سے کی جا رہی ہے تاکہ اس آبدوز کے متعلق کسی دوسرے ملک خاص طور پر





سپر پاورز کے کانوں تک بھنک بھی نہ پہنچ سکے۔ اس آبدوز کے بارے میں تجربات پاکیشیا کے دور دراز ساحلی علاقے پاری میں کئے جا رہے ہیں۔ اس کو تیار بھی وہاں دلدلی علاقے میں بنائی جانے والی ایک خفیہ فیکٹری میں کیا گیا ہے۔ اس پورے علاقے کی اور اس سے ملحقہ سمندر کی انتہائی سختی سے حفاظت کی جاتی ہے۔ اس کی حفاظت نیوی انٹیلی جنس کے ایک گروپ کے سپرد ہے جسے پہلے انتہائی خصوصی تربیت دلائی گئی ہے۔ اس گروپ کا سربراہ کمانڈر کہلاتا ہے اور اس کمانڈر کا نام عادل ہے اور یہ خط کمانڈر عادل کی طرف سے ہے۔ یہ خط اس کا ایک نمائندہ خصوصی مجھے دے گیا ہے اور پھر اس نے مجھ سے فون پر بات کی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے اس بارے میں رپورٹ براہ راست صدر صاحب کو دی تھی کیونکہ اس کام کے انچارج براہ راست صدر صاحب ہیں۔ صدر صاحب نے اسے کہا ہے کہ وہ مجھ سے رابطہ کریں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بارے میں اطلاع دی جا سکے۔ اس نے جو تفصیل مجھے فون پر بتائی ہے اس کے مطابق گذشتہ رات اچانک تجرباتی علاقے میں خفیہ سائرن بج اٹھے جس پر وہاں حفاظت کے لئے مامور افراد نے چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ آبدوز کو اس کی مخصوص جگہ سے چلا کر لے جایا جانے لگا تھا لیکن حفاظتی نظام کی وجہ سے سائرن بج اٹھے اور آبدوز وہاں سے نہ لے جائی جا سکی لیکن باوجود شدید کوشش اور تلاش کے وہ نہ ہی چور کو ٹریس کر سکے ہیں اور نہ ہی اس کا کوئی معمولی سا سراغ ملا ہے

لیکن جس انداز میں آبدوز سی ایگل کو اس کی مخصوص جگہ سے نکالا گیا ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ وہاں موجود تمام سائنسی حفاظتی نظام کو کسی خاص مشین کے ذریعے آف کر دیا گیا تھا۔ صرف یہ آخری حفاظتی نظام آف ہونے سے بچ گیا تھا ورنہ اگر اسے بھی آف کر دیا جاتا تو آبدوز غائب ہو جاتی اور ایک بار آبدوز نکل جاتی تو پھر اس میں موجود مخصوص آلات کی وجہ سے پاکیشیا بھی اس کا سراغ نہ لگا سکتا۔ کمانڈر عادل کا خیال ہے کہ یہ کام کسی انتہائی منظم تنظیم یا ایجنٹس کا ہے اور اگر انہیں ٹریس کر کے پکڑا نہ گیا تو پھر یہ واردات کسی بھی وقت دوبارہ ہو سکتی ہے۔ اس کے فون کے بعد میں نے صدر مملکت سے رابطہ کیا اور ان سے اس آبدوز کے بارے میں بات کی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ آبدوز پاکیشیا کے مستقبل کے لئے انتہائی قیمتی ہے۔ اس کی حفاظت ہر صورت میں ہونی چاہئے۔ اس کے بعد میں نے تمہیں فون کیا تھا اور تمہارا شدت سے انتظار اس لئے کر رہا تھا کہ تم جلد از جلد اس کیس پر کام کرو اور ان لوگوں کو ٹریس کرو جنہوں نے یہ حرکت کرنے کی کوشش کی ہے ورنہ پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ جائے گا"...... سر سلطان نے انتہائی سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ تو واقعی انتہائی اہم اور سنگین مسئلہ ہے اور مجھے فوراً وہاں پہنچنا ہو گا۔ وہاں کا نقشہ اور وہاں میرے جانے کا کیا انتظام ہو گا"...... عمران نے بھی اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔





" یہ تو ہو جائے گا پہلے تم تیار تو ہو جاؤ"۔ سر سلطان نے کہا۔

" آپ کمال کرتے ہیں۔ اس قدر سنگین مسئلے پر میں کیسے آنکھیں بند کر سکتا ہوں۔ میرے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ آپ اس لئے مجھے بلا رہے ہیں ورنہ آپ کے رسیور رکھنے سے پہلے میں یہاں پہنچ جاتا"...... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" مجھے یہی فکر تھا کہ کہیں تم انکار نہ کر دو"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ سی ایگل کی خصوصیات نہ بتاتے تو واقعی میرا جواب یہی ہوتا کہ پہلے اسے چوری ہونے دیجئے پھر اسے تلاش کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے انہوں نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کیا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

" سلطان بول رہا ہوں۔ سیکرٹری وزارت خارجہ"...... سر سلطان نے باوقار لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں کمانڈر عادل بول رہا ہوں جناب"...... اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" کمانڈر عادل۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو

درخواست کی ہے کہ سی ایگل کو چرانے کی کوشش کرنے والوں کو ٹریس کیا جائے۔ انہوں نے مہربانی فرماتے ہوئے میری درخواست منظور کر لی ہے اور اپنے نمائندہ خصوصی علی عمران کو میرے پاس بھیج دیا ہے۔ علی عمران صاحب وہاں فوری طور پر پہنچنا چاہتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ وہ کہاں اور کس طرح پہنچیں اور یہ بھی بتا دوں کہ آپ سب نے ان سے مکمل تعاون کرنا ہے کیونکہ اگر انہوں نے عدم تعاون کی معمولی سی شکایت بھی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کر دی تو آپ تو آپ مجھے بھی اپنی سیٹ چھوڑنی پڑ جائے گی"۔ سرسلطان نے کہا تو عمران ان کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

" سر میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے اختیارات سے اچھی طرح واقف ہوں اس لئے آپ کو کوئی شکایت نہ ہو گی۔ کتنے آدمی آئیں گے سر"...... دوسری طرف سے کمانڈر عادل نے کہا۔

" تم خود چیف کے نمائندہ خصوصی علی عمران سے بات کر لو"...... سرسلطان نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ حقیر فقیر پر تقصیر بندہ نادان ہیچ مدان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور لیتے ہی بولنا شروع کیا تو سرسلطان کا چہرہ غصے سے بگڑنے لگا۔

"جی ۔جی۔ میں کمانڈر عادل بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے کمانڈر عادل کی بوکھلائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ اس کے



شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ جس چیف کے اختیارات کی بات ہو رہی ہے اس کا نمائندہ خصوصی اس انداز میں بات کرے گا۔

" کمانڈر عادل اس عمران کی مزاحیہ باتوں کا نوٹس نہ لینا۔ یہ اس کی فطرت ہے۔ یہ انتہائی سنجیدہ ترین موقعوں پر بھی مذاق کرنے اور اس طرح کی باتیں کرنے سے باز نہیں آتا"۔ سرسلطان نے عمران کے ہاتھ سے اچانک رسیور جھپٹ کر خود بات کرتے ہوئے کہا۔

"ج۔ج۔جی جناب"...... کمانڈر عادل مزید بوکھلا گیا تھا۔ اس کی شاید سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ وہ کیا کہے اور کیا نہ کہے۔

" ہیلو کمانڈر عادل۔ آپ تک پہنچنے کے لئے کیا ہیلی کاپٹر استعمال ہو سکتا ہے یا مجھے کار میں آنا ہو گا کیونکہ میں جلد از جلد پہنچنا چاہتا ہوں اور میرے ساتھ میری ایک سیکرٹری اور ایک ساتھی ہو گا۔ مجھ سمیت تین افراد ہوں گے"...... عمران نے رسیور لیتے ہوئے اس قدر سنجیدگی اور باوقار لہجے میں کہا کہ سرسلطان کا چہرہ ایک بار پھر غصے سے بگڑتا چلا گیا۔ ظاہر ہے عمران کی اس طرح سنجیدگی کا مطلب تھا کہ سرسلطان نے ابھی جو کچھ کہا ہے وہ غلط تھا۔

"ج۔ جناب آپ ہیلی کاپٹر پر تشریف لا سکتے ہیں۔ ہم حفاظتی نظام آف کر دیں گے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کہاں پہنچنا ہو گا۔ تفصیل سے بتائیں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" جناب آپ بندرگاہ سے شمال کی طرف پرواز کرتے ہوئے آگے

بڑھیں گے تو پاری کا دلدلی علاقہ آپ کو دور سے نظر آ جائے گا۔ یہ بندرگاہ سے زمینی فاصلے کے حساب سے تقریباً ساٹھ کلو میٹر دور ہے"...... کمانڈر عادل نے کہا۔

" میں نے پاری کا علاقہ دیکھا ہوا ہے لیکن یہ تو انتہائی وسیع و عریض علاقہ ہے۔ ہمیں کہاں اترنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" جناب۔ پاری کے درمیان میں ہماری فیکٹری موجود ہے۔ آپ کے ہیلی کاپٹر کو ہم اشارہ دے دیں گے"...... کمانڈر عادل نے کہا۔

" کس قسم کا اشارہ۔ سیٹی بجائیں گے یا آنکھ مار کر اشارہ کریں گے"...... عمران نے اچانک کہا تو سر سلطان بے اختیار اچھل پڑے۔

" ج۔ جی۔ جی میرا مطلب تھا کہ لائٹ سے اشارہ دیا جائے گا"...... کمانڈر عادل ایک بار پھر گڑبڑا گیا تھا۔

" آپ کے پاس ٹرانسمیٹر تو ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اپنی فریکونسی بتائیں میں آپ کو کال کر کے مزید تسلی کر لوں گا"...... عمران نے کہا تو کمانڈر عادل نے فریکونسی بتا دی۔

" او کے ہم پہنچ رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" آپ خواہ مخواہ ناراض ہو رہے ہیں جناب۔ یہ بڑا سنگین اور اہم مسئلہ ہے اس لئے مجبوراً مجھے سنجیدہ ہونا پڑا تھا"...... عمران نے سر سلطان کے بولنے سے پہلے کہا۔





" پھر تم پٹڑی سے کیوں اتر گئے تھے"...... سر سلطان نے کہا۔

" اب آپ خود سوچیں۔ مس جولیا بطور سیکرٹری میرے ساتھ جائے گی اور وہ بہرحال خاتون ہے اور وہ کمانڈر صاحب کہہ رہے تھے کہ وہ اشارہ کر دیں گے اس لئے مجبوری تھی کہ ان سے پوچھا جائے ورنہ معاملہ پولیس تک بھی پہنچ سکتا تھا اور آپ جانتے ہیں کہ پاکیشیا میں کسی خاتون کو کس قدر حقوق حاصل ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" بہرحال ٹھیک ہے۔ اب تمہارا تو کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اپنا ہی خون جلانا پڑے گا"...... سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" جب بھی ایسا موقع آئے آپ کسی خیراتی ہسپتال چلے جایا کریں اللہ جزا دینے والا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہسپتال چلا جایا کروں۔ اللہ جزا دے گا۔ کیا مطلب"۔ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" خون جلانے کی بجائے بہتر ہے دو چار بوتلیں عطیہ کے طور پر دے دیا کریں۔ کسی بوڑھے کا ہی بھلا ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

PK7E@HOTMAIL.COM

ناراک کے انتہائی شاندار ہوٹل میگانو کے بہترین انداز میں سجے ہوئے ہال کے ایک کونے میں موجود ٹیبل پر کراؤن بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک اور نوجوان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور وہ دونوں شراب پینے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

" پچھلے دنوں تم ناراک سے غائب تھے۔ کیا بات تھی۔ کیا تفریح کرنے گئے تھے یا کوئی مشن تھا"....... سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان نے اچانک کہا تو کراؤن بے اختیار مسکرا دیا۔

" ایک اہم مشن پر پاکیشیا گیا ہوا تھا"....... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" پاکیشیا مشن پر۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے"....... نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔



PK7E@HOTMAIL.COM

" کیوں ممکن نہیں ہے۔ کیا مطلب"....... کراؤن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" مین ہیڈ کوارٹر نے پاکیشیا میں کسی بھی مشن سے تمام سیکشن ہیڈ کوارٹرز کو سختی سے منع کر رکھا ہے اس لئے کہہ رہا تھا"۔ نوجوان نے جواب دیا۔

" ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن یہ مشن ہیڈ کوارٹر کی خصوصی اجازت سے مکمل کیا گیا ہے"....... کراؤن نے شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

" مکمل بھی ہو گیا۔ اتنی جلدی"....... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ تم جانتے ہو کہ کراؤن کس انداز میں کام کرتا ہے"۔ کراؤن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی میں اتنی جلدی کام کا ہو جانا تو انتہائی مشکل ہے"....... نوجوان نے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تو معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ کیا ہو گیا ہے اور کس طرح ہو گیا ہے اور وہ لاکھ سر پٹکتے رہیں انہیں قیامت تک معلوم نہیں ہو سکتا"....... کراؤن نے جواب دیا۔

" ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ پھر تو تم نے کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ کیا مشن تھا"....... نوجوان نے کہا۔

" سوری ٹام۔ یہ میرے سیکشن کا سیکرٹ ہے"....... کراؤن نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ارے سیکشن کا کیا سیکرٹ ہوتا ہے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میرا تعلق بھی اسی تنظیم سے ہے جس سے تمہارا ہے"...... نوجوان جسے ٹام کے نام سے پکارا گیا تھا، نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ تو ٹھیک ہے لیکن سوری ٹام۔ میرا تعلق سی سیکشن سے ہے جبکہ تمہارا تعلق ایئر سیکشن سے ہے اس لئے میں نے کبھی تم سے یہ نہیں پوچھا کہ تم اپنے سیکشن کا سیکرٹ مجھے بتاؤ اور یہ بات بھی میں نے صرف تمہیں اس لئے بتا دی ہے کہ بہرحال تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہی ہے۔ اس سے زیادہ بہرحال کچھ نہیں بتایا جا سکتا"۔ کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے۔ اچھا اصول ہے میں بھی آئندہ خیال رکھوں گا"...... ٹام نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور کراؤن بے اختیار ہنس پڑا۔

" ویسے مجھے تو بے حد حسرت تھی کہ کم از کم اس عمران سے ٹکراؤ ہو جاتا تاکہ اسے بھی معلوم ہو جاتا کہ بلیک تھنڈر کا سپر ٹاپ ایجنٹ کیا ہوتا ہے۔ اب تک وہ صرف سپر اور گولڈن ایجنٹوں سے ہی ٹکراتا رہا ہے لیکن کیا کیا جائے ہیڈ کوارٹر کی شرط ہی یہی تھی کہ اسے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم نہ ہو سکے"...... کراؤن نے کہا تو ٹام بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم فکر مت کرو۔ اگر تم واقعی مشن مکمل کر کے آ گئے ہو تو سمجھو





کہ عمران سے تمہارا ٹکراؤ اب ناگزیر ہو چکا ہے۔ وہ ناک کی سیدھ میں تمہارے پاس پہنچ جائے گا"...... ٹام نے ہنستے ہوئے کہا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے وہاں سرے سے کوئی نشان تک نہیں چھوڑا اس لئے کیا اسے الہام ہو جائے گا"...... کراؤن نے کہا۔

" تم اسے ذاتی طور پر نہیں جانتے کراؤن جبکہ میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ میں بلیک ایجنسی میں کام کرتا رہا ہوں لیکن میرا تعلق ریکارڈ سیکشن سے تھا اس لئے میرا اس سے مقابلہ تو کبھی نہیں ہوا البتہ اس سے تعلقات بحیثیت دوست رہے ہیں اس لئے میں جانتا ہوں کہ وہ کس انداز میں کام کرتا ہے۔ اسے واقعی الہام ہوتا ہے لیکن جب وہ وضاحت کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بات جسے الہام سمجھا جا رہا ہے وہ واقعی بے حد سیدھی اور صاف بات تھی"...... ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر ایسا ہوا بھی تو دیکھا جائے گا۔ اسے معلوم ہو جائے گا کہ کراؤن کون ہے"...... کراؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہ بات بھی درست ہے البتہ میری طرف سے تمہیں دوستانہ آفر ہے کہ اگر تمہیں کسی بھی لمحے میری ضرورت پڑے تو میں دوست کی حیثیت سے اس کے خلاف تمہاری بھرپور [illegible] کروں گا۔ ٹام نے کہا۔

" لیکن تم تو ابھی کہہ رہے تھے کہ اس سے تمہارے ذاتی [illegible]

ہیں"....... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہیں لیکن صرف دوستانہ حد تک۔ وہ جانتا ہے کہ میں بلیک ایجنسی کے ریکارڈ روم سے متعلق ہوں لیکن ایک بار اس نے مجھ سے بھی گیم کھیلی ہے۔ اس نے میرا نام استعمال کر کے ناجائز فائدہ اٹھایا تھا جس کی بنیاد پر مجھے بلیک ایجنسی سے نکلنا پڑا جس کا مجھے کافی عرصہ تک ملال رہا۔ میں نے اس سے شکایت بھی کی لیکن اس نے پرواہ نہ کی اور میں کافی عرصہ پریشان رہا پھر مجھے ایئر سیکشن میں کام مل گیا۔ میں اس کا بدلہ لینا چاہتا ہوں"....... ٹام نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو میں تمہیں کال کر لوں گا"....... کراؤن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ویسے میں بھی یہاں ہوں۔ اگر مجھے عمران کے بارے میں اطلاع ملی تو میں تمہیں خود ہی اطلاع کر دوں گا"....... ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آؤ اب چلیں۔ میں نے ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے"....... کراؤن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ٹام بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر بل ادا کرنے کے بعد وہ دونوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔





کار خاصی تیز رفتاری سے ملٹری ایئر پورٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ عمران کی سپورٹس کار تھی اس لئے ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا موجود تھی اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل۔ عمران نے سر سلطان کے آفس سے نکل کر ایک پبلک فون بوتھ سے بلیک زیرو کو کال کر کے صورت حال بتا دی تھی اور اسے کہہ دیا تھا کہ وہ ملٹری ایئر پورٹ فون کر کے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرے اور جولیا اور کیپٹن شکیل کو اس کے ساتھ جانے کا کہہ دے۔ اس کے بعد عمران جولیا کے فلیٹ پر پہنچا تو جولیا چیف کی طرف سے فون ملنے کی وجہ سے تیار بیٹھی تھی اور بغیر کچھ کہے وہ خاموشی سے عمران کی کار میں آکر بیٹھ گئی تھی پھر وہاں سے عمران کیپٹن شکیل کے فلیٹ پر پہنچا تو کیپٹن شکیل بھی تیار تھا کیونکہ جولیا نے اسے بھی فون پر پیغام دے دیا تھا اور اس وقت کار تیز رفتاری

سے ملٹری ایئرپورٹ کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ چونکہ معاملہ خاصا اہم اور سنگین تھا اس لئے عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"عمران صاحب۔ یہ اچانک بیٹھے بٹھائے کون سا کیس شروع ہو گیا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی اس طرح غائب ہو گئی جیسے میک اپ واش کرنے سے صاف ہو جاتا ہے اور اب اس کے چہرے پر وہی پہلے والی شرارت بھری مسکراہٹ اور شگفتگی نظر آنے لگ گئی تھی۔

"اگر تمہیں بیٹھے بٹھائے پر اعتراض ہے تو سمجھو کھڑے کھڑائے کیس شروع ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن کیس ہے کیا۔ یہ تو بتاؤ"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیس ابھی مکمل نہیں ہوا اس لئے فی الحال کیس نہیں ہے۔ صرف ابتدائی انکوائری ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مطلب ہے کہ مجرم ناکام ہو گئے ہیں اپنے مشن میں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سرسلطان کے پاس یہی اطلاع تھی"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے خود ہی کمانڈر عادل کی طرف سے خط اور اس خط کی جو تفصیلات سرسلطان نے بتائی تھیں وہ ساری دوہرا





دیں۔

"سی ایگل چرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ حیرت ہے کہ وہ کیسے اس حد تک کامیاب ہو گئے"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں اس بارے میں پہلے سے معلوم تھا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"کس بارے میں"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

"سی ایگل کے چرانے کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔ البتہ مجھے اس سی ایگل اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں علم تھا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میرا تعلق نیوی انٹیلی جنس سے رہا ہے اس لئے اب بھی میرے دوست اس سیکشن میں ہیں اور اکثر ان سے رابطہ ہوتا رہتا ہے اس لئے مجھے یہ معلوم تھا کہ سی ایگل کیا ہے اور اس کی حفاظت کے کیا انتظامات کئے گئے ہیں۔ تفصیل کا تو علم نہیں ہے اور نہ میں نے پوچھی ہے البتہ جو اہم حفاظتی اقدامات تھے ان کے بارے میں علم ہے اور انہی انتظامات کی وجہ سے سی ایگل کو چرانا تو ایک طرف اس تک کسی غیر متعلق آدمی کا پہنچنا ہی ناممکن تھا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تو جو مشن ہم مکمل کرتے رہتے ہیں کیا وہاں ہمارا مشن سڑک پر کوڑے کے ڈھیر پر پڑا ہوتا ہے۔ سیکرٹ ایجنٹوں کا تو کام ہی ان

حفاظتی اقدامات کو ختم کرنا ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" میرا مطلب تھا کہ یہ کام انتہائی مشکل تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" کیپٹن شکیل کی بات درست ہے اسی لئے تو مجرم ناکام رہے ہیں لیکن بہرحال مجرموں کا کوئی نہ کوئی سراغ تو ملنا ہی چاہئے تھا"۔ جولیا نے کہا۔

" اسی لئے تو چیف نے تمہیں ساتھ بھیجا ہے کیونکہ چیف کا خیال ہے کہ عورتوں کی قوت شامہ مردوں سے زیادہ تیز ہوتی ہے اس لئے جولیا سونگھ کر ہی بتا دے گی کہ مجرم کون ہیں اور اس وقت کہاں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور مجھے کیوں ساتھ بھیجا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تاکہ تم سمندر میں راستہ بتا سکو۔ آخر تمہارا تعلق نیوی سے رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" تم تو مذاق کر رہے ہو لیکن حقیقت یہی ہے کہ میں سونگھ کر بھی مجرم کا پتہ چلا سکتی ہوں"...... جولیا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" اچھا۔ وہ کیسے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ جولیا کی یہ بات واقعی اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔

" فرض کرو مجرم نے کوئی مخصوص خوشبو لگائی ہوئی ہو۔ گریٹ لینڈ کی یا ایکریمیا کی تو میں سونگھ کر بتا دوں گی"...... جولیا نے





مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اور اگر مجرم نے عطر شمامتہ العنبر لگایا ہوا ہو تب"...... عمران نے کہا۔

" کیا۔ کیا نام ہے لیا تم نے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" یہ پاکیشیا اور کافرستان کی خاص خوشبو ہوتی ہے مس جولیا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اچھا۔ بڑا مشکل نام ہے۔ کیا نام ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" شمامتہ العنبر"...... عمران نے دوبارہ نام دوہراتے ہوئے کہا۔

" عنبر تو میں نے سنا ہوا ہے۔ خوشبو کا نام ہے لیکن یہ شمامہ کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" شمامہ عربی زبان میں خوشبو کو کہتے ہیں۔ مطلب ہوا کہ عنبر کی خوشبو"...... عمران نے جواب دیا۔

" یہ دو بار خوشبو کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ عنبر بھی خوشبو اور شمامہ بھی خوشبو"...... جولیا نے کہا۔

" عنبر خالص خوشبو ہوتی ہے جبکہ شمامتہ العنبر میں عنبر کے علاوہ دوسری لطیف خوشبویات کو مکس کر کے ایک خاص قسم کی خوشبو تیار کی جاتی ہے۔ اس مرکب کا نام شمامتہ العنبر ہے۔ بہرحال اس میں بنیادی عنصر عنبر کا ہی ہوتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ عنبر سنا ہے کہ سمندر سے نکلتا ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"سمندر سے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے سنا کا لفظ استعمال کیا ہے حالانکہ تمہارا تعلق نیوی سے رہا ہے تمہیں تو ذاتی طور پر معلوم ہونا چاہئے تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو کبھی سمندر سے خوشبو نکلتی نظر نہیں آئی"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ جس طرح آتش فشاں پھٹنے سے لاوا نکلتا ہے اس طرح سمندر سے عنبر نکلتا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں۔ خیال تو ایسا ہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا واقعی یہ عنبر سمندر سے نکلتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی سمندر سے نکلتا ہے۔ یہ سمندر پر اکثر بہتا ہوا پایا جاتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور آگ پر اسے رکھا جائے تو فوراً پگھل جاتا ہے۔ ویل مچھلی کے بدن پر ایک خاص قسم کا ابھار ہوتا ہے اس میں خون جمع ہوتا رہتا ہے جب یہ ابھار سوکھ جاتا ہے تو خود بخود جھڑ جاتا ہے۔ یہی عنبر ہوتا ہے جو سمندر کی سطح پر تیرتا رہتا ہے"۔





عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ ویل مچھلی کے خون سے اس قدر بہترین خوشبو نکلتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہی تو قدرت کے راز ہیں۔ مشک خوشبو ہرن کے نافے سے نکلتی ہے۔ یہ بھی خون سے بنتی ہے جس طرح شہد کی مکھی شہد بناتی ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس دوران کار ملٹری ایئر پورٹ میں داخل ہو گئی تو وہ خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ملٹری کے ایک مخصوص ہیلی کاپٹر میں سوار پاری کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ اس بار پائلٹ سیٹ پر کیپٹن شکیل تھا کیونکہ اسے پاری کے بارے میں زیادہ معلومات تھیں جبکہ جولیا سائیڈ سیٹ پر اور عمران عقبی سیٹ پر تھا۔

"عمران صاحب کیا کمانڈر عادل سے بات ہو گئی ہے کیونکہ دوسری صورت میں تو یہ نو فلائی زون ہے ہیلی کاپٹر کو بغیر کسی وارننگ کے میزائل سے ہٹ کر دیا جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اس سے بات ہو چکی ہے البتہ اس نے کہا تھا کہ وہ نیچے سے اشارہ دے گا لیکن میں نے اس سے کہا تھا کہ میں ٹرانسمیٹر پر اس سے بات کروں گا تاکہ کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے کیونکہ یہ انتہائی اہم جگہ ہے"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی پرواز کے بعد وہ پاری

کے علاقے میں پہنچ گئے۔ عمران دوربین آنکھوں سے لگائے نیچے دیکھ رہا تھا۔ وسیع و عریض دلدلی علاقے کے درمیان ایک عمارت نظر آ رہی تھی جس پر باقاعدہ نیوی کا مخصوص جھنڈا لہرا رہا تھا۔ عمارت ایک منزلہ تھا۔ اس عمارت کے گرد دور دور تک خاردار تار لگائی گئی تھی اور کونوں پر باقاعدہ واچ ٹاور بنے ہوئے تھے جن میں باقاعدہ مشینری نصب تھی لیکن عمران کو ان واچ ٹاورز پر کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ ایک لمحے کے لئے تو عمران حیران ہوا لیکن دوسرے لمحے اسے اس کی وجہ سمجھ میں آگئی کیونکہ اس عمارت کے چاروں طرف انتہائی خوفناک اور ناقابل عبور دلدلیں تھیں حتیٰ کہ کوئی راستہ ہی نہ تھا اور نہ ہی چاروں اطراف میں کوئی گیٹ نظر آرہا تھا۔

" عمران صاحب۔ سی ایگل سنٹر آپ کو نظر آرہا ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میں دیکھ رہا ہوں لیکن اس کا مجھے کہیں گیٹ نظر نہیں آ رہا۔ کیا آنے جانے کے لئے صرف ہیلی کاپٹر استعمال ہوتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" زیر زمین سمندر تک ایک باقاعدہ خفیہ سمندری راستہ ہے۔ زمین سے اس کا تعلق نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

" میں ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہوں"...... عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر سائیڈ سیٹ پر رکھتے ہوئے کہا جسے جولیا نے اٹھایا اور وہ اسے آنکھوں سے لگا کر نیچے دیکھنے لگی۔ عمران نے جیب سے





ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر کمانڈر عادل کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے کوئی رابطہ ہی نہ ہو رہا تھا۔

" اوہ۔ کوئی گڑبڑ ہے کیپٹن شکیل۔ اندر اتار دو ہیلی کاپٹر"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر آگے بڑھایا۔ عمران کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک سخت جگہ پر اتر گیا تو عمران تیزی سے نیچے اترا اور عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ جولیا اور کیپٹن شکیل بھی اس کے بعد ہیلی کاپٹر سے اترے اور وہ بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ وہ تینوں ہی خاصے محتاط اور چوکنے نظر آرہے تھے لیکن وہاں کوئی آدمی ہی نہ تھا۔ عمران ایک کمرے میں داخل ہوا تو یہ کمرہ آفس کے سے انداز میں سجا ہوا تھا اور خالی تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچے تو وہ بے اختیار اچھل پڑے۔ وہاں انتہائی قیمتی مشینری نصب تھی لیکن تمام مشینری ناکارہ ہو چکی تھی۔ اسے باقاعدہ فائرنگ کر کے تباہ کیا گیا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ"...... عمران کے منہ سے نکلا اور پھر اسی طرح مختلف جگہوں کو تلاش کرنے کے بعد جب وہ ایک ہال میں داخل ہوئے تو بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ وہاں فرش پر اٹھارہ افراد لاشوں کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب ایک قطار میں پڑے

ہوئے تھے اور ان کی حالت بتا رہی تھی کہ انہیں بے ہوشی کے دوران فائرنگ کر کے ہلاک کیا گیا ہے۔ ان میں چھ آدمی اپنی ہیئت اور لباس سے سائنسدان اور ماہرین لگتے تھے جبکہ باقی بارہ افراد کمانڈر عادل اور اس کے ساتھی لگتے تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب یہ ہیں کمانڈر عادل۔ میں انہیں جانتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے ایک لمبے تڑنگے آدمی کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" ویری سیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ واردات تھوڑی دیر پہلے ہوئی ہے۔ وہ سی ایگل کہاں ہو گی۔ اسے تلاش کرو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ پاگلوں کی طرح دوڑتے ہوئے مزید چیکنگ میں مصروف ہو گئے اور انہوں نے وہ سمندری خفیہ راستہ بھی تلاش کر لیا لیکن کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا۔

" یہ راستہ جہاں ختم ہوتا ہے وہاں کیا ہے"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

" مجھے تو نہیں معلوم۔ میں نے تو صرف سنا ہوا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہاں بوٹ موجود ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ بوٹ پر سوار ہو گیا۔ جولیا اور کیپٹن شکیل بھی بوٹ پر سوار ہو گئے۔ کیپٹن شکیل نے بوٹ کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر وہ تیزی سے پانی میں سفر کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہ ایک سرنگ نما





راستہ تھا اس کی چھت میں حفاظتی انتظامات کے آثار موجود تھے لیکن ان سب کو باقاعدہ تباہ کر دیا گیا تھا اور پھر تقریباً چار کلو میٹر کا سفر طے کرنے کے بعد وہ ایک پلیٹ فارم نما جگہ میں پہنچ گئے جس کے سامنے دیوار باقاعدہ کھلی ہوئی تھی اور دوسری طرف کھلا سمندر موجود تھا۔ اس پلیٹ فارم پر چار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ انہیں بھی بے ہوشی کے عالم میں فائرنگ کر کے ختم کیا گیا تھا۔ بوٹ کھلے سمندر میں پہنچ گئی۔

" ویری سیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مجرم سی ایگل لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ چلو واپس۔ اب مجھے سر سلطان کو رپورٹ دینی ہو گی"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے بوٹ کا رخ پھیرا اور ایک بار پھر وہ اس راستے سے گزر کر عمارت کے اندر پہنچ گئے۔ کیپٹن شکیل نے بوٹ روکی اور پھر وہ تینوں ایک ایک کر کے بوٹ سے نیچے اتر گئے۔ کیپٹن شکیل نے بوٹ کو اس کی مخصوص جگہ پر ہک کر دیا۔

" میں فون کرتا ہوں۔ تم دونوں اس دوران مجرموں کا کوئی کلیو تلاش کرو"...... عمران نے ایک کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے جولیا اور کیپٹن شکیل سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے جبکہ عمران آفس نما کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس میں ٹون موجود تھی۔ عمران نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"پاری سی ایگل سنٹر سے عمران بول رہا ہوں۔ میں جولیا اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچا ہوں۔ یہاں سب کچھ مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ یہاں موجود تمام افراد کو بے ہوش کر کے ایک ہال کمرے میں اکٹھا کیا گیا اور پھر انہیں فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ بیرونی راستے پر بھی چار افراد موجود تھے۔ انہیں بھی اسی انداز میں ہلاک کیا گیا ہے اور سنٹر کی تمام مشینری بھی تباہ ہو چکی ہے اور سی ایگل نامی آبدوز بھی غائب ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا مطلب"۔ سرسلطان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ۔ مجھے صدر صاحب کو فوری طلاع دینی ہو گی"...... سرسلطان واقعی بری طرح بوکھلا گئے تھے۔





"جو کوئی بھی یہاں آئے اسے ہیلی کاپٹر پر آنا ہو گا کیونکہ یہاں زمینی راستہ نہیں ہے اور آپ بھی ساتھ آئیں تاکہ ہم لوگ یہاں اطمینان سے مجرموں کا کوئی کلیو تلاش کر سکیں اور نیوی حکام کو بھی کہہ دیں کہ وہ سی ایگل کا سراغ لگائیں۔ یہ واردات میرے اندازے کے مطابق زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پہلے ہوئی ہے۔ اتنی دیر میں سی ایگل زیادہ دور نہیں جا سکتی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اس کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر اسے میز کی سب سے نچلی دراز میں صرف ایک کاغذ پڑا ہوا ملا۔ عمران نے وہ کاغذ اٹھایا اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا کیونکہ یہ کاغذ فائل کور کا نچلا حصہ تھا۔ اس نے اسے الٹایا تو اس پر چند الفاظ ٹائپ تھے۔ وہ اسے پڑھنے لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ یہ الفاظ بتا رہے تھے کہ اس فائل میں سی ایگل کے بارے میں تفصیلات درج تھیں جو یقیناً مجرم ساتھ لے گئے ہیں اور شاید اسی فائل کی وجہ سے انہیں سی ایگل کے سارے نظام کا علم ہوا ہو گا ورنہ وہ اسے شاید آپریٹ ہی نہ کر سکتے۔ فائل کور پھٹا ہوا تھا اس لئے نچلا حصہ دراز میں رہ گیا تھا۔ عمران نے کاغذ میز پر رکھا اور مزید تلاشی لینا شروع کر دی لیکن وہاں اور کوئی مشکوک چیز موجود نہ تھی۔ عمران فائل کور کا کاغذ اٹھا کر کمرے سے باہر آ گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دو بڑے ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ گئے۔ ان میں سرسلطان کے ساتھ نیوی انٹیلی

جنس کے اعلیٰ افسران بھی تھے۔ سر سلطان نے عمران کا تعارف کرایا اور پھر عمران ان سب کو لے کر سارے سنٹر میں گھومتا رہا۔

" یہ لوگ اندر کیسے داخل ہوئے ہوں گے "...... ایک آفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہاں موجود افراد کی اصل تعداد کیا تھی۔ کیا آپ کو معلوم ہے "...... عمران نے اس آفیسر کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ یہ میرے سیکشن کے لوگ ہیں۔ میں ان کی فائل لے آیا ہوں "...... آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک فائل عمران کی طرف بڑھا دی۔ سر سلطان نے چونکہ عمران کے بارے میں انہیں راستے میں ہی تفصیل بتا دی تھی اس لئے وہ عمران کو پوری اہمیت دے رہے تھے اور ویسے بھی عمران اس وقت مر جانے کی حد تک سنجیدہ تھا۔ سر سلطان تھک کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے تھے۔ ان کے چہرے سے شدید پریشانی نمایاں تھی لیکن وہ خاموش تھے۔ جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں ابھی تک کوئی کلیو حاصل نہ کر سکے تھے۔ عمران نے فائل کھولی اور اسے پڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے فائل بند کر دی۔

" اس میں تو درج ہے کہ یہاں کمانڈر عادل سمیت تئیس افراد تعینات تھے جبکہ یہاں بائیس لاشیں موجود ہیں۔ آیئے چیک کریں کہ کون سا آدمی غائب ہے "...... عمران نے کہا اور پھر وہ آفیسر





سمیت اس ہال کمرے میں پہنچ گئے جہاں لاشیں موجود تھیں۔ فائل میں چونکہ ان کی تصویریں اور ان کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں اس لئے عمران فائل کے مطابق ان لاشوں کو چیک کرتا رہا۔

" یہ آدمی راشد لطیف غائب ہے "...... عمران نے ایک تصویر پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

" یہ کمانڈر عادل کا نائب تھا "...... آفیسر نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ مجرم اس کے میک اپ میں یہاں پہلے سے موجود تھا لیکن پھر اصل کہاں گیا اور مجرم نے کیسے اس کا میک اپ کیا "...... عمران نے کہا تو آفیسرز خاموش رہے۔ ظاہر ہے ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔

" مجھے اب کمانڈر عادل کے آفس کی مکمل تلاشی لینا ہو گی۔ پھر شاید اس سوال کا جواب سامنے آجائے "...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس کمرے سے نکل کر اس طرف کو بڑھ گیا جہاں سے اس نے پہلے فون کیا تھا۔ یہ کمانڈر عادل کا ہی آفس تھا۔ وہ پہلے اس آفس کی تلاشی لے چکا تھا لیکن اس وقت اسے مجرم کے بارے میں کسی کلیو کی تلاش تھی جبکہ اب وہ اس راشد لطیف کی نقل و حرکت کا ریکارڈ چیک کرنا چاہتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ راشد لطیف یقیناً چھٹی پر گیا ہو گا اور مجرموں نے کسی طرح اس کا سراغ لگا لیا اور پھر وہ اس کے میک اپ میں یہاں پہنچ گیا۔ اس کے بعد کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا اور پھر اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ کمانڈر عادل کی رپورٹ کی وجہ سے

معاملات پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گئے ہیں تو اس نے فوری کارروائی کی اور سب کچھ ختم کر کے نکل گیا۔ اس سے یہ بات بھی سامنے آجاتی ہے کہ مجرم ایک ہی آدمی تھا۔ عمران نے جب آفس کی تلاشی مخصوص اینگل سے لی تو اسے ایک رپورٹ مل گئی جس میں درج تھا کہ راشد لطیف اپنی والدہ کی اچانک بیماری کی وجہ سے چھٹی لے گیا تھا اور وہ کل شام کو واپس آیا تھا لیکن ساتھ ہی اس کی کمپیوٹر چیکنگ رپورٹ بھی موجود تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ قانون کے مطابق راشد لطیف جب واپس آیا تو اسے باقاعدہ کمپیوٹر کے ذریعے چیک کیا گیا لیکن اس کے باوجود اسے ٹریس نہ کیا جا سکا۔ یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز بات تھی اور اس سے یہ بات سامنے آجاتی تھی کہ مجرم انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے۔ عمران نے آفس سے تلاش کر کے راشد لطیف کی پرسنل فائل نکالی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور فائل بند کر کے اس نے واپس رکھ دی۔

" عمران صاحب۔ میں نے چیک کر لیا ہے کہ یہاں کے حفاظتی انتظامات آف کرنے کے لئے انتہائی طاقتور بریک تھرو آلہ استعمال کیا گیا ہے جس کی پاور یقیناً الیون ہنڈرڈ سے زیادہ تھی "...... ایک آفیسر نے عمران کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔ عمران آفس سے نکل کر اس کمرے میں پہنچا تھا جہاں سر سلطان موجود تھے۔

" بریک تھرو۔ الیون ہنڈرڈ۔ اوہ نہیں آفیسر۔ اس قدر طاقتور





بریک تھرو آلہ تو ایجاد نہیں ہو سکا اور اگر ایجاد بھی ہو جائے تو وہ اتنا بڑا ہو گا کہ اسے کوئی آدمی اٹھا ہی نہیں سکتا "...... عمران نے کہا۔

" یہ دیکھئے رپورٹ۔ اس کی تفصیلات میں آپ کو بتاتا ہوں "۔ آفیسر نے کہا۔

" مجھے دیں۔ میں دیکھتا ہوں "...... عمران نے کہا اور اس کے ہاتھ سے ایک کاغذ لے کر دیکھنے لگا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

" آپ کی بات درست ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ طاقتور بریک تھرو استعمال کیا گیا ہے "...... عمران نے کاغذ واپس کرتے ہوئے کہا۔

" عمران۔ یہ بیج دیکھو۔ یہ اس پلیٹ فارم پر پڑا تھا جو بیرونی دیوار کے قریب ہے "...... اچانک جولیا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک نیلے رنگ کا چھوٹا سا بیج اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے بیج لے کر اسے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ کالر پر لگانے والا بیج تھا اور بظاہر عام سا بیج تھا جیسے کہ بازاروں میں ملتے ہیں۔ اس پر عجیب سا ڈیزائن تھا۔ یہ نیلے رنگ کا تھا۔ عمران اس ڈیزائن کو غور سے دیکھتا رہا اور پھر وہ اچانک چونک پڑا۔ یہ ڈیزائن نہیں تھا بلکہ ڈیزائن میں لکھے ہوئے دو حروف تھے۔ ایس ایس جنہیں ایک دوسرے کے اندر اس انداز میں گھما پھرا کر لکھا گیا تھا کہ وہ بظاہر عجیب سا ڈیزائن لگتا تھا۔ عمران نے اسے مزید غور سے دیکھنا

شروع کر دیا لیکن ان دو حروف ایس ایس کے علاوہ اور اس پر کچھ نہ تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے لیبارٹری سے چیک کرانا ہو گا"....... عمران نے کہا۔

"اب کیا ہو گا۔ وہ سی ایگل کیسے ملے گی"....... سر سلطان نے کہا۔

"آپ نے اس کی چیکنگ کرانے کا حکم دیا تھا"....... عمران نے پوچھا۔

"ابھی تمہارے اس کمرے میں آنے سے پہلے میں نے خود فون کر کے معلوم کیا ہے۔ وہ چیک نہیں ہو سکی"....... سر سلطان نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ سوائے فاتحہ خوانی کے"۔ عمران نے کہا تو سر سلطان ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"او کے اب چلنا چاہئے۔ اب یہاں مزید رکنا فضول ہے۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف جانے اور اس کا کام"....... سر سلطان نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے کیونکہ عمران کا فقرہ سنتے ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ اب عمران پٹڑی سے اتر رہا ہے اور وہ اس کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھے کہ اب وہ مسلسل پٹڑی سے اترتا ہی چلا جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کیپٹن شکیل اور جولیا کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں سوار واپس جا رہا تھا۔ ظاہر ہے اب اس سنٹر میں مزید رہنے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ سر سلطان اور دیگر آفیسرز پہلے ہی





ہیلی کاپٹروں میں واپس چلے گئے تھے البتہ صرف دو گارڈ وہاں چھوڑ دیئے گئے تھے۔

"عمران کیا تم کسی نتیجے پر پہنچے ہو"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ صرف اتنا کہ مجرم ایک تھا۔ اس نے کمانڈر عادل کے نائب کا روپ دھارا ہوا تھا لیکن اسے کمپیوٹر بھی چیک نہ کر سکا تھا۔ اس کے پاس یہاں کے حفاظتی انتظامات آف کرنے کے لئے ایسا طاقتور آلہ موجود تھا جو شاید ایکریمیا کے پاس ہو سکتا ہے اور شاید کسی کے پاس نہ ہو۔ اس کے علاوہ اس کا قدوقامت اور ایسی ہی دوسری تفصیلات بھی مل چکی ہیں کیونکہ میں نے راشد لطیف کی پرسنل فائل چیک کی ہے اور ظاہر ہے مجرم راشد لطیف کے قدوقامت کا ہو گا اس لئے کسی کو اس پر شک نہیں پڑ سکا۔ مجرم بے حد تربیت یافتہ بھی تھا اور انتہائی تیزی اور صفائی سے کام کرنے والا بھی۔ پہلے اس نے صرف سی ایگل لے جانے کی کوشش کی لیکن شاید آبدوز میں کوئی ایسا سسٹم موجود تھا جو اسے معلوم نہ تھا جس کی وجہ سے سائرن بج اٹھے۔ پھر اسے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اعلیٰ حکام کو رپورٹ دے دی گئی ہے اور پھر اس نے وہ فائل بھی حاصل کر لی جس میں سی ایگل کے بارے میں مکمل تفصیلات موجود تھیں۔ اس کے بعد اس نے تیز رفتاری سے کارروائی کی اور اس نے کوئی ایسی گیس یہاں فائر کر دی جس سے پورے سنٹر میں موجود افراد بے ہوش گئے۔ پھر اس نے نجانے کیوں ان سب کو ہال میں اکٹھا کیا اور

فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔ پھر مشینری کو اس نے فائرنگ سے ناکارہ کیا اور اس کے بعد وہ سی ایگل کو لے کر اس سرنگ میں گیا۔ وہاں موجود افراد بھی یقیناً بے ہوش ہو چکے تھے۔ انہیں ہلاک کیا۔ راستہ کھول کر سی ایگل کو سمندر میں لے گیا اور پھر غائب ہو گیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ایک بات میں یہ بتا دوں کہ یہ مجرم جو کوئی بھی تھا بلیک ڈائمنڈ پرفیوم لگانے کا عادی تھا"...... جولیا نے کہا۔

" اس بج سے نکلنے والی خوشبو کی وجہ سے کہہ رہی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ بھی اس سے نکلنے والی بلیک ڈائمنڈ کی ہلکی سی خوشبو سونگھ چکا تھا۔

" ہاں اور تم نے غور نہیں کیا شاید کہ اس بج کے پیچھے وہ خصوصی ہک نہیں ہے جس سے اسے کالر پر لگایا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بج کالر پر لگانے والا عام بج نہیں ہے بلکہ یہ خصوصی شناختی نشان ہے اور اسے جیب میں رکھا جاتا ہو گا اس لئے اس کے اندر خوشبو موجود رہی ہے البتہ اگر یہ کالر پر لگا ہوتا تو خوشبو اڑ چکی ہوتی۔ یہ جس انداز میں پلیٹ فارم پر پڑا ہوا تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجرم نے جھک کر کسی بے ہوش آدمی کو چیک کیا تو یہ بج اس کی جیب سے نکل کر گر گیا۔ یہ لاش کی سائیڈ میں تقریباً کافی اندر پڑا ہوا تھا۔ میں نے لاش کو ہٹایا تو یہ نظر آیا"...... جولیا نے کہا۔

" گڈ۔ یہ واقعی اہم پوائنٹ ہے۔ ویری گڈ۔ بلیک ڈائمنڈ ویسے





بھی عام خوشبو نہیں ہے انتہائی قیمتی بھی ہے اور اسے صرف مخصوص طبیعت کے لوگ ہی لگاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ ایکریمیا کی قومی خوشبو بھی ہے اور ایکریمیا میں اس کا استعمال ساری دنیا سے زیادہ ہوتا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

" اوہ۔ تو تم خوشبویات میں ایکسپرٹ ہو۔ خواہ مخواہ سیکرٹ سروس میں دھکے کھاتی پھر رہی ہو۔ خوشبویات کی دکان کھول لو وارے نیارے بھی ہو جائیں گے اور ہر وقت خوشبویات میں بھی گھری رہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" زیادہ خوشبو سے سر میں درد ہو جاتا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ سر درد دور کرنے والی خوشبو لگا لیا کرنا"۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" عمران صاحب۔ ایک بات میں بھی کرنا چاہتا ہوں"۔ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ تم بھی کہہ ڈالو تاکہ کوئی کسر باقی نہ رہ جائے"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

" کیپٹن شکیل بہت سوچ سمجھ کر بات کرتا ہے اس لئے اداکاری کی ضرورت نہیں ہے"...... جولیا نے عمران کی طرف منہ کر کے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں بات بغیر سوچ سمجھ کر کرتا ہوں"۔ عمران نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ فیصلہ بعد میں کریں گے عمران صاحب۔ جو بات میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مجرم کا تعلق ناراک سے ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"شاید تم بھی اس بلیک ڈائمنڈ خوشبو کی وجہ سے کہہ رہے ہو۔ کیونکہ ناراک بھی تو ایکریمیا کا ہی شہر ہے"....... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ میں نے تو یہ خوشبو سونگھی ہی نہیں۔ مشین روم میں ایک جگہ ایک جوتے کا نشان موجود تھا۔ میں نے اسے غور سے دیکھا ہے اس نشان میں کارڈوس کا نام موجود تھا اور آپ بھی جانتے ہوں گے کہ کارڈوس نام کے جوتے صرف ناراک میں خصوصی طور پر کارڈوس والے ہی بناتے ہیں اور صرف اپنے شوروم سے ہی فروخت کرتے ہیں اس لئے ظاہر ہے مجرم کا تعلق ناراک سے ہوگا اور اس نے اپنے یہ جوتے وہاں سے خریدے تھے ورنہ پاکیشیا میں بہرحال یہ جوتے کسی دکان سے نہیں مل سکتے"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی اہم بات ہے لیکن کارڈوس جوتوں کے تلوں میں صرف ان کا نام ہی نہیں ہوتا اس میں کمپیوٹر نمبر بھی ہوتا ہے۔ وہ تم نے چیک کیا تھا"....... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔





"میں نے غور کیا تھا لیکن کمپیوٹر نمبر نہیں تھا اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ جو جوتے خصوصی آرڈر پر بنائے جاتے ہیں ان پر کمپیوٹر نمبر نہیں ڈالا جاتا"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کراؤن اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ آج صبح سے چونکہ اس کے ذہن میں کوئی پروگرام نہ تھا اور پھر دن بھی اتوار کا تھا اس لئے اس کا باہر جانے کا کوئی موڈ ہی نہ تھا اس لئے وہ بیٹھا رسالہ پڑھ رہا تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کراؤن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کراؤن نے کہا۔

"لیزی مائی بوائے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کوڈ فقرے کا مطلب وہ اچھی طرح سمجھتا تھا۔ سی سیکشن کا چیف اس سے براہ راست رابطہ کرنا چاہتا تھا لیکن سپیشل فون کے ذریعے نہیں بلکہ براہ راست اور اس فقرے کا مطلب تھا کہ وہ کسی پبلک فون بوتھ پر جا کر مخصوص نمبر ڈائل کرے۔ چنانچہ وہ





تیزی سے اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے رہائشی پلازہ سے نکل کر ایک سڑک پر دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ پلازہ سے کافی فاصلے پر آنے کے بعد اس نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روک دی۔ چونکہ اس بارے میں ہدایات ہی ایسی تھیں اس لئے اسے یہ سب کچھ کرنا پڑ رہا تھا ورنہ پبلک فون بوتھ تو اس رہائشی پلازہ میں بھی موجود تھا۔ کار سے نکل کر وہ فون بوتھ میں داخل ہوا۔ اس نے جیب سے ایک کارڈ نکالا اور انسٹرومنٹ میں بنی ہوئی مخصوص جگہ میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔ ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا تھا جس کا مطلب تھا کہ فون آن ہو چکا ہے۔ کراؤن نے ایک بار دائیں بائیں دیکھا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... وہی بھاری آواز سنائی دی جس نے پہلے اس سے بات کی تھی۔

"کراؤن بول رہا ہوں"...... کراؤن نے کہا۔

"مائی بوائے۔ یہ بتاؤ کہ پاکیشیا میں تم کوئی نشان تو نہیں چھوڑ آئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔

"نشان۔ کیسا نشان باس"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی قسم کا بھی جس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارا کلیو نکال لے"...... باس نے کہا۔

" اوہ نہیں باس۔ یہ کیسے ممکن ہے اور کراؤن ایسی حماقت کیسے کر سکتا ہے"...... کراؤن نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

" تم نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ تم وہاں کے کسی آدمی کے روپ میں سنٹر میں داخل ہوئے تھے۔ اس آدمی کو تم نے کیسے ٹریس کیا اس بارے میں کوئی تفصیل تمہاری رپورٹ میں درج نہیں ہے"...... باس نے کہا۔

" اس تفصیل کی میں نے ضرورت نہیں سمجھی اور نہ وہ مشن سے متعلق تھا اور پہلے تو آپ نے کبھی اس قسم کی تفصیل کے بارے میں نہیں پوچھا پھر اب کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... کراؤن نے کہا۔

" کیونکہ اس آدمی کا کھوج لگایا گیا ہے"...... باس نے کہا۔

" وہ تو ظاہر ہے لگایا جانا تھا۔ جب اس کی لاش سنٹر میں نہ ملے گی تو وہ سمجھ گئے ہوں گے"...... کراؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم نے اس کا لباس پہنا تھا لیکن کیا تم نے اس کا جوتا نہیں پہنا تھا"...... باس نے کہا تو کراؤن بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں نے واقعی اس کا جوتا نہیں پہنا تھا باس اس لئے کہ میرے جوتے میں مخصوص سسٹم موجود تھے جن کی مجھے وہاں سنٹر میں ضرورت تھی"...... کراؤن نے کہا۔

" اور تم نے یہ جوتا کارڈوس سے خصوصی آرڈر پر بنوایا تھا"۔ باس نے کہا۔





" ہاں۔ میں ہمیشہ کارڈوس سے ہی جوتے بنواتا ہوں لیکن ہوا کیا ہے"...... کراؤن نے پوچھا۔

" پاکیشیا سے کارڈوس فون کر کے معلومات حاصل کی گئی ہیں انہیں بتایا گیا ہے کہ اس جوتے کے تلوے پر کمپیوٹر نمبر موجود نہیں ہے اس لئے یہ جوتا خصوصی طور پر بنوایا گیا ہے لیکن اس کا سائز غیر معمولی ہے اس لئے اس سائز کی بنیاد پر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ جوتا کس کے لئے تیار کیا گیا ہے لیکن کارڈوس کے مینجر نے انہیں یہ جواب دیا کہ خصوصی آرڈر پر تیار کئے جانے والے جوتوں کے بارے میں ریکارڈ نہیں رکھا جاتا جبکہ ایسا نہیں ہے۔ ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور مینجر کو معلوم ہو گیا کہ یہ غیر معمولی سائز کا جوتا کراؤن کے لئے تیار کیا گیا تھا اور چونکہ بظاہر تمہارا تعلق سرکاری ایجنسی کرافٹ سے ہے اس لئے کرافٹ کے چیف کو اس بارے میں اطلاع کر دی گئی ہے اس طرح یہ بات مجھ تک پہنچ گئی"...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر کیا حکم ہے"...... کراؤن نے کہا۔

" صرف تمہیں یہ بتانا مقصود تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے۔ گو کارڈوس کے اس سارے عملے کو ختم کر دیا گیا ہے جن کے پاس ریکارڈ تھا یا جو اس بارے میں جانتے تھے۔ وہ مینجر بھی ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے اور ریکارڈ بھی غائب کر دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود تم نے ہوشیار رہنا ہے"...... باس نے کہا۔

PK7E@HOTMAIL.COM

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ مجھ تک نہ پہنچنے پائیں"....... کراؤن نے کہا۔

"اگر وہ تم تک پہنچ جائیں تو تم نے غافل نہیں رہنا۔ میرا صرف یہی مطلب تھا۔ میں نہیں چاہتا کہ ایس ایس کو تمہارا نقصان برداشت کرنا پڑے"....... باس نے کہا۔

"باس۔ آپ میری توہین کر رہے ہیں۔ آپ کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اگر مجھ تک پہنچ جائیں گے تو مجھ پر غلبہ پالیں گے"....... کراؤن نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس کا امکان موجود ہے کیونکہ علی عمران کو مین ہیڈ کوارٹر نے ایسے ہی سیف لسٹ میں نہیں رکھا ہوا۔ اس میں واقعی ایسی صلاحیتیں موجود ہیں"....... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔ آپ مجھے ہیڈ کوارٹر سے اجازت دلوا دیں اس عمران کے خاتمے کی پھر دیکھیں کہ اس کی موت کیسے ہوتی ہے"....... کراؤن نے کہا۔

"نہیں۔ ہیڈ کوارٹر اس کی اجازت نہیں دے گا"....... باس نے حتمی لہجے میں کہا۔

"بس یہی مسئلہ ہے جس کی وجہ سے میں بے بس ہو رہا ہوں۔ کاش ایسا نہ ہوتا"....... کراؤن نے کہا۔

"سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر دنیا میں اس عمران کا مقابلہ کر سکتے ہو تو وہ صرف تم ہی کر سکتے ہو کیونکہ تمہاری اصل صلاحیتوں کا علم





صرف مجھے ہی ہے لیکن ہیڈ کوارٹر چونکہ عمران کی ڈیتھ کے آرڈر جاری نہیں کرے گا اس لئے ایک طریقہ ایسا ہے جس سے تم اسے ہلاک کرنے کے باوجود ہیڈ کوارٹر کے عتاب سے بچ سکتے ہو"....... باس نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا کوئی طریقہ ہے تو آپ جلدی مجھے بتائیں میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا"....... کراؤن نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"سیدھا سا طریقہ ہے۔ تم عمران کو جانتے ہی نہیں اور جب وہ مارا گیا تب معلوم ہوا کہ وہ عمران ہے۔ رپورٹ کوئی بھی بنائی جا سکتی ہے"....... باس نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ باس۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ خود ایسا چاہتے ہیں کہ یہ شخص ختم ہو جائے"....... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ سی ایگل کی چوری کے بعد اس نے لامحالہ جب آگے بڑھنا ہے تو وہ کسی نہ کسی طرح بہرحال سیکشن تک پہنچ جائے گا اور چونکہ سی ایگل سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے اس لئے اسے واپس حاصل کرنے کے لئے اسے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف براہ راست کام کرنا ہوگا اور میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو معمولی سے رسک میں بھی ڈالنا پسند نہیں کرتا اس لئے اس کی موت چاہتا ہوں۔ اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہیں ہے"....... باس نے کہا۔

"ویری گڈ باس۔ اب آپ بے فکر ہو جائیں۔ اب یہ لازمی ہلاک ہو جائے گا یہ میرا دعویٰ ہے"...... کراؤن نے کہا۔

"لیکن یہ بات سن لو کہ تم نے ازخود اس کے خلاف کام نہیں کرنا۔ ہاں اگر وہ خود تم تک کسی بھی ذریعے سے پہنچ جائے تو پھر تم نے پوری طاقت سے کام کرنا ہے۔ رافٹ کو تم استعمال کر سکتے ہو۔ ہمیں بہرحال اس کی موت چاہئے۔ رپورٹ جیسی کہو گے ہیڈ کوارٹر بھجوادی جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ ایسے ہی ہو گا آپ بے فکر رہیں"...... کراؤن نے کہا اور دوسری طرف سے او کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو کراؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے اب یہ بات سمجھ آئی تھی کہ باس نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے سپیشل فون پر بات کرنے کی بجائے براہ راست کیوں بات کی تھی کیونکہ وہاں سے ہونے والی تمام بات چیت ٹیپ ہوتی تھی اس طرح ہیڈ کوارٹر تک اصل بات پہنچ سکتی تھی۔





عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے وہ بیج پڑا ہوا تھا جو سی ایگل سنٹر سے جولیا نے اٹھا کر اسے دیا تھا اور اس پر بے حد پیچیدہ ڈیزائن میں ایس ایس کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ اس نے اس بیج کو دانش منزل کی لیبارٹری میں باقاعدہ چیک کیا تھا اور اس چیکنگ کے نتیجے میں دو باتیں سامنے آئی تھیں۔ ایک تو یہ کہ یہ بیج کسی خاص مرکب دھات سے بنایا گیا تھا جس کی وجہ سے یہ فائر پروف ہو گیا تھا۔ اسے اگر آگ میں بھی ڈال دیا جائے تب بھی اس کا کچھ نہ بگڑ سکتا تھا اور دوسری اہم بات یہ سامنے آئی تھی کہ اس بیج کی پشت پر الیون کا ہندسہ موجود تھا جو عام نگاہوں سے نظر نہ آتا تھا لیکن اگر اسے اندھیرے میں رکھا جائے تو وہ ہندسہ نمایاں طور پر نظر آنے لگ جاتا تھا۔ بس اس کے علاوہ اور کوئی بات معلوم نہ ہوئی تھی۔ عمران نے ناراک کی ایک جوتے ساز

کمپنی کارڈوس کے مینجر سے بھی بات کی تھی اور اسے جوتے کی غیر معمولی لمبائی کے بارے میں بتا کر اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی کیونکہ کیپٹن شکیل نے اسے اچانک بتایا تھا کہ جوتے کے اس نشان کی لمبائی معمول سے کافی زیادہ تھی لیکن مینجر نے اسے بتایا کہ ایسے جوتے چونکہ خصوصی آرڈر پر بنائے جاتے ہیں اس لئے ان کا ریکارڈ نہیں رکھا جاتا اور چونکہ بظاہر یہ بات ممکن تھی اس لئے عمران نے اس خیال کو آگے بڑھانے کے بارے میں ارادہ ترک کر دیا تھا۔ راشد لطیف کے بارے میں بھی اسے بلیک زیرو کی طرف سے رپورٹ مل چکی تھی۔ راشد لطیف کی ماں اکیلی دارالحکومت کی ایک کوٹھی میں رہتی تھی اور وہ واقعی شدید بیمار تھی۔ اسے ہسپتال شفٹ کر دیا گیا تھا۔ اسی کے کہنے پر راشد لطیف کو بلایا گیا تھا لیکن راشد لطیف کے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کی ماں وفات پا گئی تھی لیکن راشد لطیف وہاں نہ پہنچا تھا اور کالونی کے لوگوں نے اپنے طور پر آخری رسومات مکمل کر کے اسے دفن کر دیا تھا البتہ اب پولیس کو ایک گٹر میں تیرتی ہوئی ایک لاش کا پتہ چلا تھا۔ یہ لاش راشد لطیف کی رہائش گاہ سے کچھ فاصلے پر ملی تھی اور وہ پانی میں پھول کر اس قدر بگڑ گئی تھی کہ اسے پہچانا نہ جا سکتا تھا لیکن عمران اس اطلاع پر سمجھ گیا تھا کہ یہ لاش راشد لطیف کی ہو گی۔ صفدر نے راشد لطیف کی والدہ کی قیام گاہ کی تلاش لی تھی۔ اس کی رپورٹ کے مطابق وہاں راشد لطیف کا ایک جوڑا جوتا موجود تھا جس



کی لمبائی عام روٹین سے زیادہ نہ تھی۔ اس سے عمران یہی سمجھا تھا کہ اس مجرم نے راشد لطیف کا لباس تو استعمال کیا ہو گا لیکن اس کا جوتا استعمال نہ کیا ہو گا۔ شاید اس میں کوئی وجہ ہو لیکن یہ بات ابھی تک معلوم نہ ہو سکی تھی کہ اس مجرم کو آخر کس طرح راشد لطیف کے بارے میں معلومات ملیں اور اب ظاہر ہے راشد لطیف کی موت کے بعد یہ باب ویسے ہی بند ہو چکا تھا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ بہت گہری سوچ میں ہیں"۔ اچانک بلیک زیرو نے عمران کے قریب آتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہاٹ کافی کی پیالی اس نے عمران کے سامنے رکھ دی۔ وہ کچن میں تھا اور اب وہیں سے آ رہا تھا۔ دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"پاکیشیا کی اہم آبدوز انتہائی دیدہ دلیری سے چوری کر لی گئی ہے اور مجرم کا کوئی اتہ پتہ ہی نہیں مل رہا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس بیج سے کوئی بات سامنے نہیں آئی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اس پر سامنے کے رخ پر ایس ایس لکھا ہوا ہے اور پشت پر کسی خاص مصالحے سے نمبر الیون درج ہے جو صرف اندھیرے میں نظر آتا ہے لیکن اس سے کچھ پتہ نہیں چل رہا کیونکہ کمپیوٹر میں ایس ایس نام کی کوئی تنظیم موجود نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس آبدوز کو چرانے والی پارٹی نے صرف ایک

آدمی کو بھیجا ہے۔ اس آبدوز کا بھی پتہ نہیں چل سکا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ مجرم انتہائی تربیت یافتہ بھی تھا اور اس کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم یا کسی ملک کی سرکاری ایجنسی سے بھی ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ شاید یہ حرکت کافرستان نے کرائی ہے لیکن نائران کی رپورٹ آچکی ہے کہ کافرستان کے اعلیٰ ترین نیوی حکام کو بھی اس آبدوز کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ اب سپر پاورز رہ جاتی ہیں۔ وہاں چیکنگ ہو رہی ہے۔ اس کا نتیجہ تو نجانے کب ملے لیکن مسئلہ ایس ایس اور مجرم کی شناخت کا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پیالی اٹھا کر اس سے کافی سپ کی۔

"کیا آپ یہ بیج مجھے دکھائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم بھی دیکھ لو۔ شاید تمہاری دانشمندانہ آنکھوں کو مزید کچھ نظر آ جائے"...... عمران نے بیج اٹھا کر بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"دانشمندانہ آنکھیں۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے بیج اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"دانش منزل کے انچارج کی آنکھیں دانشمندانہ ہی ہو سکتی ہیں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے ٹیبل لیمپ کا سوئچ آن کیا اور پھر اس بیج کو ٹیبل لیمپ کی تیز روشنی میں اس نے غور سے دیکھنا شروع کر دیا جبکہ عمران اطمینان سے





بیٹھا کافی سپ کرتا رہا۔

"عمران صاحب اس ڈیزائن میں ایس ایس لفظ کے پیچھے موجود لکیروں سے یوں لگتا ہے جیسے سمندر کی لہریں بنائی گئی ہوں۔ کیا آپ نے غور کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"سمندر کی لہریں۔ دکھانا میں تو اسے ڈیزائن ہی سمجھا تھا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے بیج دوبارہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہاں واقعی یہ سمندر کی لہریں ہیں اور آبدوز چرائی گئی ہے۔ آبدوز کا تعلق بھی سمندر سے ہی ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ایکریمیا نیوی کی کوئی خفیہ تنظیم ہو"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ایس ایس سے سی سیکشن بھی تو مراد ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ واقعی اگر ایسا ہے تو پھر یہ ایکریمین نیوی کی کسی تنظیم کا بیج نہیں ہو سکتا کیونکہ نیوی میں سمندر کا سیکشن علیحدہ نہیں ہوتا البتہ اگر ایس ایس سے مراد سب میرین سیکشن ہو تو اور بات ہے۔ سب میرین کا لفظ بھی ایس سے شروع ہوتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات میرے ذہن میں بھی نہ آئی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک منٹ۔ اوہ۔ اوہ۔ ایسا بھی ممکن ہے۔ بالکل ممکن ہے"۔ اچانک عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہ کارروائی بلیک تھنڈر کی بھی تو ہو سکتی ہے۔ اس میں ایسے سیکشن ہیں جیسے ٹاور سیکشن تھا جو ایئر سیکشن کہلاتا تھا۔ ٹاور چونکہ آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اس لئے اسے ایئر سیکشن کی بجائے ٹاور سیکشن کہا جاتا تھا اور جس ساخت کی یہ آبدوز تھی اس میں بلیک تھنڈر بھی دلچسپی لے سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"بلیک تھنڈر کی طرف آپ کا ذہن کس لئے گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر ایس ایس سے مطلب سب میرین سیکشن ہوتا تو ایس ایس کے پیچھے سمندر کی لہریں نہ بنائی جاتیں۔ سمندر کی لہریں بنانے سے یہی مطلب نکلتا ہے کہ اس سیکشن کا تعلق سمندر سے براہ راست ہے اور یہ سمندر میں ہونے والی کارروائی تک محدود ہے اس لئے بلیک تھنڈر اس کا نام ایس ایس رکھ سکتی ہے۔ بہرحال یہ سب اندازے ہیں اور ہاں ٹرومین سے اس بارے میں پوچھا جا سکتا ہے۔ وہ سرخ جلد والی کاپی دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی اوپر والی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"لیکن عمران صاحب اس مجرم کا تعلق تو براہ راست ایکریمیا کے شہر ناراک سے ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بلیک تھنڈر کا ایجنٹ بھی وہاں رہ سکتا ہے اور دوسری طرف



بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر نے اپنے تمام سیکشن ہیڈ کوارٹروں کو سختی سے منع کر رکھا ہے کہ وہ پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن تجویز نہ کریں کیونکہ گذشتہ کیس میں، میں نے انہیں واضح دھمکی دی تھی کہ اگر آئندہ ایسا ہوا تو پھر میں صرف بلیک تھنڈر کے ایجنٹوں کے خاتمے تک محدود نہ رہوں گا اور اس کی باقاعدہ مجھے اطلاع دی گئی تھی"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سرخ جلد والی ڈائری کھول کر اس کے صفحات پلٹتا رہا تھا پھر اس نے ایک صفحے پر نظریں جما دیں۔ چند لمحوں تک غور سے اس صفحے کو دیکھنے کے بعد اس نے ڈائری بند کر دی اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایگلز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بلیک ایگل سے بات کرنی ہے۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کیجئے۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ بلیک ایگل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ٹرومین"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

PK7E@HOTMAIL.COM

"اوہ۔آپ عمران صاحب۔بڑے طویل عرصے بعد یاد کیا ہے آپ نے"...... دوسری طرف سے ٹرومین کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بلیک ایگل سنا ہے بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ایک ہی جھپٹ میں آنکھیں نکال لیتا ہے اور آنکھیں دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہیں اس لئے مجبوری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ٹرومین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ پر جھپٹ کر بلیک ایگل نے خودکشی ہی کرنی ہے۔ وہ بیچارہ آپ کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔بہرحال فرمائیے آج کیسے یاد کیا ہے"۔ ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب یہ بات تمہیں بار بار یاد دلانے کی تو نہیں ہے کہ چونکہ تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے رہا ہے اس لئے جب بھی بلیک تھنڈر کے بارے میں کوئی مسئلہ سامنے آتا ہے تو تم سے رجوع کرنا پڑ جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔تو پھر بلیک تھنڈر نے پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن سوچ لیا ہے حالانکہ میری اطلاع کے مطابق مین ہیڈ کوارٹر نے اپنے تمام سیکشنوں کو اس سلسلے میں سختی سے منع کر رکھا ہے"...... ٹرومین نے کہا اور عمران نے اسے خصوصی ساخت کی آبدوز چوری ہونے سے لے کر اب تک مجرم کے بارے میں سب کچھ بتا دیا اور ساتھ ہی اس نے بیج کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی اور اپنی رائے بھی۔





"عمران صاحب۔آپ کی رائے درست ہے۔ بلیک تھنڈر میں ایک خصوصی سیکشن ہے جسے عام طور پر سی سیکشن کہا جاتا ہے لیکن اس کا کوڈ نام ایس ایس ہے اور جس قسم کا بیج آپ نے بتایا ہے یہ سی سیکشن کا ہی بیج ہے اور اسی نے یہ کارروائی کی ہے۔جہاں تک اس کے نمبر الیون کا تعلق ہے تو مجھے اس بارے میں خصوصی طور پر معلومات حاصل کرنا پڑیں گی۔ اگر آپ مجھے وقت دیں تو میں معلومات حاصل کر سکتا ہوں"...... ٹرومین نے کہا۔

"حیرت ہے۔اب ایگل کو بھی وقت چاہئے۔ پھر تو ایگل کو چڑیا گھر میں رکھنا چاہئے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ سی سیکشن سے ہی متعلق ایک آدمی ناراک میں رہتا ہے مجھے شک ہے کہ وہی ہو سکتا ہے۔مجھے صرف اس کی سابقہ مصروفیات کے بارے میں معلوم کرنا ہو گا اور یہ کام فون پر ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگ جائے گا"...... ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔اتنا وقت دیا جا سکتا ہے۔ اوکے میں ایک گھنٹے بعد پھر کال کروں گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ بات تو طے ہو گئی ہے کہ یہ کارروائی بلیک تھنڈر کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب اس بلیک تھنڈر کو ہر قیمت پر سی سیکشن کی تباہی کا صدمہ اٹھانا پڑے گا کیونکہ یہ آبدوز بھی لازماً سیکشن ہیڈ کوارٹر میں ہی پہنچائی گئی ہو گی۔ ظاہر ہے ایجنٹ اسے جیب میں ڈالے تو نہ پھر رہا ہو گا اس لئے آبدوز کی واپسی کے لئے اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی لازمی ہو جاتی ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک گھنٹہ انہوں نے اسی سلسلے میں ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے گزار دیا اور پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایگل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ بلیک ایگل سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو عمران صاحب۔ میں ٹرومین بول رہا ہوں"...... ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب۔ میں نے کنفرمیشن کر لی ہے۔ سی سیکشن کا نمبر الیون ایجنٹ کراؤن ہے جو بلیک تھنڈر کا سپر ٹاپ ایجنٹ ہے اور یہ ناراک میں رہتا ہے اور اس نے ہی پاکیشیا میں یہ واردات کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔





"اس کا حلیہ وغیرہ اور پتہ"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس کا صرف نام سنا ہوا ہے اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی البتہ اتنا بتا سکتا ہوں کہ ناراک میں ایک کلب ہے جسے پورٹ کلب کہا جاتا ہے وہ اس کا باقاعدہ ممبر ہے"...... ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سی سیکشن یا ایس ایس سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی تمہیں کچھ معلوم ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ اس بارے میں معاملات اس قدر خفیہ رکھے جاتے ہیں کہ شاید اس کراؤن کو بھی معلوم نہ ہو گا"۔ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو اب اس کراؤن کو تلاش کرنا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ ٹرومین کی بات درست ہے۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اسے بھی معلوم نہ ہو گا اور ہمارا اصل مشن اس سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہی ہے اس لئے کراؤن کے پیچھے بھاگنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ویسے اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات کہاں سے ملیں گی۔ اس کراؤن کا رابطہ لامحالہ اس سیکشن سے رہتا ہو گا اس لئے اس سے آپ فریکونسی وغیرہ معلوم کر کے

PK7E@HOTMAIL.COM

ہیڈ کوارٹر کا اتہ پتہ معلوم کر سکتے ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ بلیک تھنڈر نے یقیناً اس کا بندوبست کر لیا ہو گا کیونکہ ایک کیس میں فریکوئنسی کی مدد سے میں نے درست پتہ معلوم کر لیا تھا اور پھر انہیں گھیر بھی لیا تھا لیکن بلیک تھنڈر انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرنے کی عادی ہے اس لئے ان کے لئے یہ کوئی مسئلہ نہیں کہ فریکوئنسی معلوم ہو جانے کے باوجود ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع معلوم نہ ہو سکے۔ مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا"....... عمران نے کہا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ عمران کافی دیر تک خاموش بیٹھا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"اور کوئی صورت نہیں ہے۔ اس کراؤن پر ہی ہاتھ ڈالنا پڑے گا۔ شاید کوئی راستہ نکل آئے"....... عمران نے کہا۔

"تو پھر جولیا کو احکامات دے دوں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اس کراؤن کے لئے میں اپنے ساتھ صرف جوانا کو لے جاؤں گا۔ جس طرح جوزف افریقہ کا پرنس ہے اسی طرح جوانا ایکریمیا کا۔ وہ اس کراؤن کو وہاں کسی بل سے بھی نکال لائے گا البتہ ٹیم کو اس وقت کال کروں گا جب اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات مل جائیں گی"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ بھی احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔





کراؤن ایک ہوٹل کے ہال میں بیٹھا ایک خوبصورت لڑکی سے باتوں میں مصروف تھا کہ ویٹرس اس کے قریب پہنچ کر جھک گئی تو وہ دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"یس"....... کراؤن نے کہا۔

"آپ کی کال ہے سر"....... ویٹرس نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا"....... کراؤن نے کہا اور پھر وہ لڑکی سے معذرت کر کے اٹھا اور کاؤنٹر کے قریب بنے ہوئے کال روم کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں کال میز پر نہ سنوائی جاتی تھی کیونکہ اس سے دوسرے ڈسٹرب ہوتے تھے اس لئے علیحدہ کال روم بنایا گیا تھا جو ساؤنڈ پروف تھا تاکہ کال سننے والا اطمینان سے بات چیت کر سکے۔ کال روم میں پہنچ کر کراؤن نے دروازہ بند کیا اور پھر میز کے ساتھ کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز پر پڑا ہوا فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

" یس ۔ کراؤن بول رہا ہوں"....... کراؤن نے کہا۔

" ٹام بول رہا ہوں کراؤن ۔ مجھے تمہاری سیکرٹری نے بتایا تھا کہ تم اس ہوٹل میں موجود ہو"....... دوسری طرف سے اس کے دوست ٹام کی آواز سنائی دی۔

" ہاں ۔ ایک ضروری اپائنٹمنٹ تھی اس لئے میں سیکرٹری کو بتا کر آیا تھا کہ اگر ضروری ہو تو وہ مجھے اس ہوٹل میں کال کر لے ۔ میں اب بھی یہی سمجھا تھا کہ اس کی کال ہو گی ۔ خیریت کیسے فون کیا ہے"....... کراؤن نے کہا۔

" عمران اپنے ایک ساتھی جوانا کے ساتھ پاکیشیا سے ناراک کے لئے روانہ ہو چکا ہے"....... دوسری طرف سے ٹام نے کہا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔

" اچھا ۔ لیکن تمہیں کیسے اطلاع مل گئی"....... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جب سے تم سے بات ہوئی ہے میں نے پاکیشیا ایئرپورٹ پر اپنے ایک آدمی کو کہہ دیا تھا کہ وہ مجھے عمران کے ملک سے باہر جانے کے بارے میں رپورٹ دے ۔ کیونکہ مجھے سو فیصد یقین تھا کہ عمران بہرحال کسی نہ کسی طرح تمہارا پتہ چلا لے گا اور ابھی اس آدمی کی کال آئی ہے کہ عمران اپنے ایک ایکریمی نیگرو ساتھی جوانا کے ساتھ براہ راست ناراک آنے والی فلائٹ پر سوار ہوا ہے اور اس جوانا کے بارے میں بھی بتا دوں کہ یہ ایکریمیا کی سب سے خوفناک پیشہ ور





قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن تھا ۔ اس تنظیم نے عمران کے قتل کی بکنگ کر لی ۔ نتیجہ یہ کہ تنظیم کے سارے ارکان سوائے اس جوانا کے مارے گئے ۔ جوانا نے البتہ فائٹ میں عمران سے شکست کھا کر اسے اپنا ماسٹر تسلیم کر لیا اور اب وہ اس کے پاس ہی رہتا ہے"۔ ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہ میرے لئے ہی یہاں آ رہا ہو ۔ اسے اور بھی تو کوئی کام ہو سکتا ہے"....... کراؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں ہو سکتا ہے لیکن چونکہ تم نے اس کے ملک میں مشن کامیاب کیا ہے اس لئے عمران لامحالہ اس مشن کے سلسلے میں ہی ان دنوں کام کر رہا ہو گا اور اس کا براہ راست ناراک آنا اور پھر جوانا کو ساتھ لے آنے سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں ہی آ رہا ہے کیونکہ جوانا ایکریمیا کا رہنے والا ہے اس لئے وہ یہاں کسی کی تلاش کے سلسلے میں خاصا کارآمد ثابت ہو سکتا ہے"....... ٹام نے کہا۔

" کب یہ فلائٹ پہنچے گی ناراک میں"....... کراؤن نے پوچھا۔

" یہاں کے مقامی وقت کے مطابق کل صبح دس بجے"....... ٹام نے کہا۔

" تمہارے آدمی نے رپورٹ دی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اصل شکل میں آ رہا ہو گا اور اگر ایسا نہ بھی ہوا تو ایکریمی نیگرو کی وجہ

سے اسے پہچانا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے بتا دیا۔ اب میں اس سے خود ہی نمٹ لوں گا"...... کراؤن نے کہا۔

" ویسے تمہیں مشورہ دینا تو سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے کراؤن کیونکہ تم بہرحال سپر ٹاپ ایجنٹ ہو لیکن اس کے باوجود تم بہرحال میرے دوست ہو اس لئے میں یہ مشورہ دوں گا کہ تم اس وقت تک کوئی پیش قدمی نہ کرنا جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ تمہارے لئے آیا ہے ورنہ تمہاری کسی بھی پیش قدمی سے اسے تمہیں ٹریس کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی اور اس کا کام آسان ہو جائے گا"...... ٹام نے کہا۔

" ارے نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا جو تم نے سمجھ لیا ہے۔ عمران کا نام ہیڈ کوارٹر نے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے اس لئے میں اس کے خلاف ایسی کوئی کارروائی نہیں کر سکتا جس سے وہ ہلاک ہو جائے۔ میرا مطلب تھا کہ میں بہرحال محتاط رہوں گا"...... کراؤن نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ پھر تو میں بھی اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتا۔ اوکے اچھا ہوا کہ تم نے یہ بات یاد دلا دی ورنہ تو ہیڈ کوارٹر لازماً میرے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دیتا۔ اوکے گڈ بائی"...... دوسری طرف سے ٹام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کراؤن نے بٹن آف کیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔





" رافٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" رافٹ موجود ہے کلب میں۔ میں کراؤن بول رہا ہوں"۔ کراؤن نے کہا۔

" یس سر۔ بات کراؤں"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہاں۔ کراؤ بات"...... کراؤن نے کہا۔

" ہیلو رافٹ بول رہا ہوں کراؤن۔ کیسے آج یاد کیا ہے۔ اب تو طویل عرصہ ہو گیا ہے تم تو کلب ہی نہیں آئے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے تکلفانہ تھا۔

" تم نے کہیں جانا تو نہیں ہے۔ میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں تم سے ملنا چاہتا ہوں"...... کراؤن نے کہا۔

" ارے کہیں جانا بھی ہوتا تب بھی یہ روانگی ملتوی ہو سکتی تھی کیونکہ تم سے ملاقات میرے لئے سب سے زیادہ مسرت کا باعث ہوتی ہے"...... دوسری طرف سے رافٹ نے کہا تو کراؤن بے اختیار ہنس پڑا۔

" اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... کراؤن نے کہا اور فون آف کر کے وہ کال روم کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس نے کاؤنٹر پر ایک بڑا سا نوٹ رکھ دیا۔

" میری سیٹ پر جو لڑکی موجود ہے اس سے معذرت کر لینا۔ مجھے

ایک ضروری کام کے سلسلے میں فوری جانا ہے"...... کراؤن نے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی سے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رافٹ کلب کا فاصلہ یہاں سے چونکہ کافی تھا اس لئے تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل اور تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ رافٹ کلب پہنچ گیا اور بجائے کلب کے اندر جانے کے وہ اس کی سائیڈ میں موجود سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا کیونکہ رافٹ کے آفس کا راستہ ادھر سے ہی جاتا تھا۔

"آؤ کراؤن"...... کراؤن کے آفس میں داخل ہوتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے سمارٹ سے نوجوان نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا اور پھر رسمی دعا سلام کے بعد کراؤن میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا پینا پسند کرو گے"...... رافٹ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جو تم پلا دو"...... کراؤن نے کہا تو رافٹ نے میز کی دراز کھولی اور پھر ایک بوتل اور دو گلاس نکال کر اس نے میز پر رکھ دیئے۔

"تم نے اپنی دراز میں ہی سب کچھ رکھا ہوا ہے"...... کراؤن نے کہا۔

"ہاں۔ اب کون اٹھ کر جائے"...... رافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بوتل کھول کر اس نے گلاسوں میں شراب ڈالی اور ایک گلاس اٹھا کر اس نے کراؤن کے سامنے رکھ دیا۔





"ہاں۔ اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے"...... رافٹ نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کے ایک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کو جانتے ہو"۔ کراؤن نے کہا۔

"نہیں۔ میرا کبھی پاکیشیا سے رابطہ ہی نہیں رہا۔ کیوں"۔ رافٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ علی عمران بظاہر ایک مسخرہ سا اور مزاحیہ باتیں کرنے والا نوجوان ہے لیکن حقیقتاً یہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی ہزار آنکھیں ہیں۔ بہرحال یہ انسان ہے اور میں اس کی ہلاکت کا ٹاسک تمہیں دینا چاہتا ہوں۔ کیا تم یہ کام کر لو گے"...... کراؤن نے کہا۔

"وہ چاہے کروڑ آنکھیں کیوں نہ رکھتا ہو رافٹ کو اس کی پرواہ نہیں ہے۔ تم میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو۔ تم بتاؤ کہاں ہے وہ اور سمجھو کہ مشن مکمل ہو گیا"...... رافٹ نے کہا۔

"میں نے تمہیں اس بارے میں اس لئے بتایا ہے کہ تم پلاننگ کرتے ہوئے پوری طرح محتاط رہو۔ ویسے اگر مجھے تمہاری صلاحیتوں کا علم نہ ہوتا یا تمہاری کارکردگی کے بارے میں مجھے معلوم نہ ہوتا تو ظاہر ہے میں تم سے رابطہ ہی کیوں کرتا۔ میں اپنی سرکاری مجبوری کی وجہ سے اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا ورنہ میرے لئے یہ کام زیادہ آسان ہوتا"...... کراؤن نے کہا۔

" میں سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر رہو تمہارا کام ہو جائے گا"۔ رافٹ نے کہا۔

" ایکریمیا میں پیشہ ور قاتلوں کی ایک تنظیم تھی جس کا نام ماسٹر کلر تھا۔ تمہیں اس کے بارے میں کچھ معلوم ہے کیونکہ تمہارا اپنا پیشہ بھی یہی ہے"...... کراؤن نے کہا۔

" ہاں۔ میں نے سنا ہوا ہے یہ نام۔ لیکن اب تو یہ تنظیم ختم ہو چکی ہے"...... رافٹ نے کہا۔

" اس تنظیم نے عمران کے قتل کی بکنگ کر لی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس تنظیم کے تمام قاتل عمران کے ہاتھوں مارے گئے سوائے ایک کے جس کا نام جوانا ہے اور جو نیگرو ہے۔ اس نیگرو جوانا نے عمران سے مارشل آرٹ کی فائٹ میں شکست کھائی اور پھر عمران کو ماسٹر تسلیم کر لیا اور اب وہ اس کا ملازم یا ساتھی ہے"...... کراؤن نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو واقعی تم نے اس کے متعلق جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔ بہرحال اس سے صرف اتنا فرق پڑے گا کہ میں مزید احتیاط کروں گا"...... رافٹ نے کہا۔

" عمران پاکیشیا سے ناراک آنے والی فلائٹ پر سوار ہے اور وہ کل مقامی وقت کے مطابق صبح دس بجے ناراک ایئرپورٹ پر پہنچے گا۔ جوانا اس کے ساتھ ہے"...... کراؤن نے کہا۔

" اور تم چاہتے ہو کہ اس عمران کو ہلاک کر دیا جائے۔ اس کے



نیگرو ساتھی کا بھی خاتمہ ہو جائے یا صرف عمران ہی ٹارگٹ ہے"۔ رافٹ نے کہا۔

" مجھے عمران کی موت چاہئے۔ اس کے ساتھ چاہے تم ایئرپورٹ پر موجود تمام افراد کو ہلاک کر دو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ایک بات بتا دوں کہ اگر تم ناکام رہے تو پھر معاملات مزید خراب ہو جائیں گے"...... کراؤن نے کہا۔

" تم بے فکر رہو۔ کام تمہاری منشا کے عین مطابق ہو جائے گا"...... رافٹ نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ یہ کام تم بہت اچھی طرح کر سکتے ہو۔ بس سیدھے انداز میں کام کرنا کسی قسم کی پیچیدہ منصوبہ بندی کے چکر میں نہ پڑنا۔ جس قدر سیدھی اور صاف پلاننگ ہو گی اتنا ہی تم کامیاب رہو گے"...... کراؤن نے کہا۔

" تم بے فکر رہو کراؤن۔ تمہارا کام ہو جائے گا بس"...... رافٹ نے کہا۔

" اب بولو کتنا معاوضہ لو گے"...... کراؤن نے کہا۔

" یہ تمہارا ذاتی کام ہے یا تمہاری کمپنی کا"...... رافٹ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" نہ ذاتی اور نہ کمپنی کا"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے پھر ایک لاکھ ڈالر دے دو ورنہ کوئی اور ہوتا تو دس لاکھ ڈالر سے کم نہ لیتا"...... رافٹ نے کہا۔

"مجھے کامیابی چاہیئے سمجھے۔ ایک لاکھ ڈالر ابھی لے لو اور اگر تم کامیاب رہے تو مزید ایک لاکھ ڈالر بھی دوں گا"...... کراؤن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چیک بک نکالی۔ اس کا ایک چیک علیحدہ کر کے اس نے اس پر دستخط کئے اور چیک رافٹ کے سامنے رکھ دیا۔

"بے حد شکریہ۔ اب اسے یقینی سمجھو کہ کام ہو جائے گا"۔ رافٹ نے کہا اور چیک اٹھا کر اس نے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"اب میں چلتا ہوں۔ اس بکنگ کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہیئے"...... کراؤن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں"...... رافٹ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور کراؤن اس سے مصافحہ کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازہ کھول کر آفس سے باہر آگیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ رافٹ اور اس کے گروپ کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اب عمران اور اس کا نیگرو ساتھی جوانا دونوں کل ایئرپورٹ پر ہر صورت میں ختم ہو جائیں گے اور بات اس پر بھی نہیں آئے گی۔



دیو ہیکل طیارہ اپنی انتہائی رفتار سے فضا کی وسعتوں کو چیرتا ہوا ناراک کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ طیارے کے اندر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ زیادہ تر مسافر اونگھنے میں مصروف تھے البتہ چند افراد سائیڈ لائٹ کی روشنی میں رسالے، اخبارات اور کتابیں پڑھنے میں مصروف تھے۔ عمران اپنی عادت کے مطابق سیٹ پر سر ٹکائے آنکھیں بند کئے ہوئے نیم دراز تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوانا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ وہ نہ سو رہا تھا نہ پڑھ رہا تھا بس خاموش بیٹھا ہوا تھا البتہ اس کے جذبات و احساسات کچھ عجیب سے تھے۔ وہ جب بھی ایکریمیا جاتا تھا تو راستے میں اس کے جذبات و کیفیات ہمیشہ عجیب سے ہو جاتے تھے۔ وہ ایکریمیا جہاں اس نے آدھی سے زیادہ زندگی گزاری تھی اب اسے اجنبی لگتا تھا۔ اسے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ہوش و حواس سے عاری لوگوں کی دنیا میں پہنچ گیا ہو۔ جب وہ ایکریمیا میں رہتا تھا تو اسے فکر معاش سے عاری یہ لوگ بے حد اچھے لگتے تھے جو صرف

اپنے آج کے لئے زندہ رہتے تھے لیکن کل کی کوئی فکر نہ ہوتی تھی۔ ان کی زندگی اس طرح گزرتی تھی جیسے کل صبح کا سورج ان کی قسمت میں نہیں ہے اس لئے وہ زندگی سے آج جی بھر کر انجوائے کر لینا چاہتے تھے لیکن پاکیشیا میں رہ کر اسے احساس ہوا تھا کہ زندگی صرف آج کا نام نہیں ہے زندگی اس آج سے نکل کر آنے والے کل کے بارے میں مثبت انداز میں سوچنے اور اس پر عمل کرنے کا نام ہے اور زندگی اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے گزارنے کا نام ہے۔ بس ایسی باتیں اس کے ذہن میں آتی رہتی تھیں اور وہ خاموش بیٹھا ایسی باتیں مسلسل سوچتا رہتا تھا۔ بعض اوقات اسے اپنے آپ پر بھی حیرت ہوتی تھی کہ عمران سے ملنے سے پہلے وہ کیا تھا اور عمران سے ملنے کے بعد کیا ہو گیا ہے۔ اس قدر تبدیلی کا تو اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔

"زیادہ نہ سوچا کرو جوانا ورنہ تمہارا نام جوانا کی بجائے سوچانا رکھنا پڑے گا"...... عمران نے اسی طرح بند آنکھوں کے ساتھ ہی آہستہ سے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کی تو آنکھیں بند ہیں پھر آپ کو کیسے میرے بارے میں معلوم ہوا ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری آنکھیں بند ہیں کان تو بند نہیں ہیں اور کافی دیر سے میرے کانوں میں تمہاری معمولی سی حرکت کی آواز تک نہیں پہنچی اور اس طرح بے حس و حرکت اتنی دیر بیٹھنے کا مطلب ہے کہ تم



سوچ رہے ہو"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو کیا سوچنے پر بھی کوئی پابندی ہے ماسٹر"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا میں نہیں لیکن ایکریمیا میں پابندی ہے۔ وہاں سوچنے کا کام پروفیسروں، ڈاکٹروں اور ریسرچ کرنے والوں کے ذمہ لگا دیا گیا ہے جبکہ پاکیشیا میں بات الٹی ہے۔ وہاں یہ لوگ نہیں سوچتے عوام بے چارے سوچتے رہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ماسٹر۔ میں جب بھی ایکریمیا جاتا ہوں تو میری کیفیت"۔ جوانا نے کہنا شروع کیا۔

"مجھے معلوم ہے اس لئے تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہے کہ میں کیا سوچتا ہوں"...... جوانا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بڑی واضح سی بات ہے۔ جوانا اب جوانی کے بارے میں ہی سوچ سکتا ہے اور جوانی ایکریمیا میں پاکیشیا کی نسبت زیادہ واضح طور پر نظر آتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ بات نہیں ہے ماسٹر بلکہ میں سوچ رہا تھا کہ ایکریمیا کے لوگ صرف آج کے لئے زندہ ہیں اور آج بھی صرف اپنا آج جبکہ

پاکیشیا کے لوگ دوسروں کے لئے زندہ رہتے ہیں۔ وہ دوسروں کے لئے قربانیاں دیتے ہیں۔ دوسروں سے محبت کرتے ہیں ان کے لئے خلوص رکھتے ہیں۔ یہ سب کچھ ایکریمیا میں نہیں ہوتا اس کے باوجود ایکریمیا والے ترقی یافتہ ہیں جبکہ پاکیشیا کے لوگ پسماندہ حالانکہ بات اس سے الٹ ہونی چاہئے تھی"...... جوانا نے کہا تو عمران نے بے اختیار آنکھیں کھولیں اور پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

" ارے تم تو سکہ بند فلاسفر ہو گئے ہو۔ اب تو مجھے آنکھیں کھول کر ہی تمہارا چہرہ دیکھنا پڑے گا کہ کہیں تم میک اپ میں تو نہیں ہو"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا میں نے غلط بات کی ہے ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

" نہیں۔ تم نے درست بات سوچی ہے۔ بات وہی ہے کہ جو کام جس کے سوچنے کا ہوتا ہے وہ نہیں سوچتا اور جس کا کام سوچنے کا نہیں ہوتا وہ بے چارہ سوچتا رہتا ہے"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اسی لمحے ایک ویٹرس تیزی سے چلتی ہوئی ان کے قریب آکر رکی۔

" عمران صاحب کے لئے کال ہے"...... ویٹرس نے کہا تو عمران چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ کوئی ایسی بات بظاہر نہ تھی جس کی وجہ سے بلیک زیرو کو اسے اس طرح پرواز کے دوران کال کرنا پڑتی اور اس کے اس سفر کے بارے میں صرف بلیک زیرو ہی جانتا تھا۔ کال روم میں پہنچ کر





اس نے رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

" یس۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" چیف بول رہا ہوں۔ ناراک سے ایجنٹ نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ ناراک ایئرپورٹ پر ایک پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم رافٹ گروپ کے چار افراد تمہارے اور جوانا کے انتظار میں وہاں موجود ہیں اور ان کے ارادے انتہائی خطرناک ہیں"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" لیکن ایجنٹ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں اور جوانا ناراک جا رہے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے اسے بتایا تھا کہ تم دونوں وہاں پہنچ رہے ہو۔ وہ تم سے ایئرپورٹ پر مل لے تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ تمہارے لئے کام کر سکے"......چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب وہ کہاں ہے۔ کیا اس سے میری بات ہو سکتی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

" ہاں۔ وہ اپنے خاص نمبر پر موجود ہے۔ میں نے اسے یہ ہدایت کر دی تھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کارڈ نکالا اور اسے فون انسٹرومنٹ میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ الفریڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ناراک فلائٹ سے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کو چیف نے اطلاع پہنچا دی ہو گی"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ لیکن تم مجھے تفصیل بتاؤ کہ تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ رافٹ گروپ کے افراد میرے انتظار میں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ لوگ انتہائی اعلیٰ پیمانے پر کام کرتے ہیں۔ ان کے ایک آدمی سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ یہ ان کے گروپ کا سب سے خطرناک قاتل سمجھا جاتا ہے۔ بہرحال میں ایئرپورٹ کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ میں نے سوچا کہ ایئرپورٹ کے مخصوص کاؤنٹر پر پیغام نوٹ کرا دوں کہ آپ مجھ سے رابطہ کریں۔ میں جب کاؤنٹر پر پہنچا تو وہاں مجھ سے پہلے وہ آدمی جس کا نام آسٹر ہے کاؤنٹر گرل سے آپ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ میں چونک پڑا۔ وہ کاؤنٹر گرل سے کہہ رہا تھا کہ اسے کنفرم کیا جائے کہ آپ دونوں اس فلائٹ پر آ رہے ہیں یا نہیں۔ کہیں سابقہ سٹاپ پر آپ اتر تو نہیں گئے۔ اس لڑکی نے کمپیوٹر کی مدد سے معلومات حاصل کر کے اسے کنفرم کر دیا تو وہ تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔ میں بھی پیغام دینے کی بجائے اس کے پیچھے گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کے تین اور ساتھی بھی وہاں موجود ہیں





اور اس نے انہیں بتایا کہ آپ آ رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ آپس میں اس طرح باتیں کرنے لگے جیسے باقاعدہ پلاننگ کر رہے ہوں اور اس کے بعد انہوں نے واقعی اس انداز میں اپنے آپ کو علیحدہ علیحدہ ایڈجسٹ کر لیا کہ آپ جیسے ہی کاؤنٹر سے آگے بڑھیں آپ پر چاروں طرف سے فائر کھول دیا جائے اس پر میں نے فوراً ایک پبلک فون بوتھ سے چیف کو کال کیا اور اس بارے میں بتایا۔ چیف نے مجھے سپیشل فون پر پہنچنے کا کہا تو میں واپس یہاں آگیا اور اب آپ کی کال آئی ہے"...... الفریڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان چاروں کے حلیئے کیا ہیں"...... عمران نے پوچھا تو الفریڈ نے باری باری ان چاروں کے حلیئے بتا دیئے۔

"ان کا چیف کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"رافٹ کلب کا مالک رافٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے اب میں خود ہی بندوبست کر لوں گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ باہر نکالا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ کال روم سے باہر نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا واپس اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔

"کس کی کال تھی باس"...... جوانا نے پوچھا۔

"چیف کی۔ وہ بتا رہا تھا کہ نارک ایئرپورٹ پر ہمارا استقبال تمہارے ہم پیشہ کرنے کے لئے بینڈ باجوں سمیت پہنچ چکے ہیں اور جیسے ہی ہم ناراک ایئرپورٹ پر اتریں گے ہمارا استقبال شروع ہو

جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ وہاں آپ کے لئے پیشہ ور قاتل موجود ہیں۔ کون ہیں وہ"...... جوانا کا چہرہ یکلخت تپ اٹھا تھا۔

" کوئی رافٹ گروپ ہے۔ اس کے آدمی ہیں"...... عمران نے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

" ان کے حلیئے تو معلوم کئے ہوں گے آپ نے"...... جوانا نے کہا۔

" ہاں۔ معلوم تو ہیں لیکن تمہارے پاس اسلحہ تو نہیں ہے اور انہوں نے بغیر کوئی مہلت دیئے اچانک فائر کھول دینا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" آپ صرف حلیئے بتا دیں میں خالی ہاتھوں سے ان کی گردنیں توڑ دوں گا"...... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ ان لوگوں کی ہلاکت کا مطلب ہو گا کہ اصل آدمی جس نے انہیں ہائر کیا ہے وہ غائب ہو جائے گا۔ ہمارے لئے اہم وہ اصل آدمی ہے اس لئے ہم نے ایئرپورٹ پر اتر کر پبلک لاؤنج کی بجائے سپیشل وے سے باہر جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن وہاں ایئرپورٹ کے حکام تو کسی صورت بھی ہمیں سپیشل وے کی طرف نہ جانے دیں گے۔ وہاں تو انتہائی سختی ہوتی ہے"۔ جوانا نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو صرف مطمئن رہو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے





اثبات میں سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے اتنی بات وہ بھی جانتا تھا کہ عمران جو سوچتا ہے اس پر عمل کرنے کے راستے بھی ساتھ ہی سوچ لیتا ہے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد پائلٹ نے طیارے کے ناراک ایئرپورٹ پر لینڈ کرنے کے بارے میں اعلانات شروع کر دیئے۔ طیارہ میں جیسے ہلچل سی مچ گئی۔ سب لوگ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور انہوں نے بیلٹس باندھنے شروع کر دیئے۔ عمران چونکہ سینکڑوں بار ناراک ایئرپورٹ پر اتر چکا تھا اس لئے اسے یہاں کے پورے محل وقوع کا علم تھا۔ اسے معلوم تھا کہ مسافروں کو پہلے کہاں پہنچایا جاتا ہے اور پھر وہاں سے سامان لے کر وہ کس راستے سے گزر کر کس طرح کاؤنٹر سے چیک ہو کر پبلک لاؤنج میں پہنچتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد جب وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں انہیں اپنے سامان کا انتظار کرنا تھا تو عمران نے جوانا کو اشارہ کیا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف چلا گیا۔ اس کاؤنٹر کے پیچھے ایک مقامی لڑکی موجود تھی۔ یہ کاؤنٹر سامان کی گمشدگی کی صورت میں اطلاع دینے اور کلیم داخل کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ تھا۔ کاؤنٹر کے سامنے چار عورتیں موجود تھیں جو شاید کاؤنٹر گرل سے اپنے سامان کے بارے میں جھگڑ رہی تھیں۔ عمران اس کاؤنٹر کی بجائے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے جوانا بھی اندر داخل ہو گیا۔

" آپ۔ آپ کون ہیں۔ آپ اندر کیوں آئے ہیں"...... کاؤنٹر

گرل نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سپیشل ایجنسی ایشیا ڈیسک۔ آپ خاموش رہیں"....... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لڑکی جو حیرت سے دیکھ رہی تھی اس عورت کے جو کاؤنٹر کے پاس موجود تھی شور مچانے پر اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔ عمران عقبی دروازہ کھول کر ایک راہداری میں آ گیا تھا۔ وہ آگے بڑھا۔ جوانا اس کے پیچھے تھا اور پھر وہ آگے ایک بڑے سے ہال میں داخل ہونے کی بجائے جہاں عملہ موجود تھا دائیں ہاتھ پر موجود ایک دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک کنٹین میں پہنچ گیا۔ جوانا اس کے پیچھے تھا۔

" جی صاحب۔ آپ"....... کنٹین بوائے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سپیشل ایجنسی ایشیا ڈیسک۔ تم نے زبان بند رکھنی ہے"۔ عمران نے غراتے ہوئے اس سے کہا اور کیبن کا عقبی دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ جوانا بھی خاموشی سے باہر آ گیا۔ یہ ایک تنگ گلی تھی جس کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا اور اس کے پیچھے جوانا بھی باہر آ گیا اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایئرپورٹ سے باہر آ چکے تھے لیکن پبلک لاؤنج سے وہ کافی دور تھے۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایک بس سٹاپ پر پہنچ کر رک گیا۔ جوانا اس کے ساتھ تھا۔





تھوڑی دیر بعد بس وہاں آ کر رکی تو وہ دونوں اس پر سوار ہو گئے۔ عمران نے خود ہی دروازے کی سائیڈ پر موجود باکس میں رقم ڈال کر ٹکٹیں لیں اور پھر وہ اطمینان سے بیٹھ گئے۔ بس جب ایک مارکیٹ کے سٹاپ پر پہنچی تو عمران نے جوانا کو اشارہ کیا اور وہ دونوں بس سے نیچے اترے آئے۔ مارکیٹ میں خاصا رش تھا۔ عمران نے ایک دو دکانوں سے ضروری خریداری کی اور پھر ایک پبلک ٹوائلٹ میں جا کر اس نے ماسک میک اپ کر لیا جو اس نے ایک دکان سے خریدا تھا۔ اب وہ ایکریمی بن چکا تھا۔ پھر وہ ٹوائلٹ سے باہر آیا اور جوانا کے پاس پہنچ گیا۔

" یہ لو ماسک میک اپ باکس اور اپنے سائز کا ماسک لگا لو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں یہاں پہچاننے والے ہوں۔ رقم تمہارے پاس ہے۔ یہاں سے سیدھے رافٹ کلب جاؤ اور اس کے مالک اور مینجر رافٹ سے پوچھو کہ اسے کس نے ہمارے قتل کا ٹاسک دیا ہے۔ پھر ہوٹل گرانٹ پہنچ جانا میں وہاں مائیکل کے نام سے ٹھہروں گا"۔ عمران نے کہا۔

" یس ماسٹر"....... جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ عمران نے واقعی اسے اس کی پسند کا ٹاسک دے دیا تھا اس لئے وہ ماسک باکس لے کر ٹوائلٹ کی طرف بڑھ گیا۔

رافٹ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ ساتھ ہی میز پر شراب سے بھرا ہوا گلاس موجود تھا جس میں سے وہ بار بار چسکی لے لیتا تھا کہ اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... رافٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایئرپورٹ سے آسٹر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ مشن مکمل ہو گیا"...... رافٹ نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ دونوں ٹارگٹ فلائٹ سے اترنے کے بعد غائب ہو گئے ہیں۔ سارے مسافر ہمارے سامنے سے گزرے لیکن ان میں وہ



دونوں شامل نہ تھے اور ہم انتظار کرتے رہے۔ پھر ہم نے جا کر کاؤنٹر سے معلومات حاصل کیں تو ہم مسافر لسٹ دیکھ کر حیران رہ گئے کیونکہ لسٹ کے مطابق وہ دونوں فلائٹ سے اترے تھے۔ اس کے بعد وہاں پڑتال کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ سامان ڈیلیوری لاؤنج سے پہلے گمشدہ سامان کے کاؤنٹر والے کمرے میں گئے۔ وہاں موجود لڑکی سے انہوں نے سپیشل ایجنسی ایشیا ڈیسک کے الفاظ کہے اور پھر وہ سائیڈ سے ہو کر کنٹین پہنچے۔ وہاں کنٹین بوائے سے یہی الفاظ کہے اور اس کے بعد وہ باہر چلے گئے اور اب وہ غائب ہیں۔ ان کے پاس کوئی سامان بھی نہ تھا اس لئے لگیج ڈیلیوری روم میں کسی نے ان کے بارے میں کوئی پڑتال ہی نہ کی تھی"...... آسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پہلے سے ہی محتاط تھے۔ بہرحال تم اپنے پورے گروپ کو ان کے حلیئے وغیرہ بتا دو۔ وہ لازماً کسی نہ کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوں گے۔ انہیں تلاش کرو اور جہاں بھی وہ نظر آئیں انہیں اڑا دو۔ کسی نگرانی یا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ہر قیمت پر اور ہر صورت میں ان کی لاشیں چاہتا ہوں۔ خاص طور پر اس ایشیائی کی۔ اسے ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے"۔ رافٹ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رافٹ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اتنی بات وہ بھی جانتا تھا کہ اب انہیں

ٹریس کرنے میں کافی مشکل پیش آئے گی کیونکہ جو لوگ اس قدر محتاط ہوتے ہوں وہ آسانی سے ہاتھ نہ آسکیں گے لیکن اسے یہ بھی یقین تھا کہ ان لوگوں نے صرف احتیاط کی بنیاد پر ایسا کیا ہو گا ورنہ انہیں اس بات کی اطلاع نہیں مل سکتی کہ ان کے خلاف کوئی سازش کی گئی ہے اس لئے ضروری نہیں کہ وہ فوری میک اپ وغیرہ کر لیں۔ ابھی وہ بیٹھا یہ سب کچھ سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ یہ چونکہ اس کا خاص فون تھا اس لئے یہ براہ راست تھا۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رافٹ بول رہا ہوں"....... رافٹ نے کہا۔

"کراؤن بول رہا ہوں رافٹ۔ مشن کا کیا ہوا"..... کراؤن نے کہا تو رافٹ نے اسے آسٹر کی بتائی ہوئی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں پہلے ہی تمہارے گروپ کے بارے میں اطلاع مل چکی تھی"....... دوسری طرف سے کراؤن نے کہا تو رافٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کراؤن۔ میرے آدمی انہیں کیسے اطلاع دے سکتے ہیں اور اس کے بغیر انہیں کیسے علم ہو سکتا ہے۔ وہ ویسے ہی محتاط ہوں گے کیونکہ سیکرٹ ایجنٹ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے سائے سے بھی محتاط رہتے ہیں"....... رافٹ نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ ویسے اگر انہیں پہلے اطلاع مل جاتی تو شاید وہ ناراک ہی نہ آتے بلکہ راستے میں ہی کہیں ڈراپ ہو





جاتے لیکن اب ان کو ٹریس کرنا مشکل ہو گا کیونکہ وہ میک اپ کر چکے ہوں گے"....... کراؤن نے کہا۔

"نہیں۔ اگر انہوں نے میک اپ کرنا ہوتا تو وہ اپنے اصل حلیوں میں یہاں کیوں آتے۔ وہیں سے میک اپ کر کے آتے۔ وہ لازماً کسی نہ کسی ہوٹل میں موجود ہوں گے اور میرے آدمی انہیں جلد ہی ٹریس کر لیں گے۔ تم کہاں سے بول رہے ہو تاکہ میں تمہیں کامیابی کا اطلاع دے دوں"...... رافٹ نے کہا۔

"میں خود ہی تمہیں فون کر لوں گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رافٹ نے برا سا منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"وہی سیکرٹ ایجنٹوں والی احتیاط"....... رافٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے شراب کا گلاس اٹھایا اور اسے منہ سے لگایا ہی تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور ایک دیوہیکل نیگرو اندر داخل ہوا تو رافٹ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے گلاس میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کون ہو تم اور ادھر کیسے آئے ہو۔ اس دروازے کا علم تو سوائے میرے خاص دوستوں کے اور کسی کو نہیں ہے"....... رافٹ نے میز کی کھلی دراز میں رکھے ہوئے پسٹل پر ہاتھ رکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اور ان دوستوں میں میرا شمار بھی ہوتا ہے رافٹ"...... آنے

والے نے مسکراتے ہوئے کہا تو رافت چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ تم تو میرے لئے اجنبی ہو۔ پہلے تعارف کراؤ"۔ رافٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کا ہاتھ ویسے ہی پسٹل پر موجود تھا۔

" میرا نام جیری ہے اور میرا تعلق ولنگٹن کے رابنسن گروپ سے ہے"...... آنے والے نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بڑے اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر میز کی سائیڈ پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر دوستانہ مسکراہٹ نمایاں تھی۔

" رابنسن گروپ کا میں نے نام تو سنا ہوا ہے لیکن"...... رافٹ نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے آنے والے کا ہاتھ میز پر پڑے ہوئے شراب کے گلاس کی طرف بڑھتے ہوئے رافٹ کے ہاتھ سے ٹکرایا اور ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں رافٹ یہی سمجھا کہ وہ بے تکلفی کا مظاہرہ کرنے کے لئے گلاس اٹھا رہا ہے لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی کیونکہ شراب کا چھپاکا اس کی آنکھوں اور چہرے اس پر قدر زور سے پڑا کہ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور پھر ابھی چیخ بھی پوری طرح اس کے منہ سے نہ نکلی تھی کہ یکلخت اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کی گردن کسی خوفناک فولادی شکنجے میں آ گئی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس یکلخت اس کا ساتھ چھوڑ گئے اور اس کے ذہن پر اچانک گہرے اندھیروں نے یلغار کر دی۔ پھر اس کے جسم میں





یکلخت درد کی تیز لہریں سی اٹھیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر چھایا ہوا اندھیرا دور ہوتا چلا گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے احساس ہو گیا کہ اس کا جسم رسی سے بندھا ہوا ہے۔ اس کے دونوں گال چیخ سے رہے تھے اور منہ میں خون کا ذائقہ موجود تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ اپنے آفس کی بجائے اپنے ساؤنڈ پروف خصوصی کمرے میں ہے جہاں وہ گروپ کی ضروری میٹنگ کیا کرتا تھا۔ اس کا جسم صوفے کی کرسی پر موجود تھا اور نائیلون کی رسی سے بندھا ہوا تھا۔ سامنے وہی دیوہیکل نیگرو کھڑا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ابھی تک شراب کی وجہ سے جلن سی موجود تھی اس لئے اسے ابھی تک سب کچھ دھندلا سا نظر آ رہا تھا۔ اس نے اپنے سر کو دائیں بائیں جھٹکا تو اس کی آنکھوں میں چھائی ہوئی دھندلاہٹ آہستہ آہستہ غائب ہو گئی۔

" اب پورا تعارف ہو جائے رافٹ۔ میرا نام جوانا ہے اور میں تمہارا ہم پیشہ رہا ہوں۔ تم نے یقیناً ماسٹر کلرز کا نام تو سنا ہو گا"۔ سامنے کھڑے دیوہیکل نیگرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو رافٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم۔ مم۔ مگر۔ مگر تم تو"...... رافٹ بات کرتے کرتے اچانک خاموش ہو گیا۔

" آگے بھی کہو کہ تم نے تو ایئرپورٹ پر ہلاک ہو جانا تھا پھر زندہ کیسے یہاں پہنچ گئے۔ یہی کہنا چاہتے تھے ناں تم"...... جوانا نے کہا۔

" میں تو تمہیں جانتا بھی نہیں۔ یہ تم نے کیا کہا ہے۔ آخر اس سے تمہارا کیا مقصد ہے"....... رافث نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" دیکھو رافث۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نہ صرف خود پیشہ ور قاتل ہو بلکہ تم پیشہ ور قاتلوں کے ایک گروپ کے باس بھی ہو اور تمہیں پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ پر مجھے اور میرے ماسٹر علی عمران کو ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا گیا تھا اور تمہارے گروپ کے چار آدمی ایئرپورٹ پر ہمیں شکار کرنے کے لئے موجود تھے لیکن ہمیں اس کی اطلاع پرواز کے دوران ہی مل گئی تھی اس لئے ہم ایک خفیہ راستے سے ایئرپورٹ سے باہر آگئے۔ ویسے ہم چاہتے تو تمہارے ان چاروں آدمیوں کا خاتمہ بھی وہیں ہو سکتا تھا لیکن ماسٹر نے مجھے اس لئے روک دیا تھا کہ اس طرح تمہیں اطلاع مل جاتی اور تم غائب ہو جاتے جبکہ میں تم تک پہنچنا چاہتا تھا تاکہ تم مجھے یہ بتا سکو کہ تمہاری پارٹی کون ہے"....... جوانا نے اس بار تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" یہ سب غلط ہے۔ تمہیں جس کسی نے بھی یہ سب کچھ بتایا ہے اس نے غلط بتایا ہے۔ میرا ان واقعات سے قطعی کوئی تعلق نہیں ہے"....... رافث نے کہا۔

" اوکے۔ چونکہ تم میرے ہم پیشہ رہے ہو اس لئے میں نے سوچا تھا کہ تمہارے ساتھ وہ سلوک نہ کروں جو میں کسی دوسرے کے ساتھ کرتا ہوں لیکن تمہیں شاید ابھی اندازہ نہیں ہے کہ میں





تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں گا۔ جب میرا نام پورے ایکریمیا میں دہشت کا نشان بنا ہوا تھا تو تم اس وقت ناک صاف کرتے پھر رہے ہو گے اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ صرف اس کا نام بتا دو میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا۔ پھر تم جو چاہے کرتے رہنا مجھے کبھی اس کی پرواہ نہیں رہی"....... جوانا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں کہ میرا ان واقعات سے کوئی تعلق نہیں ہے"....... رافث نے کہا۔ ظاہر ہے وہ مر تو سکتا تھا لیکن پارٹی کا نام نہیں بتا سکتا تھا۔ یہ پیشہ ور قاتلوں کے اصولوں کے سراسر خلاف تھا۔

" اوکے۔ تمہاری مرضی"....... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ رافث کے سر کی دونوں سائیڈوں پر رکھے اور اس کے ساتھ ہی رافث کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں انتہائی طاقتور الیکٹرک شاک دوڑنے لگ گیا ہو۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے شروع ہو گئے اور اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کے ذہن میں سب کچھ تیزی سے الٹ پلٹ ہوتا چلا جا رہا ہو۔ جسم میں گزرنے والے الیکٹرک شاک جیسا تاثر لمحہ بہ لمحہ خوفناک سے خوفناک ہوتا چلا جا رہا تھا۔ یہ اس قدر خوفناک تکلیف تھی کہ رافث کے نہ چاہنے کے باوجود اس کے حلق سے بے اختیار کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔

" بتاؤ ورنہ"....... جوانا کی غراتی ہوئی آواز اس کے ذہن سے

ٹکرائی۔

" کراؤن ۔ کراؤن "....... رافٹ کے منہ سے بے اختیار جیسے کراؤن کا نام پھسل کر باہر آگیا تھا۔ اسی لمحے جوانا پیچھے ہٹ گیا اور رافٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں پھٹنے والے آتش فشاں نے اچانک لاوا اگلنا چھوڑ دیا ہو۔ اس کا کانپتا ہوا جسم بھی بے اختیار سست پڑنے لگ گیا۔

" تم نے دیکھا رافٹ۔ ابھی میں نے صرف تمہاری دونوں کنپٹیوں کو اپنے انگوٹھوں کی مدد سے ہلکا سا دبایا تھا لیکن تمہیں احساس ہو گیا ہو گا کہ تکلیف کسے کہتے ہیں اس لئے اب مزید ضد چھوڑو اور کراؤن کے بارے میں تفصیل بتا دو ورنہ اس بار بھی تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے لیکن پھر تمہارا ذہنی توازن ہمیشہ کے لئے خراب ہو جائے گا اور تمہاری باقی عمر کسی مینٹل ہسپتال میں گزرے گی اور کراؤن کو اس کی پرواہ نہ ہو گی "....... جوانا نے کہا۔

" نہیں۔ نہیں۔ میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ وہ مجھے ہلاک کر دے گا "....... رافٹ نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" جب اسے معلوم ہو گا تو وہ تمہیں ہلاک کرے گا۔ یہاں کسی کو معلوم نہیں کہ میں کون ہوں اور کس طرح تمہارے آفس میں آیا ہوں اور میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا "....... جوانا نے کہا۔

" تو پھر تم میرے آفس کے اس دروازے تک کیسے پہنچ گئے ۔





تمہیں کس طرح معلوم ہو گیا "....... رافٹ نے کہا۔

" اس کے بارے میں مجھے پہلے سے ہی معلوم تھا۔ جب میں ناراک میں رہتا تھا تو اس کلب کا نام راکی کلب تھا اور اس کا مالک راکی میرا دوست تھا اور وہ اس آفس میں بیٹھتا تھا اس لئے جب میں یہاں پہنچا تو میں سمجھ گیا کہ تم نے راکی سے اسے خرید لیا ہو گا "۔ جوانا نے کہا تو رافٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ جوانا جو کچھ کہہ رہا تھا وہ سچ تھا۔ اس نے یہ کلب راکی سے ہی خریدا تھا اور اس کا نام اپنے نام پر رافٹ کلب رکھ دیا تھا اور راکی واقعی اس آفس میں بیٹھا کرتا تھا۔

" ٹھیک ہے۔ کیا تم حلف دیتے ہو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے "....... رافٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا کیونکہ جس انداز میں کراؤن کا نام اس کے منہ سے نکلا تھا اس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ جوانا واقعی اس سے لاشعوری طور پر سب کچھ معلوم کر لے گا اور پھر یقیناً اس کا ذہنی توازن خراب ہو جائے گا اور پھر اس کی باقی زندگی بے چارگی اور بے بسی سے ہی گزرے گی۔

" جوانا جو کہہ دیتا ہے وہی اس کا حلف ہوتا ہے اس لئے سب کچھ بتا دو۔ پہلے بھی میں نے تمہاری خاطر اپنا بہت سا وقت ضائع کر دیا ہے "....... جوانا نے کہا۔

" کراؤن اس وقت کہاں موجود ہے اس کا تو مجھے علم نہیں ہے ویسے کراؤن ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی کا ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ

ہے۔اس نے مجھے یہ ٹاسک دیا تھا کیونکہ وہ خود کسی سرکاری مجبوری
کی وجہ سے سامنے نہ آنا چاہتا تھا ورنہ یہ کام وہ خود بھی کر سکتا تھا۔
اس نے مجھے اطلاع دی تھی کہ تم دونوں پاکیشیا سے ناراک آنے
والی فلائٹ میں آ رہے ہو۔اس نے عمران کا حلیہ بھی بتا دیا تھا اور
تمہارا تعارف بھی کرایا تھا لیکن تم ایئرپورٹ پر پراسرار طور پر غائب
ہو گئے تو میرے آدمی نے مجھے رپورٹ دی۔ پھر میں نے تمہیں
ہوٹلوں میں تلاش کر کے ختم کرنے کا حکم دے دیا اس کے بعد
کراؤن کا فون آیا تھا۔میں نے اسے یہی صورت حال بتا دی تھی۔میں
نے اس سے اس کا فون نمبر پوچھا تھا تاکہ میں اسے اطلاع کر دوں
لیکن چونکہ وہ خود بھی سیکرٹ ایجنٹ ہے اس لئے وہ خود بھی انتہائی
محتاط رہنے کا عادی ہے۔اس نے کہا کہ وہ خود ہی فون کر کے پوچھ
لے گا۔اس کے بعد اچانک تم آ گئے۔بس میں تو اتنا ہی جانتا
ہوں"...... رافٹ نے کہا۔

"اس کراؤن نے یہاں خود آ کر تم سے رابطہ کیا تھا"...... جوانا
نے پوچھا۔

"ہاں"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"کراؤن کا حلیہ بتاؤ پوری تفصیل سے اور اس کے قد وقامت کے
بارے میں بتا دو لیکن یہ سن لو کہ جیسے ہی تمہارے منہ سے کوئی
جھوٹ بات نکلی مجھے اس کا فوری علم ہو جائے گا اور اس کے بعد وعدہ
ختم"...... جوانا نے کہا تو رافٹ نے اسے درست طور پر کراؤن کا





حلیہ اور قد وقامت کے بارے میں بتا دیا۔

"تمہارے اس سے پرانے تعلقات ہیں اس لئے تم اس کے
مخصوص ٹھکانوں کے بارے میں بھی بہرحال جانتے ہو گے"۔جوانا
نے کہا۔

"نہیں۔میرا اس سے صرف کاروباری تعلق ہے۔وہ اپنی سرکاری
ایجنسی سے مجھے کام لے دیتا ہے اور میں اسے کمیشن ادا کرتا ہوں اور
بس"...... رافٹ نے کہا۔

"تم نے جھوٹ بولا ہے اس لئے وعدہ ختم"...... جوانا نے انتہائی
سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سائلنسر لگا
مشین پسٹل نکال لیا۔اس کے چہرے پر یکلخت پیشہ ور قاتلوں والی
مخصوص سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور رافٹ ایک لمحے کے
ہزارویں حصے میں سمجھ گیا کہ جوانا گولی چلانے والا ہے۔

"رک جاؤ۔رک جاؤ۔میں بتاتا ہوں"...... رافٹ نے بوکھلائے
ہوئے انداز میں کہا۔

"آخری موقع دے دیتا ہوں۔بولو"...... جوانا نے کہا۔

"اس کا مخصوص ٹھکانا پورٹ کلب ہے۔وہ وہاں اکثر اٹھتا بیٹھتا
ہے۔اور ویسے وہ موجی قسم کا آدمی ہے اور ہر قسم کے اچھے برے
ہوٹلوں اور کلبوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے لیکن پورٹ کلب اس کا
مخصوص ٹھکانا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ پورٹ کلب میں صرف
مخصوص ممبران جا سکتے ہیں۔ممبرز کے علاوہ اور کسی کو اندر داخل

ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی"...... رافٹ نے کہا۔

"کہاں ہے یہ پورٹ کلب"...... جوانا نے پوچھا۔

"برک روڈ پر بڑا مشہور کلب ہے"...... رافٹ نے کہا۔

"وہاں کا فون نمبر کیا ہے"...... جوانا نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں کبھی وہاں نہیں گیا"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انکوائری سے معلوم کر لیتا ہوں۔ تم وہاں فون کرو اور وہاں سے اس بات کی تصدیق کراؤ کہ کراؤن وہاں واقعی لازمی آتا جاتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ کراؤن کو اس کی اطلاع مل جائے گی اور وہ انتہائی وہمی اور شکی آدمی ہے۔ وہ لازماً مجھے ہلاک کر دے گا"...... رافٹ نے کہا۔

"تو پھر جو کام اس نے کرنا ہے وہ میں کر دیتا ہوں"...... جوانا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رافٹ کچھ کہتا اچانک شعلہ سا چمکا اور اس کے ساتھ ہی رافٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سینے میں یکے بعد دیگرے کئی گرم سلاخیں اترتی چلی گئی ہوں۔ بے پناہ تکلیف کی شدت سے اس کا منہ کھلا لیکن پھر جیسے اس کی چیخ اس کے گلے میں اٹک گئی۔ اس نے چیخ نکالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر گہری تاریکی کے بادل پھیلتے چلے گئے۔







کراؤن اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک رافٹ کے آدمی عمران اور اس کے نیگرو ساتھی کو ہلاک نہیں کر لیتے وہ فلیٹ سے باہر نہیں جائے گا کیونکہ رافٹ کی رپورٹ سن کر کہ عمران اور اس کا ساتھی ایئرپورٹ سے پراسرار طور پر دوسرے راستے سے نکل گئے ہیں وہ سمجھ گیا تھا کہ انہیں اس بارے میں پہلے ہی اطلاع مل گئی ہو گی اور یہ بات اس کے لئے خطرناک تھی کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ عمران کے ذرائع انتہائی وسیع ہیں اور لامحالہ وہ رافٹ تک بھی پہنچ سکتا ہے اور پھر رافٹ سے اسے کراؤن کے بارے میں بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ گو اسے معلوم تھا کہ رافٹ اصولوں کے معاملے میں بے حد سخت ہے اور آسانی سے زبان نہیں کھول سکتا لیکن سیکرٹ ایجنٹوں کی کارکردگی کے بارے میں بھی وہ اچھی طرح جانتا تھا اس لئے وہ یہ چاہتا تھا کہ جب تک یہ بات کنفرم

نہ ہو جائے کہ یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں یا پھر ان کی یہاں آمد کا اصل مقصد کیا ہے وہ اس فلیٹ سے باہر نہ جائے کیونکہ اس فلیٹ کے بارے میں اس کی ذات کے علاوہ اور کسی کو علم نہ تھا اس لئے وہ یہاں ہر لحاظ سے محفوظ تھا۔ رافٹ سے بات ہوئے تقریباً دو گھنٹے گزر چکے تھے اس لئے اس نے سوچا کہ اسے فون کر کے اس سے وہ تازہ ترین اطلاعات حاصل کرے۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" رافٹ کلب "....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" رافٹ سے بات کراؤ میں کراؤن بول رہا ہوں "....... کراؤن نے کہا۔

" جناب باس کو ان کے میٹنگ روم میں پراسرار طور پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ابھی ٹونی نے ان کی لاش دریافت کی ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کراؤن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا خدشہ درست ثابت ہوا تھا اور یہ لوگ رافٹ تک پہنچ گئے تھے۔

" ٹونی سے بات کراؤ "....... کراؤن نے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ ٹونی اس رافٹ کا رائٹ ہینڈ ہے اور اس کا نائب بھی۔

" یس سر "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ٹونی بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" کراؤن بول رہا ہوں ٹونی۔ ابھی مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ





رافٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیسے۔ کس طرح۔ کس نے ایسا کیا ہے "....... کراؤن نے کہا۔

" جناب یہ سب کچھ انتہائی پراسرار انداز میں ہوا ہے۔ باس اپنے آفس میں موجود تھے۔ وہاں کوئی آدمی بھی موجود نہیں تھا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے ایک معاملے میں ان سے مشورے کی ضرورت پڑی تو میں نے انہیں فون کیا لیکن وہاں سے فون اٹنڈ نہ کیا گیا تو میں بے حد حیران ہوا۔ پھر میں خود وہاں گیا۔ باس آفس میں موجود نہیں تھے۔ میٹنگ روم کا دروازہ البتہ کھلا ہوا تھا۔ میں وہاں گیا تو وہاں باس کی لاش موجود تھی۔ ان کی لاش صوفے پر پڑی ہوئی تھی۔ ان کے سینے میں چار گولیاں ماری گئی تھیں جو سیدھی دل میں اتر گئی تھیں اور وہاں کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ میں نے عقبی دروازہ کھول کر باہر جا کر چیکنگ کی لیکن وہاں بھی کوئی آدمی نہ تھا۔ نجانے یہ سب کیا ہوا ہے اور کس نے کیا ہے "....... ٹونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا اس کا جسم بندھا ہوا تھا "....... کراؤن نے پوچھا۔

" نہیں جناب "....... ٹونی نے جواب دیا۔

" کیا اس کے چہرے پر تشدد کے تاثرات بھی تھے "....... کراؤن نے پوچھا۔

" نہیں جناب۔ چہرہ تو کیا پورے جسم پر کسی قسم کے تشدد کے نشانات موجود نہیں ہیں "....... ٹونی نے جواب دیا۔

" میں نے رافٹ کے ذمے ایک ٹاسک لگایا تھا اس کے بارے میں تمہیں معلوم ہے"....... کراؤن نے پوچھا۔

" یس سر۔ مجھے معلوم ہے۔ میں نے ہی آسٹر اور اس کے ساتھیوں کی ڈیوٹی ایئرپورٹ پر لگائی تھی"....... ٹونی نے کہا۔

" اب تک کوئی رپورٹ ملی ہے"....... کراؤن نے پوچھا۔

" ایئرپورٹ سے تو وہ لوگ غائب ہو گئے تھے اب انہیں تلاش کیا جا رہا ہے لیکن ابھی تک ان کا پتہ نہیں چل سکا"....... ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ واپس جا چکے ہیں اور اسی لئے میں نے رافٹ کو کال کیا تھا کہ وہ ٹاسک منسوخ کر دے۔ بہرحال اب تم ایسا کر دو کیونکہ یہ اطلاع حتمی ہے کہ وہ چارٹرڈ طیارے سے واپس چلے گئے ہیں"....... کراؤن نے کہا۔

" ٹھیک ہے سر۔ میں گروپ کو ہدایات دے دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کراؤن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" اب مجھے خود ان کے مقابلے پر آنا پڑے گا ویسے کام نہیں بنے گا"....... کراؤن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اسے خیال آیا کہ عمران کا نام سیف لسٹ پر ہے اس لئے اگر اس نے خود اس پر کام کیا تو لامحالہ ہیڈ کوارٹر کو اطلاع مل جائے گی اور پھر اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا پھر آخر کار اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ





میک اپ کر لے۔ اس کے باوجود اگر عمران اس تک پہنچ گیا تو پھر وہ اسے ہلاک کر دے گا۔ اس صورت میں ظاہر ہے ہیڈ کوارٹر بھی اس کے خلاف ایکشن نہ لے سکے گا۔ اچانک اسے ٹام کا خیال آ گیا۔ اس نے الماری سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹام کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس نے اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ کراؤن کالنگ۔ اوور"....... کراؤن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ٹام اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ٹام کی آواز سنائی دی۔

" ٹام کہاں ہو تم۔ فون نمبر بتاؤ۔ میں تم سے تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اوور"....... کراؤن نے کہا تو دوسری طرف سے ٹام نے ایک فون نمبر بتا دیا۔ کراؤن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس الماری میں رکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے ٹام کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ ٹام بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹام کی آواز سنائی دی۔

" کراؤن بول رہا ہوں ٹام"....... کراؤن نے کہا۔

" تم نے شاید رافٹ کی ڈیوٹی لگائی تھی شکار کھیلنے کے لئے"۔ دوسری طرف سے ٹام نے کہا۔

" ہاں اور مجھے رپورٹ مل چکی ہے کہ رافٹ کو اس کے میٹنگ

روم میں پراسرار طور پر ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ انہیں پرواز کے دوران کیسے اس بارے میں تفصیلی اطلاع مل گئی"....... کراؤن نے کہا۔

" علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے کراؤن اور اس کے ذرائع بے حد وسیع ہیں۔ رافٹ اور اس کے آدمیوں کو ان دھندوں سے تعلق رکھنے والے افراد اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ایئرپورٹ پر کچھ ایسے لوگ پہنچے ہوں جو عمران کا استقبال کرنے آئے ہوں اور انہوں نے رافٹ کے آدمیوں کو پہچان کر اسے طیارے میں ہی دوران پرواز اطلاع کر دی ہو اور رافٹ کے بارے میں بھی بتا دیا ہو اس لئے تو وہ براہ راست رافٹ تک پہنچ گئے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ انہوں نے لامحالہ رافٹ سے تمہارے متعلق پوچھ گچھ کر لی ہو گی۔ وہ صرف اسے ہلاک کرنے کے لئے وہاں نہیں جا سکتے"....... ٹام نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ ایسا ہی ہوا ہو گا۔ میرا خیال تھا کہ انہیں اطلاع نہ مل سکے گی اس لئے وہ آسانی سے ہلاک ہو جائیں گے لیکن میرا خیال بہرحال غلط ثابت ہوا ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ بات کس طرح معلوم ہو سکتی ہے کہ یہ لوگ یہاں میرے پیچھے آئے ہیں یا انہیں کوئی اور کام ہے"....... کراؤن نے کہا۔

" مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران یہاں تمہارے پیچھے ہی آیا ہو گا۔ اسے بہرحال یہ اطلاع کہیں نہ کہیں سے مل گئی ہو گی کہ تم نے





اس کے ملک کے خلاف مشن مکمل کیا ہے اس لئے وہ اب تمہیں تلاش کرے گا۔ تم نے رافٹ کو سامنے لا کر اس کے شک کو مزید کنفرم کر دیا ہے اور جہاں تک اس کی تلاش کا تعلق ہے تو تم اس بات سے اس کی صلاحیتوں کو سمجھ سکتے ہو کہ تم نے تو وہاں اپنا کوئی نشان نہ چھوڑا ہو گا لیکن اس کے باوجود اسے معلوم ہو چکا ہے کہ تم اس معاملے میں ملوث ہو اس لئے اب بھی وہ انتہائی حیرت انگیز انداز میں تمہیں تلاش کر لے گا"....... ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تم بتاؤ کہ میرا کیا ردعمل ہونا چاہئے۔ ہیڈکوارٹر نے تو اسے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے اس لئے اسے ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ کسی اور کے وہ قابو آنے والا نہیں ہے تو پھر اب کیا کیا جائے"....... کراؤن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سیف لسٹ والی بات تم نے بتائی تھی۔ میں نے اس پر غور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہیڈکوارٹر کا مقصد یہ نہیں کہ وہ چاہے پوری تنظیم کو تباہ کر دے لیکن اسے کچھ نہ کہا جائے بلکہ میرا خیال ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر کسی وجہ سے اسے ہلاک نہ کیا جائے"....... ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہو گا"....... کراؤن نے ہچکچاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" میں کب تک چھپ کر بیٹھا رہوں گا۔ نہیں یہ بات غلط ہے

مجھے چیف سے بات کرنی ہو گی"....... چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد کراؤن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"....... ایک کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سی سیکشن۔ نمبر الیون بول رہا ہوں"....... کراؤن نے کہا۔

"نام بتاؤ"....... دوسری طرف سے اسی طرح مشینی آواز میں کہا گیا۔

"کراؤن"....... کراؤن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ فون کال کا مقصد"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"چیف سے بات کرنی ہے۔ موسٹ ایمرجنسی"....... کراؤن نے کہا۔

"کس نمبر سے بات کر رہے ہو"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو کراؤن نے فون نمبر بتا دیا۔

"فون بند کر دو"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کراؤن نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کراؤن نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کراؤن بول رہا ہوں"....... کراؤن نے کہا۔

"چیف بول رہا ہوں۔ کیوں کال کی ہے"....... دوسری طرف سے انتہائی سخت سی آواز سنائی دی۔ کراؤن چونکہ جانتا تھا کہ کال ہیڈ کوارٹر کے ذریعے کی جا رہی ہے اس لئے باس کا لہجہ سخت اور سرد





ہے جبکہ چیف علیحدہ اپنے طور پر کال کرتا ہے تو پھر اس کا انداز مختلف ہوتا ہے۔

"چیف مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ پاکیشیا کا علی عمران اپنے ایک نیگرو ساتھی کے ہمراہ ناراک پہنچ گیا ہے اور اسے میری تلاش ہے۔ اس نے نجانے کس طرح یہ معلوم کر لیا ہے کہ میں نے پاکیشیا میں مشن مکمل کیا ہے۔ وہ اب شاید میرے ذریعے ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنا چاہتا ہے اس لئے اب آپ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں۔ کیا میں بزدل چوہے کی طرح بل میں چھپ کر بیٹھا رہوں یا اس سے ٹکرا جاؤں اور اس کا خاتمہ کر دوں"....... کراؤن نے بھی سخت لہجے میں کہا۔ اس نے جان بوجھ کر رافٹ کا ذکر نہ کیا تھا کیونکہ چیف سے بات ہیڈ کوارٹر کے فون کے ذریعے ہو رہی تھی۔

"کیا یہ بات طے شدہ ہے کہ وہ تمہاری تلاش میں ناراک آیا ہے"....... چیف کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"یس سر"....... کراؤن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں مین ہیڈ کوارٹر سے بات کرتا ہوں تم میری کال کا انتظار کرو"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کراؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ مین ہیڈ کوارٹر اس عمران کے خاتمے کی اجازت دے دے تاکہ وہ کھل کر اس کے خلاف کام کر سکے۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی

تو کراؤن نے جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔ کراؤن بول رہا ہوں"...... کراؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف فرام دس اینڈ"...... دوسری طرف سے چیف کی سرد آواز سنائی دی۔

"یس چیف"...... کراؤن نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"مین ہیڈ کوارٹر سے میری تفصیل سے بات ہو گئی ہے۔ میں نے انہیں تمام صورت حال بتا دی ہے۔ انہوں نے اجازت دے دی ہے کہ اگر عمران تمہارے لئے خطرہ بن جائے تو تم اسے ہلاک کر سکتے ہو لیکن تم نے ازخود بغیر کسی وجہ کے اس پر حملہ نہیں کرنا۔ ہاں اگر وہ تم تک پہنچ جائے یا تمہیں حتمی اطلاع مل جائے کہ وہ تم تک پہنچ جائے گا تو تم ہر قسم کی جوابی کارروائی کے لئے آزاد ہو"...... چیف نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"بہت شکریہ چیف۔ میں بس اتنا ہی چاہتا تھا"...... کراؤن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کراؤن نے رسیور رکھ دیا۔

"اب میں دیکھوں گا کہ یہ عمران کتنے سانس اور لیتا ہے"۔ کراؤن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھا ہی تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔





"یس"...... کراؤن نے محتاط لہجے میں کہا۔

"مائی بوائے میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے تاکہ تمہیں بتا سکوں کہ میں نے بڑی مشکل سے مین ہیڈ کوارٹر سے اجازت لی ہے لیکن تم اسے اپنے لئے کھلا لائسنس نہ سمجھنا کیونکہ مین ہیڈ کوارٹر کے اپنے بھی ذرائع ہیں اور اس اجازت دینے کے بعد انہوں نے اپنے ذرائع کو لامحالہ الرٹ کر دینا ہے اس لئے تمہارے بارے میں مین ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع کسی صورت نہیں پہنچنی چاہئے کہ تم نے ازخود عمران کا خاتمہ کر دیا ہے۔ تم اطمینان سے اپنی مصروفیت میں مشغول رہو لیکن پوری طرح چوکنا رہنا۔ پھر جب عمران تم تک پہنچ جائے تو پھر تم اس کو ہلاک کر سکتے ہو۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے کہ تم اس سے کسی صورت بھی کم نہیں ہو اس لئے عمران کے تم تک پہنچ جانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ تمہیں ہلاک کر سکتا ہے۔ اس طرح مین ہیڈ کوارٹر مطمئن رہے گا"...... دوسری طرف سے نرم لہجے میں کہا گیا اور کراؤن سمجھ گیا کہ چیف اب ہیڈ کوارٹر فون سے ہٹ کر پرائیویٹ فون سے اسے کال کر رہا ہے۔

"اوکے باس۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بروقت متنبہ کر دیا ورنہ حقیقت یہی ہے کہ میں اب اسے خود تلاش کر کے اس کا خاتمہ کر دیتا"...... کراؤن نے کہا۔

"نہیں مائی بوائے۔ مین ہیڈ کوارٹر اپنے اصولوں میں انتہائی سخت اور بے لچک ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میرا سیکشن تم جیسے سپر ٹاپ

ایجنٹ سے محروم ہو جائے۔ گڈ بائی"....... دوسری طرف سے کہا گیا
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کراؤن نے بے اختیار ایک
طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے
گھڑی پر وقت دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ وقت اس کے پورٹ کلب
جانے کا تھا اس لئے اس نے پورٹ کلب جانے کا ہی فیصلہ کیا تھا۔





پورٹ کلب ایک منزلہ عمارت تھی لیکن یہ عمارت خاصے وسیع
ایریئے میں پھیلی ہوئی تھی۔ کپاؤنڈ گیٹ کھلا ہوا تھا اور کاریں اندر
جا رہی تھیں لیکن وہ سائیڈ میں جا کر پارکنگ میں رک جاتی تھیں اور
پھر عورتیں اور مرد کاروں سے نکل کر کلب کی اصل عمارت میں
داخل ہونے سے پہلے جیب سے ایک مخصوص کارڈ نکال کر اپنی جیب
کے باہر لگا لیتے تھے اور اس کے ساتھ ہی ایک اور کارڈ ان کے ہاتھ
میں ہوتا تھا۔ شیشے کا مین دروازہ بند تھا۔ اس کی سائیڈ پر ایک خانہ
تھا جس میں کارڈ ڈالا جاتا تو دروازہ خود بخود کھل جاتا اور وہ آدمی اندر
چلا جاتا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو جاتا اور پھر اسے دوبارہ
کارڈ سے ہی کھولا جاتا تھا۔ اگر دو یا تین افراد اکٹھے پہنچ جاتے تو وہ ایک
آدمی کے اندر جانے کے بعد دروازہ بند ہونے کا انتظار کرتے اور پھر
کارڈ ڈال کر باقاعدہ دروازہ کھولتے تھے اور اندر جاتے تھے۔ عمران اور

جوانا دونوں مقامی میک اپ میں کمپاؤنڈ گیٹ کے سامنے سڑک کی دوسری طرف کھڑے یہ نظارہ کافی دیر سے دیکھ رہے تھے۔ جوانا نے واپس جا کر عمران کو رافٹ کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی تھی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا تھا کہ کراؤن پورٹ کلب میں باقاعدہ آتا ہے۔ عمران کو ٹرومین نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ پورٹ کلب کراؤن کا مخصوص اڈا ہے لیکن ٹرومین کراؤن کا حلیہ نہ بتا سکا تھا جبکہ جوانا نے کراؤن کا حلیہ رافٹ سے معلوم کر لیا تھا۔ چنانچہ عمران نے پورٹ کلب میں داخل ہو کر اس کراؤن کو گھیرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ دراصل جلد از جلد ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا اور اس پورٹ کلب کے علاوہ کراؤن کا اور کوئی دوسرا اڈا اسے معلوم نہ تھا۔ ویسے رافٹ کے آدمیوں کے حلیئے اور پھر جوانا نے رافٹ سے معلوم کر لیا تھا کہ کراؤن نے ہی رافٹ کو ان کی ہلاکت پر مامور کیا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ کراؤن تک یہ اطلاع پہنچ چکی ہے کہ عمران اس کے لئے ناراک آ رہا ہے اس لئے اسے یہ تو یقین تھا کہ کراؤن لامحالہ اب میک اپ میں ہو گا لیکن اسے معلوم تھا کہ پورٹ کلب میں اگر کراؤن آیا تو پھر وہ یہاں اپنے اصل حلیئے میں ہی آئے گا اس لئے وہ انتظار میں تھا کہ کراؤن اگر اسے نظر آ جائے تو پھر وہ پورٹ کلب میں داخل ہو۔ جہاں تک پورٹ کلب میں داخلے کا تعلق تھا اس کا انتظام اس نے آسانی سے کر لیا تھا۔ ناراک میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ نے بڑی







آسانی سے کارڈ حاصل کر لئے تھے اور یہ کارڈ اس وقت عمران اور جوا دونوں کی جیبوں میں تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ انہوں نے اپنے کا جیبوں پر لگانے ہیں اور دروازہ کھلوانے کے لئے استعمال کرنے ہیں لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور کراؤن انہیں نظر نہ آیا تو عمران نے سو کہ انہیں اندر چلا جانا چاہئے۔ اگر کراؤن اندر آئے تب بھی ہو سکا ہے کہ اندر کسی سے اس کا دوسرا کوئی ٹھکانہ معلوم ہو جائے۔

"آؤ جوانا اندر چلیں۔ اب میں کھڑے کھڑے تھک گیا ہوں تمہیں اپنا نام یاد ہے ناں اور اپنا پیشہ بھی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میرا نام اینڈریو ہے اور میں الیکٹرونکس کنگ ہوں"....... جوانا نے کہا۔

"کنگ چاہے الیکٹرونکس کا ہو چاہے جنگل کا خود بھی ماسٹر ہوتا ہے اس لئے کنگ ہونے کے بعد تم نے مجھے ماسٹر نہیں کہنا۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں مائیکل کارپوریشن کا سربراہ ہوں اور ہم دونوں دوست ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر۔ اوہ سوری۔ یس مائیکل"....... جوانا نے گڑبڑاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ جوانا چونکہ اسے ماسٹر کہنے کا عادی ہے اس لئے اسے اپنے آپ کو روکنے میں کافی مشکل پیش آئے گی لیکن اسے یقین تھا کہ جوانا جلد ہی اپنے آپ کو کنٹرول کر لے گا۔ وہ دونوں پیدل چلتے ہوئے کمپاؤنڈ گیٹ کراس

کر کے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں یکے بعد دیگرے اندر داخل ہو چکے تھے۔ یہ ایک کافی بڑا ہال تھا جسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ ہال میں سیلف سروس تھی اس لئے وہاں کوئی ویٹر نہیں تھا۔ تین اطراف میں بڑے بڑے کاؤنٹر تھے جن پر مختلف قسم کی شرابیں، جوس، پھل اور سنیکس وغیرہ موجود تھے۔ ہر شخص وہاں سے اپنی مرضی کی چیزیں اٹھاتا اور میز پر رکھ کر انہیں استعمال کرتا تھا۔

" آؤ پہلے ایک تفصیلی چکر لگا لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ٹہلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ انہیں پورا کلب گھومنے میں تقریباً ایک گھنٹہ لگ گیا کیونکہ کلب واقعی وسیع و عریض تھا۔ اس میں کھیلیں، ڈانس اور ہر طرح کی دوسری تمام سہولیات موجود تھیں۔ ایک بڑے سے ہال میں باقاعدہ نہانے کا تالاب بھی موجود تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے پرائیویٹ رومز بھی تھے جو ساؤنڈ پروف تھے۔ جو بھی چاہتا ن کمروں میں سے کسی کو استعمال کر سکتا تھا۔ جس کمرے میں کوئی موجود ہوتا تھا اس کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل اٹھتا تھا اور جب ہ خالی ہوتا تو بلب بجھا ہوا ہوتا تھا لیکن جب عمران اور جوانا واپس س ہال میں داخل ہوئے تو وہ دونوں ہی یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ ال کے ایک کونے میں کراؤن بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ایک نوبصورت لڑکی تھی اور وہ دونوں شراب پینے اور باتیں کرنے میں





مصروف تھے۔ کراؤن واقعی ہالی وڈ کا کوئی فلمی ہیرو لگ رہا تھا لیکن اس کا ورزشی جسم بتا رہا تھا کہ وہ خاصا طاقتور بھی ہے اور پھرتیلا بھی۔

" تم تالاب والے ہال میں جاؤ اینڈریو میں اس کراؤن کو ساؤنڈ پروف کمرے میں لے جاؤں گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں ساتھ دیکھ کر چونک پڑے"...... عمران نے جوانا سے کہا۔

" تو کیا میں باہر ہی بیٹھا رہوں یا"...... جوانا نے کہا۔

" اگر ضرورت پڑی تو میں تمہیں واچ ریڈ کاشن دے دوں گا ورنہ نہیں"...... عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس چلا گیا جبکہ عمران ایک کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں سے جوس کا ایک ڈبہ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سٹرا ڈالا اور پھر ڈبہ اٹھائے وہ اطمینان سے چلتا ہوا اس ٹیبل کی طرف بڑھ گیا جس پر کراؤن لڑکی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا لیکن جیسے ہی وہ کراؤن کے قریب پہنچا اچانک وہ بری طرح لڑکھڑا گیا اور اس کے ہاتھ میں موجود جوس کا ڈبہ نیچے فرش پر گر گیا۔

" اوہ ویری سیڈ۔ یہ اعصاب بھی غلط موقع پر گڑبڑ کر دیتے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے کراؤن اور اس لڑکی کی طرف مڑا۔

" آئی ایم سوری۔ دراصل میرے اعصابی توازن میں گڑبڑ ہے۔ میرا جسم اچانک جھٹکا کھا جاتا ہے۔ شکر ہے کہ جوس آپ پر نہیں گرا ورنہ مجھے بے حد شرمندگی ہوتی"...... عمران نے انتہائی مہذب انداز

میں کہا۔اس کا لہجہ خالصتاً ایکریمی تھا۔

"کوئی بات نہیں ایسا اکثر ہو جاتا ہے"...... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن عمران نے محسوس کیا تھا کہ وہ اس کے چہرے کو بڑے غور سے دیکھ رہا ہے۔

"مجھے اب اور ڈبہ لے آنا پڑے گا لیکن ابھی نہیں"...... عمران نے کہا اور پھر ساتھ والی ٹیبل کی طرف بڑھنے لگا۔

"آپ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور شراب پیئیں"...... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ لیکن اس اعصابی گڑبڑ کی وجہ سے ڈاکٹروں نے مجھے شراب منع کر رکھی ہے ویسے میرا نام مائیکل ہے۔ مائیکل کارپوریشن کا چیئرمین مائیکل"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میرا نام کراؤن ہے اور یہ مس ڈیمی ہیں"...... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کراؤن۔آئی ایم سوری پھر ملیں گے"...... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیزی سے ایک سائیڈ پر چلی گئی۔ عمران نے اس کے چہرے پر غصے اور ناراضگی کے تاثرات دیکھے تھے۔ شاید اسے کراؤن کا عمران کو میز پر بیٹھنے کا کہنا اچھا نہیں لگا تھا۔

"مائیکل کارپوریشن کا نام تو بے حد مشہور ہے لیکن یہ کارپوریشن کرتی کیا ہے"...... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔





"ہوزری کا بزنس ہے مسٹر کراؤن۔ پوری دنیا میں بزنس پھیلا ہوا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ مسٹر کراؤن کیا فلمی ہیرو ہیں۔ میں فلمیں نہیں دیکھا کرتا لیکن آپ کو دیکھ کر فوراً ہی احساس ہوتا ہے کہ آپ ہالی ڈڈ کی جنگی فلموں کے مشہور ہیرو ہوں گے"...... عمران نے کہا تو کراؤن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"جی نہیں۔ میں فلموں میں کام نہیں کرتا۔ میں ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے متعلق ہوں۔ آپ اسے سیکورٹی کی ایجنسی سمجھ لیں"...... کراؤن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ سے ملاقات میں مجھے بہرحال محتاط رہنا چاہئے تھا"...... مجھے اجازت۔ میں یہاں بیٹھنے کی بجائے کسی دوسری میز پر بیٹھ جاتا ہوں"...... عمران نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے وہ کیوں۔ کیا مطلب"...... کراؤن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ سرکاری جاسوس ہیں اور میں کاروباری آدمی ہوں۔ اگر کاروباری لوگوں کو پتہ چل گیا کہ میں آپ سے ملا ہوں تو وہ مجھ پر شک بھی کر سکتے ہیں کہ میں آپ کی مدد سے ان کے کاروبار کی جاسوسی کر رہا ہوں یا دوسری صورت میں حکومت کو میرے کاروبار پر شک بھی ہو سکتا ہے اس لئے کہ آپ حکومت کی طرف سے میری

جاسوسی کر رہے ہیں"....... عمران نے کہا تو کراؤن بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں اس ٹائپ کا جاسوس نہیں ہوں اس لئے بے فکر ہو کر بیٹھیں۔ ویسے آپ کو یہاں بیٹھنے پر کوئی اعتراض ہو تو ہم کسی سپیشل روم میں بھی چل کر بیٹھ سکتے ہیں"....... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سپیشل روم میں۔ وہ کیوں۔ کیا آپ واقعی میری جاسوسی کر رہے ہیں"....... عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ کراؤن کی اس آفر پر دل ہی دل میں چونک پڑا تھا کیونکہ اس کا مطلب صاف تھا کہ کراؤن کو بہرحال اس پر شک ہو گیا ہے اور وہ اب سپیشل روم میں اپنا شک دور کرنا چاہتا ہے۔

" میں تو آپ کی پریشانی کی خاطر کہہ رہا تھا۔ اب ڈیی تو چلی گئی ہے اس لئے کیوں نہ باقی وقت آپ سے گپ شپ میں گزارا جائے"....... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ تو یہ بات ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ اب ان محترمہ کی کمی مجھ سے پوری کرنا چاہتے ہیں"....... عمران نے کہا تو کراؤن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" آپ واقعی دلچسپ شخصیت ہیں۔ آئیے کچھ دیر اطمینان سے بات چیت ہو جائے گی"....... کراؤن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ مجھے یقین دلائیں کہ آپ کے پاس اسلحہ تو نہیں ہے۔



ایسا نہ ہو کہ واقعی میرے کسی کاروباری رقیب نے آپ کو ہائر کیا ہو اور سپیشل روم سے میری لاش ہی باہر آئے"....... عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے یہ میدان جنگ نہیں ہے۔ کلب ہے۔ آئیے "۔ کراؤن نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران اس طرح اٹھ کھڑا ہوا جیسے بادل ناخواستہ ایسا کر رہا ہو۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک سپیشل روم میں پہنچ گئے۔ کراؤن نے ویٹر کو بلا کر اپنے لئے شراب اور عمران کے لئے جوس منگوا لیا اور جب ویٹر یہ دونوں چیزیں میز پر رکھ کر چلا گیا تو کراؤن نے اٹھ کر اندر سے دروازہ بند کر دیا۔

" یہ۔ یہ دروازہ کیوں بند کیا ہے۔ کیا مطلب"....... عمران نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" مسٹر علی عمران۔ مزید اداکاری کی ضرورت نہیں ہے۔ گو تم نے انتہائی شاندار اور بے داغ میک اپ کیا ہے اور اس میک اپ کو میں واقعی کوشش کے باوجود پہچان نہ سکا لیکن اصل بات یہ ہے کہ مسٹر مائیکل میرے گہرے دوستوں میں سے ہیں۔ تم نے مائیکل کا کارڈ تو کسی طرح منگوا لیا لیکن یہ بات تمہیں معلوم نہ ہو سکی کہ مائیکل اور میرے تعلقات کیسے ہیں۔ پھر تمہاری دلچسپ باتوں سے بھی میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تم مائیکل نہیں بلکہ عمران ہو اس لئے میں تمہیں یہاں سپیشل روم میں لے آیا ہوں تاکہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہنا ہے کھل کر کہہ ڈالو"....... کراؤن نے واپس آکر کرسی پر

بیٹھتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اتنی بات وہ بھی سمجھتا تھا کہ اب کراؤن کی اس وضاحت کے بعد کہ وہ مائیکل کا دوست ہے اب مزید اصرار بے معنی ہو گا۔

" مسٹر کراؤن۔ سب سے پہلے یہ بتا دو کہ کیا تم نے بلیک تھنڈر کے ایس ایس سیکشن کی طرف سے پاکیشیا میں کام کیا ہے اور سی ایگل لے اڑے ہو"....... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز اور لہجے میں کہا تو کراؤن بے اختیار مسکرا دیا۔

" ہاں۔ یہ کام میں نے کیا ہے۔ میں ایس ایس سیکشن کا سپر ٹاپ ایجنٹ ہوں اور ایسے مشن میرے ذمے ہی لگائے جاتے ہیں اور تم نے دیکھا ہو گا کہ میں نے کس طرح اور کس قدر کم وقت میں مشن مکمل کر لیا لیکن یہ بات واقعی میری سمجھ میں نہیں آئی کہ تمہیں آخر کس طرح معلوم ہو گیا کہ یہ مشن ایس ایس سیکشن نے مکمل کیا ہے اور میں نے کیا ہے البتہ یہ بتا دوں کہ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ تم کارڈوس شو میکرز سے بھی میرے پیر کا غیر معمولی سائز سن کر میرے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر چکے ہو لیکن ان کے پاس واقعی خصوصی سائز کے جوتوں کا ریکارڈ نہیں ہوتا اس کے باوجود تم سیدھے یہاں ناراک آ گئے اور تم سیکشن کے بارے میں بھی جانتے ہو۔ یہ سب کیسے ہوا"....... کراؤن نے کہا۔ وہ ساتھ ہی بڑے اطمینان بھرے انداز میں شراب کی چسکیاں بھی لے رہا تھا۔



" ایس ایس سیکشن کے بارے میں تو اس لئے معلوم ہو گیا کہ تم اپنا بیج وہیں سی ایگل سنٹر میں چھوڑ آئے تھے اور اس پر تمہارا کوڈ نمبر بھی موجود تھا اور اس کوڈ نمبر سے آسانی سے معلوم کر لیا گیا کہ تم کون ہو اور کہاں رہتے ہو"....... عمران نے بھی اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہ تو مجھ سے واقعی حماقت ہو گئی ہے۔ بہرحال جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب ذرا مزید کھل کر باتیں ہوں۔ تم بلیک تھنڈر کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو۔ کئی سپر اور گولڈن ایجنٹ تم سے ٹکرا چکے ہیں اس لئے اس بارے میں کچھ کہنا فضول ہے اور چونکہ میں بلیک تھنڈر کا سپر ٹاپ ایجنٹ ہوں اس لئے جب مجھے حکم دیا گیا تو میں نے مشن مکمل کر لیا۔ جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو ظاہر ہے تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے لامحالہ اپنی آبدوز کو ٹریس کر کے واپس حاصل کرنا ہے اس لئے تم بھی اسی مشن پر سرکاری طور پر کام کر رہے ہو اور اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا لیکن میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم یہاں میرے پیچھے کیوں آئے ہو کیونکہ تمہیں خود معلوم ہے کہ ایجنٹوں کو چاہے وہ کسی سطح کے بھی ایجنٹ ہوں نہ ہی کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم ہوتا ہے اور نہ ہی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں۔ ہمیں تو صرف حکم ملتا ہے اور ہم حکم کی تعمیل کر دیتے ہیں"....... کراؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود تمہیں ہمارے بارے میں اطلاعات حاصل تھیں اور خود سامنے آنے کی بجائے تم نے پیشہ ور قاتل گروپ رافٹ کو ہمارے قتل کے لئے ہائر کیا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم اس بات سے خوفزدہ تھے کہ تم سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کراؤن بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ایسا سوچنے میں حق بجانب ہو علی عمران حالانکہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ میں دراصل تم سے ٹکرانا نہیں چاہتا تھا کیونکہ ہیڈ کوارٹر نے تمہارا نام سیف لسٹ میں درج کیا ہوا ہے اس لئے میں تمہیں سوائے انتہائی اشد ضرورت کے ہلاک نہیں کر سکتا تھا اور تم نے لامحالہ یہاں آ کر مجھ سے ٹکرانا تھا اس لئے میں نے رافٹ کی خدمات حاصل کی تھیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ بعد میں مجھے خود اپنی حماقت پر افسوس ہوا ہے کیونکہ مجھے پہلے ہی سمجھ لینا چاہئے تھا کہ تم رافٹ گروپ کے بس کا روگ نہیں ہو لیکن اس وقت تک وہ ہلاک ہو چکا تھا اور میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ میں نے سیکشن چیف کو کال کر کے اسے سب کچھ بتا دیا ہے۔ اس پر سیکشن چیف نے مین ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کیا تو مین ہیڈ کوارٹر نے حکم دے دیا کہ اگر مجھے کوئی خطرہ محسوس ہو تو میں تمہیں ہلاک کر سکتا ہوں۔ میں نے تمہیں ہال میں ہی پہچان لیا تھا اور مشین پسٹل میری جیب میں ہے اگر میں چاہتا تو وہیں اچانک تم پر فائر کھول سکتا تھا لیکن میں نے ایسا اس لئے نہیں





کیا کہ میں تم سے بات چیت کرنا چاہتا تھا"...... کراؤن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس احسان کا بے حد شکریہ کراؤن۔ میں تو کیا میری آئندہ آنے والی سات نسلیں بشرطیکہ پیدا ہوئیں تو تمہارا احسان نہیں بھولیں گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کراؤن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہو۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا جو تم نے سمجھا ہے۔ میں صرف وضاحت کر رہا تھا"...... کراؤن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری وضاحت قابل قبول ہے۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ ایجنٹوں کو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا اس لئے اس بارے میں تم سے پوچھنا بے کار ہے۔ میں تو تم سے صرف ملنا چاہتا تھا ورنہ اگر میں نے تمہیں کوئی نقصان پہنچانا ہوتا تو یہاں ناراک میں ایسے لوگ موجود ہیں جو زیادہ آسانی سے یہ کام کر سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں ملنا چاہتے تھے۔ وجہ"...... کراؤن نے چونک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تم نے جس قدر تیزی، صفائی اور پھرتی سے اپنا مشن سرانجام دیا ہے اس نے مجھے واقعی بے حد متاثر کیا ہے اس لئے میں چاہتا تھا کہ تم سے ملوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کراؤن بے

اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اس تعریف کا شکریہ۔ اگر میں تمہارے بارے میں تفصیل نہ جانتا ہوتا تو یقیناً میں یہی سمجھتا کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ درست ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم صرف مجھ سے ملاقات کے لئے اپنا وقت ضائع کرنے کے عادی نہیں ہو اس لئے جو اصل وجہ ہے وہ بتاؤ"۔ کراؤن نے کہا۔

" گڈ شو۔ تم واقعی ٹروین جیسے سچے آدمی ہو۔ تم صرف مجھے اتنا بتا دو کہ تم سیکشن چیف سے بات کس فریکونسی پر کرتے ہو یا اگر کوئی فون نمبر ہو تو وہ بتا دو تاکہ میں اس سے بات کر کے تمہاری تعریف کر سکوں"...... عمران نے کہا تو کراؤن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" اگر تمہارا خیال ہے کہ تم فریکونسی کی مدد سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع تلاش کر لو گے تو یہ بات ذہن سے نکال دو کیونکہ بلیک تھنڈر نے پوری دنیا میں اپنا ٹرانسمشن نظام جدید انداز میں تبدیل کر دیا ہے۔ اب تمام کالیں ایک مرکزی خلائی سیارے پر جاتی ہیں اور وہاں سے خود بخود پوائنٹ پر نشر ہوتی ہیں۔ اب ٹرانسمیٹر فریکونسی سے کسی سیکشن کا محل وقوع ٹریس نہیں کیا جا سکتا"...... کراؤن نے کہا۔

" پھر تو تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو گا بتانے میں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہاں۔ واقعی مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے بلکہ اگر تم ٹریس کر لو تو مجھے بھی بتا دینا کیونکہ میں نے اپنے ذاتی تجسس کی بنا پر خود بے حد کوشش کی ہے لیکن میں آج تک ناکام رہا ہوں"...... کراؤن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ٹرانسمیٹر فریکونسی بتا دی۔ عمران فریکونسی سنتے ہی سمجھ گیا کہ یہ واقعی کسی خلائی سیارے کی ہو سکتی ہے۔

" کیا تم اس فریکونسی پر کال کر کے سیکشن چیف سے میرے سامنے بات کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر پہلی بار غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" میرا یہ مقصد نہیں تھا جو تم سمجھے ہو۔ فریکونسی سن کر ہی مجھے معلوم ہو گیا ہے تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔ میں اس لئے تمہارے سیکشن چیف سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے سی ایگل کی واپسی کا مطالبہ کر سکوں۔ میں خود بلیک تھنڈر کے خلاف نہیں لڑنا چاہتا"...... عمران نے کہا۔

" سوری عمران یہ ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ اس طرح میں مشکوک ہو جاؤں گا اور پھر میری موت مقدر ہو جائے گی"۔ کراؤن نے کہا۔

" چلو تم خود اس سے بات کر لو۔ اسے بے شک تفصیل سے ہمارے درمیان ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دینا اور کہہ دینا کہ میں واپس چلا گیا ہوں کیونکہ اب تم سے ملاقات کے بعد میں واقعی واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح مجھے رپورٹ دینے کی اجازت نہیں ہے اور سیکشن ہیڈ کوارٹر عام طور پر چیف سے بات ہی نہیں کراتا"۔ کراؤن نے کہا۔

"تم کوئی بھی ایمرجنسی بنا سکتے ہو۔ کیا تم میری خاطر اتنا بھی نہیں کر سکتے"....... عمران نے کہا تو کراؤن بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب تو تم نے واقعی ڈیڈی والا کردار ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے میں تمہیں کنفرم کرا دیتا ہوں"....... کراؤن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید قسم کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ عمران نے دیکھا کہ اس نے وہی فریکونسی ایڈجسٹ کی تھی جو اس نے بتائی تھی۔ پھر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سی سیکشن نمبر الیون کالنگ۔ اوور"....... کراؤن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ نام بتاؤ۔ اوور"....... اچانک ٹرانسمیٹر سے ایک مشینی آواز سنائی دی اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کراؤن۔ اوور"....... کراؤن نے کہا۔

"اوکے۔ کال کا مقصد۔ اوور"....... اسی مشینی آواز نے پوچھا۔

"چیف سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی۔ اوور"....... کراؤن نے کہا۔





"اوکے۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔

"چیف سپیکنگ۔ اوور"....... اچانک ٹرانسمیٹر سے ایک سرد آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کراؤن بول رہا ہوں چیف۔ پورٹ کلب کے سپیشل روم سے۔ اوور"....... کراؤن نے کہا۔

"کال کا مقصد بتاؤ۔ اوور"....... چیف کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"علی عمران یہاں کلب میں مجھ سے ٹکرایا تھا وہ میک اپ میں تھا لیکن میں نے اسے پہچان لیا۔ پھر میں نے اس سے کھل کر بات کی ہے کہ وہ یہاں کیوں آیا ہے اور کیا چاہتا ہے تو اس نے بتایا کہ وہ پاکیشیائی آبدوز واپس حاصل کرنا چاہتا ہے اور مجھ سے ملنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ مجھ سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی معلوم کر سکے جس پر میں نے اسے بتا دیا کہ وہ فریکونسی سے کچھ معلوم نہ کر سکے گا لیکن اس کے اصرار پر میں نے اسے فریکونسی بتا دی اور وہ چلا گیا۔ چونکہ آپ کا حکم تھا کہ جب تک کوئی خصوصی خطرہ لاحق نہ ہو اسے ختم نہ کیا جائے اس لئے میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔ اوور"....... کراؤن نے کہا۔

"اب یہ عمران کہاں ہے۔ اوور"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ابھی تو وہ ناراک میں ہی ہے لیکن اس کا انداز بتا رہا ہے کہ وہ

جلد ہی یہاں سے چلا جائے گا۔ اوور"...... کراؤن نے کہا۔

" ٹھیک ہے تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع دے دی۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کراؤن نے ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔

" اب تو تم مطمئن ہو"...... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ بہت شکریہ۔ اب مجھے اجازت۔ اب واقعی یہاں سے جانے کا وقت آگیا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ اب تمہارا کیا پروگرام ہے کیونکہ اتنی بات تو میں بھی جانتا ہوں کہ تم اتنی آسانی سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ہو"...... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم سے ملاقات کرنا تھی۔ وہ ہو گئی۔ تم نے تعاون کیا ہے اس کے لئے میں واقعی تمہارا مشکور ہوں۔ اب میں نے تمہارا ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر تلاش کرنا ہے اور وہاں سے پاکیشیائی آبدوز بھی واپس حاصل کرنی ہے اور پھر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ بھی کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کراؤن بے اختیار ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو مجھے ضرور بتا دینا"۔ کراؤن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ضرور بتا دوں گا۔ اپنا خصوصی فون نمبر بتا دو"۔ عمران





نے کہا تو کراؤن نے واقعی فون نمبر بتا دیا۔

" اوکے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سپیشل روم سے باہر آگیا۔ جوانا سامنے موجود تھا۔ عمران نے اسے اشارہ کیا اور پھر تیزی سے بیرونی راستے کی طرف مڑ گیا۔

کراؤن اپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کراؤن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

" یس۔ کراؤن بول رہا ہوں"....... کراؤن نے کہا۔

" ٹام بول رہا ہوں کراؤن۔ عمران جوانا کے ساتھ واپس پاکیشیا چلا گیا ہے۔ ابھی ابھی مجھے حتمی اطلاع ملی ہے"....... دوسری طرف سے ٹام کی آواز سنائی دی۔

" ظاہر ہے اس کے پاس سوائے واپس جانے کے اور کوئی راستہ ہی نہ تھا"....... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن وہ آسانی سے پیچھے ہٹنے والا آدمی نہیں ہے اور تم نے حالانکہ اس کے ملک میں مشن مکمل کیا ہے اس کے باوجود وہ صرف تم سے ملاقات کر کے واپس چلا گیا ہے۔ یہ بات بھی اس کی فطرت کے خلاف ہے اس لئے مجھے تو معاملہ مشکوک لگتا ہے"....... ٹام نے کہا تو





کراؤن بے اختیار ہنس پڑا۔

" مجھے وہ کیا کہہ سکتا تھا۔ اسے معلوم ہے کہ میں بلیک تھنڈر جیسی تنظیم کا سپر ٹاپ ایجنٹ ہوں کوئی عام آدمی نہیں ہوں اور ویسے بھی میں نے اس کی باتوں سے محسوس کیا ہے کہ وہ اپنے مشن میں زیادہ دلچسپی لینے کا عادی ہے اور اس کا مشن ایس ایس کو ٹریس کرنا تھا اب وہ ٹکریں مارتا رہے گا مارتا رہے"....... کراؤن نے جواب دیا۔

" تم نے اسے کوئی اشارہ تو نہیں دے دیا"....... ٹام نے کہا۔

" احمقوں جیسی باتیں مت کیا کرو ٹام۔ اصل بات تو یہ ہے کہ مجھے خود معلوم نہیں کہ ایس ایس سیکشن کہاں ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تمہیں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی علم نہ ہو گا اس لئے میں کسی قسم کا کوئی اشارہ کر ہی نہیں سکتا تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو کیا میں اسے اشارہ دے دیتا"۔ کراؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو پھر وہ یہاں آیا کیوں تھا"....... ٹام نے کہا۔

" اس کا خیال تھا کہ وہ مجھ سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی معلوم کرے گا اور پھر اس فریکونسی کی مدد سے وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر ٹریس کرے گا۔ یہ بات اس نے مجھے کہی اور میں نے اسے فریکونسی بتا دی کیونکہ مجھے بھی معلوم ہے اور تمہیں بھی کہ اب جدید ترین ٹرانسمشن نظام کی وجہ سے ایسا ہونا ناممکن ہے اور میں نے اس کے

چہرے پر پھیلی ہوئی مایوسی بھی دیکھ لی تھی"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"اس نے ظاہر ہے اسے کنفرم کرنے کی کوشش کی ہو گی"۔ ٹام نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ظاہر ہے اسے مثبت جواب نہیں مل سکتا اس کی آواز سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ ہی نہیں ہے اس لئے کسی طرح رابطہ ہی نہیں ہو سکتا۔ کمپیوٹر نے اس کی کال اٹنڈ ہی نہیں کرنی اور یہ بات میں نے اسے بتا دی تھی"...... کراؤن نے کہا۔

"پھر اس نے کہا ہو گا کہ تم چیف سے بات کر کے کنفرم کراؤ"...... ٹام نے کہا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔

"تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ میں نے انکار کر دیا اس کے بعد وہ چلا گیا تو پھر میں نے مخصوص ٹرانسمیٹر سے چیف کو کال کیا اور ساری بات بتا دی"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ ویسے حقیقت پوچھو تو مجھے عمران کے اس طرح واپس چلے جانے پر بے حد مایوسی ہوئی ہے۔ میرا خیال تھا کہ ذرا ہنگامہ رہے گا لیکن عمران کے پاس واقعی کوئی راستہ ہی نہیں رہا تھا"...... ٹام نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے ہونا بھی ایسے ہی تھا"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ویسے میں نے پاکیشیا میں اس آدمی کو کال کر کے کہہ دیا





ہے جس نے پہلے مجھے اطلاع دی تھی کہ وہ چیک کرتا رہے۔ اگر کوئی اطلاع ملی تو میں تمہیں بتا دوں گا"...... ٹام نے کہا۔

"تم ضرورت سے زیادہ ہی اس میں دلچسپی لے رہے ہو"۔ کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کا نام جس قدر مشہور ہے میرا خیال ہے کہ واقعی وہ کچھ کرے گا لیکن حقیقتاً مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے"...... ٹام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گڈ بائی کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو کراؤن نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر میز پر پڑے ہوئے شراب کے جام کو اٹھا کر اس نے منہ سے لگا لیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جام میں موجود شراب کا گھونٹ بھرتا اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو کراؤن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے جام کو واپس میز پر رکھا اور اٹھ کر تیزی سے دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ سیٹی کی آواز اسی الماری سے سنائی دے رہی تھی۔ یہ سپیشل کال کا کاشن تھا۔ ایمرجنسی سپیشل کال کا۔ اس نے جلدی سے الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں موجود ایک ریڈیو اٹھا کر اس نے اس کی عقبی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا تو سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی اور کراؤن اس ریڈیو کو اٹھا کر واپس مڑا اور پھر اسے میز پر رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو کراؤن نے اس کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر ایمرجنسی کالنگ۔ اوور"....... ریڈیو سے مشینی آواز سنائی دی۔

"یس۔ سی سیکشن نمبر الیون اٹنڈنگ۔ اوور"....... کراؤن نے کہا۔

"نام بتاؤ۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤن۔ اوور"....... کراؤن نے کہا۔

"چیف سے بات کرو۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کراؤن۔ اوور"....... چند لمحوں بعد چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ کراؤن بول رہا ہوں"....... کراؤن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران واپس چلا گیا ہے یا نہیں۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چلا گیا ہے باس۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے حتمی اطلاع ملی ہے۔ اوور"....... کراؤن نے کہا۔

"تم نے جو رپورٹ دی تھی وہ میں نے مین ہیڈ کوارٹر کو پہنچا دی تھی کیونکہ مین ہیڈ کوارٹر کا یہ حکم ہے کہ عمران کے بارے میں ہر قسم کی رپورٹ سے اسے فوری آگاہ کیا جائے۔ اس رپورٹ کے بعد ابھی مین ہیڈ کوارٹر سے مجھے کال کیا گیا ہے اور مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ کیا تم نے مجھ سے بات چیت عمران کے سامنے کی تھی یا علیحدگی میں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خود کوئی اندازہ لگانے کی بجائے تم





سے پوچھ کر جواب دوں اس لئے تم بتاؤ کہ جب تم نے مجھے کال کیا تھا کیا اس وقت عمران وہاں موجود تھا یا نہیں۔ اوور"....... چیف نے کہا تو کراؤن چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مین ہیڈ کوارٹر کو کسی طرح رپورٹ مل چکی ہے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے اپنے بھی وسیع ذرائع موجود ہیں۔

"یس چیف۔ اس وقت عمران میرے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اوور"....... کراؤن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن تم نے اس کے سامنے کیوں کال کی تھی۔ اوور"۔ چیف نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو بتایا تھا چیف کہ اس نے فریکونسی پوچھی تو میں نے بتا دی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں فریکونسی کو کنفرم کروں۔ چنانچہ میں نے اس کی تسلی کی لئے اس کے سامنے آپ کو کال کر کے رپورٹ دے دی۔ اس طرح اس کی تسلی ہو گئی اور وہ واپس چلا گیا۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اوور"....... کراؤن نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر نے اپنے ذرائع سے یہ بات معلوم کی تھی اور اب نجانے مین ہیڈ کوارٹر کا کیا ردعمل ہو۔ بہرحال تم یہیں رہو گے میں مین ہیڈ کوارٹر سے بات کر کے تمہیں پھر کال کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کراؤن نے بٹن پریس کر کے ریڈیو کو آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے

کیونکہ وہ مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا تھا کہ وہ اصولوں کے معاملے میں کس قدر سخت واقع ہوا ہے لیکن اسے یہ بھی یقین تھا کہ وہ سپر ٹاپ ایجنٹ ہے اس لئے مین ہیڈ کوارٹر اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے گا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک بار پھر ریڈیو سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کر دیا۔

" چیف کالنگ۔ اوور"....... چیف کی آواز سنائی دی۔ کراؤن سمجھتا تھا چونکہ ہیڈ کوارٹر سے رابطہ ختم کیا گیا تھا اس لئے چیف نے اب براہ راست کال کی ہے۔

" یس۔ کراؤن اٹنڈنگ۔ اوور"....... کراؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کراؤن۔ مین ہیڈ کوارٹر نے واقعی اپنے ذرائع سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ تم نے کال پورٹ کلب کے سپیشل روم سے کی تھی اور اس وقت ایک آدمی بھی تمہارے ساتھ اندر موجود تھا اس لئے مین ہیڈ کوارٹر کو شبہ پڑ گیا کہ یہ عمران نہ ہو لیکن تم نے جس طرح درست بتا دیا ہے اس سے مین ہیڈ کوارٹر کا شبہ دور ہو گیا ہے لیکن مین ہیڈ کوارٹر نے اس بات کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ تم نے اس کے سامنے کال کیوں کی ہے۔ یہ شخص حد درجہ شاطر ذہن کا آدمی ہے اس لئے مین ہیڈ کوارٹر کو خدشہ ہے کہ اس نے میری آواز بھی سن لی ہے اور اسے فریکونسی کا بھی علم ہو چکا ہے اس لئے مین ہیڈ کوارٹر نے





فوری طور پر حکم دیا ہے کہ ایس ایس سیکشن کی فریکونسی ہی تبدیل کر دی جائے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے سیکشن کے ماسٹر کمپیوٹر کو بھی فوری طور پر تبدیل کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ وہ اس کمپیوٹر سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے۔ چنانچہ ایسا کر دیا گیا ہے۔ اب تم نئی فریکونسی بھی سن لو اور اس کے ساتھ ہی نئے کوڈ بھی"....... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نئی فریکونسی اور نئے کوڈ دوہرا کر اوور کہہ دیا۔

" یس چیف۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اس کی کیا ضرورت تھی۔ اوور"....... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مین ہیڈ کوارٹر اس عمران کو بے حد اہمیت دیتا ہے۔ بہرحال ہم نے مین ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی تعمیل تو کرنی ہے"....... چیف نے جواب دیا۔

" اگر مین ہیڈ کوارٹر کو اس قدر خدشات ہیں تو وہ اس آدمی کا خاتمہ کیوں نہیں کرا دیتا۔ اوور"....... کراؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میرا ذاتی خیال ہے کہ اب اس کا وقت آ گیا ہے کیونکہ اس عمران نے ایس ایس سیکشن کے خلاف کارروائی سے باز نہیں آنا اور جیسے ہی اس نے کوئی کارروائی کی ہمیں اس کی موت کے احکامات موصول ہو جائیں گے کیونکہ ایک آدمی کی خاطر مین ہیڈ کوارٹر اپنا سب سے اہم سیکشن ختم نہیں کرا سکتا۔ اوور"....... چیف نے کہا۔

"کاش یہ کام میرے ذمے لگا دیا جائے۔ اوور"....... کراؤن نے کہا۔

"شاید ایسا ہو جائے۔ اوور اینڈ آل"....... چیف نے کہا اور کراؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریڈیو آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر الماری کی طرف بڑھ گیا۔





عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"....... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ بے حد سنجیدہ نظر آ رہے ہیں۔ کیا ناراک میں کوئی کلیو نہیں ملا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"فریکونسی تو معلوم ہو گئی ہے ایس ایس سیکشن کی لیکن اس فریکونسی کی مدد سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا تقریباً ناممکن ہے"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسے فریکونسی معلوم ہوئی۔ کیا اس کراؤن نے بتائی ہے"....... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اس سے ملاقات ہو گئی تھی"....... عمران نے کہا اور پھر

اس نے ایکریمیا پہنچنے سے لے کر کراؤن سے ہونے والی ملاقات اور پھر اپنی واپسی کی تفصیل بتا دی۔

"آپ نے اس کراؤن کا خاتمہ کر دینا تھا۔ وہ بہرحال پاکیشیا کا مجرم ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"جب اس کا وقت آئے گا تو یہ بھی ہو جائے گا۔ فی الحال مجھے سی ایگل کو واپس لانا ہے اور سی ایگل کو واپس لانے کے لئے مجھے ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں لیبارٹری میں جا رہا ہوں میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے شاید اس فریکونسی سے کام لیا جا سکے"....... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو لیبارٹری کی طرف جاتا تھا اور بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران کی واپسی تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ ناکام رہا ہے۔

"کیا ہوا"....... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں نے کوشش کی تھی کہ خلائی سیارے میں موجود جدید ترین ٹرانسمیشن نظام کی تفصیلات کی مدد سے کام لوں لیکن ایسا نہیں ہو سکا اس لئے اب کوئی اور طریقہ سوچنا ہو گا"....... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں آپ کے لئے کافی بنا لاؤں"....... بلیک زیرو نے اٹھتے



ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن مجھے وہ سرخ جلد والی ڈائری دے جاؤ"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ جلد والی ڈائری نکالی اور اسے عمران کی طرف بڑھا کر وہ کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ڈائری کھولی اور پھر اس کے صفحات پلٹنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ صفحے پلٹتا رہا۔ پھر اچانک ایک صفحہ پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور ڈائری بند کر کے اس نے اسے میز پر رکھا اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"زیرو کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ اس کلب میں معروف سائنسدان جناب ایڈگر آتے رہتے ہیں کیا ان سے کسی طرح میرا رابطہ ہو سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"میں معلوم کرتی ہوں۔ آپ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"....... تھوڑی دیر بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"....... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سوری جناب۔ جناب ایڈگر کا کوئی فون نمبر یا ان کے بارے

میں کسی قسم کی کوئی اطلاع ہمارے پاس نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا کلب کے مینجر ابھی تک مسٹر راسٹر ہی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہی ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تو ان سے بات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ راسٹر بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں پاکیشیا سے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد رابطہ کیا ہے آپ نے۔ اگر آپ اپنی ڈگریاں نہ دوہراتے تو شاید مجھے یاد ہی نہ رہتا"...... اس بار راسٹر کے لہجے میں شناسائی موجود تھی۔

"شکر ہے کہیں تو ان ڈگریوں نے کام دکھایا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے راسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"فرمائیے۔ کیسے یاد کیا ہے"...... راسٹر نے کہا۔

"آپ کے کلب میں ایک بار ٹرانسمشن کے ماہر سائنسدان جناب





ایڈگر سے میری تفصیلی ملاقات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ وہ باقاعدگی سے آپ کے کلب آتے جاتے رہتے ہیں۔ میں نے ایک اہم سائنسی معاملے میں ان سے رابطہ کرنا ہے۔ کیا آپ کوئی ٹپ دے سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ ویسے وہ ان دنوں اپنی رہائش گاہ پر ہی رہتے ہیں کیونکہ وہ سروس سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ ان کی رہائش گاہ کا فون نمبر میں بتا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"بے حد شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ اٹھایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو مینجر راسٹر نے بتائے تھے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے جناب پروفیسر ایڈگر صاحب کا شاگرد علی عمران بول رہا ہوں۔ ان سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"جناب پروفیسر صاحب بیمار ہیں اور کافی کمزور ہو چکے ہیں اس لئے آپ برائے مہربانی مختصر بات کیجئے گا"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"بہتر۔ میں خیال رکھوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ میں ایڈگر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک کمزور اور نحیف سی آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والا کافی کمزور اور بیمار ہے۔

"جناب آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔ میری دعا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ صحت دے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ آپ سے کئی تفصیلی ملاقاتیں زیرو کلب میں ہوئی تھیں۔ میں علی عمران ہوں"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دعا کا شکریہ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے اس لئے تو میں نے تم سے بات کرنے سے انکار نہیں کیا۔ بتاؤ کیا بات ہے"...... پروفیسر ایڈگر نے اسی طرح نحیف سے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میں پاکیشیا کی ایک سرکاری ایجنسی کے لئے کام کرتا ہوں۔ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے جس کا نام بلیک تھنڈر ہے۔ وہ انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے۔ اس تنظیم نے پاکیشیا کی ایک انتہائی جدید آبدوز چوری کر لی ہے اور ہم نے یہ آبدوز اس سے واپس لینی ہے لیکن اس کا ہیڈ کوارٹر انتہائی خفیہ ہے جسے ٹریس کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ ان کے اس ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی مجھے معلوم ہے لیکن انہوں نے جدید ترین طریقہ استعمال کر کے کوئی خفیہ خلائی سیارہ فضا میں اڑا رکھا ہے جس میں یقیناً کوئی





ایسی جدید ترین مشین نصب ہے جو اس فریکونسی کو کیچ کر کے آگے کسی دوسری فریکونسی سے لنک کرتی ہے۔ میں نے اپنے طور پر بے حد کوشش کی ہے کہ میں اس فریکونسی کی مدد سے رسیور گیٹ کا محل وقوع معلوم کر سکوں لیکن میں کامیاب نہیں ہو سکا حالانکہ میں نے جدید ترین ٹرانسمشن ٹرانسمیٹر تھیوری براٹو کو بھی استعمال کیا ہے لیکن بات نہیں بن سکی۔ آپ چونکہ اس سائنس میں اتھارٹی ہیں اس لئے میں نے آپ سے رابطہ کیا ہے۔ شاید آپ کوئی حل بتا سکیں"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا فریکونسی ہے"...... پروفیسر ایڈگر نے پوچھا تو عمران نے کراؤن سے معلوم کی گئی فریکونسی بتا دی۔

"تم ایک گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کرنا میں کوشش کر دیکھتا ہوں شاید بات بن جائے"...... پروفیسر ایڈگر نے کہا۔

"آپ کو تکلیف تو ہو گی جناب"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجرم تنظیم کے خلاف کام کرنے سے مجھے کوئی تکلیف نہیں ہو گی کیونکہ میں نے ہمیشہ مجرموں کے خلاف ہی کام کیا ہے"۔ پروفیسر ایڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ جناب۔ میں ایک گھنٹے بعد پھر کال کروں گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس دوران بلیک زیرو کافی کی پیالی اس کے سامنے رکھ کر اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ چکا تھا۔

"کیا پروفیسر ایڈگر اسے ٹریس کر لیں گے"...... بلیک زیرو نے

PK7E@HOTMAIL.COM

کہا۔

" دیکھو کیا ہوتا ہے۔ کوشش تو بہرحال کرنی ہے"....... عمران نے کہا۔

" پروفیسر ایڈگر تو ریٹائر آدمی ہیں جبکہ جدید ترین مشینری کا مطلب ہے کہ کوئی نئی تھیوری ہے"....... بلیک زیرو نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

" جو آدمی جس مضمون پر ساری عمر کام کرتا رہا ہو وہ مرتے دم تک اسے چھوڑ نہیں سکتا اس لئے مطالعہ وہ بہرحال کرتا رہتا ہے"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ کال کی اور اس کا رابطہ پروفیسر ایڈگر سے ہو گیا۔

" کوئی بات بنی پروفیسر صاحب"....... عمران نے رسمی کلمات ادا کرنے کے بعد انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

" سوری عمران۔ میں نے اپنے طور پر بے حد کوشش کی ہے لیکن بات نہیں بن سکی۔ نجانے اس خلائی سیارے میں کون سی مشین ہے جو کسی طرح بھی آپریٹ نہیں ہو سکی"....... پروفیسر ایڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ بہرحال آپ کو تکلیف ہوئی"....... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ویسے تم ایک کام کرو۔ ڈاکٹر رچرڈ سے بات کرو انہیں میرا حوالہ دے دینا وہ کارمن کے





دارالحکومت میں رہتے ہیں۔ تمام خلائی سیاروں میں استعمال ہونے والی مشینری پر دنیا بھر میں اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں"....... پروفیسر ایڈگر نے کہا۔

" ان کا فون نمبر"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے ان کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر رچرڈ سے بات کرنی ہے۔ ایکریمیا کے پروفیسر ایڈگر کے حوالے سے"....... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ میں ڈاکٹر رچرڈ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی لیکن لہجے سے معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والا ادھیڑ عمر آدمی ہے۔

" ڈاکٹر صاحب۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ پروفیسر ایڈگر صاحب میرے استاد بھی ہیں اور کرم فرما بھی۔ انہوں نے آپ کا فون نمبر دے کر مجھے کہا ہے کہ میں ان کے حوالے سے بات کر لوں"....... عمران نے کہا۔

" جی فرمایئے۔ وہ میرے بھی محترم ہیں۔ فرمایئے کیا مسئلہ ہے"۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم نے پاکیشیا میں ایک خوفناک جرم کیا ہے اور پاکیشیا کا ایک اہم سائنسی فارمولا اڑا کر لے گیا ہے۔ بڑی بھاگ دوڑ کے بعد ایک فریکونسی معلوم ہوئی ہے جس سے ان سے رابطہ ہو جاتا ہے۔ میں نے رابطہ کنفرم بھی کر لیا ہے۔ یہ فریکونسی کسی خفیہ خلائی سیارے کی ہے جہاں سے اسے کسی اور فریکونسی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور پھر رابطہ ہوتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ متبادل فریکونسی معلوم ہو جائے تاکہ ہم ان کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے وہاں سے پاکیشیا کا اہم فارمولا واپس لے آئیں لیکن باوجود کوشش کے ہم کامیاب نہیں ہو پا رہے اس سلسلے میں پروفیسر ایڈگر نے بھی کوشش کی ہے لیکن وہ بھی کامیاب نہیں ہو سکے اس لئے انہوں نے آپ کا حوالہ دیا ہے کہ آپ تمام خلائی نشریاتی سیاروں کی مشینری پر اتھارٹی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا فریکونسی ہے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے پوچھا تو عمران نے فریکونسی بتا دی۔

"اس فریکونسی پر رابطہ قائم ہو جاتا ہے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن دوسری طرف ماسٹر کمپیوٹر نصب ہے جو صرف اس سے رابطہ کرتا ہے جس کی آواز اس میں پہلے سے فیڈ ہوتی ہے ورنہ رابطہ نہیں ہوتا۔ میں نے ان کے ایک آدمی کو اس فریکونسی پر رابطہ کرنے کو کہا تو رابطہ ہو گیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔





"یہ فریکونسی ہے تو خلائی سیارے کی لیکن میرے لئے بھی نئی ہے حالانکہ فضا میں موجود تمام خفیہ اور ظاہری نشریاتی سیارے میرے علم میں ہیں۔ ان میں سے کسی کی بھی یہ فریکونسی نہیں ہے۔ بہرحال یہ میرے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہے۔ کیا آپ اس تنظیم کا نام بتا سکتے ہیں"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"جی ہاں۔ اس تنظیم کا نام بلیک تھنڈر ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ بھی میرے لئے نیا نام ہے۔ بہرحال میں اس پر کام کرتا ہوں۔ آپ دو گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کر لیں"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"جی بہت شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر واقعی دو گھنٹے بعد اس نے دوبارہ رابطہ قائم کیا تو ڈاکٹر رچرڈ سے اس کا رابطہ ہو گیا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ کیا کوئی کامیابی ہوئی ہے"...... عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"انتہائی حیرت انگیز رزلٹ سامنے آئے ہیں عمران صاحب۔ یہ فریکونسی ایک ایسے خلائی سیارے کی ہے جو واقعی خلا میں موجود ہے لیکن باوجود کوشش کے میں اسے ٹریس نہیں کر سکا البتہ میں نے متبادل فریکونسی ٹریس کر لی ہے ویوز کاشنز پر اور دوسری طرف سے کاشن کا جواب بھی مل گیا ہے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا تو عمران کی

آنکھیں بے اختیار چمک اٹھیں۔

" اوہ۔ بہت شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے تو ایک لاینحل مسئلہ حل کر لیا ہے"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ واقعی لاینحل مسئلہ تھا میرے لئے بھی لیکن بس اتفاق ہی سمجھو کہ ایک فارمولا میرے ذہن میں آگیا۔ یہ فارمولا آج سے چار سال پہلے ایکریمیا کے ڈاکٹر ہڈسن نے پیش کیا تھا لیکن پھر ڈاکٹر ہڈسن کا انتقال ہو گیا اور اس فارمولے پر مزید کام نہ ہو سکا کیونکہ اس فارمولے میں چند ایسی خامیاں تھیں جن پر زیادہ محنت اور خرچ ہوتا تھا اور چونکہ تجارتی کمپنیاں جو خلائی سیارے چلاتی ہیں وہ اس قدر اخراجات کی متحمل نہ ہو سکتی تھیں اس لئے اس فارمولے پر مزید کام نہ ہو سکا تھا۔ میں جب ہر طرف سے ناکام رہا تو اچانک یہ فارمولا میرے ذہن میں آیا اور میں نے اس پر ٹرائی کی تو مسئلہ حل ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی سائنسدان نے اس فارمولے پر باقاعدہ کام کیا ہے اور کامیاب بھی ہو گیا ہے لیکن آج تک نہ ہی اس سائنسدان کا نام سامنے آیا ہے اور نہ اس خلائی سیارے کا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

" بلیک تھنڈر انتہائی جدید ترین انداز میں کام کرتی ہے جناب۔ انہوں نے یقیناً اس فارمولے پر اپنے طور پر کام کیا ہو گا۔ بہرحال آپ فرمائیں کہ متبادل فریکونسی کیا ہے اور اگر مہربانی کر سکیں تو اس فارمولے کے بنیادی نکات بھی بتا دیں"...... عمران نے کہا۔





" متبادل فریکونسی تو میں بتا دیتا ہوں لیکن فارمولا تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

" پاکیشیا میں ایک سائنسدان ہیں ڈاکٹر داور۔ گو ان کی یہ فیلڈ تو نہیں ہے لیکن وہ ہر فن مولا ہیں۔ میں انہیں یہ فارمولا بتا کر ان سے عرض کروں گا کہ وہ اس پر کام کریں"...... عمران نے کہا۔

" سرداور۔ اوہ ہاں۔ میں انہیں جانتا ہوں۔ وہ واقعی بے حد قابل سائنسدان ہیں۔ انہیں تو شاید سمجھ آجائے لیکن تمہارے پلے نہیں پڑے گا اس لئے اگر تم فارمولا چاہتے ہو تو سرداور سے کہو کہ وہ مجھ سے بات کر لیں"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب۔ آپ فریکونسی بتا دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے فریکونسی بتا دی گئی۔

" لیکن ڈاکٹر صاحب یہ فریکونسی تو کسی خلائی سیارے کی ہو ہی نہیں سکتی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی بات سے مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تمہیں اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے مسٹر علی عمران۔ یہ فریکونسی خلائی سیارے سے زمین پر نشریاتی رابطے کی ہے۔ زمین سے خلائی سیارے پر رابطے کی نہیں ہے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر رچرڈ نے کہا تو عمران کے چہرے پر حقیقی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" اوہ۔ آئی ایم سوری جناب۔ واقعی مجھ سے فاش غلطی ہو گئی ہے۔ میرے ذہن میں نجانے کیوں یہ بات نہیں آئی۔ آئی ایم ویری

سوری"...... عمران نے فوراً ہی اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ آپ نے جس انداز میں اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے اور شرمندگی ظاہر کی ہے اس سے میں واقعی متاثر ہوا ہوں لیکن شرمندگی کی کوئی بات نہیں کیونکہ آپ سائنسدان نہیں ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بے حد شکریہ جناب۔ میں سائنسدان کیسے ہو سکتا ہوں۔ میں تو سائنس کا ایک طالب علم ہوں لیکن جناب صرف ایک بات میرے ذہن میں آ رہی ہے۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ آپ کا زیادہ وقت لے رہا ہوں کہ خلائی سیاروں میں جو مشینری استعمال کی جاتی ہے اس کی ویوز کیپسٹی سکسٹین ہنڈرڈ سے زیادہ نہیں ہو سکتی کیونکہ اس سے زیادہ کیپسٹی کے بعد ویوز انسانی آواز کی کیپسٹی سے باہر نکل جاتی ہیں اور سنائی نہیں دے سکتیں جبکہ یہ فریکونسی جو آپ نے دریافت کی ہے یہ تھرٹی سکس ہنڈرڈ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میں نے آپ کو سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ آپ تو اس خاص سبجیکٹ کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہیں۔ کیا آپ سائنسدان ہیں"...... اس بار ڈاکٹر رچرڈ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میں سائنس کا صرف طالب علم ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔



"پھر تو آپ کا اس قدر باخبر ہونا زیادہ حیرت انگیز بات ہے۔ بہرحال میں آپ کو بتا دوں کہ سکسٹین ہنڈرڈ کیپسٹی ویوز آج سے دو سال پہلے کا نظریہ تھا لیکن پھر اس میں ترمیم متعارف کرائی گئی۔ زیادہ کیپسٹی کی ویوز جہاں رسیو کی جاتی ہیں وہاں ان کی کیپسٹی کو پراسس کر کے مطلوبہ حد کے اندر لے آیا جاتا ہے اس طرح یہ فائدہ ہو جاتا ہے کہ راستے میں یہ ویوز کیچ نہیں کی جا سکتیں اور اگر کی جائیں تو آواز سنائی نہیں دے سکتی۔ جو مشین اس قدر پاور فل کیپسٹی ویوز نشر کرتی ہے وہی مشین رسیونگ سنٹر پر بھی استعمال کی جاتی ہے ورنہ دوسری مشین اسے پراسس نہیں کر سکتی اس طرح گفتگو یا معلومات مکمل طور پر خفیہ ہو جاتی ہیں"...... ڈاکٹر رچرڈ نے جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ بہرحال آپ کا شکریہ۔ آپ نے واقعی پاکیشیا کی مدد کی ہے۔ میں سرداور سے بھی عرض کروں گا کہ آپ کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کریں۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر سامنے رکھا ہوا پیڈ اٹھا کر اس نے قلم سے اس پر ڈاکٹر رچرڈ کی بتائی ہوئی فریکونسی لکھی اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اسے چیک کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران تیز تیز قدم اٹھاتا لیبارٹری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس کی واپسی ہوئی تو

بلیک زیرو اس کے چہرے اور آنکھوں میں موجود چمک دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ وہ کامیاب رہا ہے۔

" کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا سیکشن ہیڈکوارٹر ٹریس ہو گیا ہے "...... بلیک زیرو نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ جو فریکونسی ڈاکٹر رچرڈ نے بتائی ہے اگر وہ درست ہے تو اس سے معلوم ہوا ہے کہ شمالی بحرالکاہل میں واقع جزائر ہوائی کے قریب چھوٹے چھوٹے چار جزیرے ہیں جنہیں جزائر ہونو مونو کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک بڑا جزیرہ ہے جسے ہونو مونو کہا جاتا ہے اور تین چھوٹے جزیرے ہیں جن کا شاید کوئی مقامی نام ہو لیکن بین الاقوامی طور پر انہیں بھی جزائر ہونو مونو کہا جاتا ہے۔ اس فریکونسی کے مطابق ایس ایس سیکشن ہیڈکوارٹر اس بڑے جزیرے ہونو مونو پر ہے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ جزائر تو ایکریمیا کے قریب ہیں "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" قریب تو نہیں ہیں لیکن بہرحال باقی ممالک کی نسبت ایکریمیا ان کے قریب پڑتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" اب یہ کیسے معلوم ہو گا کہ ڈاکٹر رچرڈ نے جو فریکونسی بتائی ہے وہ درست ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اس کے لئے اس فارمولے کی ضرورت پڑے گی تاکہ میں چیک کر سکوں لیکن ڈاکٹر رچرڈ مجھے فارمولا بتانا اپنا وقت ضائع کرنے کے مترادف سمجھتا ہے اس لئے اب سرداور کو ہی تکلیف دینا پڑے گی "۔



عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

" ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) علی عمران بول رہا ہوں "۔ عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

" کیا مطلب۔ اب ڈگریاں نام سے بھی پہلے آ گئی ہیں۔ یہ کیسا انقلاب ہے "...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نام کے بعد ڈگریاں بتاتے بتاتے زمانہ گزر گیا ہے لیکن کوئی اسے تسلیم ہی نہیں کرتا۔ سب ڈگریوں کی بجائے علی عمران کو ہی جانتے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ ڈگریوں کو پہلے دوہرایا جائے تاکہ کچھ تو ان کا بھی فائدہ ہو "...... عمران نے جواب دیا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

" تمہیں غلط فہمی ہے کہ کوئی انہیں تسلیم نہیں کرتا۔ سب تسلیم کرتے ہیں۔ کم از کم میں تو دل وجان سے تسلیم کرتا ہوں "۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

" جناب میں نے عمران نام لیا ہے عمرانہ نہیں۔ ڈگریاں تو چلو مشترک ہو سکتی ہیں عمران کی بھی اور عمرانہ کی بھی لیکن نام پر بھی غور کر لیا کریں "...... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔


PK7E@HOTMAIL.COM

"اب ڈگریاں پہلے بتاتے ہو تو پھر نام پر غور کرنے کی درخواست کا کیا جواز بنتا ہے"....... سرداور نے کہا۔

"ارے ارے۔ مگر اس کا یہ مطلب ہے تو فیصلہ واپس۔ علی عمران پہلے اور ڈگریاں بعد میں"....... عمران نے فوراً ہی ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا تو سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اچھا اب بتاؤ کہ فون کیوں کیا ہے لیکن یہ سن لو کہ میرے پاس زیادہ سے زیادہ دو منٹ ہیں۔ دو منٹ بعد میں رسیور رکھ دوں گا کیونکہ میں ایک اہم سائنسی تجزیہ کر رہا ہوں"....... سرداور نے کہا۔

"شکر ہے آپ کا فقرہ ختم ہو گیا ورنہ میں تو گھڑی دیکھ رہا تھا کہ آپ کا فقرہ پانچ منٹ تک ضرور چلتا رہے گا"....... عمران نے کہا تو سرداور پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوکے۔ ایک منٹ رہ گیا ہے"....... سرداور نے کہا۔

"لیکن میری بات انتہائی اہم ہے اس لئے یا تو آپ کچھ وقت دے دیں یا پھر مجھے بتائیں کہ آپ کب فارغ ہوں گے تاکہ میں اس وقت بات کر لوں اور چیف آف سیکرٹ سروس صاحب علیحدہ فون کے قریب بیٹھے ہیں کہ میں آپ سے ہونے والی بات چیت کا نتیجہ انہیں بتا سکوں اس لئے انہیں بھی بتانا پڑے گا کہ آپ فارغ نہیں ہیں اس لئے بات نہیں ہو سکی"....... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا واقعی کوئی ایسی بات ہے یا تم حسب عادت مذاق کر



رہے ہو"....... سرداور نے چونک کر پوچھا۔

"میرا مذاق تو بے چارہ انتہائی بے ضرر سا ہے لیکن چیف صاحب کا مذاق بے حد بھاری ہے۔ پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی اور وہ جس سے مذاق کرتے ہیں اس بے چارے کی ہڈیاں تک ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں"....... عمران نے کہا۔

"اوکے پھر مجھے دس منٹ کی اجازت دو۔ دس منٹ بعد میں تمہیں خود فون کر لوں گا اگر میں نے فوری کام نہ کیا تو کافی بڑا نقصان ہو جائے گا اور چیف صاحب سے میری معذرت کر لینا"۔ سرداور نے کہا۔

"اوکے۔ میں خود فون کر لوں گا۔ خدا حافظ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سرداور کو واقعی کوئی اہم کام ہو گا ورنہ آپ نے جس طرح انہیں چیف کی دھمکی دی ہے وہ مزید مہلت طلب نہ کرتے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس دھمکی کی وجہ سے تو دس منٹ تک بات پہنچی ہے ورنہ شاید وہ دو دن بھی فارغ نہ ہوتے مجھے ان کی مصروفیت کا اندازہ ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد عمران نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز

PK7E@HOTMAIL.COM

سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر"....... عمران کی زبان حسب عادت رواں ہو گئی۔

"ارے ارے۔ رک جاؤ پلیز۔ وہی ڈگریاں ہی صحیح ہیں اور میرے پاس اتنا وقت بہرحال نہیں ہے کہ اتنی لمبی گردان سنوں"۔ سرداور نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ مذکر مونث۔ اس کا کیا ہو گا"....... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"جو تم چاہو بن جاؤ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"....... سرداور نے جواب دیا تو عمران بھی ان کے اس برجستہ اور خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا خوبصورت فقرہ بتا رہا ہے کہ آپ واقعی فارغ ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم نے چیف کی دھمکی دے کر مجھے جلد از جلد فارغ ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ بہرحال بتاؤ کیا مسئلہ ہے"....... سرداور نے کہا تو عمران نے بلیک تھنڈر کی فریکونسی معلوم ہونے سے لے کر پروفیسر ایڈگر سے ہونے والی بات چیت اور پھر ڈاکٹر رچرڈ سے ہونے والی گفتگو سب کچھ دوہرا دیا۔

"پھر کیا ہوا"....... سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر رچرڈ نے متبادل فریکونسی تو معلوم کر لی ہے اور انہوں





نے بتا بھی دی ہے لیکن جس فارمولے کے تحت انہوں نے اسے معلوم کیا ہے وہ فارمولا وہ مجھے بتانے کے لئے تیار نہیں ہیں کیونکہ میں سائنس کا طالب علم ہوں اور وہ سائنسدان اور اس فارمولے کے بغیر میں یہ بات چیک نہیں کر سکتا کہ انہوں نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے یا نہیں اس لئے جب میں نے انہیں آپ کا حوالہ دیا تو انہوں نے کہا کہ اگر سرداور پوچھیں تو وہ انہیں بتا دیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"تم نے یقیناً انہیں اپنی ڈگریاں نہیں بتائی ہوں گی"۔ سرداور نے کہا۔

"میں کیسے بتا سکتا تھا۔ یہ ڈگریاں ہیں کوئی اشتہار تو نہیں ہے"....... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"جہاں بتانا ضروری ہوتی ہیں وہاں تم بتاتے نہیں اور جہاں بتانے کی ضرورت نہ ہو وہاں مسلسل دوہراتے رہتے ہو۔ بہرحال تم کس نمبر پر ہو میں ان سے بات کرتا ہوں"....... سرداور نے کہا۔

"آپ کو ان کا نمبر معلوم ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرے پاس فون نمبر موجود ہے"....... سرداور نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ ان سے معلوم کر لیں۔ میں آپ سے معلوم کر لوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم مجھے پندرہ منٹ بعد پھر فون کرنا"....... سرداور

نے جواب دیا اور عمران نے شکریہ اور خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر پندرہ منٹ بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں "....... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

" بات ہو گئی ہے آپ کی ڈاکٹر رچرڈ سے "....... عمران نے کہا۔

" ہاں اور میں نے ان سے تمہارا تفصیلی تعارف بھی کرا دیا ہے اور ساتھ ہی کہہ دیا ہے کہ تم انہیں فون کرو گے۔ انہوں نے اب وعدہ کر لیا ہے کہ وہ تمہیں فارمولا بتا دیں گے۔ تم انہیں فون کر لو "۔ سرداور نے کہا۔

" آپ معلوم کر لیتے "....... عمران نے کہا۔

" تم نے ظاہر ہے ان سے مختلف پوائنٹس ڈسکس کرنے ہوں گے اس لئے تم خود فون کر لو "....... سرداور نے کہا۔

" اوکے۔ بہرحال بے حد شکریہ۔ خدا حافظ "....... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "....... رابطہ ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر رچرڈ سے بات کرائیں "....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ آن کریں "....... دوسری طرف سے اس بار





مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ شاید ڈاکٹر رچرڈ نے ملازم کو اس بارے میں خصوصی ہدایات دے دی تھیں۔

" ڈاکٹر رچرڈ بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد ڈاکٹر رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر صاحب میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ابھی سرداور نے آپ سے بات کی ہے "....... عمران نے کہا۔

" ہاں لیکن آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ آپ کون ہیں۔ سرداور نے جب آپ کا تعارف کرایا تو حقیقتاً مجھے بے حد شرمندگی ہوئی ہے "....... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

" ڈاکٹر صاحب سرداور تو میرے بزرگ ہیں اور بزرگ اسی طرح شفقت فرماتے ہیں ورنہ حقیقت ہے کہ آپ کے سامنے میں ایک طالب علم ہی ہوں "....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بہت خوب۔ اس دور میں ایسی باتیں وہی کر سکتا ہے جو عظیم ظرف کا مالک ہو۔ بہرحال آپ کے بارے میں مجھے معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ اب میں آپ کو اس فارمولے کی تفصیل بتا دیتا ہوں "....... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا اور پھر انہوں نے فارمولے کی تفصیل بتانا شروع کر دی۔ عمران نے کئی پوائنٹس پر ان سے مزید گفتگو کی اور پھر جب وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تو اس نے ان کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

" اب آپ چیکنگ کر لیں تاکہ بات حتمی طور پر طے ہو جائے "۔

بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں یہ ضروری ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر ایک بار پھر لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔







سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار خاصی تیز رفتاری سے ناراک کی ایک سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک باوردی ڈرائیور موجود تھا جبکہ عقبی سیٹ پر کراؤن بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور وہ اس جدید تراش کے سوٹ میں خاصا وجیہہ نظر آرہا تھا۔ اسے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کال کر کے بتایا گیا تھا کہ ایک کار اسے لینے پہنچ رہی ہے اور اس نے مین ہیڈ کوارٹر کی ایک ٹاپ ایجنٹ مس جوائس سے ملاقات کرنی ہے اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کراؤن یہ اطلاع پا کر بے حد حیران ہوا کیونکہ اس نے یہ نام ہی پہلی بار سنا تھا اور اسے یہ بھی نہ بتایا گیا تھا کہ یہ ملاقات کس مقصد کے لئے ہو رہی ہے لیکن ظاہر ہے اسے حکم کی تعمیل تو بہرحال کرنی ہی تھی اس لئے اس نے لباس تبدیل کیا اور پھر یہ سیاہ رنگ اور جدید ماڈل کی کار پہنچ گئی اور کراؤن

بغیر کچھ کہے عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور مقامی ہی تھا لیکن اس نے سوائے سلام کرنے اور دروازہ کھولنے کے اور کوئی بات نہ کی تھی اس لئے کراؤن بھی خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا۔ کار مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک نو تعمیر شدہ کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک شاندار اور جدید انداز تعمیر کی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا تو جہازی سائز کا گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا اور ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریض پورچ میں ایک سفید رنگ کی کار پہلے سے ہی موجود تھی۔ ڈرائیور نے کار اس کار کے ساتھ لے جا کر کھڑی کی تو کراؤن خاموشی سے دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے ایک نوجوان برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا آگے بڑھا۔

" خوش آمدید جناب۔ میرا نام وکی ہے اور میں مادام کا سیکرٹری ہوں۔ آئیے تشریف لائیے "....... اس نوجوان نے کہا۔

" شکریہ "....... کراؤن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں مختصر سا جواب دیا اور پھر نوجوان کی رہنمائی میں وہ ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن کمرے کی بناوٹ دیکھ کر ہی پتہ چل جاتا تھا کہ وہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ نوجوان اسے بٹھا کر واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش کا اسکرٹ تھا اور کراؤن بے اختیار اٹھ کھڑا





ہوا۔

" اوہ۔ آپ تو انتہائی وجیہہ آدمی ہیں۔ مجھے آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے ورنہ آپ کے جو کارنامے مجھ تک پہنچے ہیں میں تو یہی سمجھی تھی کہ آپ کوئی غرانٹ ٹائپ کے آدمی ہوں گے "....... لڑکی نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے ہنس کر کہا۔

" شکریہ۔ ویسے میں بھی مادام کے لفظ سے یہی سمجھا تھا کہ شاید مجھے کسی خود پسند بیوہ سے ملنا پڑے گا لیکن آپ کو دیکھ کر تو مجھے احساس ہو رہا ہے کہ خوبصورتی دراصل کسے کہتے ہیں۔ میرا نام کراؤن ہے "....... کراؤن نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

" تو نام بھی بتانا پڑے گا۔ ٹھیک ہے میرا نام جوائس ہے۔ بیٹھیں "....... لڑکی نے کہا اور پھر وہ صوفے پر آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی سیکرٹری ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا جس میں شراب کے دو انتہائی نفیس جام موجود تھے۔ اس نے ایک جام جوائس کے سامنے اور دوسرا کراؤن کے سامنے رکھا اور پھر خالی ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

" لیجئے۔ یہ دو سو سالہ پرانی ہسپانوی شراب ہے "....... جوائس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نوجوانوں کی جوانی میں اس قدر بوڑھوں کو مداخلت تو نہیں کرنی چاہئے "....... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوائس بے

اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ کراؤن نے دو سو سالہ کے الفاظ پر یہ بات کہی ہے۔

"بہت خوب۔ بہت خوبصورت فقرہ ہے مسٹر کراؤن۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ ملاقات کس لئے طے کی گئی ہے"...... جوائس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ مسٹر وغیرہ کا تکلف چھوڑیں۔ مجھے ان تکلفات سے بوریت ہوتی ہے۔ ملاقات بہرحال ملاقات ہی ہوتی ہے اور مقصد چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ تم جیسی خوبصورت لڑکی سے ملاقات پر مجھے بہرحال شدید مسرت کا احساس ہو رہا ہے"...... کراؤن نے یکلخت تمام تکلفات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کہا تو جوائس بے اختیار ہنس پڑی۔

"گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ ویسے مجھے تم سے مل کر حقیقتاً بے حد خوشی ہوئی ہے کیونکہ اس ملاقات کے بعد ہم دونوں نے اکٹھے کام کرنا ہے اور تمہاری طبیعت مجھ سے ملتی ہے"...... جوائس نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"یہ تو اور بھی خوشی کی بات ہے لیکن مجھے جب تمہارے متعلق بتایا گیا تو میں بے حد حیران ہوا کیونکہ اس سے پہلے ملاقات تو ایک طرف میں نے کبھی تمہارا نام تک نہ سنا تھا حالانکہ تم ایکریمی ہو اور شاید یہاں ناراک میں ہی مستقل طور پر رہتی ہو"...... کراؤن نے کہا۔





"ہاں۔ لیکن تمہارے کارناموں کی رپورٹیں مین ہیڈ کوارٹر پہنچتی رہتی ہیں اور مین ہیڈ کوارٹر کا یہ طریقہ ہے کہ تمام سیکشنز میں مکمل ہونے والے مشنز کی رپورٹیں مین ہیڈ کوارٹر کے ایجنٹوں کو باقاعدگی سے بھجوائی جاتی ہیں اس لئے تمہارے بارے میں مجھے بہت کچھ معلوم ہے۔ رہا اس بات کا سوال کہ اس سے پہلے تم میرے بارے میں کچھ نہ جانتے تھے تو یہ بھی مین ہیڈ کوارٹر کی ہی پالیسی ہے"...... جوائس نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال اب ایسا کون سا مشن سامنے آ گیا ہے جس میں مجھے بھی تمہارے ساتھ کام کرنا ہو گا"...... کراؤن نے کہا۔

"یہ مشن ایس ایس سیکشن کی حفاظت کا مشن ہے"...... جوائس نے کہا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ ایس ایس سیکشن کی حفاظت کا کیا مطلب ہوا"...... کراؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مین ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران نے ایس ایس سیکشن کو ٹریس کر لیا ہے اور اب وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم لے کر ایس ایس سیکشن کے خلاف نکلے گا اور ہم دونوں کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ ہم نے اسے ایس ایس سیکشن تک پہنچنے سے بہرحال روکنا ہے"...... جوائس نے کہا تو کراؤن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ وہ عمران کیسے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ٹریس

کر سکتا ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"....... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی ممکن نہیں ہے لیکن یہ عمران ناممکن کو ممکن بنا لیتا ہے اور اس بار بھی ایسا ہی ہوا ہے"....... جوائس نے جواب دیا۔

"لیکن کیسے۔ کچھ تفصیل تو بتاؤ۔ یہ تو واقعی میرے لئے دھماکہ خیز خبر ہے"....... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مین ہیڈ کوارٹر نے انتہائی جدید ترین ٹرانسمشن نظام اپنایا ہوا ہے جس کی وجہ سے کوئی بڑے سے بڑا ٹرانسمشن کا ماہر اور سائنسدان فریکونسی کی مدد سے کبھی سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع معلوم نہیں کر سکتا اور شاید یہی سوچ کر تم نے عمران کو ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی بتا دی لیکن اس عمران نے اس فریکونسی سے ایس ایس سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کا نہ صرف محل وقوع ٹریس کر لیا بلکہ درست ٹریس کر لیا ہے"....... جوائس نے کہا۔

"ویری سٹرینج۔ لیکن ایسا ممکن کس طرح ہوا اور مین ہیڈ کوارٹر کو اس کا علم کیسے ہوا"....... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ماسٹر کمپیوٹر نے ایک مشین ویوز کاشنز کو اٹنڈ کیا اور نہ صرف اٹنڈ کیا بلکہ اس کے کاشن کا جواب بھی دیا۔ اس پر وہاں موجود ماہرین چونک پڑے لیکن وہ اس پراسرار کاشن کا سراغ نہ لگا سکے جس پر مین ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی گئی جس پر مین ہیڈ کوارٹر سے خصوصی ماہرین کی ٹیم ایس ایس سیکشن





ہیڈ کوارٹر بھجوائی گئی۔ انہوں نے طویل تحقیق کے بعد آخرکار اس بات کا سراغ لگا لیا یہ کاشن کارمن کے ایک سائنسدان ڈاکٹر رچرڈ نے بھجوایا تھا جس پر اس ڈاکٹر رچرڈ کو گھیرا گیا تو اس نے بتایا کہ اسے کسی ڈاکٹر ایڈگر کے حوالے سے پاکیشیا کے علی عمران نے یہ کام سونپا تھا اور اس نے ہی بتایا تھا کہ وہ اس فارمولے کو نہ صرف جانتا ہے بلکہ اس کے متبادل فریکونسی اور فارمولا بھی عمران کو بتا دیا ہے۔ اس طرح یہ بات سامنے آگئی کہ عمران نے تمہاری بتائی ہوئی فریکونسی کی مدد سے ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کا درست محل وقوع تلاش کر لیا ہے جو بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے"....... جوائس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ میں کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"....... کراؤن نے کہا۔

"ہاں۔ تم ہی کیا کوئی بھی نہ سوچ سکتا تھا لیکن ایسا ہو گیا ہے۔ اس سے تم اس عمران کی صلاحیتوں کا اندازہ کر سکتے ہو۔ بہرحال اس اطلاع کے بعد مین ہیڈ کوارٹر کے سامنے دو راستے تھے۔ ایک تو یہ کہ ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو فوری طور پر شفٹ کر دیا جائے جو کہ عملی طور پر ناممکن تھا اور دوسرا راستہ یہ تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بچایا جائے۔ چنانچہ مین ہیڈ کوارٹر نے دوسرے راستے کا انتخاب کیا ہے"....... جوائس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب ہمیں پاکیشیا جانا ہوگا"....... کراؤن نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ جب تک ہم وہاں پہنچیں گے عمران ٹیم سمیت وہاں سے چل دے گا۔ وہ تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے اس لئے یہ طے ہوا ہے کہ ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے گرد ہم اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے پھندے لگا دیں اور اسے کسی قیمت پر بھی سیکشن ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچنے دیں"....... جوائس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے لئے تو ظاہر ہے ہمیں سیکشن ہیڈ کوارٹر جانا ہو گا جبکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے باہر انتہائی حفاظتی انتظامات ہوتے ہیں۔ اس صورت میں ہمارے وہاں جانے کا کیا فائدہ"....... کراؤن نے کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر کے انتظامات تو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اندر ہیں اور ہم نے اسے وہاں تک جانے ہی نہیں دینا۔ یہی ہمارا مشن ہے"....... جوائس نے جواب دیا۔

"تم مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ کیا طے ہوا ہے اور تمہیں اور مجھے کیوں اکٹھے کام کرنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ یہ کام میں اکیلا بھی کر سکتا تھا یا تم بھی میری شمولیت کے بغیر کر سکتی تھی اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور ہمیں کہاں ان لوگوں کو روکنا ہو گا"۔ کراؤن نے کہا۔

"تمہاری اس بات کا کہ ہم دونوں کو کیوں اکٹھا کام کرنے کا حکم



دیا گیا ہے کا جواب یہ ہے کہ تمہاری سفارش سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف نے خصوصی طور پر کی ہے اور تمہارے کارناموں سے مین ہیڈ کوارٹر بھی واقف ہے اور تم کسی صورت بھی عمران یا اس کے ساتھیوں سے صلاحیتوں کے لحاظ سے کم نہیں ہو اور چونکہ مسئلہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا تھا اس لئے اصول کے مطابق یہ کام سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ایجنٹوں کو ہی کرنا ہے اس لئے یہ مشن تمہارے ذمے لگایا گیا ہے۔ اب جہاں تک میرا تمہارے ساتھ شمولیت کا تعلق ہے تو مین ہیڈ کوارٹر کے نقطہ نظر سے میرے اندر ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کر سکتی ہوں اور چونکہ ایک سے دو بھلے ہوتے ہیں اس لئے میری بھی ڈیوٹی لگا دی گئی ہے"....... جوائس نے جواب دیا لیکن کراؤن سمجھ گیا کہ یہ اصل بات نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر کو یہ بھی خدشہ ہے کہ شاید وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ روک سکے اس لئے مین ہیڈ کوارٹر نے جوائس کو ساتھ رکھا ہے لیکن ظاہر ہے وہ یہ بات سوچ تو سکتا تھا اسے اوپن نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ خاموش رہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اب ہمیں کہاں جانا ہے"....... کراؤن نے کہا۔

"اب تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر جزائر ہوائی کے قریب جزائر ہونومونو سے شمال کی طرف سمندر کے اندر بنایا گیا ہے۔ یہ اس قدر گہرائی میں ہے کہ وہاں تک سوائے آبدوز کے اور

کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی۔ اس کے علاوہ اس کے گرد تہہ میں انتہائی تحت سائنسی حفاظتی انتظامات ہیں لیکن اس کا رابطہ ٹاور جزائر ہونو مونو کے سب سے چھوٹے جزیرے جسے مقامی زبان میں آسٹر کہا جاتا ہے، میں نصب ہے لیکن وہاں سے بھی رابطہ براہ راست سیکشن ہیڈ کوارٹر سے نہیں ہے بلکہ اس کی رسیونگ مشینری جزائر ہونو مونو کے بڑے جزیرے جس کا نام جزیرہ ہونو مونو ہے کی ایک عمارت کے تہہ خانوں میں ہے۔ یہ عمارت ویسے ایک کلب ہے جس کا نام سیون ہیون ہے لیکن اس کے نیچے خودکار مشینری نصب ہے اور ویسے یہ تہہ خانہ مکمل طور پر سیلڈ ہے اس لئے عمران نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے تحت اسے یہی معلوم ہوا ہے کہ ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر ہونو مونو کے بڑے جزیرے میں ہے۔ چنانچہ وہ لازماً وہاں پہنچے گا اور پھر وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا اور ہم نے اسے اس کام سے روکنا ہے"۔ جوائس نے کہا۔

" مطلب ہے کہ ہم نے جزیرے ہونو مونو میں پہنچنا ہے اور جب عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں تو ہم نے انہیں ہلاک کرنا ہے"۔ کراؤن نے کہا۔

" ہاں۔ یہی ہمارا مشن ہے۔ ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اتنی مہلت ہی نہیں دینی کہ وہ اصل ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکے"۔ جوائس نے کہا۔

" لیکن وہاں تو ہمیں مکمل گروپ ساتھ لے جانا پڑے گا کیونکہ ہم





نے وہاں پہلے کبھی کام نہیں کیا"...... کراؤن نے کہا۔

" اس کی فکر مت کرو۔ وہاں میرا گروپ موجود ہے کیونکہ وہاں مین ہیڈ کوارٹر کی ایک خصوصی لیبارٹری ہے جس میں آبدوزوں کا فیول تیار ہوتا ہے اور اس لیبارٹری کی حفاظت میرے گروپ کے ذمہ ہے اور میں بھی زیادہ تر وہیں رہتی ہوں"...... جوائس نے کہا تو کراؤن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب اسے اصل بات سمجھ آ گئی تھی کہ جوائس کو کیوں مشن میں شامل کیا گیا ہے۔

" لیکن وہ تو تمہارا گروپ ہے۔ میں کیا کروں گا"...... کراؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوائس بے اختیار ہنس پڑی۔

" اب تمہارے اندر مردوں والی مخصوص انا جاگ رہی ہے اور تم اس نتیجے پر پہنچے ہو کہ تمہیں میرے ماتحت کام کرنا ہو گا"...... جوائس نے کہا۔

" اس میں انا والی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ بات تو روز روشن کی طرح نظر آ رہی ہے۔ ویسے بھی تم مین ہیڈ کوارٹر کی ایجنٹ ہو اور میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کا ایجنٹ ہوں اس لحاظ سے بھی تم آفیسر ہو اور میں تمہارا ماتحت لیکن میری فطرت میں یہ بات شامل نہیں ہے کہ میں کسی کے ماتحت رہ کر کام کر سکوں۔ یہ میرا مزاج ہے"۔ کراؤن نے کہا تو جوائس ایک بار پھر ہنس پڑی۔

" مین ہیڈ کوارٹر کو تمہارے اس مزاج کا علم ہے اس لئے مین ہیڈ کوارٹر نے حکم دیا ہے کہ لیڈر تم ہو گے اور میں تمہاری ماتحت

رہوں گی کیونکہ مشن بہرحال تمہارے سیکشن کا ہے"...... جوائس نے کہا۔

" نہیں تم صرف اپنے طور پر ایسا کہہ رہی ہو اور یہ ممکن ہی نہیں ہے"...... کراؤن نے کہا۔

" دیکھو کراؤن یہ ٹھیک ہے کہ میں مین ہیڈ کوارٹر کی ایجنٹ ہوں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں صلاحیتوں کے لحاظ سے تم سے زیادہ ہوں۔ ویسے بھی میرا فیلڈ صرف سائنسدانوں کے اغوا اور فارمولوں کو اڑانا رہا ہے۔ سیکرٹ سروس سے ٹکراؤ اور اس قسم کا دوسرا کام میں نے بہت کم کیا ہے اس لئے تمہیں ہی لیڈر بنایا گیا ہے اور مجھے تمہارے ماتحت کام کرتے ہوئے خوشی ہو گی"۔ جوائس نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ یہ واقعی تمہاری اعلیٰ ظرفی ہے۔ ٹھیک ہے اب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اب ہم دونوں مل کر کام کریں گے اور گروپ تمہارا کام کرے گا"...... کراؤن نے کہا۔

" اوکے۔ پھر اگر تم نے کوئی تیاری کرنی ہے تو کر لو ہم نے ایک گھنٹے بعد چارٹرڈ طیارے سے جزیرہ ہوائی پرواز کر جانا ہے اور وہاں سے ہم ہونو مونو پہنچیں گے"...... جوائس نے کہا۔

" مجھے کہاں پہنچنا ہو گا"...... کراؤن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" یونیورسل چارٹرڈ کارپوریشن کے ایئرپورٹ پر"...... جوائس نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔





دانش منزل کے میٹنگ ہال میں اس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ارکان سوائے صالحہ کے موجود تھے البتہ عمران ابھی تک نہ پہنچا تھا۔ ایکسٹو نے ہنگامی میٹنگ کال کی تھی اور اسی میٹنگ کے سلسلے میں وہ سب یہاں موجود تھے۔ صالحہ ایک ذاتی کام کی وجہ سے چونکہ چیف سے اجازت لے کر ایکریمیا گئی ہوئی تھی اس لئے وہ موجود نہ تھی۔

" بڑے طویل عرصے کے بعد چیف نے ایسی ہنگامی میٹنگ کال کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی انتہائی اہم مشن سامنے آیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے ورنہ چیف ایسی میٹنگ صرف گپ شپ کے لئے تو نہیں بلا سکتا"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران ابھی تک نہیں پہنچا"...... جولیا نے کہا۔

PK7E@HOTMAIL.COM

"ہو سکتا ہے کہ چیف نے اسے کال ہی نہ کیا ہو"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ چیف عمران کو کال نہ کرے۔ وہ جب عام مشنوں میں لیڈر ہوتا ہے تو پھر کسی اہم مشن میں اسے کیسے نظرانداز کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے اگر میں تمہاری جگہ ڈپٹی چیف ہوتا تو عمران کو کبھی لیڈر نہ بننے دیتا"۔۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو تمہیں ڈپٹی چیف نہیں بنایا گیا"۔۔۔۔۔ اس بار چوہان نے کہا اور سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"عمران کے لیڈر بننے پر تمہیں ہمیشہ اعتراض رہتا ہے۔ کیا کمی ہے اس میں"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کمی تو کوئی نہیں بلکہ اس کے مقابلے میں کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا لیکن مجھے اس کے طریقہ کار اور طبیعت سے شدید اختلاف ہے"۔ تنویر نے فطری صاف گوئی کے مطابق جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسا طریقہ کار"۔۔۔۔۔ صفدر نے جانتے بوجھتے صرف بات آگے بڑھانے کے لئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ کہ وہ مشن کے بارے میں تفصیلات نہیں بتاتا۔ اس کا انداز ایسا ہوتا ہے جیسے ہم دشمنوں کے مخبر ہوں اور ہمیں مشن کے بارے میں تفصیل بتانے سے مشن لیک آؤٹ ہونے کا خدشہ ہو۔ دوسری بات یہ کہ وہ سنجیدگی سے کام کرنے کی بجائے





فضولیات میں زیادہ وقت گزار دیتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ براہ راست مقصد کی طرف جانے کی بجائے خواہ مخواہ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتا رہتا ہے اور سوچ بچار کرتا رہتا ہے اور سب سے آخری بات یہ کہ وہ خود ہی ہر کام کرنے کا کریڈٹ لینے کا شوقین ہے۔ باقی سیکرٹ سروس کو وہ عضو معطل بنا کر رکھ دیتا ہے"۔۔۔۔۔ تنویر نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ تمہیں تو کسی اخبار میں سیاسی تجزیہ نگار ہونا چاہئے"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سیاسی تجزیہ نگار تو خاص عینک لگا کر واقعات کو دیکھتے ہیں اور دراز کار اندیشوں کو حقیقت بنا کر اپنے مطلب کے تحت پیش کر کے عام لوگوں کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی اندیشوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ تنویر نے تو حقائق پر مبنی تجزیہ کیا ہے"۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ یا اہالیان میٹنگ روم"۔ عمران نے بڑے خضوع و خشوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"یا اہالیان میٹنگ روم کا کیا مطلب ہوا۔ ہم یہاں رہتے تو نہیں ہیں"۔۔۔۔۔ صفدر نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ چیف نے تمہیں کئی گھنٹوں سے یہاں بلا کر حبس بے جا میں رکھا ہوا ہے اور حبس بے جا کے کئی

گھنٹے صدیوں پر محیط ہوتے ہیں اور جو صدیوں سے ایک جگہ رہ رہے
ہوں وہ تو اہالیان نہیں بلکہ صد اہالیان ہو جاتے ہیں"...... عمران کی
زبان رواں ہو گئی۔
"کس نے تمہیں کہا ہے کہ ہم کئی گھنٹوں سے یہاں موجود ہیں۔
ہمیں یہاں پہنچے زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ ہوا ہو گا"...... جولیا نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مطلب ہے کہ میرے انتظار میں نصف
گھنٹہ صدیوں پر محیط ہو چکا ہے۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ بینڈ
باجے کی آوازیں اب قریب آ چکی ہیں"...... عمران نے اس طرح
مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے جولیا کی بات نے اسے کوئی حقیقی
مسرت بخش دی ہو۔
"تمہارا انتظار کس خوشی میں"...... دوسرے کسی کے بولنے سے
پہلے ہی جولیا نے کہا۔
"واہ۔ تو انتظار بھی خوشی کا رہا تھا۔ ویری گڈ۔ اب تو بینڈ باجے
کی آوازیں بہت ہی قریب سنائی دینے لگ گئی ہیں۔ واہ۔ خوشی"۔
عمران نے اور زیادہ مسرت بھرے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار
ہنس پڑے۔
"تم سے خدا سمجھے۔ سیدھی بات کو الٹا کر دیتے ہو"...... جولیا
نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔
"اسی لئے تو میں اس کے لیڈر بننے کی مخالفت کر رہا تھا"۔ تنویر





نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"مخالفت لیڈر بننے کی۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر
پوچھا تو صفدر نے ساری بات دوہرا دی۔
"ویری گڈ۔ تم نے واقعی بے حد حقیقت پسندانہ تجزیہ کیا ہے۔
ویری گڈ تنویر۔ جواب نہیں تمہاری حقیقت پسندی کا"...... عمران
نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے تنویر کا تجزیہ اس کے خلاف
ہونے کی بجائے خود تنویر کے خلاف ہو۔
"کیا مطلب۔ کیا تم میرا مذاق اڑا رہے ہو"...... تنویر نے غصیلے
لہجے میں کہا۔
"تو کیا تم حقیقت پسند نہیں ہو"...... عمران نے کہا۔
"وہ تو میں ہوں"...... تنویر نے کہا۔
"تو پھر میں کیا مذاق اڑا رہا ہوں۔ سورج کو سورج کہنا کیا سورج
کا مذاق اڑانا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"لیکن یہ تجزیہ تو تمہارے خلاف ہے۔ پھر تم خوش کیوں ہو رہے
ہو"...... تنویر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے
تاثرات بتا رہے تھے کہ واقعی اسے عمران کی اس خوشی کی سمجھ نہیں آ
رہی ہے۔
"تمہاری حقیقت پسندی پر سب سے زیادہ خوشی ظاہر ہے مجھے ہی
ہو سکتی ہے کیونکہ حقیقت پسندی کا تقاضا یہی ہے کہ کباب میں ہڈی
نہیں ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا تو اس بار جولیا سمیت سب

بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ عمران کے اس فقرے سے وہ اصل بات سمجھ گئے تھے کہ عمران کیوں تنویر کے تجزیہ پر خوش ہو رہا ہے۔

"واقعی نہیں رہنی چاہیئے اس لئے تمہیں علیحدہ ہو جانا چاہیئے"۔ تنویر نے عمران کا فقرہ اسی پر الٹتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ٹرانسمیٹر کا بلب جل اٹھا اور وہ سب ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گئے اور میٹنگ ہال میں یکلخت سنجیدگی طاری ہو گئی۔ جولیا نے جو ٹرانسمیٹر کے قریب بیٹھی ہوئی تھی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"کیا تمام ممبران پہنچ گئے ہیں۔ اوور"...... ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ سب موجود ہیں عمران سمیت۔ اوور"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس بار یہ ہنگامی میٹنگ کال کرنا اس لئے ضروری تھا کہ اس بار ہمارا مشن بلیک تھنڈر کے ایک اہم سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف ہے۔ پاکیشیا نے ایک انتہائی جدید آبدوز تیار کی تھی جس کی خبر بلیک تھنڈر کو ہو گئی اور بلیک تھنڈر کے لئے چونکہ یہ آبدوز جسے یہاں کوڈ میں سی ایگل کہا جاتا ہے اہم تھی اس لئے اس کے ایک ایجنٹ کراؤن نے یہاں کام کیا اور وہ سی ایگل سنٹر میں کام کرنے والوں کو ہلاک کر کے سی ایگل لے اڑا اور سی ایگل کو بلیک تھنڈر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر جسے ایس ایس سیکشن کہا جاتا ہے پہنچا دیا گیا۔





اس بارے میں مزید تفصیلات عمران کے ساتھ ساتھ جولیا اور کیپٹن شکیل کو بھی معلوم ہیں کیونکہ ان دونوں کو بھی میں نے عمران کے ساتھ سنٹر پر بھیجا تھا۔ وہاں سے جولیا نے ایک بیج دریافت کیا جس پر مزید تحقیقات کی گئیں تو پتہ چلا کہ بیج ایس ایس سیکشن کا ہے اور اس پر نمبر الیون درج تھا۔ اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل نے ایک مجرم کے پیر کا ایک نشان بھی وہاں چیک کر لیا جو غیر معمولی لمبائی کا بھی تھا اور اس میں ناراک کی مشہور جفت ساز کمپنی کارڈوس کا نام بھی درج تھا لیکن کارڈوس والوں کے پاس اس کا ریکارڈ موجود نہ تھا لیکن عمران نے میرے کہنے پر بلیک تھنڈر کے سابقہ ایجنٹ ٹرومین سے رابطہ کیا اور پھر ٹرومین نے ٹریس کر لیا کہ یہ کام سی سیکشن کے سپر ٹاپ ایجنٹ نے سرانجام دیا ہے لیکن وہ کراؤن کے بارے میں مزید تفصیلات نہ جانتا تھا اس لئے میں نے عمران کو کراؤن سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ناراک بھجوایا۔ عمران اپنے ساتھ جوانا کو بھی لے گیا۔ وہاں ایئرپورٹ پر ان پر قاتلانہ حملے کا پلان بنایا گیا تھا کیونکہ کراؤن کو ان کی آمد کی اطلاع مل گئی تھی۔ ناراک میں فارن ایجنٹ کو اس کی اطلاع پہلے ہی مل گئی تھی اس لئے فارن ایجنٹ نے پرواز کے دوران طیارے پر فون کر کے عمران کو آگاہ کر دیا جس پر عمران اور جوانا ناراک ایئرپورٹ سے عام راستے سے باہر جانے کی بجائے ایک خفیہ راستے سے گزرے اور اس طرح قاتلانہ حملے کرنے والے ناکام رہے۔

اس فارن ایجنٹ نے عمران کو اس پیشہ ور قاتلوں کے گروپ کے چیف کے بارے میں بھی اطلاع دے دی تھی اس لئے عمران نے جوانا کو اس کے پاس بھیجا اور جوانا نے اس سے نہ صرف یہ معلوم کر لیا کہ یہ کام اس نے کراؤن کے کہنے پر کیا تھا بلکہ کراؤن کا مخصوص ٹھکانہ اور اس کا حلیہ بھی معلوم کر لیا۔ چنانچہ اس اطلاع کے بعد جوانا اور عمران اس کلب میں پہنچے ۔ وہاں عمران کے میک اپ میں ہونے کے باوجود کراؤن نے اسے پہچان لیا۔ عمران کو چونکہ میں نے خصوصی طور پر منع کر دیا تھا کہ وہ اپنے سامنے ٹارگٹ صرف سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کا رکھے اور ابھی وہ کسی اور معاملے میں نہ الجھے اس لئے عمران نے اس کراؤن سے صرف معلومات حاصل کیں اس پر کراؤن کو ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کی صرف فریکونسی کا ہی علم تھا جو عمران نے معلوم کر لی اور پھر اس فریکونسی پر کراؤن سے ٹرانسمیٹر کال کرا کر کنفرم کرا لیا کہ فریکونسی درست بتائی گئی ہے لیکن جب اس فریکونسی کو یہاں پاکیشیا میں چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ فریکونسی خلائی سیارے کی ہے جہاں ایسی مشین موجود ہے جو اس فریکونسی کو کسی نامعلوم فریکونسی میں تبدیل کر دیتی ہے اور جب تک وہ نامعلوم فریکونسی معلوم نہ ہو ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کسی طرح بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا اس سلسلے میں عمران نے ماہرین سے رجوع کیا اور پھر کارمن کے ایک ماہر نے ایک خاص فارمولے کے تحت متبادل فریکونسی معلوم کر لی۔ عمران





نے اس فریکونسی کو کنفرم کیا تو یہ درست تھی۔ چنانچہ اس متبادل فریکونسی سے ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع ٹریس کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر جنوبی بحرالکاہل میں واقع جزائر ہوائی کے قریب غیر معروف جزائر ہونو مونو میں ہے۔ اوور“...... چیف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو چیف ہم نے اس سیکشن ہیڈ کوارٹر سے سی ایگل واپس حاصل کرنی ہے۔ اوور“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن چونکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے سی ایگل کی واپسی ویسے ممکن نہیں اس لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے اور یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ بلیک تھنڈر کس قدر طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے اور وہ کس قدر جدید مشینری اور اسلحہ استعمال کرنے کی عادی ہے اس لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے حفاظتی انتظامات کس قدر سخت ہوں گے اس کے علاوہ جیسے پہلے عمران اور جوانا کے ناراک جانے پر انہیں پہلے ہی اطلاع مل گئی تھی اس لئے ایسا بھی ہو سکتا کہ انہیں اس بات کی اطلاع مل جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ایس ایس سیکشن کو ٹریس کر لیا ہے اس لئے وہ وہاں مزید حفاظتی اقدامات بھی کریں اس لئے آپ سب کو اس مشن کی اہمیت کا پوری طرح احساس ہونا چاہئے اور یہ مشن ہر صورت میں آپ نے مکمل بھی کرنا ہے۔ اوور“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ اوور“...... جولیا نے جواب دیا۔

"اس بار میں پوری ٹیم کو اس مشن پر بھجوانا چاہتا ہوں تاکہ آپ لوگوں کی کارکردگی انتہائی تیز رہے۔ آپ سب نے یہ مشن انتہائی تیز رفتاری سے مکمل کرنا ہے۔ اوور"....... چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ ہم پاکیشیا کے لئے اپنی جانیں بھی لڑا دیں گے اور اس مجرم تنظیم کو بتا دیں گے کہ پاکیشیا لاوارث نہیں ہے"....... جولیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"اس مشن پر بھی عمران حسب دستور لیڈر ہو گا اس لئے باقی تفصیلات عمران آپ کو بتا دے گا اور آخری بات یہ کہ مجھے اس مشن کے دوران عمران کی طرف سے کوئی شکایت کسی ممبر کے بارے میں نہیں ملنی چاہئے ورنہ اس کا انتہائی سخت نوٹس لیا جائے گا۔ اوور اینڈ آل"....... چیف نے کہا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ اس مشن پر پوری ٹیم کو لے جانے سے مشن میں تیز رفتاری پر فرق پڑے گا"....... صفدر نے کہا۔

"یار چیف تو میرے علاوہ اور کسی کو بھیج ہی نہ رہا تھا۔ میں نے بڑی مشکلوں سے اسے منایا ہے تاکہ چلو کچھ رونق میلہ تو لگا رہے گا ورنہ ظاہر ہے مشن تو بہرحال میں نے ہی مکمل کرنا ہے"....... عمران نے کہا۔

"یہی تو تمہارے ساتھ مصیبت ہے کہ تم کسی کو کام کرتے دیکھنا پسند ہی نہیں کرتے"....... تنویر نے فوراً ہی غصیلے لہجے میں



کہا۔

"یہ تو میرا کاروباری راز ہے اگر تم لوگ کام کرنا شروع کر دو تو میرا پتہ کٹ جائے گا۔ تمہارا کنجوس اعظم چیف اس چھوٹے سے چیک کو بھی بچا لے گا جو وہ لاکھ لاکھ باتیں بنا کر مجھے دیتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اس بار ہم کام کریں گے۔ یہ سن لو"....... اچانک جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ واہ۔ مبارک ہو صفدر۔ بات بن گئی"....... عمران نے یکلخت خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"....... صفدر نے جان بوجھ کر کہا۔

"ظاہر ہے جولیا ایک ہی کام انتہائی سنجیدگی سے کر سکتی ہے اور وہ ہے تین بارہاں کہنا۔ کیوں جولیا"....... عمران نے کہا۔

"بکواس نہیں چلے گی سمجھے۔ اب میں نے حتمی فیصلہ کر لیا ہے کہ اب جذبات کو مشن کے دوران بالائے طاق رکھ دوں گی اور تم بھی سن لو اب اگر تم نے کوئی جذباتی بکواس کی یا کرنے کی کوشش کی تو میں تمہیں گولی بھی مار سکتی ہوں"....... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر کے چہرے پر یکلخت مسرت کے پھول کھلنے لگ گئے۔

"مطلب ہے کہ تم مشن کے دوران صرف سیکرٹ سروس کی ممبر رہنا چاہتی ہو"....... عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ صرف ممبر اور بس"....... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اچھا فیصلہ ہے۔ خاص طور پر اس مشن کے لئے تمہارا یہ انداز بھی مجھے پسند آیا ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جولیا انتہائی سمجھ دار ہے وہ ویسے جذباتی نہیں ہوتی یہ تم ہو جو اپنی لچھے دار باتوں سے اسے جذباتی کر دیتے ہو اس لئے اگر تم زبان بند رکھو گے تو جولیا کیوں جذباتی ہو گی"....... تنویر نے کہا۔ وہ بھلا کیسے ایسا موقع ہاتھ سے جانے دے سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہے تو پھر ایسے ہی کر لیں گے"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب کیا بات ہے آپ بے حد سنجیدہ ہو گئے ہیں۔ ایسا تو نہیں ہونا چاہیے"....... صفدر نے عمران کی سنجیدگی محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"میں اس لئے سنجیدہ ہو گیا ہوں کہ اس بار چیف نے مجھے پہلے ہی تنبیہہ کر دی ہے کہ اگر میں نے کسی ممبر کی شکایت کا موقع دیا تو آئندہ کے لئے مجھے چیک ملنا بند ہو جائیں گے اور تم جانتے ہو کہ جس کا تکیہ ہی ایسے چھوٹے چھوٹے چیکوں پر ہو تو وہ بھلا ان سے کیسے محروم ہونے کی جسارت کر سکتا ہے اس لئے اگر جولیا نہ بھی کہتی تب بھی میں اس سے یہی درخواست کرتا"....... عمران نے کہا۔

"ہمیں فضول باتیں کرنے کی بجائے مشن کے بارے میں باتیں





کرنی چاہئیں"....... جولیا نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب یہ مشن اس قدر اہم ہے کہ چیف کو بھی اس کا مکمل احساس ہے اس لئے اس نے ہمیں اس کا تمام پس منظر تفصیل سے بتا دیا ہے اس لئے آپ بھی اس بارے میں ہمیں تفصیلی پلان بتا دیں"....... صفدر نے کہا۔

"میں کبھی پہلے سے کوئی پلان نہیں بنایا کرتا۔ ہم نے جزیرہ ہوائی چلنا ہے۔ وہاں سے جزائر ہونومونو کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور پھر وہاں پہنچنا ہے۔ یہ کام میں خود کروں گا جبکہ جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں جزائر ہوائی میں اس بات کو ٹریس کریں گے کہ ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں وہاں سے کیا معلومات مل سکتی ہیں۔ صفدر اور باقی ساتھی ان تینوں کی نگرانی کریں گے تاکہ اگر ان کی پوچھ گچھ کی اطلاع بلیک تھنڈر کے وہاں ایجنٹوں کو معلوم ہو جائے تو وہ لامحالہ حرکت میں آئیں گے اور نگرانی کی وجہ سے انہیں چیک کیا جا سکتا ہے۔ پھر جو صورتحال ہو گی ویسے ہی وہاں پلان بنا لیا جائے گا"....... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم تین گروپوں میں یہاں سے علیحدہ علیحدہ جائیں گے اور وہاں علیحدہ رہنا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں جزیرہ ہوائی میں ایک مشہور ہوٹل الاسکا ہے وہاں جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر کے کمرے بک ہیں۔ کاغذات تمہیں مل جائیں گے۔ تم تینوں نے ایکریمی سیاحوں کے روپ میں وہاں جانا ہے اور

یہاں سے تم نے ایکریمیا جانا ہے اور ایکریمیا سے وہاں پہنچنا ہے جبکہ صفدر اور باقی ساتھی گریٹ لینڈ کے سیاحوں کے روپ میں ہوں گے۔ ان کے کاغذات صفدر کو پہنچ جائیں گے اور اس گروپ نے یہاں سے گریٹ لینڈ پہنچنا ہے اور پھر وہاں سے جزیرہ ہوائی پہنچنا ہے۔ ان کے کمرے بھی اسی ہوٹل الاسکا میں بک ہیں جن کی تفصیلات کاغذوں کے ساتھ موجود ہو گی۔ اس کے بعد پہلے والے پلان پر عمل ہونا ہے"....... عمران نے کہا۔

"اور آپ"....... صفدر نے کہا۔

"میں یہاں سے کافرستان جاؤں گا۔ کافرستان سے کارمن اور پھر کارمن سے جزیرہ ہوائی پہنچوں گا اور ضرورت پڑنے پر میں خود ہی وہاں تم سے رابطہ کر لوں گا"....... عمران نے کہا۔

"آپ اکیلے جا رہے ہیں یا آپ کے ساتھ جوزف اور جوانا بھی جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"جوزف اور جوانا تو فوراً میرے شناختی نشان بن جاتے ہیں اس لئے ان دونوں کی بجائے اس بار میں اپنے ساتھ ٹائیگر کو لے جاؤں گا"....... عمران نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"عمران صاحب صرف آخری بات بتا دیں۔ اگر آپ کے رابطہ کرنے سے پہلے ہمیں کسی خاص بات کا علم ہو جائے تو ہم نے کیا کرنا ہے"....... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔



"جولیا کو بتا دینا۔ پھر جولیا جو حکم دے اس پر عمل کرنا ہے۔ ہم نے بہرحال مشن مکمل کرنا ہے کسی طرح بھی ہو"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے سے باہر چلا گیا۔

"تم سنو۔ بیٹھو ہمیں اپنے طور پر وہاں کام کرنے کی پلاننگ بھی یہیں کر لینی چاہئے تاکہ وہاں وقت ضائع نہ ہو"....... جولیا نے کہا تو سب دوبارہ بیٹھ گئے۔

"عمران کی یہ بات غلط ہے کہ ہم تینوں معلومات حاصل کریں اور تم پانچ افراد ہم تینوں کی نگرانی کرو۔ بلیک تھنڈر اپنے آپ کو انتہائی خفیہ رکھتی ہے جبکہ وہاں ان کا سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی ہے تو وہاں اول تو کسی کو اس بارے میں علم ہی نہ ہو گا اور اگر ہو گا بھی تو وہ کسی صورت بھی اسے زبان سے نہیں نکالیں گے اس لئے ہمیں اس بارے میں کوئی لائحہ عمل سوچنا ہو گا۔ ضروری نہیں کہ ہم عمران کی ہدایات پر ہی کام کریں۔ مقصد تو مشن کی تکمیل ہے"۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مس جولیا جو کچھ آپ نے سوچا ہے وہ بھی عمران کو معلوم ہے اس لئے تو اس نے دوسرے گروپ کو نگرانی کے لئے کہا ہے کیونکہ جیسے ہی آپ وہاں بلیک تھنڈر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں گی بلیک تھنڈر کو اس کی اطلاع ہو جائے گی اور پھر لامحالہ وہ آپ کو اغوا کر کے حقیقت معلوم کرنے کی کوشش

کریں گے اور نگرانی کرنے والے گروپ کی نظروں میں وہ آ جائیں گے اس طرح بات آگے بڑھ جائے گی اور یہی عمران کا پلان ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ عمران نے یہ پلان کیوں بنایا ہے تاکہ بلیک تھنڈر کے خفیہ ایجنٹ سامنے آ جائیں لیکن میرا خیال ہے کہ اس طرح کافی وقت ضائع ہو گا۔ جب چیف نے بتا دیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر جزائر ہونو مونو میں سے کسی پر واقع ہے تو ہم کیوں نہ جزائر ہوائی میں صرف ان جزائر کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں اور پھر دو گروپوں کی صورت میں ان چاروں جزیروں کو چیک کریں اس طرح کام زیادہ تیزی سے ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" جولیا کا خیال ہے اس طرح ہم مشن سے زیادہ قریب ہو جائیں گے"...... تنویر نے کہا۔

" مس جولیا اصل بات یہ ہے کہ ہم نے یہ ٹریس کرنا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کس ساخت کا ہے۔ جب تک اس کی ساخت کا علم نہ ہو جائے اس وقت تک اسے کیسے تباہ کیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

" ساخت کے بارے میں، میں نے بھی کافی سوچا ہے اور چونکہ میرا تعلق نیوی سے رہا ہے اور میں نے ایکریمیا نیوی کے کئی خفیہ سنٹرز کو دیکھا ہوا ہے اس لئے میرا آئیڈیا ہے کہ یہ سنٹر سمندر کے اندر



بنا ہوا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ جزائر ہونو مونو کے قریب ہو لیکن بہرحال زمین کے اوپر نہیں ہو سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" کیوں۔ اس کی وجہ"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" چیف نے بتایا تھا کہ پاکیشیائی آبدوز سی ایگل کو اس سنٹر میں پہنچایا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس سنٹر کو سی سیکشن یا ایس ایس سیکشن کہا جاتا ہے۔ ایس ایس سے بھی سی سیکشن ہی بنتا ہے اور سیکشن کا مطلب ہے کہ وہاں کی تمام سرگرمیوں کا مرکز سمندر ہی ہو سکتا ہے اس لئے یہ ہیڈ کوارٹر عام سی عمارت یا کسی کلب کے تہہ خانے میں نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کا تعلق سمندر سے ہونا لازمی ہے اور دوسری بات یہ کہ اگر یہ کسی عام سی عمارت یا کسی کلب کے تہہ خانوں میں ہوتا تو پھر کسی صورت بھی خفیہ نہ رہ سکتا۔ ایکریمیا اور دیگر سپر پاورز کے ایجنٹ بہرحال اس سے واقف ہو چکے ہوتے اور بلیک تھنڈر ایک مجرم تنظیم بھی ہے اور اگر اس کا علم پاکیشیا کو ہو سکتا ہے تو یقیناً سپر پاورز کو بھی ہو گا اور سپر پاورز کبھی بھی نہیں چاہیں گی کہ کسی ایسی تنظیم کا وجود باقی رہے جو کسی بھی وقت ان کے لئے خطرہ بن سکے اس لئے لامحالہ ان ملکوں کے ایجنٹ بھی ان کے خلاف کام کرتے رہتے ہوں گے اس لئے اس کے خفیہ ہونے کی ایک ہی صورت ہے کہ اسے سمندر کی تہہ میں بنایا جائے اور بلیک تھنڈر جیسی باوسائل تنظیم کے لئے ایسا کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے بڑی تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو کیپٹن شکیل۔ تم نے واقعی بہترین تجزیہ کیا ہے لیکن ہمیں اب یہ سوچنا ہو گا کہ ان کا تعلق جزیرہ ہوائی سے ہو گا یا جزائر ہونو مونو میں سے کسی جزیرے کے ساتھ کیونکہ ظاہر ہے زمین کے ساتھ تو انہیں کسی نہ کسی انداز میں لنک رکھنا ہی ہو گا۔ سپلائی، مشینری، خام مال، انسانوں کی آمدو رفت، خوراک، تفریح یہ سب کچھ تو ظاہر ہے ہوتا ہی رہتا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"چیف نے اگر جزائر ہونو مونو کے قریب بتایا ہے تو ظاہر ہے چیف نے اس بارے میں پوری کنفرمیشن کی ہو گی اور مجھے معلوم ہے کہ جزائر ہونو مونو میں سب سے بڑا جزیرہ جسے ہونو مونو کہا جاتا ہے اسی سے رابطہ ہو گا کیونکہ اس جزیرے پر بھی جزیرہ ہوائی کی طرح سیاحوں کی کثیر تعداد کی آمدو رفت رہتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ جس طرح انہوں نے خلائی سیارے میں کسی مشین کے ذریعے متبادل فریکونسی کا نظام قائم کیا ہے اس طرح کی مشین ہونو مونو کے کسی جزیرے پر ہو جبکہ اصل ہیڈ کوارٹر وہاں نہ ہو"...... اس بار صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے اور میرے خیال میں ہمیں یہ بات چیک کرنی چاہئے۔ اگر ہمیں اس بارے میں کوئی کلیو مل جائے تو ہم آگے بڑھ سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے مس جولیا کہ ہم دو گروپ نئے انداز میں بنا لیتے





ہیں۔ ایک گروپ جزیرہ ہوائی میں اس رسیونگ سیٹ کو تلاش کرے اور دوسرا جزائر ہونو مونو میں اور آپس میں رابطہ زیرو فائیو واچ ٹرانسمیٹر سے رکھا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ زیادہ بہتر ہے تو پھر ایسا ہے کہ میں تنویر، کیپٹن شکیل اور چوہان چار افراد جزائر ہونو مونو جاتے ہیں جبکہ صفدر، صدیقی، خاور اور نعمانی چاروں جزیرہ ہوائی میں اسے ٹریس کریں اور اگر عمران رابطہ کرے تو اسے بتا دیں"...... جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور اس کے ساتھ ہی جولیا اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی باقی ممبرز بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

PK7E@HOTMAIL.COM

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا کمرے میں گونجنے والی جولیا اور اس کے ساتھیوں کی آوازیں سن رہا تھا۔ وہ میٹنگ روم سے نکل کر خفیہ راستے سے سیدھا آپریشن روم میں پہنچا تھا اور یہاں پہنچتے ہی جب اس نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کی آوازیں سنیں تو وہ چونک پڑا۔ بلیک زیرو اس کے پہنچنے سے پہلے ہی مائیک آن کئے ہوئے تھا پھر عمران خاموشی سے بیٹھ کر ان کی باتیں سننے لگا۔ اسے ویسے اندازہ تھا کہ جولیا اس بار انتہائی سنجیدگی سے کام کرنے پر آمادہ ہے اس لئے لامحالہ ان کے درمیان کوئی نہ کوئی تفصیلی نشست ہو گی لیکن اسے یہ اندازہ نہ تھا کہ وہ اس کے میٹنگ ہال سے نکلتے ہی وہیں پر نشست جمالیں گے۔ چونکہ بلیک زیرو اس وقت تک مائیک آن رکھتا تھا جب تک کہ تمام ممبرز دانش منزل سے چلے نہ جائیں اس لئے وہ عمران کے پہنچنے سے پہلے ہی یہ سب کچھ سن رہا تھا۔ جولیا



اور اس کے ساتھیوں کے درمیان انتہائی تفصیل سے باتیں ہوتی رہیں اور پھر یہ میٹنگ برخاست ہو گئی اور ایک ایک کر کے وہ سب میٹنگ ہال سے چلے گئے اور پھر جب بلیک زیرو کو یہ کاشن ملا کہ خصوصی راستے سے وہ سب باہر چلے گئے ہیں تو اس نے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"عمران صاحب اس بار جولیا بے حد سنجیدہ ہو رہی ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خواتین موڈی ہوتی ہیں اس لئے موڈ کی بات ہے۔ اب دیکھو کہ یہ موڈ کب تک قائم رہتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے جولیا اور اس کے ساتھیوں کے درمیان خاصی فکر انگیز باتیں ہوئی ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ کیپٹن شکیل نے جو تجزیہ کیا ہے وہ زیادہ حقیقت کے قریب ہے۔ میرا اپنا اندازہ بھی یہی تھا اور میں نے اس سلسلے میں وہاں معلومات حاصل کرنا تھیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ نے جو پلان بنایا تھا جولیا اور اس کے ساتھیوں نے تو اس کے خلاف دوسرا پلان بنا لیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"انہوں نے مشترکہ ڈسکشن کے بعد جو پلان بنایا ہے وہ بھی بہتر ہے۔ میرا پلان واقعی یہی تھا کہ بلیک تھنڈر کے ایجنٹ جب سامنے آ جائیں گے تو پھر ان سے مزید معلومات آسانی سے حاصل کی جا سکتی

ہیں اور اب بھی ایسا ہی ہو گا۔جب یہ گروپ معلومات حاصل کرنے
کے لئے کام کریں گے تو لامحالہ بلیک تھنڈر تک اس کی اطلاع پہنچ
جائے گی اور پھر یقیناً وہ لوگ حرکت میں آئیں گے"....... عمران نے
کہا۔

" لیکن آپ کا کیا پروگرام ہے۔یہ معلومات تو ممبرز حاصل کریں
گے آپ ٹائیگر کو ساتھ لے جا رہے ہیں شاید آپ کا خیال ہے کہ
ٹائیگر کی مدد سے زیر زمین دنیا میں کام کرنے والوں کو چیک کیا
جائے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" میں نے ٹائیگر کی مدد سے جزیرہ ہوائی میں ایک ایسے گروپ کا
پتہ چلانا ہے جس کا ہیڈ کوارٹر تو ایکریمیا میں ہے لیکن جزیرہ ہوائی
میں یہ گروپ کام کرتا ہے اس کا دھندہ پوری دنیا میں غیر قانونی طور
پر موجود آبدوزوں کو ان کا مخصوص فیول سپلائی کرنا ہے کیونکہ
آبدوزوں کے لئے جو خصوصی فیول استعمال ہوتا ہے اس پر
حکومتوں نے اس قدر سخت پابندیاں عائد کر رکھی ہیں کہ اس کا ایک
قطرہ تک بغیر بکنگ کے سپلائی نہیں ہوتا اور قطرے قطرے کا
حساب رکھا جاتا ہے کیونکہ تمام حکومتوں کو اصل خطرہ آبدوزوں
سے ہی ہوتا ہے۔آبدوزیں انہیں وہ نقصان پہنچا سکتی ہیں جو شاید
دشمن کی پوری نیوی مل کر بھی نہیں پہنچا سکتی اس لئے ایسی تنظیمیں
جو آبدوزیں رکھتی ہیں وہ ان کا مخصوص فیول باقاعدہ خرید کرتی ہیں
اور یہ گروپ جسے ناٹی گروپ کہا جاتا ہے یہ فیول سپر پاورز سے چوری



کر کے یا بلیک میں خرید کر کے سپلائی کرتا ہے اور اس گروپ نے
جزیرہ ہوائی میں باقاعدہ اپنا ایک سپلائی ڈپو بنایا ہوا ہے اس لئے میرا
خیال ہے کہ یہ گروپ ایس ایس سیکشن کو سب میرین فیول سپلائی
کرتا ہو گا اور ان لوگوں سے بہرحال معلومات حاصل کی جا سکتی
ہیں"....... عمران نے کہا۔

" آبدوزوں میں تو پٹرول ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ خصوصی
فیول کون سا ہوتا ہے"....... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے
پوچھا۔

" ایٹمی آبدوزوں کی ایجاد سے پہلے عام آبدوزوں کے لئے خصوصی
پٹرول استعمال ہوتا تھا اور اس میں یہ مسئلہ تھا کہ ایسی آبدوزوں کو
طویل فاصلہ طے کرتے ہوئے راستے میں بار بار رک کر فیول لینا پڑتا
تھا لیکن ایٹمی آبدوزیں اگر ایسا کرنے لگیں تو ظاہر ہے وہ اپنے ملک
کی سمندری حدود سے باہر ہی نہ جا سکیں گی اور اگر ایسا ہو تو ان پر
خرچ ہونے والا اربوں ڈالر سرمایہ بھی فضول ہو جائے اس لئے جدید
آبدوز کے لئے ایسا فیول تیار کیا گیا جس کی وجہ سے یہ آبدوزیں
دوبارہ ایندھن لئے بغیر ہی دنیا کے گرد ایک نہیں بلکہ کئی چکر لگا
سکتی ہیں۔اس کے علاوہ ایک اور مسئلہ بھی ایسا تھا جس کی وجہ سے
ان آبدوزوں کی نشاندہی ہو جاتی تھی جو عام فیول استعمال کرتی
تھیں۔عام فیول جلنے سے ان کا دھواں سمندر کے پانی میں اس طرح
ساتھ ساتھ چلتا رہتا تھا جیسے گاڑی زمین پر چلتے ہوئے فیول جلنے سے

باقاعدہ دھواں چھوڑتی ہے اور یہ دھواں فضا میں شامل ہوتا رہتا ہے
اس طرح اس فیول کے جلے ہوئے عنصر پانی میں شامل ہو جاتے تھے
اور پھر چونکہ پانی میں بکھرتے ہوئے سطح سمندر پر آ جاتے تھے اس
طرح ایک لکیر سی بن جاتی تھی اور دور سے ہی پتہ چل جاتا تھا کہ
آبدوز اس وقت کہاں موجود ہے اور کہاں جا رہی ہے اور ظاہر ہے
اس کے بعد آبدوز کا مقصد ہی ختم ہو جاتا تھا۔ اس بنیادی خامی کو
دور کرنے کے لئے بھی خصوصی فیول ایجاد کیا گیا تھا اور میں اسی
فیول کی بات کر رہا ہوں"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن ایسا فیول لامحالہ مصنوعی ہو گا اس لئے اسے لیبارٹری میں
ہی تیار کیا جا سکتا ہے اور بلیک تھنڈر جیسی تنظیم کے لئے ایسا کرنا
مشکل نہیں ہے"۔ بلیک زیرو نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ یہ فیول مصنوعی نہیں ہوتا۔ پہلے پہل ایٹمی بیٹریوں کو
فیول کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن پانی کی
تہہ میں دباؤ اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ بیٹریاں وہ کام نہیں کر سکتیں
جو کرنا چاہئے اور جلدی ضائع ہو جاتی تھیں پھر مصنوعی فیول بنائے
گئے لیکن وہ بھی اس دباؤ کا مقابلہ نہ کر سکے اور اس کی وجہ سے رفتار
بھی متوازن نہ رہتی تھی۔ کبھی اچانک زیادہ اور کبھی اچانک کم ہو
جاتی تھی جس کی وجہ سے آبدوز کو خوفناک جھٹکے برداشت کرنے
پڑتے تھے اور آبدوز میں موجود انتہائی حساس ایٹمی آلات خراب ہو
جاتے تھے اور ان کے پھٹنے اور آبدوز میں تابکاری پھیلنے کا بھی خطرہ





رہتا تھا اس لئے آخرکار سائنسدانوں نے معدنی فیول کو اس انداز
میں تیار کیا کہ وہ درست کام دینے لگے اسی لئے اب جو فیول ایسی
آبدوزوں میں استعمال کیا جاتا ہے اس کا بنیادی اور بیشتر عنصر زمین
سے نکلنے والا تیل ہی ہوتا ہے اور اس کے لئے ہر ملک نے خصوصی
لیبارٹریاں بنائی ہوئی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن یہ کام بلیک تھنڈر بھی تو کر سکتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ
اس جزیرہ ہوائی میں انہوں نے لیبارٹری بنائی ہوئی ہو"...... بلیک
زیرو نے کہا۔

" بالکل ہو سکتا ہے اور اگر اس اینگل پر سوچا جائے تو ہو سکتا ہے
کہ معدنی تیل کی مسلسل سپلائی اس ناٹی گروپ کے ذمے ہو اور
اس ناٹی گروپ والی بات بھی صرف اندازے پر ہی مبنی ہے۔ حقائق
کا علم تو وہاں جا کر ہی ہو گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

" پھر آپ کب روانہ ہو رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ٹائیگر کو میں نے پہلے روانہ کر دیا ہے۔ میں تمام گروپس کے
بارے میں انتظامات کرنے کے بعد انہیں روانہ کر کے جاؤں گا۔ اس
دوران ٹائیگر وہاں پہنچ کر ناٹی گروپ کے بارے میں بنیادی
معلونات حاصل کر لے گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیکسی جزیرہ ہوائی میں بنے ہوئے پروٹو کلب کے سامنے رکی اور ٹائیگر جو کارمن میک اپ میں تھا ٹیکسی سے نیچے اترا۔ اس نے ڈرائیور کو کرائے کے علاوہ ٹپ بھی دی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کلب میں داخل ہو گیا۔ وہ پاکیشیا سے پہلے کافرستان گیا تھا اور پھر کافرستان سے کارمن اور اس کے بعد وہ کارمن سے براہ راست یہاں جزیرہ ہوائی پہنچا تھا۔ اس کے پاس ایسے کاغذات تھے جنہیں اگر چیک بھی کر لیا جاتا تو وہ مشکوک ثابت نہ ہوتے۔ موجودہ میک اپ میں اس کا نام جنیزو تھا۔ اس کے کاغذات کے مطابق وہ کارمن دارالحکومت کے سب سے مشہور کلب جنیزو کا مالک تھا اور یہاں سیاحت کے لئے آیا تھا لیکن ٹائیگر نے کارمن دارالحکومت پہنچ کر خاص طور پر چیکنگ کے بعد یہ روپ دھارا تھا کیونکہ جنیزو کارمن کی زیر زمین دنیا کا ایک خاصا مشہور نام تھا اور اس کے تعلقات ایکریمیا





کی زیر زمین دنیا کے کافی بااثر لوگوں سے تھے اور چونکہ ٹائیگر نے جزیرہ ہوائی میں موجود ناٹی گروپ کو چیک کرنا تھا جو ایکریمی گروپ تھا اس لئے ٹائیگر نے جنیزو کا روپ دھارا تھا۔ وہ کارمن سے جنیزو کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے بعد یہاں آیا تھا۔ پروٹو کلب کا مینجر راشیل گریٹ لینڈ کا باشندہ تھا اور اس کا گہرا تعلق ناٹی گروپ سے تھا لیکن راشیل کے متعلق بتایا جاتا تھا کہ وہ بے حد خودسر، ضدی، اکھڑ اور سفاک طبیعت کا آدمی ہے اور ٹائیگر کو اندازہ تھا کہ زیر زمین دنیا سے تعلق رکھنے والا ایسا آدمی نہ ہی جھکنے والا ہوتا ہے اور نہ کسی صورت بکنے والا البتہ وہ دوستوں کے لئے اپنی جان بھی دے سکتا ہے لیکن ایسی فطرت کا آدمی دوست بھی بے حد کم بنتا ہے اس لئے ٹائیگر نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ بھی انگلیاں ٹیڑھی کر لے گا۔ کلب کا ہال خاصا وسیع و عریض تھا اور تمام ہال ہر قومیت کے سیاحوں سے بھرا ہوا تھا البتہ ایکریمیوں اور باچانیوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔ ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ ہال میں خاصا شور و غل محسوس ہو رہا تھا۔ ایک طرف وسیع و عریض کاؤنٹر تھا جس پر چھ نیم عریاں نوجوان لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ کلب کی ویٹرس بھی انتہائی تیز طرار نوجوان لڑکیاں تھیں اور ان میں تقریباً ہر قومیت کی لڑکیاں شامل تھیں اور وہ اس قسم کے لباس میں ملبوس تھیں جسے لباس کہنا ہی لباس کی توہین سمجھی جا سکتی تھی۔ ان کی تعداد بھی کافی تھی۔ ہال کے چاروں کونوں میں خاصے ڈیل ڈول

کے مشین گنوں سے مسلح چار افراد کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائی ہوئی تھیں لیکن ان کے چہروں پر ایسے تاثرات تھے جیسے اگر وہ چاہیں تو اس پورے ہال کو گولیوں سے بھون ڈالیں لیکن وہ خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ یہ گارڈز تھے جو کسی بھی ناپسندیدہ ہنگامے کی صورت میں ہر قسم کی حرکت کر سکتے تھے۔ کاؤنٹر کے ایک کونے میں ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا نوجوان کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا لیکن وہ چہرے مہرے سے زیر زمین دنیا کا ہی لگ رہا تھا۔ وہ خاموش کھڑا پورے ہال کو نظروں ہی نظروں میں چیک کر رہا تھا۔ اس کے سامنے کاؤنٹر پر ایک انٹرکام اور ایک فون موجود تھا۔ ٹائیگر اس نوجوان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ نوجوان نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ ایک لمحے کے لئے چونک پڑا اور پھر اس نے غور سے ٹائیگر کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"یس سر۔ فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ نوجوان نے ٹائیگر کے قریب پہنچتے ہی کہا۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا کیونکہ بہرحال ٹائیگر سیاح تھا اور جزیرہ ہوائی میں سیاحوں کا انتہائی احترام کیا جاتا تھا کیونکہ سیاحت ہی یہاں کا سب سے بڑا بزنس تھا۔ اگر سیاح یہاں آنا چھوڑ دیں تو پھر پورا جزیرہ دنوں میں ویران ہو سکتا تھا اس لئے سرکاری طور پر بھی اور ویسے بھی یہاں سیاحوں کو حتی الامکان انتہائی احترام دیا جاتا تھا۔

"میرا نام جنیزو ہے اور میں کارمن دارالحکومت سے آیا ہوں۔



راشیل یقیناً میرے بارے میں بہت کچھ جانتا ہو گا کیونکہ میرا تعلق بھی اسی دنیا سے ہے جس سے راشیل کا ہے اور میں راشیل سے ایک اہم معاملے کے سلسلے میں ملنا چاہتا ہوں"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یس سر۔ میں معلوم کرتا ہوں"....... اس نوجوان نے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"ہال کاؤنٹر سے رچرڈ بول رہا ہوں باس"....... اس نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"....... دوسری طرف سے ایک سخت اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ چونکہ گریٹ لینڈ والوں جیسا تھا اس لئے ٹائیگر سمجھ گیا کہ اس رچرڈ نے براہ راست راشیل کو ہی کال کیا ہے اور راشیل چونکہ کافی اونچی آواز میں بول رہا تھا اس لئے اس کی ہلکی سی آواز کاؤنٹر کے بالکل قریب کھڑے ٹائیگر کے کانوں میں بخوبی پہنچ رہی تھی۔

"سر۔ کاؤنٹر پر ایک صاحب تشریف لائے ہیں جن کا کہنا ہے کہ وہ کارمن دارالحکومت کے جنیزو ہیں اور وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں"۔ رچرڈ نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ جنیزو اور یہاں۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"....... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور ٹائیگر مسکرا دیا۔ اس کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا۔

"یس سر۔ میں درست کہہ رہا ہوں"....... رچرڈ نے بوکھلائے

ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اب وہ حیرت بھری نظروں سے سامنے کھڑے ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا۔

"بات کراؤ میری"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"....... رچرڈ نے کہا۔

"یہ لیجئے سر۔ باس سے بات کیجئے"....... رچرڈ نے پہلے سے بھی زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے رسیور پکڑ لیا۔

"یس۔ جتیزو بول رہا ہوں راشیل"....... ٹائیگر نے جتیزو کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ جتیزو سے مل چکا تھا اور یہاں آنے سے پہلے اس نے اس کے لہجے اور آواز کی باقاعدہ ریہرسل کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کے بغیر وہ بخوبی جتیزو کا رول نہ نبھا سکے گا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جتیزو تم اور یہاں ہوائی میں۔ کب آئے ہو۔ مجھے تم نے اطلاع کیوں نہیں دی حالانکہ ہر بار تم پہلے اطلاع دے دیتے ہو"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور ٹائیگر سمجھ گیا کہ جتیزو اور اس راشیل میں پہلے سے دوستانہ تعلقات موجود ہیں جس کا علم بہرحال پہلے ٹائیگر کو نہ تھا۔

"میں افریقہ گیا ہوا تھا ایک اہم معاملے کے لئے وہاں مجھے ایک ماہ تک رہنا تھا لیکن درمیان میں چند روز کی فرصت مل گئی تو میں نے سوچا کہ یہ چند روز افریقہ کی بجائے ہوائی میں گزار لوں اس لئے اچانک ہی یہاں آ گیا ہوں"....... ٹائیگر نے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ





جتیزو نے افریقہ جانا تھا اور وہ وہاں ایک ماہ تک رہے گا اسی لئے تو اس نے اس کا روپ دھارا تھا۔

"اوہ۔ رچرڈ کو فون دو"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے رسیور کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے نوجوان رچرڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"یس باس"....... رچرڈ نے رسیور لے کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جتیزو کو فوری ساتھ لے کر میرے سپیشل آفس میں پہنچ جاؤ۔ میں خود بھی وہیں پہنچ رہا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس"....... رچرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے کاؤنٹر سے باہر آ گیا۔

"آئیے جناب"....... اس نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر رچرڈ کی رہنمائی میں ایک تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ تہہ خانے سے وہ ایک راہداری میں پہنچے اور پھر راہداری کے اختتام پر ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر رچرڈ رک گیا۔

"یہ باس کا سپیشل آفس ہے جناب۔ آپ اندر تشریف لے جائیں باس پہنچ گیا ہو گا"....... رچرڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ دروازے کی ساخت سے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ کمرہ خاصا بڑا تھا اور انتہائی خوبصورت انداز میں سجا

ہوا تھا۔ ایک طرف بڑی سی آفس ٹیبل تھی جبکہ اس کے سامنے کرسیوں کی قطار تھی۔ سائیڈ پر صوفے پڑے ہوئے تھے۔ وہ ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔ چنانچہ ٹائیگر اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ورزشی جسم اور بلڈاگ جیسے چہرے والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر دوستانہ مسکراہٹ تھی لیکن اس کے چہرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ اس کے بارے میں ٹائیگر کو جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ درست ہے لیکن ٹائیگر یہ سن کر خاصا مطمئن ہو گیا تھا کہ جتیزو اور راشیل کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات ہیں۔ ان تعلقات کی وجہ سے اب ٹائیگر کو اطمینان تھا کہ راشیل ناٹی گروپ کے بارے میں اسے بتا دے گا۔ رسمی فقروں اور مصافحے کے بعد راشیل نے ٹائیگر کو بیٹھنے کا کہا اور خود وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں سے شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس نکالے اور انہیں میز پر رکھ دیا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ جتیزو شراب پینے کا بے حد شوقین ہے اس لئے جتیزو کے روپ میں وہ شراب پینے سے انکار نہیں کر سکے گا اس لئے وہ اس کا بندوبست پہلے ہی کر آیا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی راشیل شراب کی بوتل کھولنے اور اسے گلاسوں میں انڈیلنے میں مصروف ہوا ٹائیگر نے جیب سے دو چھوٹی چھوٹی گولیاں نکالیں اور منہ میں ڈال لیں۔ یہ گولیاں الکحل کے اثرات کو فوری طور پر زیرو کر دیتی تھیں۔

"یہ تمہاری پسندیدہ شراب بلیک ہنٹر ہے جتیزو"۔ راشیل نے





مسکراتے ہوئے کہا اور ایک گلاس جتیزو کی طرف بڑھا دیا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھا ہے۔ شکریہ"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور شراب کا گلاس لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ راشیل نے یکلخت شراب اس کے چہرے پر پھینک دی اور ٹائیگر بے اختیار چیختا ہوا اٹھ کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ اس کی کنپٹی پر ایک زوردار ضرب لگی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر اس کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہونے لگ گئی اور اس کے ساتھ ہی اسے اپنے چہرے پر شدید درد سا محسوس ہونے لگا اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس کو اپنے منہ میں اپنے ہی خون کا ذائقہ محسوس ہوا۔ اس کے دونوں گال اس طرح جل رہے تھے جیسے اس کے جبڑے آگ کے بنے ہوئے ہوں۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے جسم کو رسی کی مدد سے کرسی کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔ یہ وہی سپیشل آفس تھا جس میں اچانک راشیل نے اس کے چہرے پر شراب پھینک دی تھی اور پھر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کیا گیا تھا۔ راشیل سامنے کھڑا تھا اور اس کے چہرے پر سفاکانہ مسکراہٹ تھی۔

"تمہیں ہوش آ گیا نقلی جتیزو"...... راشیل نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا اور سامنے کرسی پر بڑے فاتحانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے راشیل"...... ٹائیگر نے جتیزو کے لہجے اور

آواز میں غراتے ہوئے کہا تو راشیل نے بے اختیار طنزیہ انداز میں زور دار قہقہہ لگایا۔

" سنو۔ تم جو کوئی بھی ہو سن لو کہ تم راشیل کو دھوکہ نہیں دے سکتے تھے۔ تمہیں معلوم ہی نہ تھا کہ جنیزو اور میرے درمیان کس قسم کے تعلقات ہیں اس لئے جب اچانک کاؤنٹر بوائے نے مجھے بتایا کہ جنیزو کاؤنٹر پر موجود ہے تو میں حیرت کی شدت سے پاگل ہو گیا۔ پھر میں نے تم سے بات کی تو میں اور بھی حیران ہوا کیونکہ تمہاری آواز اور لہجہ واقعی جنیزو جیسا ہی تھا۔ چنانچہ میں نے تمہیں سپیشل آفس پہنچانے کا کہا اور میں نے خود کارمن میں جنیزو کو کال کی۔ وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ جنیزو افریقہ گیا ہوا ہے اور ایک ماہ بعد واپس آئے گا۔ اس حد تک تمہاری بات درست ثابت ہوئی تھی لیکن جنیزو مر تو سکتا تھا لیکن اس انداز میں میرے پاس نہ آسکتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ ایئرپورٹ سے مجھے فون کر دیتا۔ وہ انتہائی رکھ رکھاؤ کا قائل ہے۔ بہرحال جب میں یہاں آیا تو تمہارا قدوقامت، چہرہ، بال سب کچھ جنیزو جیسا ہی تھا لیکن نجانے کیا بات تھی کہ میری چھٹی حس مجھے الارم دے رہی تھی کہ تم اصل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ میں نے آخری تجربہ کیا۔ مجھے معلوم تھا کہ تم بلیک ہنٹر شراب کو سخت ناپسند کرتے ہو اور اسے پینا تو ایک طرف اسے دیکھنا تک پسند نہیں کرتے اس لئے میں بلیک ہنٹر شراب کی بوتل اٹھا لایا لیکن تم اسے دیکھنے کے باوجود خاموش رہے تو میرا خدشہ بڑھ گیا۔ پھر میں نے





کنفرمیشن کے لئے باقاعدہ اس شراب کا نام لے کر تمہیں کہا کہ یہ تمہاری پسندیدہ شراب ہے اور تم نے ہاں کر دی۔ اس طرح یہ بات کنفرم ہو گئی۔ تمہارا جسم اور تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تم بہرحال لڑنے بھڑنے کے ماہر ہو اس لئے میں نے شراب تمہاری آنکھوں میں ڈالی اور پھر اس سے پہلے کہ تم سنبھلتے میں نے تمہاری کنپٹی پر مخصوص ضرب لگا کر تمہیں بے ہوش کر دیا۔ پھر میں نے تمہیں کرسی پر جکڑا اور میک اپ واشر سے میک اپ واش کیا لیکن مجھے حیرت ہے کہ تمہارا میک اپ واش نہیں ہوا لیکن بہرحال یہ بات طے ہے کہ تم نقلی جنیزو ہو"...... راشیل نے باقاعدہ پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس طرح ٹائیگر کو بھی معلوم ہو گیا کہ اس سے کیا غلطی ہوئی ہے اور شراب آنکھوں میں پڑنے کے باوجود ہوش میں آنے کے بعد آنکھوں میں جلن نہ ہونے کی وجہ بھی اسے سمجھ آ گئی کہ میک اپ واشر میں استعمال میں ہونے والی مخصوص گیس نے یہ جلن ختم کر دی ہے اور یہ بات تو بہرحال وہ جانتا تھا کہ اس کے گالوں کے جلنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے چہرے پر تھپڑ مار کر اسے ہوش میں لایا گیا ہے اور اسی وجہ سے اسے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہو رہا تھا اور میک اپ چونکہ سپیشل تھا اس لئے ظاہر ہے وہ میک اپ واشر سے تو واش ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ وہ صرف سادہ پانی سے صاف ہو سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا میک اپ واش نہ ہوا تھا۔

PK7E@HOTMAIL.COM

"اس طرح تمہیں یقین آگیا کہ میں نقلی جنیزو ہوں"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن لہجہ اور آواز جنیزو والا ہی تھا۔

"ہاں۔ سو فیصد یقین ہے اور اب تم بتاؤ گے کہ تم نقلی جنیزو بن کر یہاں کیوں آئے تھے اور کیا چاہتے تھے اور یہ بھی سن لو کہ میں انتہائی سفاک طبیعت آدمی ہوں۔ انسان کی میری نظروں میں حیثیت مکھی سے زیادہ نہیں ہوتی اس لئے سب کچھ سچ سچ بتا دو"۔ راشیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے خنجر نکال لیا اور اس کے چہرے اور اس کی آنکھوں میں بھی سفاکی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"میرا نام ٹائیگر ہے اور میرا تعلق کافرستان سے ہے"...... ٹائیگر نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو راشیل بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے شاید ذہن میں یہ تصور ہی نہ تھا کہ نقلی جنیزو ایشیائی بھی ہو سکتا ہے۔

"اوہ۔ اوہ تم کافرستانی ہو لیکن تم نے یہ روپ کیوں دھارا ہے اور تم کیا چاہتے ہو"...... راشیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تم سے ناٹی گروپ کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔ اس نے اپنے آپ کو اس لئے تبدیل کر لیا تھا کہ وہ خواہ مخواہ کے چکروں کا عادی نہ تھا اور پھر اس طرح وہ راشیل کو مزید باتوں میں الجھا کر اپنے آپ کو آزاد کرانے کا موقع بھی حاصل کرنا چاہتا تھا اور اس کی انگلیاں کافی دیر سے مسلسل گانٹھ کو





تلاش کر رہی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ راشیل عام غنڈہ ہے اس لئے اس نے لامحالہ رسیوں کو عام غنڈوں کے انداز میں ہی باندھا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ کرسی کی پشت پر رکھ کر اوپر سے رسیاں باندھ دی گئی تھیں۔ غنڈے اس انداز میں ہی اپنے دشمنوں کو باندھتے تھے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق اس طرح ان کے بازو کسی صورت بھی حرکت نہ کر سکتے تھے لیکن اس طرح ٹائیگر کو بہرحال اتنا موقع مل گیا تھا کہ وہ کرسی کی پشت پر موجود گانٹھ کو ٹریس کر سکے اور سامنے بیٹھے ہوئے راشیل کو اس کا احساس بھی نہ ہو سکے لیکن ابھی تک اسے گانٹھ نہ مل سکی تھی اس لئے اس نے اس انداز میں راشیل سے گفتگو شروع کر دی تھی۔

"ناٹی گروپ کے بارے میں۔ کیوں۔ کیا مطلب۔ کافرستانیوں کا کیا تعلق ناٹی گروپ سے پیدا ہو گیا ہے"...... راشیل نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ناٹی گروپ سے صرف میں نے معلومات ہی حاصل کرنی ہیں لیکن ناٹی گروپ کے بارے میں مجھے باوجود کوشش کے کچھ معلوم نہیں ہو سکا البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ تمہارا ان سے گہرا تعلق ہے۔ چونکہ ہم تمہاری فطرت سمجھتے تھے کہ تم کسی بھی لالچ میں کچھ نہ بتاؤ گے اس لئے میں نے جنیزو کا روپ دھارا اور یہاں آگیا کیونکہ جنیزو تمہارا دوست ہے اور تم دوستی کے ناطے سب کچھ بتا دیتے"۔ ٹائیگر نے کہا تو راشیل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ واقعی اگر مجھے شک نہ پڑتا تو میں تمہیں جنیز و سمجھ کر سب کچھ بتا دیتا لیکن تم ان سے کیا معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو"...... راشیل نے کہا۔

"میں نے ان سے ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک تھنڈر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ ہمارے پاس حتمی اطلاعات ہیں کہ وہ اس بارے میں جانتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا اور اسی لمحے اس کی انگلیاں اچانک گانٹھ پر پڑ گئیں۔

"بلیک تھنڈر کا سیکشن ہیڈ کوارٹر۔ یہ کون سی تنظیم ہے۔ میں نے تو اس کا نام تک نہیں سنا ہوا حالانکہ مجھ سے زیادہ باخبر اور کوئی نہیں ہو سکتا"...... راشیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے اسی لئے تو ہمیں یہ سارا لمبا چکر چلانا پڑا ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انگلیوں کی مدد سے گانٹھ کھول لی۔ گانٹھ کھلتے ہی ایک رسی تھوڑی سی ڈھیلی پڑ گئی لیکن شاید اس کا احساس سامنے بیٹھے ہوئے راشیل کو نہ ہو سکا تھا اور ٹائیگر کو اب اطمینان ہو گیا تھا کہ اب بہرحال وہ جدوجہد کر سکتا ہے۔

"نہیں۔ تم سب کچھ غلط کہہ رہے ہو۔ اگر یہاں موجود ناٹی گروپ کو اس کا علم ہو سکتا ہے تو مجھے بھی اس بارے میں معلوم ہوتا اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ سچ بتا دو ورنہ"...... راشیل نے غراتے ہوئے کہا۔





"جو کچھ میں نے بتایا ہے وہی سچ ہے۔ اگر تم اسے تسلیم نہیں کرتے تو تمہاری مرضی"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو۔ میں پہلے ناٹی گروپ کے باس ڈیوڈ سے اپنے طور پر بات کر لوں۔ نجانے کیا بات ہے کہ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم سچ بول رہے ہو"...... راشیل نے کہا اور پھر اٹھ کر تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس سپیشل آفس کی میز پر بھی فون موجود تھا لیکن اس نے یہاں سے فون کرنے کی بجائے اندرونی دروازے کا رخ کیا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ فون کی بجائے ٹرانسمیٹر کال کرنا چاہتا ہو گا یا پھر ان سے رابطہ ہی ٹرانسمیٹر پر ہوتا ہو گا۔ پھر جیسے ہی اندرونی دروازہ راشیل کے اندر جانے کے بعد بند ہوا ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے رسیاں کھولیں اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ انتہائی تیزی سے اس اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک کمرے کا دروازہ تھا۔ اس کمرے میں روشنی ہو رہی تھی۔ ٹائیگر دبے پاؤں لیکن انتہائی تیزی سے آگے بڑھا لیکن پھر دروازے کے ساتھ دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو۔ راشیل کالنگ۔ اوور"...... راشیل کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ وہ ٹرانسمیٹر سے ہی کال کر رہا تھا۔

"یس۔ رونالڈ اٹنڈنگ۔ اوور"...... ایک بھاری سی آواز سنائی

دی۔

" رونالڈ میں نے ناٹی گروپ کے ڈیوڈ سے انتہائی اہم اور ضروری بات کرنی ہے اس وقت وہ کس فریکونسی پر ہو گا۔اوور"....... راشیل نے کہا۔

" کیا بات کرنی ہے۔اوور"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" اس کے فائدے کی بات ہے۔ تم فریکونسی بتاؤ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے انکار کر دیا تو کل کو جب نقصان ہوا تو پھر تم اس کے ذمہ دار ہو گے۔اوور"....... راشیل نے تیز لہجے میں کہا۔

"پہلے مجھے اس سے بات کرنے دو۔ تم پانچ منٹ بعد دوبارہ کال کرنا۔اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" مجھے اس کافرستانی کا بھی خیال رکھنا ہے"....... راشیل کی بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی تو ٹائیگر کے اعصاب تن گئے کیونکہ راشیل کی بڑبڑاہٹ بتا رہی تھی کہ وہ یہ پانچ منٹ ٹائیگر کے پاس ہی گزارنا چاہتا ہے۔

" وہ کہاں جائے گا۔ وہ تو بندھا ہوا ہے"....... ایک بار پھر راشیل کی آواز سنائی دی اور پھر اس کے کرسی پر بیٹھنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ اس طرح اسے ڈیوڈ کی فریکونسی معلوم ہو سکتی تھی اور فریکونسی کی مدد سے وہ بہرحال اس کا ٹھکانہ تلاش کر سکتا تھا۔ پھر پانچ منٹ اسی طرح خاموشی میں گزر گئے۔ اس کے بعد ایک بار پھر راشیل کی آواز سنائی دی۔





" ہیلو ہیلو۔ راشیل کالنگ۔ اوور"....... راشیل کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ رونالڈ اٹنڈنگ۔ میں نے باس سے بات کر لی ہے۔ باس اس وقت انتہائی اہم کام میں مصروف ہے۔اس نے کہا ہے کہ وہ تمہیں آدھے گھنٹے بعد خود ہی فون کرے گا۔اوور"....... رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

" اسے بتا دینا کہ میں سپیشل آفس میں ہوں۔وہ وہاں کے نمبر پر فون کرے۔اوور"....... راشیل نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میں بتا دوں گا۔اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر یکلخت تیزی سے اندر داخل ہوا۔اس وقت راشیل ٹرانسمیٹر آف کر کے کرسی سے اٹھ رہا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا ٹائیگر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس بار اس کی مڑی ہوئی انگلی کی بھرپور ضرب راشیل کی کنپٹی پر پڑی اور راشیل چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے جا گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹائیگر کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی دو ضربوں کے ساتھ ہی راشیل کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے جھک کر اسے اٹھایا اور پھر کاندھے پر لاد کر وہ اس راہداری سے گزر کر واپس اس آفس میں آیا اور پھر اس نے اسے اسی کرسی پر بٹھا کر نیچے پڑی ہوئی رسی اٹھا کر اس کے جسم کو رسی کی مدد سے کرسی سے اچھی طرح جکڑ دیا۔ پھر اس نے اس کی جیبوں کی تلاشی لی اور اس کی جیب

سے وہ خنجر نکال لیا جو اس سے پہلے راشیل کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے خنجر ایک طرف رکھا اور پھر پوری قوت سے اس نے راشیل کے چہرے پر یکے بعد دیگرے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے حالانکہ وہ چاہتا تو اس کی ناک اور منہ بند کر کے بھی اسے ہوش میں لا سکتا تھا لیکن اسے ابھی تک اپنے گالوں پر جلن کا ہلکا سا احساس ہو رہا تھا اس لئے اس نے اسے تھپڑ مارنا زیادہ مناسب سمجھا تھا اور پھر چوتھے یا پانچویں بھرپور تھپڑ کے ساتھ ہی راشیل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو ٹائیگر نے خنجر اٹھایا اور پھر اس کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے راشیل بیٹھا ہوا تھا۔

"تم نے کس طرح اپنے آپ کو آزاد کرا لیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... پوری طرح ہوش میں آتے ہی راشیل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم صرف ایک عام سے غنڈے ہو راشیل جبکہ میں تربیت یافتہ ہوں اس لئے حیرت ظاہر کرنے میں اپنی توانائی خرچ نہ کرو"۔ ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تربیت یافتہ۔ کیا مطلب۔ کیا تم سرکاری آدمی ہو"۔ راشیل نے اور زیادہ چونکتے ہوئے کہا۔

"سرکاری آدمی اس طرح میک اپ کر کے تم جیسے غنڈوں کے پاس نہیں آیا کرتے البتہ میں نے ایک سرکاری ایجنسی میں شامل ہو کر تربیت حاصل کی تھی پھر اسے چھوڑ دیا اور کافرستان کی ایک بین





الاقوامی تنظیم بلیک ہاؤنڈ میں شامل ہو گیا اور اب میں بلیک ہاؤنڈ کا بہترین ایجنٹ ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو تم اب کیا چاہتے ہو"...... راشیل نے کہا۔

"میں نے تمہاری رونالڈ سے ہونے والی ٹرانسمیٹر پر تمام بات چیت سن لی ہے۔ ڈیوڈ نے یہاں فون کرنا ہے۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم ڈیوڈ کو یہاں بلواؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ یہاں نہیں آ سکتا کسی بھی صورت"...... راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے تفصیل سے بتا دو کہ وہ کہاں ہوتا ہے تاکہ میں خود ہی اس سے مل لوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ وہ خفیہ رہتا ہے"...... راشیل نے جواب دیا۔

"یہ رونالڈ جسے تم نے ٹرانسمیٹر کال کی ہے اس کا پتہ کیا ہے"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"سوائے اس فریکونسی کے اور کچھ کسی کو معلوم نہیں ہے"۔ راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس فریکونسی پر کال کی ہے تم نے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"مجھے یاد ہی نہیں رہی"...... راشیل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ وہ واقعی ضدی اور اکھڑ طبیعت کا آدمی تھا۔

"اب جب فون آئے گا تو تم نے اس سے کیا بات کرنی ہے"۔

ٹائیگر نے پوچھا۔

" جب فون آئے گا تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا"۔ راشیل نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

" گڈ۔ تمہاری طبیعت اور فطرت مجھے پسند آئی ہے اس لئے فکر مت کرو تم زندہ رہو گے"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں زندہ صرف اپنے اصولوں کے تحت رہنا چاہتا ہوں۔ سمجھے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم نے مجھے بے بس کر لیا ہے لیکن تم مجھ سے کچھ بھی نہ حاصل کر سکو گے چاہے تم میری بوٹی بوٹی علیحدہ کر دو"۔ راشیل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی راشیل۔ تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے۔ مجھے صرف ڈیوڈ کے فون کا انتظار ہے اس کے بعد بات ہو گی"....... ٹائیگر نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ فون میں ٹون ہی نہ تھی۔ وہ تیزی سے راشیل کی طرف مڑا تو اس نے راشیل کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ دیکھی۔

" یہ فون تو ڈیڈ ہے"....... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ صرف نمائشی ہے"....... راشیل نے جواب دیا۔

" تو پھر تم نے اس رونالڈ کو کیوں کہا تھا کہ ڈیوڈ سپیشل آفس میں فون کرے"....... ٹائیگر نے کہا۔





" جو کچھ میں نے کہا ہے اسے رونالڈ اچھی طرح سمجھتا ہے"۔ راشیل نے جواب دیا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ساری گفتگو ہی کوڈ میں تھی اور شاید اسی لئے راشیل اس حالت میں بھی مطمئن تھا۔

" اوکے۔ پھر اس کوڈ کو حل ہونا چاہئے"....... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو راشیل کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا تھا۔ پھر ابھی راشیل کے منہ سے نکلنے والی چیخ کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ ٹائیگر کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار راشیل کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ راشیل کے منہ سے اس بار چیخ نہ نکلی تھی۔ اس نے اپنے دونوں ہونٹ ایک دوسرے پر سختی سے جمار کھے تھے۔

" بہادر بن رہے ہو"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور خنجر کو اس نے ایک طرف میز پر رکھا اور پھر اس کرسی کو جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا اٹھا کر اس نے راشیل کی کرسی کے قریب رکھا اور اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

" اب دیکھنا راشیل کہ تم کس طرح کوڈ کو خود ہی ڈی کوڈ کرتے ہو"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راشیل کی پیشانی کے درمیان ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر انگلی کا ایک ہک مارا تو راشیل کے حلق سے نہ چاہنے کے باوجود تیز اور

کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا اور جسم ہولے ہولے کانپنے لگا تھا۔

" ابھی تو ابتداء ہے"....... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری ضرب لگا دی اور راشیل کی حالت دوسری ضرب کے ساتھ ہی یکلخت انتہائی حد تک بگڑ گئی۔ اس کا چہرہ اور جسم یکلخت پسینے میں بھیگ گیا۔ آنکھیں ابل کر حلقوں سے باہر آ گئیں۔

" دیکھا تم نے راشیل۔ اب تیسری ضرب کے بعد تمہارا ذہنی توازن جام ہو جائے گا اور تمہارے منہ سے سب کچھ باہر آ جائے گا"....... ٹائیگر نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے بڑے مطمئن انداز میں اس سے بات کر رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت تیسری ضرب لگانے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے شراب دو۔ یہ خوفناک عذاب ہے۔ رک جاؤ"....... راشیل نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" مل جائے گی شراب۔ پہلے تفصیل بتاؤ"....... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ میں مر جاؤں گا۔ شراب دو"....... راشیل نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے اٹھ کر میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی، اس کا ڈھکن ہٹایا اور آگے بڑھ کر بوتل راشیل کے منہ سے لگا دی۔ راشیل غٹاغٹ شراب پیتا چلا گیا اور واقعی جیسے جیسے شراب اس کے حلق سے نیچے اترتی چلی جا رہی تھی اس کا بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہوتا





چلا گیا۔ جب بوتل میں تھوڑی سی شراب رہ گئی تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی اور پھر اسے زمین پر رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" دیکھو راشیل۔ گو شراب پینے سے تمہاری حالت پہلے سے بہتر ہو گئی ہے لیکن یہ نہ سمجھنا کہ اب ضرب کا تم پر کوئی اثر نہ ہو گا۔ یہ تیسری اور آخری ضرب ہو گی اس کے بعد تمہارا ذہنی توازن ہمیشہ کے لئے خراب ہو جائے گا اور ظاہر ہے اس کے بعد نہ ہی ڈیوڈ تمہیں ٹھیک کر سکے گا اور نہ دنیا کا کوئی ڈاکٹر۔ تمہاری حالت پاگل کتے جیسی ہو جائے گی جسے آخرکار گولی مار دی جاتی ہے اور مجھے تم سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں ہے اس لئے اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا اور تم زندہ بھی رہو گے اور ٹھیک بھی رہو گے اور کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم نے کیا بتایا ہے اور کیا نہیں لیکن یہ سن لو کہ تم جو کچھ بتاؤ گے اسے باقاعدہ کنفرم کیا جائے گا اور اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر چاہے تم پاتال میں کیوں نہ چھپ جاؤ تمہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دیا جائے گا اس لئے اسے آخری موقع سمجھو"....... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" سوری۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ تم جو چاہے کر لو"....... راشیل نے ایک بار پھر اسی طرح ضدی لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ مجھے تمہاری طبیعت پسند آئی ہے اس لئے ٹھیک ہے تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ میں کسی اور

ذریعے سے معلومات حاصل کر لوں گا لیکن تم جیسے اصول پسند آدمی کو ہلاک نہیں ہونا چاہیئے۔ گڈ بائی"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اسے عقب سے راشیل کی آواز سنائی دی۔

"رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں۔ تم نے اب دوستانہ بات کی ہے اور مجھے زندہ چھوڑ کر جا رہے ہو۔ آجاؤ واپس"...... راشیل نے کہا تو ٹائیگر مسکراتا ہوا واپس مڑا اور پھر اس نے خنجر اٹھا کر راشیل کی رسیاں کاٹ دیں تو راشیل ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مجھے بینڈیج کر لینے دو پھر بات ہو گی"...... راشیل نے کہا اور تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر چونکہ اس کی نفسیات سمجھ چکا تھا اس لئے وہ اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد راشیل واپس آیا تو اس کے نتھنوں پر بینڈیج موجود تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دیوار میں موجود الماری کھولی اور اس میں سے شراب کی ایک بوتل نکالی۔

"اب میں تمہیں انتہائی بہترین شراب پلاؤں گا۔ اب تم میرے دوست ہو"...... راشیل نے بوتل اٹھا کر مڑتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں شراب نہیں پیتا"...... ٹائیگر نے کہا تو راشیل بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن پہلے تو تم نے انکار نہیں کیا تھا"...... راشیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔





"اس وقت اور بات تھی"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو راشیل نے کاندھے اچکائے اور پھر بوتل کھول کر اس نے اسے منہ سے لگا کر آدھی سے زیادہ شراب حلق میں انڈیلی اور پھر بوتل واپس رکھ دی۔ وہ واقعی عادی شراب نوش تھا۔

"ہاں۔ اب چونکہ ہماری دوستی ہو گئی ہے اس لئے اب تم اپنے متعلق سب کچھ بتا دو کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم سرکاری آدمی نہیں ہو اور یقین کرو میں تمہارے مشن میں بہت کام آؤں گا"۔ راشیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو کچھ تمہیں بتایا ہے وہ واقعی درست ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر یہ بتا دو کہ تم ناٹی گروپ کو کیوں ٹریس کر رہے ہو"۔ راشیل نے کہا۔

"یہ بات بھی پہلے بتا چکا ہوں کہ میں نے ان سے بلیک تھنڈر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو راشیل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے یقین آگیا ہے۔ بہرحال جو کچھ تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو وہ میں بتا دیتا ہوں۔ ڈیوڈ ناٹی گروپ کا باس ہے۔ یہ پورا گروپ خفیہ رہتا ہے صرف اس کا آفس یہاں موجود ہے۔ یہ بحری سمگلنگ کا دھندہ کرتے ہیں لیکن یہ آفس بھی کلب کی صورت میں ہے اور رونالڈ کلب کا مینجر ہے۔ اس کلب کا نام ہاٹ واٹر کلب

ہے اور جزیرہ ہوائی کے شمال میں یہ کلب واقع ہے اور سیاحوں میں بے حد مقبول ہے"...... راشیل نے کہا۔

" لیکن پھر تو تم اس سے فون پر بھی بات چیت کر سکتے تھے۔ تم نے خصوصی طور پر ٹرانسمیٹر کیوں استعمال کیا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" جب بھی اس سے ناٹی گروپ کے سلسلے میں کوئی بات کرنی ہو تو ٹرانسمیٹر استعمال کیا جاتا ہے فون پر تو سرے سے ہر بات سے انکار ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ان کا خصوصی کوڈ ہے"...... راشیل نے جواب دیا۔

" تمہارے ان سے تعلقات ایسے ہیں کہ تم ان کے خاص رازوں سے واقف ہو۔ اس کی وجہ"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" ڈیوڈ میرا ذاتی دوست ہے اس وجہ سے سارا گروپ میری عزت کرتا ہے۔ ویسے بھی انہیں معلوم ہے کہ میں اپنے اصولوں پر سختی سے پابند رہتا ہوں"...... راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹرانسمیٹر پر تمہاری رونالڈ سے جو بات ہوئی تھی اس کا کیا مطلب تھا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" یہ ساری گفتگو ایک خصوصی کوڈ میں تھی۔ وہ لوگ اس معاملے میں یہی کوڈ استعمال کرتے ہیں۔ میں نے رونالڈ سے اصل میں کہا تھا کہ ڈیوڈ کو ٹریس کر کے اسے بتا دو کہ اس کے بارے میں پوچھ گچھ ہو رہی ہے اور غیر ملکی ایجنٹ اس بارے میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں اور میری اس سے بات کراؤ۔ اس نے بعد میں جو جواب دیا



اس کے مطابق رونالڈ نے مجھے بتایا کہ ڈیوڈ دو روز کے لئے ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ میں اپنی بات کی وضاحت کروں تو میں نے اسے جواب دیا تھا کہ مسئلہ صرف ڈیوڈ کی حد تک ہی محدود ہے اور وضاحت بھی اسی سے کی جائے گی"...... راشیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم ڈیوڈ سے کیا بات کرنا چاہتے تھے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" جو کچھ تم نے بتایا ہے اس کے متعلق کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ میں کسی بلیک تھنڈر کے بارے میں نہیں جانتا اور نہ کسی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں"...... راشیل نے جواب دیا۔

" اگر تم ڈیوڈ کے ذاتی دوست ہو تو تمہیں اس کی رہائش گاہ کا بھی علم ہو گا اور اس بارے میں بھی معلوم ہو گا کہ وہ کہاں کہاں باقاعدگی سے اٹھتا بیٹھتا ہے اور اس کے تعلقات یہاں کس کس سے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" وہ اس معاملے میں بے حد ریزرو رہنے کا عادی ہے اس لئے وہ اپنی رہائش گاہ کے بارے میں کبھی کسی کو نہیں بتاتا۔ ویسے بھی وہ جلد از جلد رہائش گاہیں تبدیل کر لیتا ہے۔ جہاں اس کے اٹھنے بیٹھنے کا تعلق ہے اسے کبھی کسی پبلک مقام پر بیٹھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا البتہ یہ بات میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ ہفتے میں ایک روز ایک لڑکی میرین کے ساتھ ضرور گزارتا ہے لیکن دن مقرر نہیں ہے بس ہفتے میں ایک روز۔ یہ لڑکی ٹی روز کالونی میں واقع روز ہاؤس میں

بڑے ٹھاٹ باٹ سے رہتی ہے اور بس۔ میں اتنا ہی جانتا ہوں"۔ راشیل نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"کس کا حلیہ۔ ڈیوڈ کا"...... راشیل نے ایک بار پھر شراب کی بوتل اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ڈیوڈ کا"...... ٹائیگر نے پوچھا تو راشیل نے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"ایک بات میں تمہیں بتا دوں کہ ڈیوڈ انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے۔ اسے اس کے جاننے والے موت کا فرشتہ کہتے ہیں اس لئے یہ بات نوٹ کر لو کہ اگر تم نے ڈیوڈ سے ملنے یا اس سے کچھ پوچھنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے چاہے تم کتنے ہی تربیت یافتہ کیوں نہ ہو"...... راشیل نے جواب دیا۔

"کیا ڈیوڈ بھی تربیت یافتہ آدمی ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ وہ طویل عرصے تک ایکریمیا کی بڑی بڑی سرکاری ایجنسیوں میں کام کرتا رہا ہے۔ پھر اس نے کسی ایجنسی کے چیف کو کسی لڑکی کی وجہ سے ہلاک کر دیا جس پر اس کے کوٹ مارشل کا آرڈر کر دیا گیا تو اس نے کسی بڑے کا سہارا لیا۔ اس طرح اس کا کورٹ مارشل تو نہ ہوا البتہ اسے سرکاری ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔ اس کے بعد وہ یہاں جزیرہ ہوائی میں آ گیا۔ یہاں ہاٹ واٹر کلب





ہی اس کی ملکیت ہے"...... راشیل نے جواب دیا۔

"پھر تو اس کے پیچھے جانا حماقت ہی ہے لیکن کیا تم کوئی ایسی ٹپ دے سکتے ہو جس سے اس بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم ہو سکے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ جب میں جانتا ہی نہیں تو کیا بتا سکتا ہوں"۔ راشیل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ بہرحال میں کوئی نہ کوئی ٹپ ڈھونڈ لوں گا"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو اب میں نے تمہیں دوست کہہ دیا ہے اس لئے تم کسی بھی سلسلے میں میری خدمات حاصل کر سکتے ہو۔ جو کچھ میں تمہارے لئے کر سکتا ہوں ضرور کروں گا"...... راشیل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ گڈ بائی"...... ٹائیگر نے اس سے مصافحہ کیا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے اوپر کلب میں پہنچ گیا۔ کلب کے ہال سے گزرتے ہوئے اس نے کاؤنٹر کی طرف دیکھا لیکن اب وہاں وہ رچرڈ موجود نہ تھا۔ ٹائیگر کندھے اچکاتا ہوا کلب سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک خالی ٹیکسی اس کے قریب آ کر رکی تو ٹائیگر نے عقبی دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔

"ہاٹ واٹر کلب چلو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر"...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے ٹیکسی آگے بڑھا دی لیکن ابھی ٹیکسی تھوڑی ہی دور آگے گئی تھی کہ اچانک چٹک کی آواز ٹائیگر کو سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اسے انتہائی تیز بو محسوس ہوئی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کا ذہن بالکل اس طرح تیزی سے تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہو جاتا ہے۔

ختم شد

عمران فریدی سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

# چیف ایجنٹ

مصنف ——— مظہر کلیم ایم۔ اے

ریڈ واٹر —— بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم۔ جس نے مسلم ممالک کی بین الاقوامی کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کا اعلان کردیا اور جس کے خوف سے مسلم ممالک نے کانفرنس میں شرکت سے انکار کردیا۔

کرنل فریدی —— جس نے ریڈ واٹر کے خلاف حرکت میں آنے سے صاف انکار کردیا۔ کیا کرنل فریدی بھی اس سے خوفزدہ تھا —— یا —— ؟

سیٹھ قاسم —— جس پر ریڈ واٹر کا رکن ہونے کا شبہ ظاہر کیا گیا —— کیا واقعی سیٹھ قاسم دہشت گرد تھا۔ یا —— ؟ انتہائی دلچسپ اور قہقہہ آمیز سچویشن۔

ملیکا —— جسے کرنل فریدی کو ایک شخصیت کے حکم پر مجبوراً اپنی ٹیم میں شامل کرنا پڑا۔ وہ شخصیت کون تھی جس کے سامنے کرنل فریدی بھی سر نہ اٹھا سکتا تھا —— ؟

چیف ایجنٹ —— پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق وہ ایجنٹ۔ جسے اکیلا ہی ریڈ واٹر کے خلاف حرکت میں لانا کافی سمجھا گیا —— چیف ایجنٹ کون تھا —— ؟

چیف ایجنٹ —— جس نے ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر اپنی ناقابل یقین کارکردگی۔ بے پناہ ذہانت اور انتہائی برق رفتار اور خوفناک ایکشن کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

چیف ایجنٹ —— جس کی حیرت انگیز کارکردگی کی تعریف کرنل فریدی کو بھی کھلے عام کرنی پڑی۔

میری —— ایک مجرم تنظیم لاؤڈ لافر کی ایجنٹ —— جس نے قدم قدم پر چیف ایجنٹ کا ساتھ دیا لیکن چیف ایجنٹ نے ہر قدم قدم پر اس کی حوصلہ شکنی کی۔ کیوں —— ؟ انتہائی حیرت انگیز، دلچسپ اور منفرد کردار۔

- وہ لمحہ —— جب چیف ایجنٹ اپنی بے پناہ کارکردگی کے باوجود موت کے گرداب میں پھنس گیا اور کرنل فریدی اور عمران دونوں کے چہرے مایوسی اور غم سے لٹک گئے —— کیا چیف ایجنٹ ہلاک ہو گیا —— یا —— ؟
- کرنل فریدی کی ذہانت۔ عمران کی حماقتیں۔ کیپٹن حمید کی شوخیوں اور سیٹھ قاسم کی بوکھلاہٹوں کے ساتھ ساتھ چیف ایجنٹ کی حیرت انگیز اور بے مثال کارکردگی کا شاہکار۔
- انتہائی خوفناک اور بے پناہ تیز رفتار مسلسل ایکشن۔ دل کی دھڑکنوں کو منجمد کر دینے والا سسپنس۔ لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات۔ انتہائی دلچسپیوں اور قہقہوں سے بھرپور صدیوں یاد رہنے والا ایک لافانی شاہکار۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

باساشی کے سلسلے کا دوسرا اور آخری حصہ

• کیا عمران بے بسی کی موت مارا گیا؟ • کیا عمران کی موت اپنے ہی ہم وطنوں کے ہاتھوں لکھی ہوئی تھی؟ • اصل باساشی کون تھی؟ اس کا مشن کیا تھا؟ • فیکٹری میں موجود بے رحم باساشی کا مشن کیا تھا۔؟ کیا وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی؟
• ایکشن، سسپنس اور سراغ رسانی سے بھرپور ایک یادگار کہانی جسے آپ بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

مصنف

# مظہر کلیم
ایم۔ اے

# مادام

شائع ہو گیا ہے

آج ہی طلب فرمائیں

یوسف برادرز پبلشرز، بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار ناول

مصنف۔ مظہر کلیم ایم اے

- جاپان کی سب سے خوفناک تنظیم "باساشی" جس کے نام سے ہی دنیا کی ہر سیکرٹ سروس کانپ اٹھتی تھی۔
- باساشی۔ ایک ایسی تنظیم جو اپنی بے پناہ صلاحیتوں سے اپنا مشن یوں آسانی سے سرانجام دے لیتی تھی کہ اس کے مقابلے میں آنیوالے جاسوس احمقوں کا ٹولہ بنکر رہ جاتے تھے۔
- باساشی جب عمران کے ملک میں پہنچی تو عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان کو یوں محسوس ہوا جیسے سچ مچ وہ اسکے مقابلے میں خس و خاشاک سے زیادہ اہمیت نہ رکھتے ہوں۔
- عمران اور اس کے ساتھی باساشی کی حیرت انگیز کارکردگی سے بُری طرح بوکھلا کر رہ گئے۔
- باساشی ___ جو یقیناً آنکھوں سے سُرمہ چرانے کی حیرت انگیز صلاحیت رکھتی تھی۔
- لیکن عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی نے جب گل کھلانے شروع کئے تو باساشی کو بھی زندگی میں پہلی بار یہ احساس ہوا کہ ان کا مقابلہ بھی کامیابی سے کیا جاسکتا ہے۔

باساشی کیا مشن لے کر آئی تھی ___؟ کیا وہ اپنے خوفناک مشن کو مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئی ___؟ ایکشن اور سسپنس سے بھرپور۔

آج ہی طلب فرمائیں۔ شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز پبلشرز، بکسیلرز پاک گیٹ ملتان


PK7E@HOTMAIL.COM

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر ناول

# لیڈیز آئی لینڈ

مصنف ــــ مظہر کلیم ایم اے

لیڈیز آئی لینڈ ــــ ایک ایسا جزیرہ ــــ جہاں صرف عورتیں رہتی تھیں حکومت بھی عورتوں کی تھی ــــ اور رعایا میں بھی صرف عورتیں ہی شامل تھیں۔

لیڈیز آئی لینڈ ــــ جہاں مردوں کا داخلہ نہ صرف ممنوع تھا بلکہ اسے ناممکن بنا دیا گیا تھا ــــ کیوں ــــ؟

لیڈیز آئی لینڈ ــــ جہاں ایکریمیا اور اسرائیل کی ایک خفیہ سائنسی لیبارٹری کام کر رہی تھی اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے تھے ــــ کیوں ــــ کیا وہ اسے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ــــ یا ــــ؟

لیڈیز آئی لینڈ ــــ جہاں صرف عورتوں کو رکھا ہی اس لئے گیا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں کسی طرح داخل ہی نہ ہو سکے۔

صالحہ ــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نئی رکن ــــ جسے چیف نے لیڈیز آئی لینڈ کی اس خفیہ لیبارٹری کو تباہ کرنے کا پہلا مشن سونپا۔ یہ مشن اس کا ٹیسٹ مشن تھا ــــ کیا صالحہ اس مشن میں کامیاب رہی ــــ یا ــــ؟

لیڈیز آئی لینڈ ــــ جہاں صرف جولیا اور صالحہ نے مشن مکمل کرنا تھا لیکن وہ دونوں پہلے ہی مرحلے میں ناکام رہیں ــــ کیوں ــــ؟ ان کا انجام کیا ہوا ــــ؟

مادام روزی ــــ لیڈیز آئی لینڈ کی انچارج ــــ جو ایکریمیا کی سپر ایجنٹ تھی ــــ کیا وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہونے سے روکنے میں کامیاب ہو سکی ــــ یا ــــ؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی لیڈیز آئی لینڈ میں مشن مکمل کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے ــــ یا ــــ؟

منفرد کہانی۔ حیرت انگیز واقعات،
بے پناہ سسپنس۔ تیز رفتار ایکشن پر
مشتمل ایک شاہکار ایڈونچر

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور یادگار ناول

# ڈینجر لینڈ

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم۔ اے

- ڈینجر لینڈ۔ کافرستان کا ایسا جزیرہ جہاں خوف ناک اور تباہ کن سولہ میزائلوں کا اڈہ تعمیر کیا جا رہا تھا۔
- ڈینجر لینڈ۔ جس کی حفاظت دنیا کی خوفناک جاسوس تنظیم کے۔جی۔بی کر رہی تھی۔
- ڈینجر لینڈ۔ جس کی طرف بڑھنے والے قدموں کے سامنے کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل دیوار بنا ہوا تھا۔
- ڈینجر لینڈ۔ جس کی تباہی کیلئے عمران اور ایکسٹو کی ٹیم آگ کے سمندر میں کود پڑی
- کیا عمران اور اس کے ساتھی ڈینجر لینڈ کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔؟

دنیا کی خوف ناک تنظیم کے۔جی۔بی کافرستانی سیکرٹ سروس۔عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان لرزا دینے والی اعصاب شکن جنگ۔

- ایک ایسی کہانی جس کا ہر لفظ آپ کو چونکنے پر مجبور کر دے گا۔

ناشران :۔ یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان



پے در پے ہنگاموں کا طویل سلسلہ

مسلسل اور نان سٹاپ ایکشن

ہزاروں صفحات پر پھیلا ہوا بے پناہ سسپنس

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یادگار اور لازوال شاہکار

ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے ناقابل فراموش حیثیت کا حامل ہے

## شہرہ آفاق مصنّف جناب مظہر کلیم ایم۔اے کی عمران سیریز

| | | | |
|---|---|---|---|
| انونٹری گرپ | اول | ڈوگو فائٹر | دوم |
| انونٹری گرپ | دوم | سیکرٹ ہارٹ | مکمل |
| بلیک تھنڈر | مکمل | ٹرومین | مکمل |
| کیمپ فائٹ | مکمل | ایکشن گروپ | اول |
| پاکیشیا کلب | مکمل | ایکشن گروپ | دوم |
| سپریم فائٹر | مکمل | بارکی | مکمل |
| جولیانا ٹاپ ایکشن | مکمل | ویل ڈن | مکمل |
| برتھ سٹون | مکمل | سپیشل پلان | مکمل |
| ناواشنگو | مکمل | ڈیزرٹ کمانڈوز | مکمل |
| وڈ کنگ | مکمل | بلڈ ریز | اول |
| واٹر پاور | اول | بلڈ ریز | دوم |
| گریٹ بال | دوم | حشرات الارض | مکمل |
| گریٹ وکٹری | اول | بلیک ایجنٹس | مکمل |
| بلیک پاگوس | دوم | کاریکا | مکمل |
| ڈوگو فائٹر | اول | ہیلی کاٹ | مکمل |

**یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان**

مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز
سی ایگل
مظہر کلیم
ایم اے

فرمائش انشاءاللہ جلد پوری ہو رہی ہے۔ بے فکر رہیں۔ بلیک زیرو پر ایک مکمل اور بھرپور ناول جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں ہو گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شہر کا نام لکھے بغیر محمد الیاس سومرو لکھتے ہیں۔ "مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ طویل عرصہ پہلے کرکٹ کے موضوع پر آپ کا ناول " فاؤل پلے " پڑھا تھا۔ اب جب اخبارات میں کرکٹ کے کھلاڑیوں کے خلاف خبریں آتی ہیں تو مجھے آپ کا ناول یاد آ جاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ کرکٹ کے کھلاڑیوں پر اب جو الزامات لگ رہے ہیں۔ آپ اس سلسلے میں ضرور لکھیں تاکہ حقائق سامنے آسکیں "۔

محترم محمد الیاس سومرو صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس موضوع پر ناول لکھنے کے لئے کہا ہے اس سلسلے میں باقاعدہ عدالتی تحقیقات ہو رہی ہیں اور ان عدالتی تحقیقات کے نتیجے میں یقیناً آپ کی خواہش پوری ہو جائے گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے





کراؤن ایک آفس میں میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک فائل موجود تھی اور وہ اس فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا۔ یہ فائل علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان مشنز کے بارے میں تھی جس میں بلیک تھنڈر کی ایجنسیوں نے کام کیا تھا۔ یہ فائل جوائس نے اسے دی تھی اور کراؤن اس فائل کو پڑھتے ہوئے مسلسل سوچ رہا تھا کہ عمران سے اگر ٹکراؤ ہوا تو واقعی لطف آجائے گا کیونکہ عمران کی ذہانت اور اس کے کام کرنے کا انداز اسے واقعی بے حد پسند آیا تھا۔ ابھی وہ فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کراؤن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کراؤن بول رہا ہوں"...... کراؤن نے کہا۔

"جوائس بول رہی ہوں۔ پوائنٹ تھری پر آجاؤ تمہارے لئے ایک

دلچسپ چیز موجود ہے"...... جوائس کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا چیز ہے"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک آدمی ہے جو بلیک تھنڈر کے بارے میں پوچھ گچھ کرتا پھر رہا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کراؤن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا عمران ہے"...... کراؤن نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس کا کوئی ساتھی لگتا ہے کیونکہ اس کا قدوقامت بہرحال عمران سے مختلف ہے اور پھر وہ جس آسانی سے ہاتھ لگ گیا ہے عمران کم از کم اتنی آسانی سے ہاتھ نہ لگتا"...... جوائس نے کہا۔

"تو پھر میرے وہاں آنے کی کیا ضرورت ہے۔ تم اس سے خود ہی پوچھ گچھ کر لو"...... کراؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو کارروائی اس نے کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اگر عمران نہیں ہے تو عمران سے بہرحال کم بھی نہیں ہے اور اگر وہ ان کا ساتھی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ عمران بھی یہاں پہنچ چکا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس سے پوچھ گچھ کر کے فوری طور پر عمران خلاف ایکشن لے لیا جائے کیونکہ میں اس عمران کو موقع دینے کی ن نہیں ہوں اس لئے تمہیں بلا رہی ہوں کہ پھر تم مجھ سے گلا نہ "...... جوائس نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... کراؤن نے کہا اور ر رکھ کر اس نے فائل بند کر کے میز کی دراز میں رکھی اور پھر اٹھ





کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے ایک کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس کی ایک کوٹھی کو انہوں نے پوائنٹ تھری کا نام دے رکھا تھا۔ یہ جوائس کے گروپ کی ہی کوٹھی تھی۔ کار ڈرائیونگ کے ساتھ ساتھ کراؤن سوچ رہا تھا کہ اگر پکڑا جانے والا عمران کا ساتھی ہے تو پھر وہ یقیناً اکیلا نہیں ہو گا جبکہ جوائس نے اسے اکیلا ہی بتایا تھا۔ بہرحال تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے کوڈ کے مطابق دو بار مخصوص وقفوں سے ہارن بجایا لیکن جب کچھ دیر تک انتظار کے باوجود گیٹ نہ کھلا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر کر اس ستون کی طرف بڑھ گیا جس پر کال بیل کا بٹن موجود تھا۔ اس نے بٹن کو دو بار مخصوص وقفوں سے پریس کیا اور پھر انتظار کرنے لگا لیکن جب پھر بھی کسی نے گیٹ نہ کھولا تو وہ آگے بڑھا اور اس نے چھوٹے گیٹ کو جیسے ہی دبایا گیٹ کھلتا چلا گیا۔ وہ اندر سے بند نہیں تھا۔ کراؤن نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ریوالور نکال کر وہ بڑے چوکنے انداز میں آگے بڑھا کیونکہ اس صورت حال نے اس کی چھٹی حس کو بیدار کر دیا تھا لیکن کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی اور پورچ بھی خالی تھا۔

"کیا مطلب۔ پوائنٹ تھری تو یہی ہے پھر"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور چوکنے انداز میں آگے بڑھنے لگا لیکن کوٹھی کی عمارت تک پہنچتے پہنچتے بہرحال اسے اندازہ ہو گیا کہ کوٹھی

خالی پڑی ہوئی ہے۔ وہ جیسے ہی برآمدے میں پہنچا اچانک اسے عقب میں کسی چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے اس کی ناک سے دھواں سا ٹکرایا۔ یہ دھواں اس کے قدموں کی طرف سے ہی اٹھ کر اوپر آ رہا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کراؤن کچھ سنبھلتا اس کا ذہن بے اختیار کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما اور اس کے احساسات یکلخت کسی گہری دلدل میں جیسے دھنستے چلے گئے۔ پھر جس طرح تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ سا ابھرا اور پھر آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں تو وہ بے اختیار چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے اس کے ذہن کو ایک زور دار جھٹکا لگا کہ اس کا پورا جسم مفلوج ہو چکا ہے۔ صرف اس کی گردن اور سر حرکت میں تھا۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ وہ کہاں ہے اور یہ سب کیا ہے کہ اچانک کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور اس میں سے ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر جوائس لدی ہوئی تھی۔

اس آدمی نے جوائس کو ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر ڈال دیا اور کراؤن جوائس کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ اس کا جسم بھی اس کی طرح مفلوج ہو چکا ہے لیکن جوائس بے ہوش تھی۔

"تم کون ہو"....... کراؤن نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا





لیکن اس آدمی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور آگے بڑھ کر اس نے ہاتھ سے جوائس کا سر پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس نے اس کی ناک اور منہ پر رکھ کر دبا دیا۔

"میں پوچھ رہا ہوں تم کون ہو"....... کراؤن نے اس بار اونچی آواز میں کہا لیکن وہ آدمی اس کی طرف متوجہ ہی نہ ہوا۔ اس کا انداز بالکل ایسا ہی تھا جیسے وہ مکمل طور پر بہرہ ہو۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے جوائس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹایا اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے وہ دروازے کی دوسری طرف جا چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کراؤن کو جوائس کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور کراؤن اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جوائس ہوش میں آ چکی تھی اور اب حیرت سے سر اور گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی لیکن اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ پوری طرح ہوش میں نہ آئی ہو اس لئے باوجود ساتھ بیٹھے ہوئے کراؤن کو دیکھنے کے وہ چونکی نہ تھی لیکن پھر یکلخت وہ چونک پڑی۔

"تم۔ تم کراؤن۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ میرا جسم کیوں مفلوج ہے"....... جوائس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو تم بتاؤ گی کہ یہ سب کیا ہے۔ میں تو تمہاری کال پر پوائنٹ تھری پہنچا تھا کہ اچانک بے ہوش کرنے والی گیس مجھ پر فائر ہوئی اور میں بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے یہاں اس حالت میں ہوش آیا ہے۔ ابھی ایک لمبا تڑنگا آدمی تمہیں یہاں ڈال گیا ہے۔ اس نے

PK7E@HOTMAIL.COM

تمہارے ناک اور منہ کو دبایا تھا اور پھر وہ چلا گیا۔ میں نے اس سے بات کرنے کی بھی کوشش کی لیکن وہ یقیناً مکمل طور پر بہرہ تھا۔ وہ میری طرف متوجہ ہی نہیں ہوا تھا"...... کراؤن نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کچھ کیا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے۔ یہ کمرہ تو پوائنٹ تھری کا نہیں ہے۔ میں نے پوائنٹ تھری سے ہی تمہیں کال کیا تھا۔ تمہیں کال کرنے کے بعد میں اس کمرے میں پہنچی جہاں وہ آدمی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا کہ اچانک باہر سے چٹک چٹک کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر مجھے ہوش ہی نہ رہا اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے"...... جوائس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس وقت ہم دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہیں"...... کراؤن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مگر کیسے"...... جوائس نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں پوائنٹ تھری پر آتے ہوئے راستے میں یہی سوچ رہا تھا کہ پکڑا جانے والا واقعی عمران کا ساتھی ہے تو لامحالہ وہ پاکیشیا رٹ سروس کا آدمی ہوگا اور یہ لوگ اکیلے کام نہیں کرتے اور اب حالات سامنے آئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب کارروائی کے ساتھیوں کی ہے لیکن تم مجھے بتاؤ کہ کیا ہوا تھا۔ وہ آدمی کس ح پکڑا گیا تھا اور تمہیں کیسے اندازہ ہوا کہ وہ عمران کا ساتھی ہے"...... کراؤن نے کہا۔





"میں پوائنٹ تھری پر ہی موجود تھی کہ مجھے اطلاع ملی کہ ایک ایکریمی نوجوان نے یہاں کے ایک مخبری کرنے والے آدمی فرائڈ کے پاس پہنچ کر بھاری رقم کے عوض اس سے بلیک تھنڈر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ چونکہ مجھے معلوم تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اور عمران اکثر ایسے لوگوں کو استعمال کرتے ہیں اس لئے فرائڈ کو پہلے ہی الرٹ کر دیا گیا تھا۔ فرائڈ نے جب اسے مطمئن کر دیا کہ وہ واقعی اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تو وہ چلا گیا اور فرائڈ نے فوراً اس کی پوری تفصیل باہر موجود میرے آدمیوں کو دے دی۔ میرے آدمیوں نے اس پر اچانک حملہ کر دیا اور اسے بے ہوش کر کے وہ قریب ہی ایک پوائنٹ پر لے گئے اور وہاں سے انہوں نے مجھے اطلاع دی تو میں نے انہیں پہلے نگرانی چیک کرنے کا حکم دیا۔ جب مجھے اطلاع مل گئی کہ کوئی نگرانی وغیرہ نہیں ہو رہی تو میں نے اسے پوائنٹ تھری پر کال کر لیا۔ میرے آدمی اسے کار میں ڈال کر یہاں لے آئے۔ راستے میں بھی کوئی نگرانی نہیں ہوئی کیونکہ یہ نگرانی باقاعدہ سرچنگ مشین کے ذریعے چیک کی جا رہی تھی اس لئے یہ بات حتمی تھی کہ نگرانی نہیں ہو رہی اس لئے میں مطمئن ہو گئی۔ پھر میں نے تمہیں کال کیا اور اس کے بعد وہی کچھ میرے ساتھ ہوا جو تم نے مجھے پہلے بتایا ہے"...... جوائس نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ انہوں نے اس بار چکر ہی ایسا چلایا ہے کہ جسم میں

معمولی سی حرکت بھی نہیں ہو رہی۔ دیکھو کب تک اس کا اثر رہتا ہے"...... کراؤن نے کہا اور جوائس نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر انہیں اس طرح بیٹھے ہوئے کافی دیر گزر گئی لیکن نہ ہی کوئی اندر آیا اور نہ ہی انہیں کسی قسم کی کوئی باہر آہٹ سنائی دی لیکن پھر اچانک انہیں باہر سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے باہر کچھ لوگ چل پھر رہے ہوں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو جوائس بے اختیار چونک پڑی۔

" مادام۔ آپ اور یہاں"...... اندر آنے والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ یہ دو آدمی تھے اور کراؤن بھی انہیں جانتا تھا۔ یہ دونوں جوائس گروپ کے آدمی تھے۔

" تم یہاں کیسے آگئے"...... جوائس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مادام۔ ہم آپ کے ساتھ پوائنٹ تھری پر تھے کہ اچانک بے دش ہو گئے۔ پھر جب ہمیں ہوش آیا تو ہم تہہ خانے میں موجود تھے۔ ب ہی لوگ۔ سب کو اکٹھے ہی ہوش آیا تھا۔ تہہ خانے کا دروازہ ی بند نہیں تھا اور نہ ہی ہمیں باندھا گیا تھا۔ ہم باہر آئے تو آپ جود نہ تھیں۔ ویسے پوائنٹ سے کوئی چیز نہیں چرائی گئی۔ ہم نے پ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن آپ کے بارے میں کسی کو ی معلوم نہیں تھا۔ اسی لمحے ایک فون کال آئی۔ بولنے والا کوئی بری تھا۔ اس نے بتایا کہ آپ اور مسٹر کراؤن ریکس کالونی کی



کوٹھی نمبر بارہ بلاک اے میں موجود ہیں۔ آپ دونوں کے جسم مفلوج ہیں اور ساتھ ہی اس نے بتایا کہ اس حالت کو دور کرنے والی دوا کے دو انجکشن بھی سٹنگ روم میں موجود ہیں اور اس کے ساتھ ہی کال ختم ہو گئی۔ ہم نے کال ٹریس کرنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ پبلک فون بوتھ سے کال ہوئی ہے۔ ہم بہرحال یہاں پہنچے تو یہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی البتہ سٹنگ روم میں واقعی ایک ڈبہ موجود تھا جس میں دو انجکشن موجود تھے"...... ایک آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ جلدی سے وہ انجکشن لگاؤ۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی۔ اس حالت میں بیٹھے بیٹھے میری طبیعت ہی خراب ہو گئی ہے"۔ جوائس نے کہا تو وہ آدمی تیزی سے مڑا اور باہر چلا گیا۔

" اس کا مطلب ہے جوائس کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ ڈرامہ کھیلا گیا ہے"...... کراؤن نے کہا۔

" ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے لیکن اس کا مقصد میری سمجھ میں نہیں آیا"...... جوائس نے کہا۔

" وہ شاید ہم دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں سننا چاہتے تھے"...... کراؤن نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوائس کا آدمی انجکشن کا ڈبہ اٹھائے اندر داخل ہوا اور پھر اس نے ڈبے میں سے ایک انجکشن نکالا۔ سرنج میں مٹیالے رنگ کا محلول موجود تھا اور سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی۔ اس آدمی نے سوئی سے کیپ ہٹائی اور

پھر آگے بڑھ کر اس نے جوائس کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔ ظاہر ہے جوائس ان کی گروپ انچارج تھی اس لئے اس نے پہلے جوائس کو ہی انجکشن لگا کر ٹھیک کرنا تھا۔ پھر ڈبے میں سے دوسرا انجکشن نکالا اور اس سرنج میں موجود مٹیالے رنگ کا محلول اس نے کراؤن کے بازو میں انجکٹ کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان دونوں کو ہی اپنے جسموں میں حرکت کے اثرات محسوس ہونے لگے اور چند لمحوں بعد وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"میرا خیال ہے جوائس کہ انہوں نے میرے یا تمہارے جسم میں کہیں کوئی آلہ فٹ کر دیا ہو گا تاکہ وہ ہماری تمام گفتگو چیک کر سکیں اس لئے چیکنگ ضروری ہے"...... کراؤن نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو تو سکتا ہے لیکن کیا یہ لوگ اس قدر ایڈوانس ہو چکے ہیں"...... جوائس نے کہا تو کراؤن بے اختیار ہنس پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ بلیک تھنڈر سے بھی زیادہ ایڈوانس ہے۔ جب تم نے مجھے فون کیا تھا میں اس وقت وہ فائل پڑھ رہا تھا جو تم نے مجھے دی تھی۔ میں اس فائل سے ہی اس نتیجے پر پہنچا ہوں"۔ کراؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ پھر پوائنٹ تھری پر چلتے ہیں۔ وہاں چیکنگ ہو جائے گی"...... جوائس نے کہا اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پوائنٹ تھری پر پہنچ گئے۔ وہاں ان دونوں کے جسموں کو جدید ترین آلات کی مدد سے چیک کیا گیا لیکن کراؤن کا





خدشہ غلط نکلا۔ ان کے جسموں میں کوئی آلہ موجود نہیں تھا۔

"حیرت ہے۔ اب اس ڈرامے کو کیا سمجھنا چاہئے"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی نہ کوئی گیم بہرحال کھیلی گئی ہے جو ہمیں سمجھ نہیں آ رہی"...... جوائس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ دونوں اس وقت ایک دفتر نما کمرے میں موجود تھے۔ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اور جوائس نے دروازہ بند کر کے وہاں نصب مخصوص آلات کو بھی آن کر دیا تھا۔ ان آلات کی موجودگی کی وجہ سے اندر ہونے والی گفتگو کسی طرح بھی باہر سے چیک نہ کی جا سکتی تھی۔

"وہ لوگ ہم پر تشدد کر کے بھی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھ سکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس کی کیا وجہ ہو گی"۔ کراؤن نے کہا۔ اس سارے ڈرامے نے واقعی ان دونوں ٹاپ ایجنٹوں کو ذہنی طور پر بری طرح الجھا دیا تھا۔

"یہ لوگ بہرحال ہم دونوں کے بارے میں بھی کچھ نہ جانتے ہوں گے کیونکہ اس سے پہلے ہمارا ان سے کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا"۔ جوائس نے کہا۔

"اس عمران سے تو میری ملاقات ہو چکی ہے لیکن میں تو یہاں میک اپ میں ہوں اس لئے مجھے بھی وہ لوگ نہیں پہچان سکتے اور میرا میک اپ بھی واش نہیں کیا گیا"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ویسے یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ یہاں مستقل طور پر نے

میک میں آیا تھا اور تب سے اسی میک اپ میں رہا تھا کیونکہ وہ نہیں
چاہتا تھا کہ عمران اسے یہاں دیکھ لے اور ظاہر ہے اس عمران کے
ذریعے اس کے حلیئے کی تفصیل پاکیشیا سیکرٹ سروس تک بھی پہنچ
سکتی تھی۔ ویسے وہ میک اپ میں واقعی ماہر تھا اس لئے اسے یقین تھا
کہ یہ لوگ اس کے میک اپ کو کسی طرح بھی نہ پہچان سکیں گے۔

"کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ بہرحال دیکھو جلد کچھ نہ کچھ سامنے آجائے گا۔
میرا خیال ہے کہ اب یہاں سے چلیں"...... جوائس نے کہا۔

"تم اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ بہرحال اپنی پڑتال جاری
رکھیں"...... کراؤن نے کہا۔

"وہ تو میں پہلے ہی حکم دے چکی ہوں"...... جوائس نے جواب
دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جوائس نے چونک کر رسیور اٹھا
لیا۔

"یس"...... جوائس نے کہا۔

"ناٹی گروپ کا چیف ڈیوڈ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"۔ دوسری
طرف سے پوائنٹ تھری کے انچارج آرتھر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... جوائس نے کہا۔

"یہ ڈیوڈ کون ہے"...... کراؤن نے پوچھا تو جوائس نے اس
انداز میں سر ہلایا جیسے کہہ رہی ہو کہ کال کے بعد وہ تفصیل سے
بتائے گی البتہ اس نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس جوائس بول رہی ہوں"...... جوائس نے کہا۔





"ڈیوڈ بول رہا ہوں مادام"...... ایک آدمی یہاں کے ایک کلب
کے مینجر اور میرے دوست راشیل کے پاس پہنچا۔ وہ کارمن کے
مشہور پیشہ ور گینگسٹر جتیزو کے روپ میں تھا لیکن راشیل کے اس
جتیزو سے بھی گہرے تعلقات تھے اس لئے اسے شک گزرا کہ یہ آدمی
نقلی ہے۔ اس نے اسے بے ہوش کر کے باندھ لیا۔ پھر اس آدمی نے
اسے بتایا کہ وہ کافرستانی ہے اور بلیک تھنڈر کے بارے میں
معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے اور وہ راشیل کے پاس اس لئے آیا ہے
کہ اس سے میرا یعنی ڈیوڈ کا پتہ معلوم کر سکے کیونکہ بقول اس کے
ڈیوڈ کو بلیک تھنڈر کے بارے میں معلومات حاصل ہیں جس پر
راشیل نے مجھے کال کیا لیکن میں موجود نہ تھا۔ پھر اس آدمی نے
حیرت انگیز طور پر اپنے آپ کو رسیوں کی گرفت سے آزاد کرا لیا اور
راشیل پر قابو پا لیا۔ اس نے راشیل سے میرے بارے میں پوچھنے کے
سلسلے میں تشدد بھی کیا لیکن راشیل نے اسے کچھ بتانے سے انکار کر
دیا البتہ اس نے اسے یہ تاثر دے دیا کہ اگر وہ آدمی دوست بن جائے
تو وہ بتا دے گا۔ چنانچہ اس نے راشیل کو رہا کر دیا۔ راشیل نے اسے
صرف اتنا بتایا کہ میری کوئی گرل فرینڈ ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔
بہرحال وہ وہاں سے باہر نکلا تو راشیل نے فوری طور پر باہر موجود
اپنے خاص ٹیکسی ڈرائیور کو ٹرانسمیٹر کال کر کے اس آدمی کا حلیہ بتا
دیا اور اسے بے ہوش کر کے میرے کلب بھجوانے کا کہہ دیا۔ وہ آدمی
جیسے ہی راشیل کے کلب سے باہر نکلا ٹیکسی ڈرائیور نے اسے اپنی

ٹیکسی میں بٹھایا اور پھر اسے ٹیکسی میں موجود مخصوص نظام کے تحت
بے ہوش کر کے میرے کلب چھوڑ گیا۔ راشیل نے میرے آدمی
رونالڈ کو کال کر کے تمام تفصیلات بتا دیں۔ چنانچہ رونالڈ نے اس
بارے میں مجھے کال کیا اور میں اب آپ کو کال کر رہا ہوں تاکہ آپ
سے معلوم کر سکوں کہ اس آدمی کا کیا کرنا ہے"...... ڈیوڈ نے پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ لاؤڈر کی وجہ سے کراؤن بھی اس کی بتائی
ہوئی تفصیل سن رہا تھا۔ اس کے چہرے پر چمک آ گئی تھی۔

" وہ آدمی اب کہاں ہے اور کس حالت میں ہے"...... جوائس
نے پوچھا۔

" وہ میرے کلب ہاٹ واٹر میں موجود ہے اور بے ہوش ہے
مادام"...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہاں کس کی تحویل میں ہے وہ"...... جوائس نے پوچھا۔

" میرے آدمی رونالڈ کی تحویل میں ہے"...... ڈیوڈ نے جواب
دیا۔

" اوکے۔ تم رونالڈ کو کہہ دو کہ وہ میرے آدمی کے حوالے اس
کو کر دے۔ میرے آدمی کا نام آرتھر ہے"...... جوائس نے کہا۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جوائس نے رسیور
رساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر دو نمبر پریس کر
۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی



دی۔

" آرتھر سے بات کراؤ"...... جوائس نے کہا۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس مادام۔ آرتھر بول رہا ہوں مادام"...... چند لمحوں بعد ایک
اور آواز سنائی دی۔

" آرتھر خفیہ راستے سے پوائنٹ سے باہر جاؤ اور ہاٹ واٹر کلب
کے انچارج رونالڈ کے پاس پہنچو۔ وہاں ایک آدمی موجود ہے جو
ہمارے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا تھا۔ وہ بے ہوش ہے
اسے کار میں ڈال کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو اور پھر مجھے وہیں سے
کال کرو اور رپورٹ دو"...... جوائس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جوائس نے رسیور
رکھ دیا۔

" یہ تم نے کتنے پوائنٹ بنا رکھے ہیں"...... کراؤن نے
مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" پانچ پوائنٹ ہیں۔ کیوں"...... جوائس نے چونک کر کہا۔

" ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔ اسے یہیں منگوا لینا تھا کسی دوسرے
پوائنٹ پر لے جانے کی کیا ضرورت تھی"...... کراؤن نے کہا۔

" یہ پوائنٹ ان لوگوں کی نظروں میں ہے اور میں نہیں چاہتی کہ
اس آدمی کو یہاں لایا جائے اور انہیں علم ہو جائے۔ ہو سکتا ہے کہ
عمران علیحدہ کام کر رہا ہو اور اتفاقاً ہاتھ لگ گیا ہو"...... جوائس نے

کہا۔

"نہیں۔یہ آدمی کم از کم عمران نہیں ہو سکتا ورنہ وہ اتنے احمقانہ انداز میں عام غنڈوں کے ہاتھوں نہ پکڑا جا سکتا"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"بہرحال وہ جو کوئی بھی ہے ان کا ہی ساتھی ہے ورنہ وہ بلیک تھنڈر کے بارے میں کیوں معلوم کرتا پھرتا"...... جوائس نے کہا۔

"ہاں۔یہ بات ٹھیک ہے۔میں تو اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ ان لوگوں کو آخر اس قسم کی معلومات کہاں سے مل جاتی ہیں۔یہ ڈیوڈ جو کوئی بھی ہے اسے تمہارے متعلق معلوم ہے اور یہ آدمی ڈیوڈ تک پہنچنا چاہتا تھا۔اس کا مطلب ہے کہ اسے معلوم تھا کہ ڈیوڈ کا تعلق تم سے ہے"...... کراؤن نے کہا۔

"ڈیوڈ یہاں ایک خفیہ گروپ کا انچارج ہے۔اس گروپ کا نام ناٹی گروپ ہے۔یہ گروپ ہونومونو میں موجود بلیک تھنڈر کی ایک خفیہ لیبارٹری سے سب میرین کے لئے مخصوص فیول سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچانے کا کام کرتا ہے"...... جوائس نے کہا تو کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔کیا اس ڈیوڈ کو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کے بارے میں علم ہے"...... کراؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔انہیں معلوم نہیں ہے البتہ انہیں صرف اتنا معلوم ہے





کہ وہ بلیک تھنڈر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے لئے فیول سپلائی کرتے ہیں۔وہ یہ مخصوص فیول ہونومونو میں بلیک تھنڈر کی خفیہ لیبارٹری سے لیتے ہیں اور اسے جزیرہ لاگوسا میں ہاٹ واٹر کلب کے نیچے سٹور کر دیتے ہیں جہاں سے خودکار طریقہ سے فیول سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچ جاتا ہے اور بس اور یہ سارا سیٹ اپ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ اس فیول کی نقل و حرکت پر کوئی مشکوک نہ ہو سکے کیونکہ ناٹی گروپ کا دھندہ بحری سمگلنگ ہی ہے"...... جوائس نے جواب دیا تو کراؤن نے اثبات میں سرہلا دیا۔

جزیرہ ہوائی کے شمال مشرق میں ایک چھوٹی سی کالونی کی ایک کوٹھی کے کمرے میں جولیا بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہی تھی اور ٹہلتے ہوئے اس کی نظریں بار بار ایک سائیڈ پر بنے ہوئے فون کی طرف اٹھ جاتی تھیں لیکن فون کو خاموش دیکھ کر وہ پھر ٹہلنے لگ جاتی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے فون کال کا شدید ترین انتظار ہو اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مارگریٹ بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"رانسن بول رہا ہوں مارگریٹ"...... دوسری طرف سے ایکریمی لہجے میں جواب دیا گیا لیکن جولیا پہچان گئی تھی کہ بات کرنے والا صفدر ہے۔

"اوہ رانسن کافی دیر لگا دی تم نے۔ میں انتہائی بے چینی سے نتیجے





کا انتظار کر رہی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"فنکشن خاصا طویل ثابت ہوا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ جب نتیجہ نکل آئے گا تو آپ کو کال کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پھر کیا نتیجہ نکلا"...... جولیا نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"فنکشن توقع سے بھی زیادہ کامیاب رہا ہے"...... صفدر نے جواب دیا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ وری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری محنت کامیاب رہی ہے"...... جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہم آ رہے ہیں تاکہ نئے فنکشن کے بارے میں منصوبہ بندی کر سکیں"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے آجاؤ۔ پھاٹک کھلا ہوا ہے"...... جولیا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ دانش منزل کے میٹنگ روم میں گو جولیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے ارکان نے دو علیحدہ علیحدہ گروپوں میں ہونو مونو میں جا کر کام کرنے کا پروگرام بنایا تھا اور پھر اس پروگرام کے تحت وہ دو گروپوں میں ایکریمیا پہنچے تھے لیکن وہاں پہنچ کر ان کے درمیان ایک بار پھر ڈسکس

ہوئی اور اس ڈسکس میں پہلا پلان تبدیل ہو گیا اور نیا پلان یہ تھا کہ وہ سب اکٹھے کام کریں اور ان کی لیڈر جولیا ہو گی۔ جولیا نے اس بار عمران کے انداز میں کام کرنے کا پلان بنایا اور پھر اس کے کہنے پر سارے ساتھیوں نے ایکریمیا میں کراؤن کی تلاش شروع کر دی کیونکہ چیف نے انہیں میٹنگ ہال میں جو بریفنگ دی تھی اس میں غالب کردار کراؤن کا تھا اور کراؤن نے ہی پاکیشیا سے سی ایگل کو اغوا کیا تھا اس لئے جولیا سمیت سب کو یقین تھا کہ کراؤن ایس ایس سیکشن کا اہم آدمی ہے۔ اگر اسے پکڑ لیا جائے تو اس سے کوئی نہ کوئی اہم ٹپ مل سکتی ہے اور پھر وہاں دو روز کی محنت کے بعد انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ کراؤن کو ایک لڑکی جوائس کے ساتھ جزیرہ ہوائی جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ وہ چارٹرڈ پرواز سے گئے ہیں جس پر چارٹرڈ کمپنی کے ایئرپورٹ سے انہیں کراؤن اور اس لڑکی جوائس کے حلیوں کے بارے میں معلومات مل گئیں اور وہ وہاں سے سیاحوں کے کاغذات پر یہاں جزیرہ ہوائی پہنچ گئے۔ یہاں انہوں نے یہ عمارت کرائے پر حاصل کر لی اور دو کاریں بھی۔ پھر یہاں انہوں نے کراؤن کے ساتھ ساتھ اس لڑکی جوائس کو بھی تلاش کرنا شروع کر دیا اور جلد ہی کیپٹن شکیل نے یہ معلوم کر لیا کہ جوائس کا یہاں باقاعدہ یک گروپ ہے اور جوائس یہاں کی زیر زمین دنیا میں وائٹ کیٹ کے نام سے مشہور ہے اور انتہائی خطرناک سمجھی جاتی ہے۔ اس روپ کے بارے میں کوئی تفصیلات نہ مل سکیں تو پھر جولیا نے





باقاعدہ ایک پلان بنایا۔ ایکریمیا سے آتے ہوئے جولیا نگرانی اور سرچنگ کے انتہائی جدید ترین سامان کے ساتھ ساتھ جدید ترین اسلحہ بھی خرید لائی تھی۔ چونکہ جزیرہ ہوائی میں سیاحوں کے سامان کی چیکنگ نہ ہوتی تھی اس لئے کسی نے ان کا سامان چیک نہ کیا تھا اور جولیا نے اس پلان پر یہاں عمل شروع کر دیا اور اب صفدر نے جو کال کی تھی اس کے مطابق اس نے یہی کہا تھا کہ جولیا کا پلان بے حد کامیاب رہا ہے اس لئے جولیا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ سب پہنچ گئے۔

"جلدی بتاؤ کیا ہوا۔ تفصیل سے بتاؤ"...... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا تو سب اس کی بے چینی پر ہنس پڑے۔

"تم پر بھی اس عمران کا اثر ہو گیا ہے مس جولیا۔ خواہ مخواہ اتنا لمبا چکر چلایا ہے تم نے۔ میں تو سخت بور ہوا ہوں لیکن چونکہ پلان تمہارا تھا اس لئے مجھے خاموش رہنا پڑا"...... تنویر نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا میرا پلان ناکام رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ نہیں مس جولیا۔ تنویر کی فطرت تو آپ جانتی ہیں اس لئے اس نے ایسی بات کی ہے۔ آپ کا پلان توقع سے بھی زیادہ کامیاب رہا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"تو پھر جلدی سے بتاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"ہم نے آپ کے پلان کے مطابق کیپٹن شکیل کو چارہ بنایا۔ اس
نے مختلف ہوٹلوں میں بلیک تھنڈر کے بارے میں معلومات حاصل
کرنا شروع کر دیں جبکہ ہم نے اس کی نگرانی شروع کر دی اور پھر
توقع کے عین مطابق کیپٹن شکیل کو بے ہوش کر دیا گیا۔ وہ اسے
ایک کار میں ڈال کر لے گئے۔ ہم نے کار کے بمپر کے نیچے ایس آر ون
لگا دیا اس طرح ہمیں براہ راست نگرانی نہ کرنی پڑی اور یہ کار ایک
کالونی کی کوٹھی میں گئی تو اس کی نشاندہی ہو گئی۔ ایس آر ون کی مدد
سے ہم وہاں پہنچ گئے۔ ایس آر ون نے کوٹھی کے اندر ہونے والی
تمام گفتگو ہم تک پہنچا دی جو ان کا پوائنٹ تھری تھا۔ وہاں سے
جوائس کو کال کی گئی۔ جوائس کہیں قریب ہی موجود تھی۔ وہ وہاں
پہنچ گئی اور پھر جوائس نے کراؤن کو کال کیا۔ ہم نے کراؤن کے پہنچنے
سے پہلے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر ان سب
کو جوائس سمیت اس کوٹھی کے تہہ خانے میں بند کر دیا اور خود باہر آ
گئے۔ کچھ دیر بعد کراؤن کی کار وہاں پہنچ گئی۔ کراؤن جب اندر گیا تو
ہم نے کراؤن پر بھی گیس فائر کر دی۔ کراؤن بھی بے ہوش ہو گیا تو
جوائس اور کراؤن دونوں کے جسموں کو مفلوج کرنے والے انجکشن
لگا کر انہیں پوائنٹ تھری سے نکال کر ایک اور خالی عمارت میں پہنچا
دیا گیا۔ اس عمارت میں بھی سپر ٹی آئی ٹی لگا دی گئی تھی اس طرح
ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سن لی گئی اور جب ہمیں یقین ہو
گیا کہ ان کے ذہن ہمارے پلان کے مطابق الجھ گئے ہیں تو ہم نے ان





کے پوائنٹ تھری میں نصب سپر ٹی آئی ٹی کو نہ صرف آن کر دیا بلکہ
وہاں اس کی مدد سے تہہ خانے میں موجود جوائس کے ساتھیوں کو
بھی ہوش دلایا اور پھر وہاں کال کر کے انہیں بتا دیا گیا کہ جوائس اور
کراؤن کہاں موجود ہیں اور کس طرح ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ
لوگ وہاں پہنچے اور انہیں ٹھیک کر کے واپس پوائنٹ تھری پر لے
آئے۔ ان کے خصوصی آفس میں موجود سپر ٹی آئی ٹی کی مدد سے ہم
نے ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنی اور وہاں ایک اور
انکشاف ہوا کہ کوئی اور آدمی بھی بلیک تھنڈر کو ٹریس کرتا ہوا پکڑا
گیا ہے اور وہ یہاں ہوائی میں کسی ہاٹ واٹر کلب میں بے ہوشی کے
عالم میں موجود ہے۔ اس کی رپورٹ کسی ڈیوڈ نے جوائس کو دی
جس پر جوائس نے اسے ہدایت کی کہ اس کا آدمی آرتھر وہاں آئے گا
اور اپنا نام بتائے گا تو یہ آدمی اس کے حوالے کر دیا جائے جس پر میں
نے فوری طور پر صدیقی اور چوہان کو وہاں بھجوا دیا تاکہ اس آرتھر کے
پہنچنے سے پہلے وہ جو بھی ہے اسے لے آئیں۔ چنانچہ یہ دونوں اسے لے
آئے تو معلوم ہوا کہ وہ ٹائیگر ہے اور اکیلا یہاں آیا ہوا ہے اور پھر
اس رپورٹ کے بعد جوائس اور کراؤن کے درمیان جو بات چیت
ہوئی اس نے ہمارا سارا مسئلہ حل کر دیا۔ ان کے درمیان ہونے
والی بات چیت سے معلوم ہوا کہ ڈیوڈ جس نے انہیں ٹائیگر کے
بارے میں اطلاع دی تھی، کا ایک گروپ ہے جس کا نام ناٹی گروپ
ہے اور وہ بحری سمگلنگ کا دھندہ کرتا ہے اور وہ ہونو مونو کے کسی

جزیرے میں واقع بلیک تھنڈر کی کسی لیبارٹری سے سب میرین کے لئے خصوصی فیول سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچاتا ہے لیکن اس کا طریقہ یہ رکھا گیا ہے کہ وہ یہ فیول جزیرہ ہوائی سے شمال مشرق کی طرف تقریباً ساٹھ میل کے فاصلے پر ایک اکیلے جزیرے لاگوسا میں ہاٹ واٹر کلب کے نیچے جمع کیا جاتا ہے جہاں سے خود کار طریقے سے اسے سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچایا جاتا ہے۔ اس طرح یہ معلوم ہو گیا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر اس جزیرے کے قریب کہیں سمندر میں واقع ہے اور اس کا صحیح سراغ لاگوسا سے ہی مل سکتا ہے۔ ٹائیگر نے بھی ہمیں یہی بتایا ہے کہ عمران نے بھی یہی رپورٹ حاصل کی تھی اور اس نے اسے اس لئے بھیجا تھا کہ وہ اس نائٹ گروپ کے بارے میں اس کی آمد سے پہلے بنیادی معلومات حاصل کر سکے"...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب ٹائیگر کہاں ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں نے اسے ساتھ آنے کا کہا تھا لیکن اس نے کہا کہ اسے عمران نے حکم دیا ہوا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ مل کر کام نہ کرے اس لئے وہ نیا میک اپ کر کے واپس چلا گیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ یہاں کے ہوٹل ساگوشا میں رہ رہا ہے اور ضرورت پڑنے پر اس سے رابطہ ہو سکتا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں لاگوسا جزیرے پر پہنچنا چاہئے۔ ویری گڈ"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔





"لیکن اس ساری چکر بازی کی بجائے یہی بات ہم اس جوائس پر تشدد کر کے بھی معلوم کر سکتے تھے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں تنویر۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے ان سے ہم کسی صورت بھی اپنے مطلب کی معلومات حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ دوسری بات یہ کہ اب ان دونوں کو کسی صورت بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہم نے معلومات حاصل کر لی ہیں اس لئے یہ ہمیں جزیرہ ہوائی میں ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے جبکہ ہم اس دوران لاگوسا پہنچ کر آگے بڑھ چکے ہوں گے اور چونکہ یہ لوگ یہاں موجود ہوں گے اس لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ ہم صحیح مقام تک پہنچ گئے ہیں ورنہ انہیں لازماً پوچھ گچھ کے بعد ہلاک کرنا پڑتا اور ان کے ہلاک ہونے کی خبر لامحالہ سیکشن ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جاتی اور وہ مزید الرٹ ہو جاتے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہر حال جو کچھ بھی ہے یہ پلان چونکہ مس جولیا کا تھا اس لئے میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا"۔ تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"شکریہ تنویر۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ڈائریکٹ ایکشن کے قائل ہو لیکن بعض جگہ پر ڈائریکٹ کی بجائے ان ڈائریکٹ ایکشن کام دیتا ہے۔ اب دیکھو ہم نے بہر حال کچھ نہ کچھ معلوم کر لیا ہے جبکہ اس جوائس اور کراؤن کو ہمارے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے ٹائیگر کو یہ ساری تفصیل بتا دی ہے یا نہیں"۔ جولیا نے تنویر سے بات کرنے کے بعد صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ ہم نے اسے یہ بتایا تھا کہ ہم یہاں کے ایک گروپ کی نگرانی کر رہے تھے کہ اس کے بارے میں معلوم ہوا اور ہم نے اسے وہاں سے نکال لیا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"گڈ۔ میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ عمران کو ہمارے اس پلان اور اس کے نتیجہ کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے اور ہم اس سے پہلے اپنا مشن مکمل کر لیں"...... جولیا نے کہا۔

"یس مس جولیا۔ اس بار عمران کو بھی معلوم ہو جانا چاہیئے کہ سیکرٹ سروس اس کے بغیر بھی یہ اہم مشن مکمل کر سکتی ہے"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے لیکن اب یہاں سے لاگوسا جانے کے بارے میں کیا ہو گا۔ کیا وہاں پروازیں جاتی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے یہاں آنے سے پہلے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ لاگوسا اصا معروف جزیرہ ہے۔ وہاں بھی سیاحوں کی آمدورفت رہتی ہے اس لئے وہاں باقاعدہ چارٹرڈ پروازیں بھی جاتی ہیں اور عام پروازیں بھی لن احتیاط کے طور پر میں نے عام فلائٹ پر بکنگ فون پر کرا لی ہے۔ دو گھنٹے بعد پرواز جائے گی"...... صفدر نے کہا۔

"گڈ۔ تو پھر تیاری کر لو۔ اب ہمارا یہاں کوئی کام نہیں رہا"۔ لیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔





جزیرہ ہوائی کے ہوٹل ساگوشا کے سامنے ٹیکسی رکی اور عمران جو ایکریمین میک اپ میں تھا ٹیکسی سے نیچے اترا اور پھر ٹیکسی میں موجود اپنا بیگ اٹھا کر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرائے کی رقم اور ٹپ دی اور بیگ اٹھائے وہ ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل ہو گیا۔ یہ متوسط درجے کا ہوٹل تھا اور یہاں گو سیاحوں کی کافی تعداد موجود تھی لیکن یہ سیاح بھی اپنے لباس اور انداز سے متوسط طبقے کے ہی لگتے تھے۔ جزیرہ ہوائی میں ہوٹل ساگوشا سستا ہونے کی وجہ سے ایکریمیا تک مشہور تھا اس لئے متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے سیاح ہمیشہ اسی ہوٹل کا رخ کرتے تھے۔ یہ ہوٹل پانچ منزلہ تھا لیکن اس کے باوجود سیاحوں سے تقریباً ہر وقت بھرا ہی رہتا تھا البتہ یہ اور بات تھی کہ سیاح چونکہ زیادہ دیر تک قیام نہ کرتے تھے اس لئے یہاں لوگ مسلسل آتے جاتے رہتے تھے۔ عمران ایک کاؤنٹر پر پہنچ گیا اور پھر اسے

PK7E@HOTMAIL.COM

دوسری منزل پر کمرہ مل گیا۔ چند لمحوں بعد عمران اس کمرے میں موجود تھا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر جیب سے ایک مخصوص ساخت کا لائٹر نکال کر اسے جلایا۔ لائٹر چند لمحوں تک مسلسل جلتا رہا۔ پھر اس نے اسے بند کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔ یہ انتہائی جدید انداز کا گائیکر تھا۔ اگر یہاں کوئی ڈکٹا فون یا اس ساخت کا آلہ ہوتا تو لائٹر کے شعلے کا رنگ تبدیل ہو جاتا کیونکہ اس لائٹر میں ایسی گیس استعمال کی جاتی تھی جس کے جلنے سے مخصوص ریز نکل کر ہر جگہ پھیل جاتی تھیں اور اگر کوئی آلہ ہوتا تو یہ ریز اس سے ٹکرا کر واپس شعلے میں آ جاتیں اور اس کا رنگ تبدیل کر دیتیں ورنہ وہ واپس نہ آتی تھیں۔ اس طرح صرف لائٹر جلانے سے ہی کمرہ چیک ہو جاتا تھا۔ عمران نے لائٹر جیب میں ڈالا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے فون ایکس چینج کے مخصوص نمبر پریس کر دیئے جو کمرے کے کارڈ پر جو اسے کاؤنٹر پر دیا گیا تھا، موجود تھے۔

"یس سر"....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"تھرڈ سٹوری کے روم نمبر الیون میں مسٹر مائیکل سے بات کرنی ہے"....... عمران نے کہا۔ اس نے اپنا کمرہ نمبر نہ بتایا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کی کال سے ہی آپریٹر کو معلوم ہو گیا تھا کہ کس روم سے کال کی جا رہی ہے۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر"....... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔





"یس"....... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل سے بات کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں جانس بول رہا ہوں۔ جانسن راتھر"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ پہنچ گئے ہیں"....... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہاں۔ کمرہ نمبر اٹھاسی دوسری منزل پر آ جاؤ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھولا تو ایک ایکریمین نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ ٹائیگر تھا۔ اس کے اندر آتے ہی عمران نے دروازہ بند کر دیا۔

"تمہیں تو کارمن میک اپ میں ہونا چاہئے تھا"....... عمران نے کہا۔

"میں کارمن میک اپ میں ہی تھا لیکن پھر حالات ایسے ہو گئے کہ مجھے ایکریمین میک اپ کرنا پڑا"....... ٹائیگر نے کہا۔

"کیسے حالات"....... عمران نے چونک کر پوچھا تو ٹائیگر نے جنیزو کے میک اپ میں راشیل تک پہنچنے اور پھر ٹیکسی میں بیٹھتے ہی بے ہوش ہو جانے کی تمام تفصیل بتا دی۔

"پھر کیا ہوا"....... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے جب ہوش آیا تو میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں

تھا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ وہ یہاں کہاں۔ انہوں نے تو جزائر ہونومونو میں جانا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ یہاں موجود ہیں باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تو کیا انہوں نے تمہیں بے ہوش کیا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں باس۔ صفدر نے جو کچھ بتایا اس کے مطابق انہوں نے یہاں بلیک تھنڈر کے دو ایجنٹوں کراؤن اور جوائس کو ٹریس کر لیا اور ان کے اڈے میں کوئی خصوصی آلہ لگا دیا۔ وہاں کال آئی جس میں انہیں میرے متعلق بتایا گیا تو صفدر کو علم ہو گیا۔ چنانچہ جوائس کے آدمیوں کے پہنچنے سے پہلے صفدر نے مجھے وہاں سے جوائس کے کسی آدمی کے روپ میں نکلوا لیا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اچھا۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے یہاں اچھا خاصا ال پھیلا رکھا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ وہ ایک عمارت میں موجود تھے جہاں سوائے مس لیا کے باقی سب موجود تھے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" باقی سب سے کیا مطلب ہے تمہارا۔ انہوں نے تو دو گروپوں ں کام کرنا تھا"...... عمران نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں ا۔

" وہاں سب موجود تھے باس۔ گو وہ سب میک اپ میں تھے لیکن





بہرحال میں انہیں پہچان گیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے پلان بدل لیا ہے ا اب وہ اکٹھے کام کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے لیکن مزید کیا معلوم ؛ ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں نے صفدر سے پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن صفدر ۔ ٹال دیا۔ میں اصرار تو نہ کر سکتا تھا البتہ میں نے یہ معلوم کر لیا ۔ کہ وہ سب یہاں سے جا چکے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" جا چکے ہیں۔ کہاں"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

" وہ یہاں سے ساٹھ کلومیٹر دور واقع ایک اور جزیرے لاگوسا گئے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے ایک ویٹر کے ذریعے اطلاع ملی کہ ایئرپورٹ پر ایک ایسا آدمی ہے جس کا تعلق جوائس سے ہے کیونکہ جوائس کے بارے میں معلوم ہونے کے بعد میں نے ڈیوڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ترک کر دی تھیں کیونکہ ڈیوڈ نے جوائس کو ہی میرے بارے میں رپورٹ دی تھی۔ اس لحاظ سے جوائس اس ڈیوڈ سے زیادہ اس معاملے میں باخبر ثابت ہو سکتی تھی۔ جب میں وہاں ایئرپورٹ پہنچا تو میں نے مس جولیا، صفدر اور باقی تمام ساتھیوں کو وہاں دیکھا تو میں چونک پڑا کیونکہ میں نے میک اپ تبدیل کر لیا تھا اس لئے وہ مجھے نہ پہچان سکے۔ پھر میرے سامنے ہی وہ لاگوسا کی فلائٹ پر سوار ہو کر چلے

گئے۔ ان کا سامان بھی ان کے ساتھ تھا۔ جس آدمی سے میں ملنے گیا
تھا وہ مجھے نہ ملا کیونکہ وہ ایکریمیا گیا ہوا تھا اس لئے میں واپس آ
گیا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جس کمرے میں تم ہو یہ کمرہ تو میں نے مائیکل کے نام سے بک
کرایا تھا جبکہ تم جنیزو کے روپ میں آئے تھے تو کیا اسی کمرے میں
ٹھہرے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں باس۔ اس نام سے میں نے علیحدہ کمرہ بک کرا لیا تھا"۔
ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" جولیا اور اس کے ساتھیوں کا لاگوسا چلے جانے کا مطلب ہے کہ
انہیں کوئی خاص کلیو ملا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے باس کہ انہوں نے اس جوائس اور کراؤن سے
اس بارے میں معلوم کر لیا ہوگا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو چھپانے کے
لئے لاگوسا شفٹ ہو گئے ہوں تاکہ وہاں سے نئے ناموں اور نئے
ے اپ کے ساتھ واپس آ سکیں۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ
ن ہیڈ کوارٹر لاگوسا کے قریب نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو
ر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا آپ کو معلوم ہے باس کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔
ر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ وہ ہونو مونو جزیرے کے قریب ہے۔ ٹرانسمیٹر فریکونسی





سے تو یہی معلوم ہوا ہے لیکن اب جولیا اور اس کے ساتھیوں کی
کارروائی کے بعد مجھے مزید چیکنگ کرنا ہوگی"...... عمران نے کہا اور
اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

" یہ رونالڈ ہاٹ واٹر کلب کا انچارج ہے ناں۔ یہی بتایا ہے ناں
تم نے"...... عمران نے کہا۔

" یس باس اور وہ ڈیوڈ کا خاص آدمی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ وہاں چلتے ہیں۔ اب اس رونالڈ کو گھیرنا ہوگا۔
وہ ڈیوڈ کا خاص آدمی ہے اور ڈیوڈ کا تعلق کراؤن اور جوائس سے ہے تو
اس کا مطلب ہے کہ ان سب کا تعلق براہ راست بلیک تھنڈر سے
ہی ہے"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آ
گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھے ہاٹ واٹر کلب کی طرف
بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ڈرائیور نے انہیں ہاٹ
واٹر کلب کی شاندار عمارت کے مین گیٹ پر لے جا کر ڈراپ کر دیا۔
ہاٹ واٹر کلب خاصی بڑی اور شاندار عمارت میں واقع تھا۔ وہاں البتہ
سیاحوں کے ساتھ ساتھ زیر زمین دنیا کے افراد بھی خاصی تعداد میں
نظر آ رہے تھے۔ ہال میں داخل ہو کر عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ
گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔

" یس سر"...... کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی نے مسکراتے ہوئے عمران
سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" رونالڈ سے کہیں کہ ہیڈ کوارٹر سے جانسن آرتھر اور رچرڈ آئے ہیں"....... عمران نے ایکریمی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بے حد سنجیدہ تھا۔

" ہیڈ کوارٹر سے۔ کیا مطلب جناب"....... لڑکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ناٹی گروپ کا ہیڈ کوارٹر جو ایکریمیا میں ہے"....... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو لڑکی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔ اس نے جلدی سے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

" باس میں کاؤنٹر سے میگی بول رہی ہوں۔ ہیڈ کوارٹر سے جناب جانسن آرتھر اور رچرڈ تشریف لائے ہیں"....... میگی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" جی سر۔ یس سر"....... دوسری طرف سے کچھ سن کر اس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر موجود ایک نوجوان کو بلایا۔

"یس مس"....... نوجوان نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

" باس کے مہمانوں کو باس کے سپیشل آفس میں پہنچا دو"۔ لڑکی نے اس نوجوان سے کہا۔

"آئیے سر"....... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران





نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے نیچے بنے ہوئے ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ وہاں ایک تنگ سی راہداری میں چار مسلح افراد موجود تھے۔ اس راہداری کا اختتام ایک بند دروازے پر ہوا۔ دروازے کے ساتھ ہی دیوار میں ایک فون سیٹ ہک کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ اس نوجوان نے فون سیٹ ہک سے علیحدہ کیا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

" مہمان پہنچ گئے ہیں باس"....... اس نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس"....... اس نوجوان نے دوسری طرف سے جواب سن کر اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور واپس ہک سے لٹکا دیا۔ اس کے ساتھ ہی بند دروازہ خود بخود کھل گیا۔

"تشریف لے جائیے جناب"....... نوجوان نے کہا۔

" تھینک یو"....... عمران نے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر بھی تھا۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ کمرے میں ایک بڑی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک چوڑے چہرے والا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" میرا نام رونالڈ ہے جناب۔ آپ نے اپنی آمد کی کوئی پیشگی اطلاع ہی نہیں دی"....... اس نوجوان نے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ہی ایسی ملی ہے کہ ہمیں اچانک آنا پڑا۔ میرا نام جانسن آرتھر ہے اور یہ ہیں مسٹر رچرڈ"....... عمران نے قدرے سرد مہرانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے بھی اسی انداز میں مصافحہ کیا تھا۔

"فرمائیے کیسی اطلاع ہے"....... رونالڈ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ وہ اب ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"کیا یہ کمرہ محفوظ ہے"....... عمران نے کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ ہر لحاظ سے محفوظ ہے"....... رونالڈ نے جواب دیا۔

"مسٹر رونالڈ۔ وہ آدمی جو بلیک تھنڈر کے بارے میں پوچھتا ہوا پروٹو کلب کے راشیل کے پاس پہنچا تھا اور راشیل نے جسے بے ہوش کر کے یہاں بھجوایا تھا وہ اب کہاں ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو رونالڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"لیکن ہیڈ کوارٹر کو کیسے یہ اطلاع مل گئی"....... رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر، ہیڈ کوارٹر ہوتا ہے مسٹر رونالڈ۔ اگر وہ باخبر نہ رہے تو پھر وہ ہیڈ کوارٹر کیسے ہو سکتا ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری سٹرینج۔ بہرحال وہ آدمی غائب ہو گیا ہے۔ میں نے چیف ڈیوڈ کو اطلاع دی تھی۔ چیف ڈیوڈ نے جوائس کو اور جوائس





نے کہا کہ وہ اپنا آرتھر نام کا آدمی بھیج رہی ہے اس کے حوالے اس آدمی کو کر دیا جائے۔ پھر آرتھر آ گیا اور میں نے وہ آدمی اس کے حوالے کر دیا اور وہ چلا گیا۔ کچھ دیر بعد ایک اور آدمی آیا اور اس نے اپنا نام آرتھر بتایا اور آدمی حوالے کرنے کے لئے کہا تو میں بے حد حیران ہوا۔ جب میں نے اسے صورت حال بتائی تو اس نے یہاں سے مادام جوائس کو کال کیا۔ مادام جوائس نے بتایا کہ اس کا آدمی آرتھر تو یہی ہے لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ وہ نقلی آرتھر نجانے کون تھا۔ بہرحال ابھی تک ان دونوں کی تلاش جاری ہے لیکن ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا"....... رونالڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ڈیوڈ اب کہاں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"جی وہ اپنے خفیہ آفس میں ہیں"....... رونالڈ نے جواب دیا۔

"اس نے اس بارے میں اب تک کیا کیا ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"انہوں نے کیا کرنا ہے۔ ان دونوں آدمیوں کو ہم نے ہی تلاش کرنا ہے۔ ادھر مادام جوائس کا گروپ بھی انہیں تلاش کر رہا ہے"۔ رونالڈ نے جواب دیا۔

"لیکن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی ہے کہ وہ دونوں آدمی لاگوسا جزیرے میں دیکھے گئے ہیں۔ کیا آپ نے وہاں چیکنگ کی ہے"۔ عمران نے کہا تو رونالڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت

انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" لاگوسا۔ نہیں وہاں تلاش کرنے کا کیا تعلق۔ ہم تو انہیں یہیں تلاش کر رہے ہیں"....... رونالڈ نے کہا۔

" حالانکہ آپ کو وہاں بھی تلاش کرنا چاہئے تھا کیونکہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ آپ فیول لاگوسا میں سٹور کرتے ہیں جہاں سے بلیک تھنڈر کا سب سیکشن خودکار طریقے سے حاصل کرتا ہے اور یہ آدمی بہرحال بلیک تھنڈر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں ہی تھا"۔ عمران نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے جناب۔ فیول تو واقعی لاگوسا میں ہی سٹور کیا جاتا ہے لیکن بلیک تھنڈر کا سیکشن ہیڈ کوارٹر تو وہاں نہیں ہے"....... رونالڈ نے کہا۔

" کیا مطلب۔ اب تم مجھ سے بھی جھوٹ بولو گے۔ ہیڈ کوارٹر سے بھی"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" حیرت ہے کہ آپ کا تعلق ہیڈ کوارٹر سے ہے اور آپ کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ بلیک تھنڈر کا سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ آپ مجھے اپنے کاغذات دکھائیں"....... رونالڈ کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

" یہ چیکنگ آپ کو پہلے ہی کر لینی چاہئے تھی۔ بہرحال اب بھی آپ نے بروقت بات کی ہے"....... عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔





" کیا۔ کیا مطلب"....... رونالڈ نے یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی عمران اور ٹائیگر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" ہیڈ کوارٹر سے جواب طلب کرنے کی کوشش کی ہے تم نے اس لئے"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رونالڈ کوئی جواب دیتا عمران کا دوسرا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور مڑی ہوئی انگلی کی ہک کی ضرب پوری قوت سے رونالڈ کی کنپٹی پر پڑی اور وہ چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران کی لات گھومی اور دوسری ضرب پر رونالڈ نے ہاتھ پیر چھوڑ دیئے۔ وہ ساکت ہو گیا تھا۔

" دروازہ اندر سے بند کر دو ٹائیگر۔ اب اس کی زبان کھلوانی پڑے گی۔ بہرحال یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع سے واقف ہے"....... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے جھک کر قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے رونالڈ کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھینچ کر صوفے کی کرسی پر ڈال دیا۔

" اس کا کوٹ اس کی پشت کی طرف سے نیچے کر دو اور خود اس کی پشت پر کھڑے ہو جاؤ تاکہ یہ اٹھ نہ سکے"....... عمران نے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر جو رونالڈ کی پشت پر موجود تھا اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر رونالڈ کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد رونالڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے۔ تھوڑی دیر بعد رونالڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے اور کاندھے جھٹک کر کوٹ ٹھیک کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی دونوں کوششیں ہی ناکام ہو گئیں۔ ٹائیگر نے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے نہ دیا تھا اور کوٹ ظاہر ہے اب اس طرح جھٹکوں سے اوپر نہ ہو سکتا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھو رونالڈ۔ میں ریوالور کے چیمبر سے تمام گولیاں تمہارے سامنے نکال رہا ہوں"...... عمران نے شعبدہ باز کی طرح کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کا چیمبر کھولا اور پھر اس میں موجود گولیاں دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر پلٹ دیں۔

"اب یہ چیمبر خالی ہے لیکن میں ایک گولی اس میں ڈالوں گا اور چیمبر گھما دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ حربے کسی اور پر استعمال کرنا۔ میں نے خود ایسے حربے ہزاروں بار استعمال کئے ہوئے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ چیمبر خالی





ہے"...... رونالڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر پہلے چیک کرا دیتا ہوں"...... عمران نے جو اس دوران چیمبر بند کر کے اسے گھما چکا تھا ریوالور کا رخ ایک صوفے کے گدے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ چٹک کی آواز سنائی دی اور گولی نہ نکلی لیکن عمران مسلسل ٹریگر دباتا چلا گیا۔ تیسری بار زوردار دھماکہ ہوا اور گولی صوفے کے دبیز گدے کو پھاڑتی ہوئی اندر غائب ہو گئی۔

"دیکھا تم نے۔ یہ شعبدہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر چیمبر کھول کر اس نے بڑے اطمینان سے ایک اور گولی اس میں ڈالی اور چیمبر کو گھما دیا۔ رونالڈ کا چہرہ گولی چلتے دیکھ کر زرد پڑ گیا تھا۔

"اب صرف اتنا بتا دو کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے لیکن یہ سن لو کہ جو کچھ تم بتاؤ گے اسے کنفرم بھی کیا جائے گا"...... عمران نے ریوالور کا رخ رونالڈ کے سینے کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن تم کون ہو۔ کون ہو تم"...... رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسے چھوڑو اور سنو اگر تم گولی چلنے سے پہلے بتا دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اور جس طرح پہلے تم اس آدمی کو تلاش کر رہے ہو بے شک ہمیں بھی تلاش کر لینا اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر

گولی تمہارے دل میں اتر گئی تو تمہاری لاش کو بلیک تھنڈر والوں نے عزت و احترام سے دفن نہیں کرنا بلکہ کسی گڑھے میں پھینک دینا ہے۔ اتنی بڑی تنظیم کی نظروں میں تم جیسے لوگوں کی حیثیت کیڑے مکوڑوں سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں صرف تین بار گنوں گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور فقرہ ختم کرتے ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔ اس کے چہرے پر انتہائی بے رحمی اور سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ۔ پہلے مجھے حلف دو کہ اگر میں بتا دوں تو تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے اور کسی کو بتاؤ گے بھی نہیں"...... رونالڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ حلف بھی دیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ اونچا کر کے اس نے باقاعدہ حلف دے دیا۔

"اوکے تو پھر سن لو کہ ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر جنوبی بحر اوقیانوس کے مشہور جزیرے مالدن کے نیچے ہے۔ مالدن کافی بڑا جزیرہ ہے اور بلیک تھنڈر نے انتہائی جدید ترین ٹیکنالوجی کی مدد سے اس جزیرے کے نیچے کے حصے کو خالی کر کے اس میں سیکشن ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے"...... رونالڈ نے کہا تو عمران کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی جزیرے کو نیچے سے کھوکھلا کر کے اس میں ہیڈ کوارٹر بنایا جائے اور جزیرے پر آبادی بھی ہو اور لوگ بھی





رہتے ہوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلیک تھنڈر کے لئے یہ مشکل نہیں ہے۔ اس نے پہلے اس جزیرے پر ایسے جراثیم چھوڑ دیئے جس سے وہاں وبائیں پھیل گئیں اور جزیرہ خالی ہو گیا اور یہ وبائیں کئی سالوں تک وہاں پھیلی رہیں۔ اس دوران سیکشن ہیڈ کوارٹر تیار ہوتا رہا۔ جب سیکشن ہیڈ کوارٹر تیار ہو گیا تو پھر یہ وبائیں بھی ختم ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی ایکریمیا کے ماہرین کی ٹیم نے وہاں جا کر باقاعدہ ریسرچ کر کے اعلان کر دیا کہ یہ وبائیں وہاں کے ایک سندر ٹاپ کے درخت کو لگنے والی کسی بیماری کی وجہ سے تھیں اور اب یہ درخت کاٹ کر جلا دیئے گئے ہیں اس لئے وبائیں ختم ہو گئی ہیں۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ وہاں لوگوں نے واپس جانا شروع کر دیا اور اب وہ جزیرہ بے حد آباد ہے"...... رونالڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے علم ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا باپ اس اڈے کی تعمیر میں بطور انجینئر کام کرتا رہا ہے۔ جب یہ اڈا تیار ہو گیا تو سب کو ہلاک کر دیا گیا۔ ایک آدمی کو بھی زندہ واپس نہ آنے دیا لیکن مجھے اس لئے معلوم ہے کہ میرا باپ الیکٹرونکس کا انجینئر تھا اور انجینئر بھی ایسا کہ پوری دنیا میں اس کا نام تھا۔ اس نے ایک خفیہ آلہ ایجاد کیا تھا جو ٹرانسمیٹر کے انداز میں کام کرتا تھا لیکن نہ ہی اس آلے کی کال کہیں سنی جا سکتی تھی اور نہ چیک ہو سکتی تھی۔ اس کا رسیونگ سیٹ میرے پاس تھا۔ میں اپنے باپ کا

اکلوتا بیٹا تھا۔ میں اس وقت ایکریمیا میں رہتا تھا اور میرا باپ مجھ سے
بے حد محبت کرتا تھا اس لئے وہ مجھ سے اس آلے کے ذریعے بات
چیت کرتا رہتا تھا۔ اس نے مجھے تفصیل بتائی تھی۔ پھر جب وہ ہلاک
ہو گیا تو دنیا کو یہی بتایا گیا کہ لانچ میں سفر کرتے ہوئے لانچ ڈوب
گئی تھی لیکن مجھے معلوم تھا کہ ایسا دانستہ کیا گیا ہے لیکن میں اتنی
بڑی تنظیم کے خلاف کچھ نہ کر سکتا تھا اس لئے خاموش رہا۔ لیکن مجھے
اپنے باپ کی اس طرح کی موت سے آگ سی لگ گئی اور میں غلط
راستوں پر چل نکلا اور آج یہاں اس پوزیشن میں ہوں"...... رونالڈ
نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسا انتقام ہے کہ تم اسی تنظیم کے لئے کام کرتے ہو جس
نے تمہارے باپ کو ہلاک کیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"میں انتقام لے ہی نہیں سکتا۔ اتنی بڑی تنظیم سے میں ٹکرا ہی
نہیں سکتا اسی لئے میں نے یہ خیال ہی ذہن سے نکال دیا ہے۔ میں
نے تو اتنا کہا ہے کہ اس وجہ سے میں انتقامی طور پر غلط راستوں پر
چل نکلا تھا"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"کیا ڈیوڈ اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ایجنٹوں کو اس بات کا علم ہے
کہ تمہیں سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات ہیں"۔ عمران
نے کہا۔

"نہیں۔ تم پہلے آدمی ہو جسے میں بتا رہا ہوں۔ میں نے اس بات





کو اپنے سائے سے بھی چھپایا ہے لیکن تم نے مجھے مجبور کر دیا کیونکہ
میں بہرحال مرنا نہیں چاہتا"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم وہاں گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں کوئی نہیں جا سکتا۔ حتیٰ کہ جوائس جو میر
ہیڈ کوارٹر کی ٹاپ ایجنٹ ہے وہ بھی نہیں جا سکتی"...... رونالڈ۔
کہا۔

"لیکن تمہارا گروپ فیول تو لاگوسا میں سٹور کرتا ہے وہاں سے
مالدن تو بہت دور ہے پھر"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ وہاں کیا ہوتا ہے اور کس طرح ہوتا ہے۔
بس تیل ہر پندرہ روز بعد وہاں مسلسل پہنچایا جاتا ہے۔ میں خود
وہاں کبھی نہیں گیا۔ وہاں کا سیٹ اپ بالکل علیحدہ ہے"...... رونالڈ
نے جواب دیا۔

"لیکن ٹرانسمیٹر رسیونگ سیٹ تو ہونومونو کے جزیرے میں
ہے۔ وہ تو مالدن سے بھی زیادہ دور ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ مجھے اس بارے میں کچھ نہیں معلوم اس
لئے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ یہ بلیک تھنڈر کا سیٹ اپ ہے اور
بس"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"کیا تم اپنی بات کو کسی طرح کنفرم کر سکتے ہو کیونکہ یہ بھی ہو
سکتا ہے کہ تم ہمیں چکر دے رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں سوری۔ بس میں جو کچھ جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے۔

میں اسے کنفرم کیسے کر سکتا ہو"....... رونالڈ نے کہا۔

" تو پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"....... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں"....... رونالڈ نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" اوکے۔ مجھے یقین آ گیا ہے لیکن اب تم حلف دو کہ تم ہمارے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گے"....... عمران نے کہا۔

" تم نے کاؤنٹر پر میگی کو بتایا ہے کہ تم ہیڈ کوارٹر سے آئے ہو اس لئے ظاہر ہے مجھے چیف ڈیوڈ کو کچھ نہ کچھ تو بتانا پڑے گا۔ تم بتاؤ کہ میں کیا بتاؤں جس سے وہ مطمئن ہو جائے کیونکہ اسے اطلاع تو بہرحال مل ہی جانی ہے"....... رونالڈ نے کہا۔

" گڈ شو۔ تم واقعی سچے ہو۔ سنو تم کہہ دینا کہ ہم دونوں آئے تھے اور تم سے ڈیوڈ کے متعلق پوچھ رہے تھے لیکن تمہیں شک پڑ گیا اور نے کاغذات طلب کئے تو ہم دونوں کاغذات لانے کا کہہ کر چلے ....... عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ بات کچھ بن جائے گی"....... رونالڈ نے کہا۔

اس کا کوٹ اوپر کر دو"....... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر س کی ہدایت پر عمل کر دیا۔

یہ خیال رکھنا کہ معاہدے کی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہئے"۔ نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر اس





کے پیچھے تھا۔

" کیا اس نے درست بتایا ہے باس"....... ٹائیگر نے کلب سے باہر آتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ اس کا لہجہ اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ باقی چیکنگ ہو جائے گی"....... عمران نے کہا۔

" تو اب ہمیں مالدن جانا ہو گا"....... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کراؤن اور جوائس دونوں ایک کمرے میں موجود تھے لیکن ان کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ ان کے درمیان میز پر ایک باکس رکھا ہوا تھا جس کی سطح پر شیشہ لگا ہوا تھا لیکن شیشے کی سطح تاریک تھی اور وہ دونوں خاموش بیٹھے اس باکس کو دیکھ رہے تھے کہ اچانک شیشہ اس طرح روشن ہو گیا جیسے اس کے نیچے یکلخت بلب جل اٹھا ہو۔ جوائس نے جلدی سے اپنا دایاں ہاتھ شیشے کی سطح پر رکھ دیا۔ جب بلب بجھ گیا تو اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔ چند لمحے شیشہ تاریک رہا پھر ایک بار پھر بلب جل اٹھا تو جوائس نے بایاں ہاتھ شیشے کی سطح پر رکھ دیا اور بلب جب بجھ گیا تو اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"ہیڈ کوارٹر کالنگ"....... اچانک باکس میں سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی منہ میں سیٹی رکھ کر بات کر رہا ہو۔

"یس تھری ایکس تھری اٹنڈنگ"....... جوائس نے وہیں بیٹھے





بیٹھے جواب دیا۔

"سپیشل کوڈ"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔ اس باکس کی مدد سے ٹرانسمیٹر کی طرح بار بار اوور نہ کہنا پڑتا تھا بلکہ اس طرح بات ہو سکتی تھی جیسے فون پر ہوتی ہے۔

"الیون الیون تھری"....... جوائس نے جواب دیا۔

"نام"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جوائس"....... جوائس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ مشن کے بارے میں رپورٹ دو"....... دوسری طرف سے اسی طرح مشینی آواز میں کہا گیا۔

"ہم مشن کے شروع ہونے کے انتظار میں ہیں"....... جوائس نے جواب دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کو اطلاع مل چکی ہے کہ تم نے ایک آدمی کو پکڑا تھا لیکن وہ نکل گیا۔ پھر ایک اور آدمی کے بارے میں تمہیں رپورٹ ملی لیکن وہ آدمی بھی نکل گیا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ لیکن وہ غیر اہم لوگ تھے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا"....... جوائس نے جواب دیا۔

"کس طرح معلوم ہوا ہے"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"پہلا آدمی کھلے عام بلیک تھنڈر کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جان بوجھ کر ہمیں سامنے لانا چاہتا ہو۔ میں نے ایک سیکشن کے تحت اسے پکڑ لیا۔ اس کا لاشعور چیک

کرایا گیا۔ اس کے تحت اس کا تعلق ایکریمیا کے ایک مجرم گروپ سے تھا لیکن اسے صرف اتنا مشن دیا گیا تھا کہ وہ بلیک تھنڈر کے بارے میں پوچھ گچھ کرے اور پھر اپنی نگرانی کو چیک کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع دے۔ اس کے علاوہ وہ اور کچھ نہ جانتا تھا اس لئے میں نے جان بوجھ کر اسے فرار کرا دیا"...... جوائس نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا کراؤن بے اختیار مسکرا دیا۔

"اور دوسرا آدمی"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"وہ ناٹی گروپ اور ڈیوڈ کے متعلق معلوم کرنا چاہتا تھا اور اسے بتا دیا گیا کہ ناٹی گروپ فیول لاگوسا پہنچاتا ہے تاکہ وہ اگر رپورٹ دے تو یہ لوگ لاگوسا بھٹکتے رہیں"...... جوائس نے جواب دیا تو سامنے بیٹھا ہوا کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔

"ہونومونو کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف ، پوچھا گیا۔

"وہاں سے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ اس کا مطلب ہے وہاں کوئی مشکوک آدمی چیک نہیں ہوا"...... جوائس نے کہا۔

"لیکن اب تک انہیں ہوائی یا ہونومونو کہیں نہ کہیں پہنچ جانا ہیۓ۔ تم نے لاگوسا چیکنگ کی ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا ۔

"وہاں چیکنگ کی کیا ضرورت ہے۔ وہاں سے مایوس ہو کر وہ





ظاہر ہے واپس یہیں آئیں گے"...... جوائس نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی باکس کی سطح تاریک ہو گئی تو جوائس نے ایک طویل سانس لیا اور باکس اٹھا کر کرسی سے اٹھی اور اس نے اسے سامنے موجود الماری میں رکھ دیا اور پھر واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یہ تم نے لاگوسا کے بارے میں کیا بات کی ہے"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ناٹی گروپ فیول لاگوسا میں ہی سٹور کرتا ہے۔ وہاں سے کسی خودکار طریقے سے فیول سیکشن ہیڈ کوارٹر چلا جاتا ہے۔ کس طرح جاتا ہے یہ صرف ہیڈ کوارٹر کو ہی معلوم ہے اور کسی کو بھی اس کا علم نہیں اس لئے میں نے لاگوسا کا نام لے دیا تھا ورنہ ہیڈ کوارٹر جان نہ چھوڑتا کیونکہ بہرحال ہم دونوں آدمیوں کے ہاتھوں ڈاج کھا گئے ہیں"...... جوائس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے جوائس۔ میری چھٹی حس بار بار کہہ رہی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے مشن میں آگے بڑھ رہی ہے جبکہ ہم یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہوئے ہیں"...... کراؤن نے کہا۔

"تو تم بتاؤ کہ ہم کیا کریں۔ جب تک کوئی ٹارگٹ سامنے نہ آئے تب تک کیا ہو سکتا ہے"...... جوائس نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جوائس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔جوائس بول رہی ہوں "....... جوائس نے کہا۔

" سام بول رہا ہوں مادام "....... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس "....... جوائس نے کہا۔

" مادام ایک اہم اطلاع ملی ہے۔رونالڈ کے پاس ناٹی گروپ کے ہیڈ کوارٹر سے دو آدمی آئے۔جانسن آرتھر اور رچرڈ اور پھر واپس چلے گئے ۔ ڈیوڈ کو رونالڈ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ڈیوڈ کے بارے میں پوچھ رہے تھے جس پر رونالڈ نے ان سے کاغذات طلب کئے تو وہ کاغذات لے آنے کا کہہ کر واپس چلے گئے "....... سام نے کہا۔

" تو پھر اس میں کیا اہم اطلاع ہے۔ ناٹی گروپ کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہے۔ وہاں سے ظاہر ہے کوئی بھی آ سکتا ہے "۔ جوائس نے کہا۔

" میں نے ان کے بارے میں ہیڈ کوارٹر سے معلوم کیا ہے۔ ان دونوں ناموں کا کوئی آدمی وہاں نہیں ہے "....... سام نے کہا۔

" اوہ۔ پھر وہ لوگ کون تھے اور پھر وہ واپس بھی چلے گئے "۔ جوائس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے جو تحقیقات کی ہے مادام اس کے مطابق رونالڈ نے جھوٹ بولا ہے "....... سام نے کہا تو جوائس کے ساتھ ساتھ کراؤن بھی چونک پڑا کیونکہ لاؤڈر کی وجہ سے وہ بھی دوسری طرف سے آنے والی آواز بخوبی سن رہا تھا۔



" کیا تحقیقات "....... جوائس نے چونک کر پوچھا۔

" یہ دونوں آدمی تقریباً ایک گھنٹے تک رونالڈ کے آفس میں رہے ہیں۔ میں نے ان دونوں کے حلیئے ہاٹ واٹر کلب کی کاؤنٹر گرل سے معلوم کرائے ہیں اور پھر میں نے انہیں تلاش کیا تو پتہ چلا کہ ان میں سے ایک کا نام مائیکل ہے جبکہ دوسرے کا نام رچرڈ۔ یہ دونوں ہوٹل ساگوشا میں رہ رہے تھے پھر انہوں نے اسی وقت کمرے چھوڑ دیئے اور یہ دونوں ایک پرواز سے مالدن چلے گئے ہیں "۔ سام نے کہا۔

" مالدن چلے گئے ہیں تو پھر "۔جوائس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے مادام کہ انہوں نے ہمیں چکر دینے کے لئے ایسا کیا ہے۔ وہ مالدن سے کہیں اور بھی جا سکتے ہیں اور انہوں نے اس رونالڈ سے ضرور کوئی ایسی بات معلوم کر لی ہے جس کی وجہ سے وہ فوری طور پر ہوائی سے جانے پر مجبور ہو سکتے ہیں "....... سام نے کہا۔

" لیکن رونالڈ کیا بتا سکتا ہے انہیں "....... جوائس نے کہا۔

" یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے مادام۔ میں تو آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں "....... سام نے کہا۔

" اوکے۔ میں خود معلوم کر لوں گی کہ اصل بات کیا ہے "۔ جوائس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" رونالڈ انہیں کیا بتا سکتا ہے۔ یہ سام خواہ مخواہ پریشان ہو رہا ہے "....... جوائس نے کہا۔

"سام کی رپورٹ سے یہ بات تو ثابت ہو رہی کہ رونالڈ نے ان کے بارے میں ڈیوڈ کو بھی غلط رپورٹ دی ہے اور وہ کچھ چھپا بھی رہا ہے ورنہ عام حالات میں اسے ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے اس لئے لازماً کوئی خاص بات ہے۔ میرا خیال ہے تم اسے اہمیت دو"....... کراؤن نے کہا۔

"تم کہتے ہو تو دے دیتی ہوں اہمیت۔ آخر تم باس ہو"۔ جوائس نے مسکراتے ہوئے کہا تو کراؤن بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا باس ہوں۔ بیٹھا تمہاری شکل دیکھتا رہتا ہوں"۔ کراؤن نے کہا تو جوائس ہنس پڑی اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیس ماسٹر بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوائس بول رہی ہوں ماسٹر"....... جوائس نے کہا۔

"لیس مادام"....... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"کیا تم ڈیوڈ کے خاص آدمی رونالڈ پر کام کر سکتے ہو"....... جوائس نے کہا۔

"لیس مادام"....... ماسٹر نے جواب دیا۔

"تو پھر سنو۔ رونالڈ کو اس کے کلب سے اس طرح اغوا کرو کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے کہ اسے کس نے اغوا کیا ہے۔ پھر اسے





اپنے خصوصی اڈے پر لے جا کر باندھ دو اور مجھے اطلاع دو۔ میں نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"....... جوائس نے کہا۔

"مادام۔ پوچھ گچھ کے بعد کیا آپ نے اسے زندہ چھوڑ دینا ہے"۔ ماسٹر نے کہا۔

"تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"....... جوائس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس لئے مادام کہ آپ نے ابھی کہا ہے کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اسے کس نے اغوا کیا ہے"....... ماسٹر نے جواب دیا۔

"ہاں۔ مجھے ایک بات پر شک ہے اور میں اس سے یہ بات پوچھنا چاہتی ہوں۔ اگر اس نے یہ بات نہیں کی تو پھر مجھے اسے ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی اور میں اسے واپس پہنچا دوں گی لیکن اگر اس نے یہ بات کی ہے تو پھر اسے ہلاک کرنا پڑے گا"۔ جوائس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ میں سمجھ گیا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں تمہاری کال کی منتظر رہوں گی"....... جوائس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب خود ہی اس سے پوچھ گچھ کر لینا"....... جوائس نے مسکراتے ہوئے کراؤن سے کہا تو کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں ایک بیضوی ساخت کی بڑی سی میز موجود تھی جس کے گرد چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں اور ان میں سے تین کرسیوں پر تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے جن میں دو ادھیڑ عمر تھے جبکہ ایک سفید بالوں والا بوڑھا آدمی بیٹھا تھا اور یہ بوڑھا اپنے انداز سے کوئی سائنسدان لگ رہا تھا۔ وہ تینوں ہی خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ ہال کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے اندر آتے ہی یہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

" بیٹھیں"....... آنے والے نے سپاٹ لہجے میں کہا اور خود بھی درمیانی خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس کے بیٹھتے ہی تینوں بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" یہ ہنگامی میٹنگ میں نے ایک خاص مقصد کے لئے بلوائی





ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے پاکیشیا سے اس کی ایجاد کردہ اور تیار کردہ خصوصی ساخت کی آبدوز حاصل کی تھی۔ اس آبدوز کے بارے میں جو معلومات ملی تھیں وہ اس قدر حیرت انگیز تھیں کہ مجھے خاص طور پر مین ہیڈ کوارٹر کو اسے حاصل کرنے کے لئے درخواست کرنی پڑی تھی کیونکہ مین ہیڈ کوارٹر نے بلیک تھنڈر کے تمام سیکشنوں کو باقاعدہ سختی سے ہدایات جاری کر رکھی تھیں کہ پاکیشیا کے خلاف کوئی بھی مشن مین ہیڈ کوارٹر کی خصوصی اجازت کے بغیر مکمل نہ کیا جائے۔ میری درخواست پر پہلے تو مین ہیڈ کوارٹر نے پاکیشیا کے خلاف مشن کی اجازت دینے سے انکار کر دیا لیکن جب میں نے اس آبدوز کے بارے میں ملنے والی معلومات کی فائل وہاں بھجوائی تو انہوں نے بھی اس حیرت انگیز اور جدید ایجاد کے حصول کی اجازت دے دی۔ چنانچہ ہمارے سیکشن کے سپر ٹاپ ایجنٹ کراؤن نے انتہائی کم وقت میں پاکیشیا سے یہ خصوصی آبدوز جسے پاکیشیا میں سی ایگل کہا جاتا ہے حاصل کر کے یہاں ہمارے سیکشن میں بھجوا دی۔ کراؤن سپر ٹاپ ایجنٹ ہے اس لئے ہم مطمئن تھے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والا انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کبھی یہ بات معلوم نہ کر سکیں گے کہ ان کی آبدوز سی ایگل کس نے اڑائی ہے اور کہاں پہنچ چکی ہے۔ عمران کے بارے میں یہ بھی بتا دوں کہ وہ اس قدر خطرناک ایجنٹ ہے کہ اب سے پہلے بلیک تھنڈر کے کئی سپر اور کئی ٹاپ اور گولڈن ایجنٹ اس سے ٹکرا

کر شکست کھا چکے ہیں اور مین ہیڈ کوارٹر نے اسے اس لئے سیف
لسٹ میں شامل کر رکھا کہ جب دنیا پر بلیک تھنڈر کی حکومت ہو گی
تو عمران بلیک تھنڈر کے لئے واقعی سرمایہ ثابت ہو گا۔ اس طرح
آپ اس عمران کی اہمیت اور کارکردگی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ بہرحال
سی ایگل یہاں پہنچ گئی اور ہم مطمئن ہو گئے لیکن پھر حالات تبدیل
ہونا شروع ہو گئے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران نے کام
شروع کر دیا اور انتہائی حیرت انگیز طور پر ان لوگوں نے یہ معلوم کر
لیا کہ یہ مشن کراؤن نے مکمل کیا ہے۔ کراؤن سے انہوں نے یہاں
کی فریکونسی معلوم کر لی لیکن جدید نظام کی وجہ سے ہم مطمئن تھے
لیکن پھر اطلاع ملی کہ عمران نے کسی سائنسدان کے ذریعے متبادل
فریکونسی معلوم کر لی لیکن ہم پھر بھی مطمئن رہے کہ اب بھی وہ
زیادہ سے زیادہ ہونومونو جزیرے یا جزیرہ ہوائی پر یا ان کے گرد
ٹکریں مارتا رہے گا لیکن اب ایک ایسی اطلاع ملی ہے جس نے واقعی
مجھے خوفزدہ کر دیا ہے اور حیران بھی۔ اس اطلاع کے مطابق جزیرہ
وائی میں ناٹی گروپ کے اڈے ہاٹ واٹر کلب کے انچارج رونالڈ
سے ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کا درست محل وقوع معلوم کر لیا گیا
ہے۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایک عام آدمی ایس ایس سیکشن
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہے۔ گو یہ بات تو معلوم نہیں ہو سکی
۔ اس سے معلومات حاصل کرنے والے کون تھے لیکن مجھے معلوم
ہے کہ یہ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کوئی ممبر ہوں گے۔ یہ





لوگ حیرت انگیز انداز میں کام کرتے ہیں۔ چنانچہ اس اطلاع کے بعد
اب ہمارا سیکشن ہیڈ کوارٹر شدید ترین اور یقینی خطرے سے دوچار ہو
چکا ہے اور میں نے یہ میٹنگ اس لئے بلائی ہے کہ آپ سے فائنل
مشورہ کیا جا سکے کہ اب کیا کیا جائے"...... آنے والے نے پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے چیف کہ ناٹی گروپ کے آدمی کو اصل محل
وقوع معلوم ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ شخص سب میرین فیول سپلائی
کرتا ہے لیکن یہ فیول وہ لاگوسا میں سٹور کرتے ہیں جہاں سے ہماری
خصوصی آبدوز اسے حاصل کر لیتی ہے لیکن اس طرح وہ کبھی بھی
سیکشن ہیڈ کوارٹر کا درست محل وقوع معلوم نہیں کر سکتے"۔ ایک
ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو
روکنے کے لئے ہمارے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا سپر ٹاپ ایجنٹ کراؤن اور
مین ہیڈ کوارٹر کی ایجنٹ جوائس جزیرہ ہوائی میں موجود تھے۔ انہیں
اطلاع ملی کہ دو آدمی مشکوک انداز میں اس رونالڈ سے ملے ہیں۔
اس رونالڈ نے اپنے انچارج کے سامنے جھوٹ بولا ہے تو انہوں نے
اس رونالڈ کو اغوا کر کے اس سے اصلیت بتانے کے لئے پوچھ گچھ کی
اور اس پوچھ گچھ سے یہ بات سامنے آئی کہ اس نے ان آدمیوں کو
ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کا صحیح محل وقوع بتا دیا ہے اور اس محل
وقوع کا علم اسے اس لئے ہے کہ اس کا باپ اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کی

تعمیر کے دوران یہاں کام کرتا رہا ہے پھر اسے باقی لوگوں کے ساتھ ہلاک کر دیا گیا تھا لیکن اس نے کسی خفیہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے یہ بات اس رونالڈ کو جو اس وقت طالب علم تھا بتا دی تھی جسے رونالڈ نے آج تک سب سے چھپائے رکھا اور اب اس نے ان آدمیوں کو بتا دیا۔ یقیناً ان آدمیوں نے اس پر ایسا اثر ڈالا ہو گا کہ وہ یہ بات بتانے پر مجبور ہو گیا ہو گا اور اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ عمران یا اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ اگر انہیں معلوم ہو گیا ہے تب بھی اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ ایس ایس کے خلاف کیا کر سکتے ہیں"...... دوسرے ادھیڑ عمر آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں کر سکتے یہ بعد کی بات ہے لیکن بہرحال یہ اہم بات مین ہیڈ کوارٹر کے نوٹس میں لانا ضروری ہے اور مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی یہ بات مین ہیڈ کوارٹر کے نوٹس میں آئے گی کہ ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کا درست محل وقوع ان افراد تک پہنچ چکا ہے تو اس نے فوری طور پر ایس ایس سیکشن کو آف کر دینے کا حکم دے دینا ہے۔ اس طرح ہمارا سارا کام ٹھپ ہو کر رہ جائے گا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی تجویز ہم پہلے ہی سوچ لیں کہ جسے مین ہیڈ کوارٹر کو بتا کر ہم اپنا سیکشن آف ہونے سے بچا لیں"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ اصل جھگڑا تو اس آبدوز کا ہے۔ یہ لوگ اس آبدوز کو





واپس حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ آبدوز انہیں واپس دے دیں ہم نے اس میں موجود تمام ٹیکنالوجی حاصل کر لی ہے۔ اب ہم ایسی آبدوز خود تیار کر سکتے ہیں اس لئے اب یہ ہمارے لئے ایک لحاظ سے بے کار ہے۔ اس طرح یہ لوگ مطمئن ہو جائیں گے اور معاملہ بھی ختم ہو جائے گا"...... ایک بوڑھے نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ صرف آبدوز حاصل کرنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھی ساتھ ہی تباہ کرنے کے مشن پر کام کر رہے ہوں"...... چیف نے کہا۔

"پھر ہم کیا کر سکتے ہیں چیف۔ آپ ہم سے زیادہ بہتر انداز میں اس کا کوئی حل تلاش کر سکتے ہیں"...... اس بوڑھے نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے کہ ہم اس آبدوز کو یہاں سے شفٹ کر کے ہونو مونو کے جزائر گیرن کے نیچے واقع ایس ایس تھری لیبارٹری میں پہنچا دیں اور ایس ایس سیکشن کو آف کر دیں اور ان لوگوں تک کسی بھی طرح یہ بات پہنچا دیں کہ رونالڈ نے انہیں جو کچھ بتایا ہے وہ غلط ہے تو لامحالہ وہ گیرن پہنچ جائیں گے اور پھر وہ زیادہ سے زیادہ ایس ایس تھری لیبارٹری کو تباہ کر کے آبدوز لے جائیں گے اس طرح اصل ایس ایس سیکشن بچ جائے گا"...... چیف نے کہا۔

"لیکن چیف ایس ایس تھری کو تو اب ختم کیا جا چکا ہے۔ وہاں تو کوئی مشینری موجود نہیں ہے اور وہ لوگ اسے دیکھ کر سمجھ جائیں

گے کہ ان سے فراڈ ہو رہا ہے"...... اس بوڑھے نے کہا۔

" ایس ایس تھری کی تمام مشینری سٹورز میں موجود ہے جو ہمارے لئے بے کار ہو چکی ہے اور یہ سٹورز بھی گیرن پر ہی ہیں۔ اسے دوبارہ وہاں نصب کیا جا سکتا ہے اور اس ایس ایس تھری کو ایسی حیثیت دی جا سکتی ہے کہ وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر ہی معلوم ہو اور پھر ہم کراؤن اور جوائس کو بھی ہونو مونو بھجوا دیتے ہیں۔ انہیں یہ نہ بتایا جائے کہ اصل سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے انہیں یہی بتایا جائے کہ اصل سیکشن ہیڈ کوارٹر وہی ایس ایس تھری ہے اور انہوں نے ہر صورت میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنا ہے۔ اگر انہوں نے روک لیا تب بھی بلیک تھنڈر کا فائدہ ہے اور اگر نہ روک سکے تو زیادہ سے زیادہ ایس ایس تھری کو تباہ کر کے اور اپنی آبدوز لے کر وہ واپس چلے جائیں گے"...... چیف نے کہا۔

" آپ کی تجویز تو درست ہے لیکن اس میں دو پوائنٹ وضاحت ب ہیں چیف"...... ایک ادھیڑ عمر نے کہا۔

" کون سے"...... چیف نے پوچھا۔

" پہلی بات تو یہ ہے کہ ایس ایس سیکشن کو کب تک آف رکھنا گا اور دوسری بات یہ کہ دشمنوں تک کیسے اس بات کی اطلاع ائی جائے گی کہ وہ گیرن کو اصل سیکشن ہیڈ کوارٹر سمجھیں"۔ اس یڑ عمر نے کہا۔

" گڈ جوائے۔ تم نے واقعی اچھے پوائنٹ سوچے ہیں۔ میرے





ذہن میں بھی یہ پوائنٹ موجود تھے اور میں نے ان پر غور بھی کیا ہے کیونکہ لامحالہ مین ہیڈ کوارٹر نے بھی انہی پوائنٹس کے بارے میں بات کرنی ہے۔ میرے ذہن کے مطابق ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو آف رکھنے کی مدت کا انحصار دوسری بات پر ہے جس قدر جلد ان لوگوں تک یہ بات پہنچ جائے کہ ایس ایس کا ہیڈ کوارٹر گیرن میں ہے اس قدر ایس ایس سیکشن کو آف رکھنے کی مدت کم ہو جائے گی اور جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے تو مالدن میں اس بات کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ مالدن سے ایس ایس سیکشن کو جو راستہ موجود ہے اور جسے سپیشل وے کہا جاتا ہے اسے کھولا جا سکتا ہے اور ایس ایس ہیڈ کوارٹر کے پہلے بڑے ہال کمرے کو خالی کیا جا سکتا ہے البتہ وہاں ایسے نشانات موجود ہوں گے کہ جیسے یہاں مشینری نصب رہی ہو۔ ظاہر ہے سمندر کی طرف سے تو وہ کسی طرح بھی ہیڈ کوارٹر کی موجودگی کا اس وقت تک سراغ نہیں لگا سکتے جب تک کہ ہم اس کے راستے نہ کھول دیں اور جس کلب میں یہ راستہ موجود ہے اس کے مینجر ٹسکاٹ کو بریف کیا جا سکتا ہے۔ جب یہ لوگ اس خالی ہال کو دیکھ لیں گے تو لامحالہ وہ ٹسکاٹ سے پوچھ گچھ کریں گے اور ٹسکاٹ کے لاشعور میں خصوصی طور پر یہ ساری بات فیڈ کی جا سکتی ہے۔ اس طرح انہیں شک نہیں پڑے گا اور مسئلہ حل ہو جائے گا"...... چیف نے کہا۔

" لیکن اگر یہ لوگ ٹسکاٹ تک پہنچ سکتے ہیں تو کیوں نہ وہاں

انتظامات کر کے انہیں ہلاک کر دیا جائے"...... دوسرے ادھیڑ عمر نے کہا۔

"نہیں راسٹر۔ اگر معمولی سی بھی رکاوٹ سامنے آ گئی تو پھر وہ کنفرم ہو جائیں گے اور عمران اور اس کے ساتھی بہرحال ٹسکاٹ جیسے آدمیوں کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ اس لئے تو میں اس کے لاشعور میں یہ بات فیڈ کرنے کی بات کر رہا ہوں۔ اگر کراؤن اور جوائس کو یہاں بلا لیا گیا تو پھر وہ لوگ ہر حالت میں کنفرم ہو جائیں گے"۔ چیف نے کہا۔

"گڈ چیف۔ آپ نے واقعی بہترین تجویز سوچی ہے"...... اس بار سب نے کہا۔

"اوکے۔ اب ڈاکٹر روسر آپ بتائیں کہ ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کتنے عرصے تک آف کیا جا سکتا ہے کہ اس کے معمولات پر اثر نہ پڑے"...... چیف نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے چیف۔ صرف فرنٹ ہال کو خالی کر دیتے ہیں باقی میں کام ہوتا رہے گا"...... بوڑھے نے کہا۔

"نہیں۔ مشینری کے چلنے کی مخصوص تھرتھراہٹ کا اندازہ انہیں ہو جائے گا"...... چیف نے کہا۔

"لیکن آپ کی اس ساری تجویز کے باوجود اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ یہاں ہیڈ کوارٹر ہے تو پھر"...... ایک ادھیڑ عمر نے کہا۔

"تو پھر ان سے مقابلہ کیا جائے گا اور کیا ہو سکتا ہے"...... چیف





نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ ٹرائی کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بہرحال میری رائے میں ایک ہفتے تک اگر ہیڈ کوارٹر آف رہے تو اس کے پروگرام متاثر نہ ہوں گے"...... ڈاکٹر روسر نے کہا۔

"اوکے۔ اب آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ میں مین ہیڈ کوارٹر کے نوٹس میں یہ ساری باتیں لا کر ان سے منظوری لے کر تمام انتظامات کر لوں گا"...... چیف نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ تینوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"چیف۔ کیا کراؤن اور جوائس کو بتا دیا ہے کہ اصل ہیڈ کوارٹر مالدن کے نیچے ہے"...... اچانک جوائے نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ میں نے انہیں بتایا ہے کہ اس رونالڈ نے اپنی جان بچانے کے لئے غلط بیانی کی ہے"...... چیف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر ٹھیک ہے چیف"...... جوائے نے کہا اور چیف سر ہلاتا ہوا واپس دروازے کی طرف مڑ گیا اور باقی تینوں بھی اس کے پیچھے ہی تھے۔

جولیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران جزیرہ لاگوسا میں ایک ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھے اور ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"اب کیا کیا جائے۔ یہ تو کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا والی مثال بن گئی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں تو فیول کا صرف سٹور ہے اور سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بدوز آتی ہے اور خودکار انداز میں فیول لے کر چلی جاتی ہے۔ کہاں اتی ہے یہ کسی کو بھی نہیں معلوم"...... جولیا نے ایک طویل انس لیتے ہوئے کہا۔ انہیں ہوائی سے لاگوسا پہنچے ہوئے آج تیسرا ز تھا اور ان تین دنوں میں انہوں نے واقعی بے پناہ کام کیا تھا لیکن لٹ یہی نکلا کہ انہیں معلوم ہوا کہ یہاں سیکشن ہیڈ کوارٹر نہیں ہے اور اب وہ اس سوچ بچار میں تھے کہ اب کیا کیا جائے۔





"میرا خیال ہے کہ ہمیں جزیرہ ہوائی کی بجائے جزیرہ ہونومونو جانا چاہئے۔ چیف نے بھی یہی بتایا تھا کہ کال وہاں رسیور ہوئی ہے"...... اچانک صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ بلیک تھنڈر نے یہاں کی طرح وہاں بھی چکر چلا رکھا ہو گا۔ کال وہاں رسیور ہوتی ہو گی اور پھر آگے کہیں اور چلی جاتی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"کیپٹن شکیل تم خاموش ہو"...... اچانک جولیا نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا جو حسب عادت خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"مس جولیا۔ اس طرح اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے سے ہم کم از کم بلیک تھنڈر کا سیکشن ہیڈ کوارٹر کبھی ٹریس نہ کر سکیں گے۔ یہ دنیا کی سب سے منظم، باوسائل اور خفیہ تنظیم ہے اور پھر اس کا سیکشن ہیڈ کوارٹر بہرحال اہمیت کا حامل ہو گا اگر اتنی آسانی سے اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل سکتا تو اب تک اسے ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز کے ایجنٹ تباہ کر چکے ہوتے کیونکہ ظاہر ہے یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر اس لئے تو نہ بنایا گیا ہو گا کہ صرف پاکیشیا کی آبدوز چوری کر سکے۔ انہوں نے لازماً ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز کے ہاں ہونے والی ایجادات بھی حاصل کی ہوں گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ اب کیا کیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے کہ ہم چیف کو یہ ساری رپورٹ دے دیں۔ پھر چیف جیسا کہیں ویسا ہی کریں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ چیف ہمیں درست لائن پر گائیڈ کریں گے۔ پہلے بھی ایسا ہی ہوتا رہا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے اور اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ ہم مکمل طور پر اندھیرے میں ہیں"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر الماری میں موجود خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر چیف کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن دبا دیا۔ باقی سب ساتھی ہونٹ بھینچے ہوئے خاموش بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ ایک لحاظ سے یہ کال ان کی ناکامی کا اعلان تھا۔

"جولیا کالنگ۔ اوور"...... جولیا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو جولیا نے شروع سے اب تک کی ساری رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔

"مطلب ہے کہ اب تمہارے پاس کام کرنے کا کوئی لائحہ عمل نہیں رہا۔ اوور"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اصل صورت حال واقعی یہی ہے۔ اوور"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تو پھر تم مالدن جزیرے پر پہنچ جاؤ۔ عمران نے اصل سیکشن





ہیڈ کوارٹر کا کھوج لگا لیا ہے اور وہ ٹائیگر سمیت وہاں پہنچ چکا ہے۔ میں نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ تمہیں بھی کال کر کے اپنے ساتھ شامل کر لے لیکن تمہاری کال سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی مصروفیت کی وجہ سے وہ ابھی تک تمہیں کال نہیں کر سکا۔ عمران وہاں رچرڈ کے نام سے ہوٹل زواگو میں رہائش پذیر ہے۔ ویسے اگر تم چاہو تو اس کی ذاتی فریکونسی پر اسے ٹرانسمیٹر کال بھی کر سکتی ہو اور چاہو تو فون پر بھی اس سے بات کر سکتی ہو۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ کیا یہ بات خطرناک نہ ہو گی کیونکہ فون کال اور ٹرانسمیٹر کال بھی تو چیک ہو سکتی ہے۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ بلیک تھنڈر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا اپنا علیحدہ حفاظتی نظام ہو گا اور وہ لوگ لامحالہ اسے ناقابل تسخیر سمجھتے ہوں گے اور اگر کچھ بھی کر لیں تو وہ اگر حرکت میں آئیں تو اس سے بھی تمہیں ہی فائدہ ہو گا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہم سب احمقوں کی طرح اندھیرے میں ٹاک ٹوئیاں مار رہے ہیں جبکہ عمران نے اصل معاملہ ٹریس کر لیا ہے۔ حیرت ہے"۔ چوہان نے کہا۔

"اس کی کھوپڑی میں خصوصی آلات فٹ ہیں"...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" مالدن تو یہاں سے کافی فاصلے پر ہے۔ وہاں کیسے ہو سکتا ہے سیکشن ہیڈ کوارٹر"....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب اگر چیف نے کہہ دیا ہے تو پھر لازماً ایسا ہی ہو گا"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آپ عمران سے بات کریں۔ اب ہمارے یہاں رکنے کا کوئی جواز ہی نہیں رہا"....... صدیقی نے کہا۔

" سچ پوچھو تو میری ہمت نہیں رہی۔ اس نے ہمارا جی بھر کر مذاق اڑانا ہے"....... جولیا نے کہا۔

" تو پھر بات کرنے کی بجائے وہیں چلے چلتے ہیں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن جولیا نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے مالدن جزیرے کا رابطہ نمبر دے دیں"....... جولیا نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا اور پھر جولیا نے کریڈل دبایا اور ہاتھ اٹھا کر بتائے گئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"....... اس بار ایک مختلف آواز سنائی دی اور سب سمجھ گئے کہ جولیا نے مالدن کی انکوائری کا نمبر پریس کیا ہے اور چونکہ یورپ، ایکریمیا اور ان سارے علاقوں میں انکوائری کا ایک ہی نمبر فکسڈ ہوتا ہے اس لئے انکوائری کا نمبر معلوم کرنے کی جولیا کو





ضرورت ہی نہ تھی۔

" ہوٹل زواگو کا نمبر بتا دیں"....... جولیا نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ جولیا نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ہوٹل زواگو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

" آپ کے ہوٹل میں ایک صاحب رچرڈ مقیم ہیں ان سے بات کرائیں۔ میں لاگوسا سے بول رہی ہوں"....... جولیا نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ مسٹر رچرڈ لائن پر موجود ہیں۔ بات کریں"....... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" ہیلو۔ مارگریٹ بول رہی ہوں لاگوسا سے"....... جولیا نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں۔ آپ کون محترمہ ہیں۔ اپنا تعارف کرائیں کیونکہ نہ میں لاگوسا کبھی گیا ہوں اور نہ ہی میں آپ کے نام سے واقف ہوں"....... دوسری طرف سے انتہائی سپاٹ لہجے میں جواب دیا گیا۔

" مجھے تمہارے بارے میں جولیا نافٹر واٹر نے بتایا تھا"....... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فلٹر واٹر۔ کیا مطلب۔ کیا واٹر فلٹر ہونے کے بعد بولنے لگ جاتا ہے"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور جولیا کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح تپ اٹھا اور اس نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ نجانے یہ اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے۔ چلو اٹھو۔ اب ہم مالدن جائیں گے اور وہاں اپنے طور پر کام کریں گے۔ چلو اٹھو"۔ جولیا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات"....... تنویر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آپ جذباتی نہ ہوں۔ چیف نے جب کہہ دیا ہے کہ اب ہم نے وہاں عمران کے ساتھ کام کرنا ہے تو ہم علیحدہ رہ کر کیسے کام کر سکتے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"کیوں نہیں کر سکتے۔ چیف نے یہ تو نہیں کہا کہ ہم عمران کے انڈر کام کریں"....... جولیا کے بولنے سے پہلے تنویر بول پڑا۔

"صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے لیکن اس عمران کا کیا کیا جائے۔ اس نے تو زچ کر دینا ہے"....... جولیا نے نارمل ہوتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ اس بار آپ میری مانیں تو آپ اس عمرن کو زچ کر دیں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"....... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"آپ اس عمران کے مذاق کا جواب بھرپور طریقے سے دیں۔ مجھے آپ کی ذہانت پر مکمل یقین ہے کہ اگر آپ صرف اپنی جذباتیت کو





کنٹرول کر لیں تو آپ اسے زچ کر سکتی ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں ایسا کر سکتی ہوں۔ ٹھیک ہے اب ایسا ہی ہو گا۔ میں اس عمران کو ایسا سبق دوں گی کہ اسے ساری عمر یاد رہے گا۔ آؤ اب چلیں"....... جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور سب مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ خاص طور پر تنویر کا چہرہ ضرورت سے زیادہ ہی کھلا ہوا تھا۔

عمران ٹائیگر کے ساتھ ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں"....... عمران نے ایکریمی لہجے میں کہا۔

"راتھر بول رہا ہوں مسٹر رچرڈ"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"آپ کا کام ہو گیا ہے۔ آپ میرے پاس پہنچ جائیں۔ فون پر بات نہیں ہو سکتی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس میں ساتھ چلوں"....... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں چلو"....... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا لیکن اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی ایک





بار پھر بج اٹھی اور عمران جو بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے کے لئے مڑا تھا چونک کر واپس مڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"ہوٹل ایکس چینج سے بول رہی ہوں جناب۔ لاگوسا سے آپ کے لئے کال ہے"....... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جولیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لاگوسا پہنچی ہوئی ہے اس لئے لامحالہ کال ان کی طرف سے ہی ہو گی۔

"ہیلو مارگریٹ بول رہی ہوں لاگوسا سے"....... دوسری طرف سے جولیا کی بدلی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں۔ آپ کون محترمہ ہیں۔ اپنا تعارف کرائیں کیونکہ نہ میں کبھی لاگوسا گیا ہوں اور نہ ہی میں آپ کے نام سے واقف ہوں"....... عمران نے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا تو ساتھ کھڑا ہوا ٹائیگر چونک پڑا کیونکہ وہ جولیا کی آواز پہچان گیا تھا حالانکہ جولیا نے آواز بدلی ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود ٹائیگر اس کی آواز پہچان گیا تھا۔ پھر اس نے خود ہی بتایا تھا کہ جولیا اور دوسرے ساتھی لاگوسا گئے ہیں اور پھر کال بھی لاگوسا سے کی گئی تھی اور اتنی بات تو وہ بھی جانتا تھا کہ عمران بھی لامحالہ جولیا کی آواز پہچان گیا تھا اس لئے اسے عمران کے سپاٹ لہجے میں بات کرنے پر حیرت ہوئی تھی۔

" مجھے تمہارے بارے میں جولیا نافٹز واٹر نے بتایا تھا"۔ دوسری طرف سے قدرے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

" فلٹر واٹر۔ کیا مطلب۔ واٹر فلٹر ہونے کے بعد بولنے لگ جاتا ہے"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا لیکن دوسرے ہی لمحے دوسری طرف سے رسیور کریڈل پر اس طرح رکھا گیا جیسے رکھنے کی بجائے پٹخا گیا ہو۔ لاؤڈر کی وجہ سے ٹائیگر دوسری طرف سے آنے والی آواز بخوبی سن رہا تھا۔

" چلو اب ہم اطمینان سے راتھر سے مل لیں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر ایک بار پھر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" باس مس جولیا نے بڑے غصے سے رسیور کریڈل پر پٹخا ہے"۔ کمرے سے باہر آنے کے بعد ٹائیگر نے کہا۔

" ظاہر ہے شادی سے پہلے غصہ کریڈل پر ہی نکل سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ٹائیگر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پیدل چلتے ہوئے قریب ہی ایک اور کلب کے گیٹ پر پہنچ گئے ۔ اس کلب کا نام رین بو کلب تھا اور راتھر اس کلب کا مینجر تھا۔ عمران اور ٹائیگر کو یہاں آئے ہوئے دو روز گزر گئے تھے اور عمران نے یہاں پہنچ کر انتہائی جدید ترین غوطہ خوری کے لباس حاصل کئے اور پھر وہ دونوں کئی گھنٹوں تک جزیرے کے گرد سمندر کے نیچے کافی گہرائی تک گھومتے رہے لیکن جزیرہ ہر طرف سے بند اور



قدرتی تھا۔ کہیں کوئی ایسا رخنہ نہ تھا جس سے انہیں شک پڑتا اور نہ ہی وہاں کسی قسم کے کوئی حفاظتی انتظامات تھے اس لئے عمران واپس آ گیا اور پھر اس نے سوچا کہ انتہائی گہرائی تک چیکنگ کی جائے لیکن انتہائی گہرائی تک جانے اور چیکنگ کے لئے آبدوز کی ضرورت تھی اور ظاہر ہے آبدوز آسانی سے مہیا نہ ہو سکتی تھی اس لئے عمران نے ایسے لوگوں کی تلاش شروع کر دی جو آبدوز کا انتظام کر سکتے ہوں اور آخر کار وہ راتھر تک پہنچ گیا اور راتھر نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کا کام کرنے کی کوشش کرے گا اور اب راتھر کا فون آیا تھا کہ کام ہو گیا ہے اس لئے ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ راتھر نے آبدوز کے حصول کی ہی بات کی ہو گی۔ رین بو کلب پہنچ کر وہ آسانی سے راتھر کے آفس تک پہنچ گئے ۔ راتھر ادھیڑ عمر کا آدمی تھا۔

" مسٹر رچرڈ۔ آبدوز کا تو انتظام ہو گیا ہے لیکن رقم آپ کو ڈبل ادا کرنی ہو گی"....... رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد راتھر نے صاف لفظوں میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" سوری مسٹر راتھر۔ جو رقم آپ نے طلب کی تھی وہ آپ کو مل گئی اب یا تو آپ کام کر دیں یا ہماری رقم واپس کر دیں۔ ہم کوئی اور بندوبست کر لیں گے"....... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" مجھے واقعی اندازے سے زیادہ رقم خرچ کرنا پڑی ہے مسٹر رچرڈ۔ میں آپ سے غلط بیانی نہیں کر رہا"....... رچرڈ نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

" اوکے۔ باقی رقم آپ کو آبدوز کی واپسی کے ساتھ مل جائے گی"....... عمران نے کہا تو راتھر نے ایک طویل سانس لیا۔

" ٹھیک ہے مجھے منظور ہے"....... راتھر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" اس کارڈ پر ایک آدمی جیمسن موجود ہو گا۔ آپ نے کارڈ اسے دینا ہے وہ آپ کو آبدوز تک لے جائے گا۔ وہ خود آبدوز کا کیپٹن ہے"....... راتھر نے کہا۔

" کیا آبدوز میں وہ آلات موجود ہیں جن کی تفصیل میں نے آپ کو دی تھی"....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اسی لئے تو مجھے زیادہ رقم دینا پڑی ہے ورنہ اس رقم میں تو عام آبدوز مل جاتی۔ یہاں سے تقریباً دو سو میل دور ایکریمین نیوی کا ایک اڈا ہے۔ یہ آبدوز ایکریمین نیوی کی ہے اور گشت پر رہتی ہے۔ یہ جیمسن میرے کلب میں آتا جاتا رہتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ وہ جوئے میں خاصی بڑی رقم ہار چکا ہے اور اسے رقم کی اشد ضرورت ہے اس لئے میں نے جیمسن کے بارے میں معلوم کیا اور مجھے معلوم ہوا کہ ان دنوں جیمسن کی ہی ڈیوٹی گشت پر ہے اور وہ یہاں موجود ہے۔ اس سے رابطہ ہوا اور میں نے اس سے بات کی تو وہ رضامند ہو گیا۔ اس سے میں نے آپ کے بتائے ہوئے آلات کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ تمام آلات آبدوز میں موجود ہیں





کیونکہ اس آبدوز کو خصوصی طور پر چیکنگ کے لئے ہی تیار کیا گیا ہے اس لئے میں مطمئن ہو گیا اور آپ کو کال کیا"....... راتھر نے کہا۔

" اوکے شکریہ۔ آپ بے فکر رہیں آپ کو رقم مل جائے گی"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور راتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اور ٹائیگر اس کلب سے واپس آئے اور ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ اس پتے پر پہنچ گئے۔ وہاں جیمسن موجود تھا۔ کارڈ دیکھ کر اس نے حامی بھر لی۔

" آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے بتائیں تا کہ میں آپ کی مدد کر سکوں کیونکہ میں گذشتہ کئی سالوں سے اس علاقے میں گشت کرتا رہتا ہوں"....... جیمسن نے کہا۔

" ایک مجرم تنظیم بلیک تھنڈر کا سیکشن ہیڈ کوارٹر اس جزیرے مالدن کے نیچے موجود ہے۔ ہم نے اسے ٹریس کرنا ہے۔ ہم نے غوطہ خوری کے لباس پہن کر چیکنگ کی ہے لیکن ہم کامیاب نہیں ہو سکے اس لئے ہم نے راتھر سے کہا کہ وہ ہمارے لئے آبدوز کا بندوبست کرے"....... عمران نے اسے اصل بات بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ جزیرے کے نیچے ہیڈ کوارٹر۔ نہیں جناب ہم تو یہاں مستقل چیکنگ کرتے رہتے ہیں آج تک ہم نے تو کوئی مشکوک چیز چیک نہیں کی"....... جیمسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے بہرحال چیکنگ تو ضروری ہے"....... عمران نے

کہا۔

" اوکے آئیں۔"...... جیمسن نے کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ آبدوز جزیرے کے ایک ویران ساحل کے ساتھ موجود تھی۔ عمران جب آبدوز میں داخل ہوا تو اس نے اطمینان سے سرہلا دیا کیونکہ آبدوز واقعی بے حد جدید تھی اور اس میں نہ صرف وہ سب آلات موجود تھے جو عمران کو مطلوب تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ جدید آلات موجود تھے اور پھر جیمسن کی مدد سے عمران نے تقریباً دو گھنٹے تک جزیرے کے گرد انتہائی گہرائی میں جا کر انتہائی جدید ترین آلات سے چیکنگ کی لیکن وہاں کچھ نہ تھا۔ آخرکار عمران نے واپسی کا اعلان کر دیا اور پھر جزیرے کے اسی ویران ساحل پر جیمسن نے انہیں اتار دیا اور واپس چلا گیا تو عمران اور ٹائیگر دونوں وہاں سے واپس اپنے ہوٹل میں پہنچ گئے۔

" ٹائیگر گیم کلب جا کر مشین سے رقم حاصل کرو اور راتھر کو دے دو۔ اس نے واقعی ناممکن کو ممکن بنا دیا ہے۔ اس قدر جدید آلات سے لیس آبدوز کی مجھے توقع ہی نہ تھی"...... عمران نے اپنے کمرے میں پہنچ کر ٹائیگر سے کہا۔

" یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور واپس چلا گیا۔ عمران اپنے کمرے میں جا کر کرسی پر اس طرح ڈھیر ہو گیا جیسے وہ بے حد تھک گیا ہو۔

" اس کا مطلب ہے کہ رونالڈ نے غلط بیانی کی ہے۔ یہاں واقعی





ہیڈ کوارٹر نہیں ہے ورنہ کچھ نہ کچھ تو بہرحال سامنے آ ہی جاتا"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

" یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" جزیرہ ہوائی کا یہاں سے رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" ہاٹ واٹر کلب کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ہاٹ واٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں ایکریمیا سے جانسن آرتھر بول رہا ہوں۔ رونالڈ سے بات کراؤ"...... عمران نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" جناب ان سے آپ کی بات اب نہیں ہو سکتی۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک

پڑا۔

" ہلاک کر دیا گیا ہے رونالڈ کو۔ کیا مطلب "....... عمران نے حقیقتاً حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ دو روز پہلے انہیں انتہائی پراسرار طور پر اغوا کر لیا گیا اور پھر ان کی مسخ شدہ لاش سڑک کے کنارے پر پڑی ہوئی ملی ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ۔ کچھ پتہ چلا کہ کس نے ایسا کیا ہے "....... عمران نے پوچھا۔

" جی نہیں۔ کچھ پتہ نہیں چل سکا "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تو پھر ڈیوڈ سے بات کراؤ "....... عمران نے کہا۔

" سوری سر۔ مجھے ان کا نمبر معلوم نہیں ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ رونالڈ اس ڈیوڈ کو یا جوائس اور کراؤن کو مطمئن نہیں کر سکا اور اس کی مسخ شدہ لاش کا مطلب ہے کہ یقیناً س سے یہ معلوم کر لیا گیا ہو گا کہ اس نے مالدن میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتایا ہے لیکن اب اسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ جب مالدن یں ہیڈ کوارٹر ہے ہی نہیں تو پھر رونالڈ کو کیوں ہلاک کیا گیا ہے۔ فر سوچ سوچ کر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ شاید اسے اس بات کی سزا دی





گئی ہو گی کہ اس نے انہیں کچھ نہ کچھ تو بتایا ہے۔

" لیکن اب کیا کیا جائے۔ اب کیسے اس ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کیا جائے "....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" اس راتھر سے کیوں نہ بات کی جائے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی ٹپ دے دے۔ خاصا تیز آدمی ہے "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" رین بول کلب "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" راتھر سے بات کراؤ میں رچرڈ بول رہا ہوں "....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ آن کریں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ راتھر بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد راتھر کی آواز سنائی دی۔

" رچرڈ بول رہا ہوں راتھر "....... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ واپس آ گئے ہیں جناب "....... راتھر نے کہا۔

" ہاں۔ تمہاری رقم تمہیں دو گھنٹے کے اندر اندر مل جائے گی۔ میرا ساتھی تمہیں پہنچا دے گا "....... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب۔ ویسے آپ نے جس کام کے لئے اتنی بھاری رقم خرچ کی ہے کیا وہ ہوا ہے یا نہیں "....... راتھر نے کہا تو عمران

مسکرا دیا۔

" اسی لئے تو میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ جو کام میں چاہتا تھا وہ نہیں ہوا لیکن میرا خیال ہے کہ اگر تم کوشش کرو تو یہ کام ہو سکتا ہے اور اس کے لئے میں تمہیں تمہاری مرضی کی مزید رقم بھی ادا کر سکتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" کون سا کام ہے جناب۔ آپ کھل کر بات کریں کیونکہ میرا نمبر محفوظ ہے"....... راتھر نے کہا۔

" لیکن میں تو ہوٹل سے بات کر رہا ہوں۔ کیا میں تمہارے پاس نہ آجاؤں"....... عمران نے کہا۔

" مجھے آپ کا استقبال کر کے خوشی ہو گی جناب"....... راتھر نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" مائیکل بول رہا ہوں باس۔ میں نے مطلوبہ ٹارگٹ مکمل کر لیا ہے"....... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" اتنا ہی مزید کر کے راتھر کے آفس میں پہنچ جاؤ۔ میں وہاں جا رہا ہوں"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مطلوبہ ٹارگٹ کا مطلب وہ رقم ہے جو عمران نے راتھر کو مزید دینی تھی اور چونکہ اب عمران نے مزید کام کے لئے راتھر سے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے اس نے ٹائیگر کو اتنی ہی رقم کا اور ٹارگٹ دے دیا





تھا اور عمران کو یقین تھا کہ ٹائیگر یہ ٹارگٹ بھی آسانی سے پورا کر لے گا۔ عمران کی شروع سے ہی یہ عادت تھی کہ وہ ایسے معاملات میں ادائیگی پاکیشیا سے نہیں کیا کرتا تھا بلکہ اس کے لئے یورپ اور ایکریمیا میں کھیلی جانے والی سپر گیم مشینری کو استعمال کرتا تھا جسے یہاں باقاعدہ قانونی تحفظ حاصل تھا۔ پہلے یہ گیم مشینیں انتہائی تکنیکی انداز میں تیار کی جاتی تھیں اور عام حالات میں ان گیم مشینوں کو دھوکہ دینا تقریباً ناممکن سمجھا جاتا تھا لیکن اگر ان کی تکنیک سمجھ میں آ جائے تو پھر ان گیم مشینوں کو آسانی سے شکست دی جا سکتی تھی۔ ان گیم مشینوں سے حاصل کردہ رقم وہ ان لوگوں کی ادائیگی میں استعمال کرتا تھا جن سے وہ مشن کے سلسلے میں معلومات خرید کرتا تھا۔ اس طرح اس کے نظریے کے تحت وہ کنوئیں کی مٹی کنوئیں میں ہی برابر کر دیتا تھا اور پاکیشیا کے عوام کا پیسہ صاف بچا لیتا تھا۔

کراؤن اور جوائس دونوں کے چہروں پر انتہائی الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ دونوں ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود تھے۔ انہیں ہوائی میں آئے ہوئے کئی روز ہو گئے تھے۔ اس دوران جوائس کے سیکشن نے بھرپور کوشش کی تھی لیکن اب تک وہ حتمی طور پر عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی رکن کو پکڑنے میں کامیاب نہ ہوئے تھے اور نہ ہی انہیں ان کے بارے میں کوئی ایسی اطلاع ملی تھی کہ جس سے وہ خود حرکت میں آسکتے۔ اس دوران تین ایسے واقعات ہوئے تھے جنہوں نے ان کی الجھنوں میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔ ایک واقعہ تو ان کے اپنے ساتھ پیش آیا تھا کہ پوائنٹ تھری سے انہیں اغوا کر کے کسی دوسری جگہ مفلوج کر کے پہنچا دیا گیا تھا اور پھر وہ ٹھیک ہو کر واپس بھی آ گئے لیکن ایسا کرنے والوں کا آج تک کوئی سراغ نہ مل سکا تھا۔ دوسرا واقعہ اس آدمی کی





گرفتاری کا تھا جو بلیک تھنڈر کے بارے میں ناٹی گروپ سے پوچھ گچھ کر رہا تھا لیکن اسے بھی ان کے آدمی کے پہنچنے سے پہلے اڑا لیا گیا اور پھر آج تک اس کا یا اسے اڑا کر لے جانے والے کا پتہ نہ چل سکا تھا اور تیسرا واقعہ رونالڈ کا تھا۔ رونالڈ نے ڈیوڈ کو ٹپ دی کہ ناٹی گروپ کے ہیڈ کوارٹر سے دو آدمی آئے تھے لیکن جب انہوں نے کاغذات طلب کئے تو وہ واپس چلے گئے۔ ڈیوڈ کو اس رپورٹ پر شک ہوا تو اس نے جوائس کو رپورٹ دے دی جس پر جوائس اور کراؤن دونوں نے رونالڈ سے خود پوچھ گچھ کی اور پھر رونالڈ نے پوچھ گچھ کے دوران انتہائی حیرت انگیز انکشافات کئے تھے کہ اسے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اصل محل وقوع کا علم تھا جو اس نے اجنبی افراد کو بتا دیا اور یہ محل وقوع ان کے لئے نہ صرف نیا تھا بلکہ انتہائی تعجب خیز بھی تھا البتہ رونالڈ انہیں یہ نہ بتا سکا کہ وہ لوگ جنہوں نے اس سے پوچھ گچھ کی تھی حقیقت میں کون تھے۔ رونالڈ پوچھ گچھ کے دوران ہی ہلاک ہو گیا اور کراؤن نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف کو خصوصی کال کر کے اسے رونالڈ سے ملنے والی تمام معلومات بتا دیں لیکن چیف نے اسے بتایا کہ رونالڈ نے جو کچھ بتایا ہے وہ یکسر غلط ہے اس لئے وہ بے فکر رہیں اور اس کے بعد اب تک ان کی بے پناہ کوششوں کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کسی قسم کا کوئی معمولی سا کلیو بھی حاصل نہ کر سکے تھے۔ وہ اس سلسلے میں پریشان تھے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے انہیں سیکشن ہیڈ کوارٹر سے

کال آ گئی کہ چیف ان سے تھوڑی دیر بعد خصوصی گفتگو کرنے والا ہے اس لئے وہ کال کا انتظار کریں اور اس وقت وہ دونوں سیکشن چیف کی طرف سے کال کے منتظر تھے اور چونکہ انہیں یہ بتایا گیا تھا کہ گفتگو خصوصی ہے اس لئے وہ دونوں ذہنی طور پر بے حد الجھے ہوئے تھے اور یہ الجھن ان کے چہروں پر ابھر آنے والے تاثرات کی بھی عکاسی کر رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کراؤن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا کیونکہ بات اس کے سیکشن کا چیف کر رہا تھا البتہ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی آن تھا اس لئے جوائس بھی یہ ساری گفتگو آسانی سے سن سکتی تھی۔

" یس۔ کراؤن بول رہا ہوں "...... کراؤن نے رسیور اٹھاتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" چیف بول رہا ہوں۔ کیا جوائس بھی تمہارے پاس موجود ہے "...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

" یس چیف "...... کراؤن نے جواب دیا۔

" رسیور جوائس کو دے دو۔ وہ مین ہیڈ کوارٹر کی ایجنٹ ہے اور اس مشن میں وہی انچارج ہے "...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا تو کراؤن نے خاموشی سے رسیور جوائس کی طرف بڑھا دیا۔

" یس چیف۔ میں جوائس بول رہی ہوں "...... جوائس نے بھی مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ دوسری طرف سے بولنے والا بہرحال بلیک تھنڈر کے ایک اہم سیکشن کا چیف تھا۔





" جوائس اب تک تمہاری اور کراؤن دونوں کی کارکردگی انتہائی مایوس کن رہی ہے جبکہ عمران اپنے ایک ساتھی کے ساتھ مالدن پہنچ گیا ہے یقیناً اس نے ہی رونالڈ سے معلومات حاصل کی تھیں بہرحال وہ چیک کرتا رہا ہے اس کے لئے اس نے پہلے اپنے ساتھی کے ساتھ جدید غوطہ خوری کے لباس پہن کر جزیرے کے گرد چیکنگ کی اور پھر انتہائی حیرت انگیز طور پر اس نے مالدن کے ایک آدمی کے ذریعے ایکریمین نیوی کی سرچنگ آبدوز حاصل کی اور اس آبدوز میں نصب انتہائی جدید ترین آلات کی مدد سے اس نے مالدن جزیرے کے گرد سمندر کی انتہائی گہرائی میں جا کر چیکنگ کی لیکن چونکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر وہاں موجود نہ تھا اس لئے اسے مایوسی ہوئی۔ اس حد تک معاملات ہمارے لئے درست رہے ہیں لیکن اب جو اطلاع ملی ہے وہ انتہائی پریشان کن ہے۔ سوائے مین ہیڈ کوارٹر کے اور سیکشن ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے والے افراد کے علاوہ پوری دنیا میں کسی کو بھی یہ بات معلوم نہیں ہے کہ ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے لیکن عمران نے مالدن کے ایک آدمی کے ذریعے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا اصل محل وقوع معلوم کر لیا ہے اس لئے اب مین ہیڈ کوارٹر کی اجازت سے تمہیں اس بارے میں بتایا جا رہا ہے۔ تمہیں میں نے پہلے کال کر کے اس لئے پابند کیا تھا تاکہ مین ہیڈ کوارٹر یہ فیصلہ کر سکے کہ کیا تمہیں بتایا جائے اور تمہیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل لایا جائے یا تمہاری مایوس کن کارکردگی کے پیش

نظر تم دونوں کو ناکام قرار دے دیا جائے اور تمہاری جگہ دوسرے ایجنٹ سامنے لائے جائیں اور یہ بات تم بھی جانتی ہو اور کراؤن بھی جانتا ہے کہ ایجنٹ کی ناکامی کا کیا مطلب ہوتا ہے لیکن مین ہیڈ کوارٹر نے تم دونوں کی سابقہ کارکردگی دیکھتے ہوئے تم دونوں کو ایک چانس دینے کا فیصلہ کیا ہے اور اب سن لو کہ ایس ایس ہیڈ کوارٹر جزائر ہونو مونو کے جزیرے گیرن میں ہے۔ جزیرہ گیرن کے نیچے کا وہ حصہ جو سمندر میں ہے اسے کھوکھلا کر کے ہیڈ کوارٹر تیار کیا گیا ہے جو ویسے تو چاروں طرف سے ہر طرح سے بند ہے اور وہاں ایسے انتظامات ہیں کہ باہر سے کوئی سائنسی ریز اور کوئی سائنسی چیز اندر نہیں جا سکتی اور تمام جدید سے جدید آلات بھی اس جزیرے کو اندر سے ٹھوس ہی ظاہر کریں گے لیکن ہیڈ کوارٹر جب چاہے سمندر کے اندر راستہ کھول سکتا ہے اور اس کے گرد اس لئے کوئی حفاظتی انتظامات نہیں کئے گئے کہ کسی کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ یہاں ن ہیڈ کوارٹر ہے۔ ہیڈ کوارٹر کا ایک خصوصی راستہ گیرن پر جیف کلب سے جاتا ہے لیکن یہ اندر سے سیلڈ ہے اور اسے اندر ہی کھولا جا سکتا ہے۔ باہر سے نہیں اور اس راستے کے متعلق بھی جیف کلب کے مینجر سمتھ کو ہی معلوم ہے اور بس لیکن اب یہ وارٹر کی بد قسمتی سمجھو کہ مالدن کا وہ آدمی جس سے عمران نے کیا وہ اس سمتھ کا حقیقی بھائی ہے اور اس سمتھ نے شاید اس پر ڈالنے کے لئے کبھی اسے بتا دیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور





اس کا راستہ کہاں سے جاتا ہے۔ اس سمتھ کے بھائی نے بھاری رقم وصول کر کے یہ ساری باتیں عمران کو نہ صرف بتا دی ہیں بلکہ اس نے سمتھ کو فون کر کے انہیں کنفرم بھی کر دیا ہے۔ سمتھ نے بھی بھاری رقم کے عوض اسے کنفرم کر دیا ہے اس طرح عمران کو اب اصل ایس ایس ہیڈ کوارٹر کا بخوبی علم ہو گیا ہے اور وہ آبدوز جو کراؤن پاکیشیا سے لے آیا تھا وہ بھی وہیں موجود ہے۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اتفاق سے سمتھ اور اس کے بھائی راتھر کے درمیان ہونے والی فون کال کا سراغ مل گیا اور اس طرح یہ ساری باتیں سیکشن ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گئیں اور سیکشن ہیڈ کوارٹر نے یہ ساری باتیں مین ہیڈ کوارٹر کے نوٹس میں دے دیں اور اب مین ہیڈ کوارٹر نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ تم دونوں گیرن پہنچو لیکن تم نے اپنے گروپ کو وہاں نہیں لے جانا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی تمہارے گروپ کے آدمیوں سے واقف ہو چکے ہوں کیونکہ وہ یہاں بھی تمہارے آدمیوں سے ٹکرا چکے ہیں البتہ وہاں ایک مقامی گروپ ہے جو انتہائی تیز اور فعال گروپ ہے۔ اس کا سربراہ جنگیر ہے۔ یہ گروپ ہر طرح کے کاموں کا ماہر ہے اور اس کا تعلق براہ راست سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ سمتھ اور راتھر دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب اس کلب کا چارج جنگیر نے سنبھال لیا ہے اور کلب میں موجود تمام ملازمین کو خاموشی سے ختم کر دیا گیا ہے اور جنگیر گروپ کے تربیت یافتہ آدمیوں کو وہاں ملازموں کے روپ میں

رکھا گیا ہے اور اس خصوصی مشن کے لئے جنگیر اور اس کے گروپ
کو تم دونوں کی ماتحتی میں دے دیا گیا ہے۔ تم دونوں نے وہاں پہنچ
کر جنگیر گروپ کی مدد سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا
ہے۔ اگر تم ناکام رہے تو پھر اور کوئی چانس تم دونوں کو نہ مل سکے
گا"...... چیف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن چیف اگر آپ کو اطلاع مل چکی تھی تو اس عمران کا بھی
راتھر کے ساتھ ہی خاتمہ کیا جا سکتا تھا"...... جوائس نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن جب ہمیں خبر ملی اور اس کے ذریعے ہم راتھر تک
پہنچے تو عمران مالدن سے گیرن جا چکا تھا اور عمران چونکہ میک اپ کا
ماہر ہے اس لئے اس کے حلیئے کے بارے میں معلومات کوئی فائدہ نہ
دے سکتی تھیں اور دوسری بات یہ بھی سن لو کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر
نے مالدن میں تحقیقات کرائی ہے اس کے مطابق عمران اور اس کے
ساتھی کے علاوہ اس بار اس کی ٹیم میں ایک لڑکی اور سات افراد
شامل ہیں۔ یہ لڑکی اور اس کے سات ساتھی جزیرہ ہوائی سے لاگوسا
گئے تھے۔ انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ ہیڈ کوارٹر لاگوسا میں ہے لیکن
وہاں ناکام ہو کر یہ عمران کے پاس مالدن پہنچے اور اب یہ تمام اکٹھے ہو
کر گیرن گئے ہیں اس لئے اب ان کی تعداد دس ہے جس میں ایک
لڑکی اور عمران اور اس کے ساتھی سمیت نو مرد شامل ہیں۔ ان
معلومات سے تمہیں آسانی ہو گی لیکن ایک بات اور بھی سن لو کہ
عمران اور اس کے ساتھیوں کو چونکہ اب اصل ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گیا





ہے اس لئے اب وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کریں گے۔ گو سیک
ہیڈ کوارٹر ہر لحاظ سے محفوظ ہے اور محفوظ رہے گا لیکن اب ان لوگ
کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے اس لئے اب تم دونوں نے بھی انتہائی
رفتاری سے کام کرنا ہے اور ان لوگوں کو ایک لمحے کی مہلت د
کی بھی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی ان سے پوچھ گچھ کرنے
کوشش کرنا کیونکہ یہ لوگ پلک جھپکنے میں ناممکن کو ممکن بنا
کے ماہر ہیں اور سچویشن کو حیرت انگیز طور پر پلٹ لینے کے ماہر ہیں
اور پھر کسی انتخاب کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ پہلے عمران کا خاتمہ ہو
تو پھر دوسروں کو ہلاک کیا جائے۔ اس گروپ کا جو آدمی بھی ٹریس ہو
جائے اسے گولی سے اڑا دو"...... چیف نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

" یس چیف۔ ہماری ناکامی کی اصل وجہ بھی یہی تھی کہ ہمارے
سامنے ٹارگٹ ہی موجود نہ تھا اس لئے ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہ
گئے اور اپنی صلاحیتوں کو پوری طرح سامنے نہ لا سکے لیکن اب آپ
دیکھیں گے کہ ہم کیا کرتے ہیں"...... جوائس نے انتہائی اعتماد
بھرے لہجے میں کہا۔

" گڈ۔ تم دونوں کے لئے جزیرہ گیرن کی سٹار کالونی میں کوٹھی
نمبر ایک سو ایک بطور ہیڈ کوارٹر مخصوص کر دی گئی ہے۔ وہاں
کاریں، اسلحہ اور ضرورت کا تمام سامان موجود ہے۔ اس کوٹھی میں
جنگیر گروپ کے چار آدمی موجود ہیں اور اس کوٹھی میں ایسے جدید
ترین آلات بھی نصب کر دیئے گئے ہیں جو تمہارے مشن میں کام آ

سکتے ہیں۔ تم نے وہاں جا کر صرف اپنے نام بتانے ہیں اور بس"۔ چیف نے کہا۔

" یس چیف۔آپ نے واقعی ہمارے لئے بے حد سہولتیں مہیا کر دی ہیں"....... جوائس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" وش یو گڈ لک اینڈ آل"....... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوائس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" اس بار تو واقعی قسمت سے بچ گئے ہیں جوائس ورنہ مین ہیڈ کوارٹر تو دوسرا چانس دینے کا قائل ہی نہیں ہے"....... کراؤن نے بے اختیار ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

" ہاں اور ایسا شاید اس لئے ہوا ہے کہ مقابل میں عمران اور اس کے ساتھی تھے اور مین ہیڈ کوارٹر ان کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف ہے"....... جوائس نے البتہ مسکراتے ہوئے کہا۔

" چیف کی ان ہدایات کا مطلب ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر نے عمران سیف لسٹ سے نکال دیا ہے"....... کراؤن نے کہا۔

" ظاہر ہے جب ایک اہم ترین سیکشن داؤ پر لگ گیا ہے تو پھر ایسا ہونا تھا۔ اب تم دیکھو تم سیکشن ہیڈ کوارٹر کے سر ٹاپ ایجنٹ ور میں مین ہیڈ کوارٹر کی ایجنٹ ہوں اس کے باوجود ہمیں سیکشن کوارٹر کے بارے میں معلوم نہیں تھا لیکن اس عمران نے اجنبی نے کے باوجود اصل محل وقوع معلوم کر لیا ہے"....... جوائس نے





کہا۔

" میرا خیال ہے کہ خوش قسمتی اس کا ساتھ دیتی ہے۔ بہرحا اب اس کا خاتمہ ہو ہی جانا چاہئے ۔ اب اٹھو چلیں ایسا نہ ہو ہمارے وہاں پہنچنے تک وہ کوئی اہم واردات کر جائے"....... کرا نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن اب ہم دونوں کو میک اپ کرنا ہو گا کیونکہ ہ اصل شکلوں میں عمران اور اس کے ساتھی دیکھ چکے ہیں"۔ جوائس نے اٹھتے ہوئے کہا تو کراؤن نے اثبات میں سرہلا دیا۔

جزائر ہونو مونو کا جزیرہ گیرن ان جزائر کا دوسرا بڑا جزیرہ تھا۔ اس جزائر میں سب سے بڑا جزیرہ ہونو مونو تھا جبکہ دوسرا بڑا جزیرہ گیرن تھا لیکن ہونو مونو سے زیادہ آباد جزیرہ گیرن تھا اور یہاں سیاحوں کی آمدورفت بھی بہت زیادہ تھی کیونکہ اس جزیرے کے نصف حصہ پر باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ آبادی تھی جس میں سڑکیں، ہوٹل، گیم کلب، شراب خانے اور کئی کالونیاں تھیں جبکہ باقی نصف میں انتہائی قدیم گھنے جنگلات تھے جنہیں اس طرح برقرار رکھا گیا اس علاقے کو اولڈ گیرن کہا جاتا تھا۔ گیرن سے اولڈ گیرن کو ایک پختہ سڑک جاتی تھی اور جو اولڈ گیرن کے درمیان پہنچ کر جاتی تھی۔ وہاں ایک عالیشان ہوٹل تھا جس کا نام بھی اولڈ ہوٹل تھا۔ اس ہوٹل کو چار منزلہ بنایا گیا تھا۔ یہ ہوٹل مکمل لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اولڈ گیرن کے گھنے جنگلات میں جانور بھی





آزادی سے گھومتے رہتے تھے لیکن ان جنگلات میں خونخوار درندے موجود نہ تھے۔ کسی سیاح کو یہاں کسی صورت بھی کسی درخت یا جانور کو نقصان پہنچانے یا مارنے کی اجازت نہ تھی۔ اگر کوئی ایسا کرتا تھا تو اسے فوری طور پر موت کی سزا دے دی جاتی تھی اس لئے یہاں ہر شخص محتاط رہتا تھا۔ گیرن میں باقاعدہ ایئرپورٹ تھا جہاں چارٹرڈ پروازیں بھی آتی تھیں اور عام فلائٹس بھی البتہ سمندر کے راستے یہاں آمد و رفت نہ تھی کیونکہ گیرن کے چاروں طرف کا سمندر انتہائی طوفانی تھا اور یہاں سوائے بہت بڑے بحری جہاز کے اسٹیمر یا لانچز وغیرہ نہ آسکتی تھیں اس لئے گیرن میں آمدورفت کا ذریعہ صرف فلائٹس ہی تھیں۔ گیرن کے ایک ہوٹل انگاریو کے ایک بڑے کمرے میں اس وقت جولیا اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھی۔ وہ عمران اور ٹائیگر سمیت ایک عام فلائٹ کے ذریعے یہاں پہنچے تھے لیکن عمران انہیں ہوٹل میں چھوڑ کر اور ٹائیگر کو ساتھ لے کر یہ کہہ کر چلا گیا تھا کہ وہ تھوڑی دیر بعد واپس آئیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ کمرے میں جولیا اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ انہوں نے ہوٹل کے کمروں کو اچھی طرح چیک کر لیا تھا تاکہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کمرے تک ہی محدود رہے۔ جولیا اپنے ساتھیوں سمیت لاگوسا سے مالدن پہنچی تو جولیا نے ایئرپورٹ سے ہی عمران کے ہوٹل فون کیا لیکن عمران نے انہیں ایئرپورٹ پر ہی رکنے کا کہہ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران ٹائیگر سمیت وہاں پہنچ گیا اور اس کے بعد عمران نے سب

کی سیٹیں گیرن کے لئے بک کرائیں اور وہ مالدن سے گیرن پہنچ گئے لیکن سارے راستے عمران خاموش رہا۔ جولیا نے بھی خلاف عادت اس سے کوئی بات نہ کی تھی اس لئے باقی ساتھی بھی خاموش بیٹھے رہے تھے۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے اور پھر گیرن پہنچ کر وہ عمران کے ساتھ اس ہوٹل میں پہنچے تھے اور اب اس بڑے کمرے میں اکٹھے موجود تھے۔

"ایک بار پھر ہم کٹھ پتلیاں بن چکے ہیں"....... اچانک تنویر نے کہا تو سب اس طرح چونک پڑے جیسے تنویر نے بات کرنے کی بجائے کمرے میں بم بلاسٹ کر دیا ہو۔

"کیا مطلب"....... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اب دیکھو کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم گیرن کیوں آئے ہیں۔ یہاں ہم نے کیا کرنا ہے اور ہم سب احمقوں کی طرح خاموش بیٹھے اس ذات شریف کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ آ کر ہماری ڈوریں ہلائے ہم حرکت میں آئیں"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ تم اسے آنے دو پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے"....... جولیا نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ اب سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ انسان اس معاملے میں واقعی بے بس ہے"....... عمران





نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی افسردہ لہجے میں کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی افسردگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا ہے"....... جولیا نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"اللہ کی مرضی پوری ہوئی ہے اور ہونی تھی۔ بہرحال فاتحہ خوانی تو ہونی چاہئے۔ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں"....... عمران نے اسی طرح افسردہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باقاعدہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کون فوت ہوا ہے"....... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ان سب کے ذہنوں میں بیک وقت ٹائیگر کا خیال آیا تھا کیونکہ ٹائیگر اس کے ساتھ واپس نہ آیا تھا اور وہ سب جانتے تھے کہ ٹائیگر عمران کا شاگرد ہے اس لئے اگر وہ فوت ہوا ہے یا ہلاک ہوا ہے تو عمران کی ایسی ہی حالت ہونی چاہئے تھی۔

"یہ تو تم لوگ بتاؤ گے۔ میں نے پوچھنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ اگر پوچھ لیا جائے تو پھر ایک لمبی داستان سننا پڑتی ہے اور دو تین آپشن لازماً سنائے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مرنے والا سات بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا اور انتہائی منتوں اور مرادوں کے بعد پیدا ہوا تھا یا مرنے والا نوجوان تھا اور اس کی شادی چند روز بعد ہونے والی تھی یا مرنے والے کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جو اپنے باپ کی راہ

تک رہے ہیں یا"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی لیکن دعا کے لئے ہاتھ اسی طرح اٹھے ہوئے تھے۔

" یہ کیا بکواس کر رہے ہو"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" تو کوئی نہیں مرا۔ اس کے باوجود تم لوگ اس طرح بیٹھے ہوئے ہو جیسے ابھی کسی عزیز ترین ہستی کو دفنا کر واپس آئے ہو یا یہ کسی ڈرامے یا فلم کی ریہرسل تو نہیں ہو رہی"...... عمران نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی کوئی فوت نہیں ہوا البتہ اب اس نے ہاتھ نیچے کر لئے تھے۔

" ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے"...... صفدر نے جواب دیا۔

" میرا۔ اوہ۔ اگر میری موت پر آپ لوگ اس طرح افسردہ ہونے کا وعدہ کریں تو میں ابھی اور اسی وقت مرنے کے لئے تیار ہوں"۔ عمران نے خوشی سے بھرے لہجے میں کہا۔

" شٹ اپ۔ یہ کیا تم نے آتے ہی مرنے کی باتیں شروع کر دی ہیں۔ خبردار اب اگر تمہارے منہ سے اس سلسلے میں کوئی لفظ نکلا"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" یعنی تم افسردہ نہیں ہو گی۔ پھر کیا فائدہ مرنے کا۔ پھر تو میری جگہ تنویر کو لے لینی چاہئے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔





" میں کیوں تمہاری جگہ مروں۔ وجہ"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ اب بتاؤ جولیا اب تو تنویر میدان چھوڑ گیا ہے۔ اب کیا خیال ہے"...... عمران نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے اس کا بہت بڑا مسئلہ حل ہو گیا ہو۔

" میرا خیال ہے کہ تمہارا سر جوتیوں سے توڑ دوں"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" بالکل۔ لیکن دو بولوں کے بعد۔ ظاہر ہے اس کے بعد یہی حشر ہوتا ہے"...... عمران بھی ڈھیٹ تھا اس لئے وہ کیسے باز آ سکتا تھا۔

" عمران صاحب۔ کیا سیکشن ہیڈ کوارٹر گیرن میں ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تو اور کیا تمہارا واقعی یہ خیال تھا کہ ہم یہاں تفریح کرنے آئے ہیں"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" لیکن آپ نے تو اسے مالدن میں ٹریس کیا تھا۔ پھر وہاں کیا ہوا اور یہاں کے بارے میں کیسے پتہ چلا"...... کیپٹن شکیل نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا کیونکہ یہ کمرہ عمران کے نام پر بک تھا۔

" یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں اپنا نیا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"آسٹر بول رہا ہوں۔ ریڈ اسکوائر کوٹھی نمبر پندرہ"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کون آسٹر"....... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تو کیا آپ رابرٹ فیون نہیں بول رہے"....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"رابرٹ فیون۔ نہیں جناب میرا نام رابرٹ فلیک ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ سوری۔ رانگ نمبر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ ٹائیگر تھا شاید"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹائیگر تھا۔ تم لوگوں نے یقیناً یہ کمرے چیک کر لئے ہوں گے اس لئے تم لوگ کھل کر باتیں کر رہے ہو لیکن فون کال کچھ ہو سکتی ہے۔ میں نے ٹائیگر کے ذمے دو کام لگائے تھے۔ ایک تو رہائش گاہ، اسلحہ اور کاریں اور دوسرا کام یہ تھا کہ وہ یہاں مخبری کرنے والے کسی آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور اس نے اس کا نام بھی بتا دیا ہے۔ اس کا نام فیون ہے اور وہ اسی ہوٹل میں رہائش پذیر ہے۔ اب پوری تفصیل بتا دوں کہ اب ہمارا اصل مشن شروع ہونے والا ہے اور اس مشن میں دشمنوں نے ہمیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں دینی"....... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔





"ہم تو خود یہی چاہتے ہیں کہ تم ہمیں تفصیل بتا دو"....... جولیا نے کہا۔

"میں نے تو سوچا تھا کہ تفصیل دو بولوں کے بعد بتاؤں گا لیکن چلو پہلے بتا دیتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تم پھر انکار نہ کر دینا"۔ عمران ایک بار پھر پٹڑی سے اتر گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ جب ہمیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دی جائے گی تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم بے خبری میں مارے جائیں"....... صفدر نے کہا۔

"بے خبری میں آدمی زیادہ اطمینان اور سکون سے مرتا ہے۔ مرنے کی خبر پہلے مل جائے تو پھر تم خود سوچ سکتے ہو کہ کیا حالت ہو گی"....... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا لیکن اس بار نہ ہی جولیا نے کوئی جواب دیا اور نہ صفدر نے۔ وہ سب خاموش بیٹھے رہے۔

"ارے کیا ہوا۔ کیا پھر فاتحہ خوانی کا موڈ بن گیا ہے"۔ عمران نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس بار بھی کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ واقعی انتہائی پراثر احتجاج ہے۔ اب مجبوراً مجھے بوڑھا ہونا پڑے گا۔ میں تو اس لئے بوڑھا نہیں ہونا چاہتا تھا کہ کہیں جولیا بڑھاپے کی وجہ سے انکار نہ کر دے لیکن چلو اگر تم لوگ میرے بڑھاپے میں خوش ہو تو ایسے ہی سہی"....... عمران نے سنجیدگی کو

بڑھاپے کی اصطلاح میں تبدیل کرتے ہوئے کہا لیکن اس بار بھی سب خاموش بیٹھے رہے۔

" یا اللہ۔ ان گونگوں کو زبان دے دے"....... عمران نے باقاعدہ دونوں ہاتھ اٹھا کر انتہائی خشوع و خضوع سے دعا مانگتے ہوئے کہا لیکن اس کے باوجود سب ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے رہے تو عمران نے بے اختیار اپنا ہاتھ سر پر پھیرنا شروع کر دیا۔

" اوکے۔ پھر مجھے اجازت۔ اللہ حافظ "....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا لیکن جب نہ کسی نے اسے جانے سے روکا اور نہ ہی کوئی بات کی تو عمران نے دروازہ کھولا اور باہر جھانک کر اس نے دروازہ بند کر دیا اور واپس آ کر وہ اسی طرح کرسی پر بیٹھ گیا جیسے اس نے بھی ان کے وجود کو عدم وجود قرار دے دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن پریس ہونے کی وجہ سے دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سب کو سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

" یس۔ جیکولین بول رہی ہوں"....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پرنس بول رہا ہوں"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ پرنس۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں"....... دوسری طرف





سے چونک کر پوچھا گیا۔

" ہوٹل سے۔ کیوں"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" فون پر بات نہیں ہو سکتی۔ آپ مجھے کمرہ نمبر اور ہوٹل کا نام بتا دیں میں خود وہاں پہنچ جاتی ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے کمرہ نمبر اور ہوٹل کے بارے میں بتا دیا۔

" اوکے۔ میں پہنچ رہی ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر کرسی کی پشت سے سر لگا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ بھی اب ان لوگوں کے خاموش احتجاج کو خاموش رہ کر ہی ختم کرنے پر تل گیا تھا۔ سب ساتھیوں نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے یہ فیصلہ کر لیا گیا ہو کہ وہ اب بھی خاموش ہی رہیں گے۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دروازے پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی کھڑی مسکرا رہی تھی۔

" آیئے مس جیکولین"....... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو جیکولین اندر داخل ہوئی لیکن کمرے میں موجود عمران کے ساتھیوں کو دیکھ کر وہ چونک پڑی۔

" آپ سب"....... جیکولین نے قدرے حیرت بھرے لیکن الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں لیکن بے چارے گونگے بھی ہیں اور بہرے بھی اس لئے بے فکر ہو کر بات چیت کر سکتی ہو"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا سب کے سب۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ جیکولین نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

"بس اللہ کی مرضی۔ بہرحال بیٹھو اور بتاؤ کیا مسئلہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے کہ بلیک تھنڈر کا سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔ جیکولین نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کہاں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر جیف کلب کے نیچے ہے"....... جیکولین نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"....... عمران نے کہا۔

"تم نے میرے ذمے جب یہ کام لگایا تھا میں نے اس وقت سے ہی کوشش شروع کر دی اور پھر میرے آدمیوں نے آخرکار اصل حقیقت ٹریس کر لی"....... جیکولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس طرح"....... عمران نے پوچھا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا کہ یہاں ایک ایسا گروپ ہے جس کا





چیف جیگر ہے اور یہ گروپ یہاں جیگر گروپ کہلاتا ہے اور سننے میں آیا ہے کہ اس گروپ کا تعلق کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم سے ہے۔ میرے آدمیوں نے اس گروپ کو ٹریس کیا تو پتہ چلا کہ اس گروپ نے اچانک جیف کلب سنبھال لیا ہے۔ پہلے جیف کلب کا مینجر کوئی اور تھا لیکن اب اس جیف کلب کا مینجر جیگر ہے اور اس کے گروپ کے تمام افراد کلب میں کام کر رہے ہیں۔ جب مجھے اطلاع ملی تو میں نے اپنے آدمیوں کو کہہ کر کلب سے ایک آدمی کو اغوا کرایا اور جب اس سے پوچھ گچھ کی گئی تو پتہ چلا کہ اس بین الاقوامی مجرم تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اس کلب کے نیچے خفیہ طور پر بنا ہوا ہے۔ اس تنظیم کو اطلاع ملی ہے کہ ایشیا کے کسی ملک کے سیکرٹ ایجنٹ اس ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں پہنچ رہے ہیں اس لئے جیگر نے اس کلب کا انتظام سنبھال لیا ہے تاکہ اگر وہ لوگ کسی بھی طرح کلب تک پہنچ جائیں تو ان کا خاتمہ کیا جا سکے"....... جیکولین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس بین الاقوامی تنظیم کے بارے میں کیسے پتہ چلا کہ وہ بلیک تھنڈر ہی ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"اس کا علم بھی اسی آدمی سے ہی ہوا ہے۔ اس نے خود ہی بلیک تھنڈر کا نام لیا ہے اور ہاں اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ بلیک تھنڈر کے دو اہم ایجنٹ جن میں ایک مرد اور ایک عورت ہے جزیرہ ہوائی سے یہاں پہنچ رہے ہیں اور جیگر ان کے ماتحت کام کرے گا اور یہ

دونوں ایجنٹ ایشیا سے آنے والے ایجنٹوں کا خاتمہ کریں گے"۔ جیکولین نے کہا۔

"کیا معلومات حتمی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ جیکولین صرف حتمی معلومات فروخت کرتی ہے"۔ جیکولین نے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ڈالرز کی ایک گڈی نکالی اور جیکولین کے سامنے رکھ دی۔

"شکریہ"...... جیکولین نے جھپٹ کر گڈی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ایک بات سن لو۔ اگر معلومات حتمی نہ ہوئیں تو پھر تم اور تمہارا سیکشن یہاں دوسرا سانس نہ لے سکے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ میں نے کبھی غلط بات نہیں کی۔ اب مجھے اجازت"...... جیکولین نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا تو جیکولین اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا تم خود جیگر گروپ کے خلاف کام کرو گے"...... جیکولین نے مڑتے ہوئے پوچھا۔

"ہمارا کسی کے خلاف کام کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ہمارا بھی وہی کام ہے جو تمہارا ہے۔ ہم نے بھی اپنے ہیڈ کوارٹر کو اطلاعات دینی ہیں"...... عمران نے کہا۔





"اوہ۔ میں سمجھی کہ تم خود ایشیائی سیکشن سے متعلق ہو"۔ جیکولین نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا ایشیا سے کیا تعلق۔ ایشیائی جانیں اور بلیک تھنڈر والے جانیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیکولین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تو عمران چند لمحے دروازے میں ہی کھڑا رہا۔ پھر وہ تیزی سے واپس مڑا۔

"فوری طور پر سامان سمیٹو اور ایک ایک کر کے فائر ڈور کے ذریعے ہوٹل سے باہر نکلو اور ریڈ اسکوائر کوٹھی نمبر پندرہ میں پہنچ جاؤ۔ ٹائیگر وہاں موجود ہو گا۔ میں فیون سے مل کر وہاں پہنچ جاؤں گا۔ یہاں کسی بھی وقت حملہ ہو سکتا ہے اس لئے فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ تفصیل سے وہیں باتیں ہوں گی"...... عمران نے دروازے میں ہی کھڑے کھڑے کہا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اس طرح حرکت میں آ گئے جیسے چابی بھرے کھلونے اچانک حرکت میں آ جاتے ہیں اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سب ریڈ اسکوائر کی کوٹھی نمبر پندرہ میں پہنچ چکے تھے۔ ٹائیگر وہاں پہلے سے ہی موجود تھا۔ وہ سب ایک بار پھر بڑے کمرے میں اکٹھے ہو گئے

"عمران ہماری اس طرح خاموشی سے واقعی خاصا زچ ہو گیا تھا لیکن پھر اس نے بھی ہمارا حربہ ہمارے خلاف ہی استعمال کرنا شروع کر دیا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ ایک نمبر ڈھیٹ ہے۔ ویسے ہمارا یہ حربہ خاصا کارگر رہا ہے"...... جولیا نے کہا اور سب نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"جب جیکولین سے تفصیلات مل گئی ہیں تو پھر اس فیون کے پیچھے بھاگنے کا کیا فائدہ"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران کبھی ایک پر اطمینان نہیں کرتا۔ یہ اس کی عادت ہے۔ اب وہ فیون سے معلومات حاصل کرے گا اور پھر دونوں میں تجزیہ کر کے کوئی پلان بنائے گا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح کی باتوں میں کافی وقت گزر گیا تو کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔ ٹائیگر پہلے ہی باہر تھا اس لئے وہ سب بیٹھے رہے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ ٹائیگر پھاٹک کھول دے گا اور پھر وہ وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اندر داخل ہوا تو اس کے چہرے پر خلاف توقع گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"تم سب لباس بھی بدل لو اور میک اپ بھی"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"کیوں عمران صاحب۔ کیا آپ کو جیکولین پر شک ہے"۔ صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ جیکولین نے جس آسانی اور جس قدر کم وقت میں اس قدر اہم معلومات حاصل کر لی ہیں اس پر مجھے شک پڑا ہے کہ جیکولین ڈبل ایجنٹ ہے۔ وہ شاید ہمیں چیک کرنے آئی تھی اور اس مشن





میں ہم جس قدر محتاط رہیں گے اتنے ہی فائدے میں رہیں گے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب اٹھ کر میٹنگ روم سے باہر نکل گئے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ دوبارہ اس کمرے میں اکٹھے ہوئے تو ان سب نے واقعی لباس اور میک اپ تبدیل کر لئے تھے۔ لباس کے بارے میں انہیں یہاں پہنچتے ہی ٹائیگر نے خود ہی بتا دیا تھا کہ عمران کے حکم پر اس نے سب ساتھیوں کے سائز کے لباس خرید کر کے یہاں وارڈ روب میں رکھ دیئے ہیں اور میک اپ کا سامان بھی کوٹھی میں موجود تھا۔

"تم نے نہ میک اپ تبدیل کیا ہے اور نہ لباس"...... جولیا نے عمران کو اسی حلیئے اور اسی لباس میں دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بعد میں بدل لوں گا۔ تم لوگ بیٹھو تاکہ میں تمہیں مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا سمیت سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا بات ہے۔ کیا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا برائے کرم اس وعدے کو یاد رکھیں"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"میں نے کیا کہا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔ میرے پاس وقت بے حد کم ہے اس لئے خاموشی سے میری بات سن لو۔ جیکولین نے تمہارے سامنے سب کچھ بتا دیا ہے اس لئے ان باتوں کو دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جیکولین نے جو کچھ بتایا ہے اس پر میں جیکولین کی طرف سے مشکوک ہو گیا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ اس نے جان بوجھ کر ہم سے غلط بیانی کی ہے اور وہ بلیک تھنڈر کی ہی ایجنٹ ہے اس لئے میں فیون سے ملا۔ فیون ایک روسیاہی ایجنٹ ہے۔ میرے پاس اس کے لئے ایک ٹپ موجود تھی اس لئے اس ٹپ کی وجہ سے فیون نے زبان کھول دی اور جیکولین سے زیادہ وہ باخبر تھا۔ جیکولین نے تو باقاعدہ معلومات حاصل کیں لیکن فیون ان سب باتوں سے پہلے ہی باخبر تھا۔ چنانچہ اس نے جو تفصیل بتائی اس سے جیکولین کی باتوں کی تصدیق ہو گئی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر اب تمہارا کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"فی الحال تو میں سوچ رہا ہوں کہ ناک کان گلے کے کسی ماہر سے ملوں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو جولیا سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ ناک کان گلے کا ماہر"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اب یہ انتہائی ضروری ہو گیا ہے ورنہ دیر ہونے کی صورت میں معاملات زیادہ خراب ہو سکتے ہیں اور تمہارا چیف تو مجھے





گولی مارنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا پہیلیاں بجھوانی شروع کر دی ہیں۔ کھل کر بات کرو"...... جولیا نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب تو ایک کی بجائے دو ماہروں سے ملنا پڑے گا لیکن مسئلہ ہے کہ فنڈ بے حد محدود بھی ہیں اور ہمارے پاکیشیا میں ماہرین اتنی فیس لیتے ہیں تو یہاں کیا حال ہو گا"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم آپ سے معافی مانگ لیتے ہیں۔ ہم سے واقعی غلطی ہوئی ہے کہ ہم نے آپ کے خلاف خاموشی کا حربہ اپنایا تھا لیکن اب آپ پلیز اس انداز میں ہم سے انتقام نہ لیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی اب تیسرے ماہر کو بھی ملنا پڑے گا۔ یہ تو واقعی بہت برا ہوا۔ اب کیا کیا جائے"...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آخر یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ کچھ بتاؤ بھی ہی"...... جولیا نے آخر کار زچ ہو کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تم نے پردیس میں میری لاج رکھ لی کہ بغیر علاج کرائے میرے ساتھیوں کو صحت یاب کر دیا"...... عمران نے کہا تو اس بار سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو تم ہمارے علاج کی بات کر رہے تھے۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے ہمیں"...... جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"چونکہ تمہاری زبان بند ہو گئی تھی۔ کان بہرے ہو گئے تھے اور ظاہر ہے ان دونوں کی خرابی کی وجہ سے ناک بھی بند ہو چکی تھی ورنہ کان سے نہ سنتے زبان سے نہ بولتے لیکن ناک سے تو خرخراہٹ کی آوازیں نکال سکتے تھے اور اب دیکھو اللہ تعالیٰ نے کیسا کرم کیا ہے کہ تم خود بخود ٹھیک ہو گئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور دوسرے ماہر سے کیا مطلب تھا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دوسرا دماغی ماہر"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"حالانکہ اس ماہر سے تمہیں علاج کرانا چاہئے"...... تنویر نے کہا۔

"ضرور کراؤں گا اگر تم اجازت دے دو۔ صرف دو بولوں کی"۔ عمران نے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ اسی لئے ہم خاموش ہو گئے تھے کہ آخر کب تک تمہاری بکواس سنتے رہیں۔ تم سیدھی طرح تو بات ہی نہیں کرتے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے مس جولیا جب عمران صاحب سنجیدہ ہو جائیں تو آپ ان کی طبیعت کے بارے میں پریشان ہو جاتی ہیں"...... صفدر نے کہا تو





جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں۔ واقعی مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے عمران بیمار ہو گیا ہو"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ درست کہہ رہی ہیں۔ ہم سب کے محسوسات بھی ایسے ہی ہوتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ تنویر بھی ہماری تائید کرے گا"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو صفدر۔ عمران کی بکواس پر غصہ بھی بہت آتا ہے لیکن جب یہ سنجیدہ ہو تو لگتا ہے کہ یہ نقلی عمران ہے"۔ تنویر نے جواب دیا اور سب اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم سب کے اس خلوص کا بے حد شکریہ"...... عمران نے بھی انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب یہ کیسے ممکن ہے کہ سی سیکشن کا ہیڈ کوارٹر کسی کلب کے تہہ خانے کے نیچے ہو"...... کیپٹن شکیل نے اچانک کہا۔

"پہلے مجھے اطلاع ملی تھی کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر مالدن جزیرے کے نیچے بنایا گیا ہے۔ اس کے لئے جزیرے کے نچلے حصے کو اس انداز میں کھوکھلا کیا گیا ہے کہ باہر سے وہ ویسے ہی رہے لیکن اندر ہیڈ کوارٹر بن جائے۔ چنانچہ میں ٹائیگر کو ساتھ لے کر مالدن گیا۔ وہاں میں نے ایک ایکریمین نیوی کی آبدوز حاصل کر کے باقاعدہ چیکنگ کی لیکن وہاں کچھ نہیں تھا۔ پھر میں نے مزید معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ ہیڈ کوارٹر مالدن میں نہیں بلکہ جزائر ہونومونو کے جزیرے

گیرن میں ہے اور یہ اطلاع چونکہ حتمی تھی اس لئے میں آپ سب کے ساتھ یہاں آ گیا۔ جہاں تک کلب کے نیچے ہیڈ کوارٹر کی بات ہے تو کلب سے اس ہیڈ کوارٹر کو لنک کیا گیا ہو گا۔ ہیڈ کوارٹر جزیرے کے نچلے حصے میں ہو گا۔ جس طرح مالدون جزیرے کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ البتہ اتنا فرق پڑ گیا ہے کہ مالدون کی بجائے جزیرے کا نام گیرن تھا اور بلیک تھنڈر جیسی تنظیم کے لئے تو کوئی مشکل بات نہیں ہو سکتی کہ وہ پورے جزیرے کو نیچے سے کھوکھلا کر کے اس کے اندر ہیڈ کوارٹر بنا لے"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" تو پھر اب ہم نے اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ہم نے سب سے پہلے وہاں سے پاکیشیائی آبدوز حاصل کرنی ہے اور پھر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے تاکہ اس آبدوز سے جو ٹیکنالوجی حاصل کی گئی ہے وہ اس ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ہی غرق ہو جائے"۔ عمران نے کہا۔

" عمران صاحب یہ جزیرہ کافی بڑا ہے اور یقیناً سی سیکشن کا ہیڈ کوارٹر بھی کافی بڑا ہو گا۔ اس کی تباہی کا مطلب تو یہ ہے کہ یہ پورا جزیرہ ہی سمندر میں غرق ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں یہاں اوپر جو لوگ رہتے ہیں اور جو سیاح یہاں آئے ہوئے ہیں وہ سب یقیناً ہلاک ہو جائیں گے۔ کیا یہ قتل عام نہ ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے





کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ یہ تو واقعی قتل عام ہو گا۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ لیکن"...... عمران واقعی کیپٹن شکیل کی بات سن کر بری طرح الجھ گیا تھا۔

" عمران صاحب ہمارا مشن اپنی آبدوز واپس لینا ہے۔ جہاں تک ٹیکنالوجی کا تعلق ہے تو پہلی بات تو یہ کہ بلیک تھنڈر کے پاس اگر یہ ٹیکنالوجی رہ بھی گئی تو اس سے پاکیشیا کو کوئی فرق نہیں پڑے گا اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم صرف اپنی آبدوز لے کر واپس چلے جائیں"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ اس بار میں انہیں سبق دینا چاہتا ہوں تاکہ آئندہ بلیک تھنڈر پاکیشیا کا رخ نہ کر سکے البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ اس ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام مشینری کو تباہ کر دیا جائے اس طرح یہ ٹیکنالوجی جو انہوں نے حاصل کی ہو گی وہ بھی ساتھ ہی ختم ہو جائے گی"۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا تو باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" اب میری بات سنو۔ اس جیگر گروپ کے علاوہ یہاں کراؤن اور جوائس دو ٹاپ ایجنٹ بھی پہنچ رہے ہیں یا پہنچ گئے ہوں گے۔ ان کا مقصد ہمارا خاتمہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تمہارا گروپ ان

دونوں کے خلاف حرکت میں رہے لیکن تم نے یہ ظاہر نہیں کرنا کہ تمہیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم ہے جبکہ میں ٹائیگر کے ساتھ مل کر ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کروں گا اور جب مشن پورا ہو جائے گا تو پھر ہم سب اکٹھے ہی اس آبدوز کے ذریعے واپس پاکیشیا چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک باہر سے ٹائیگر بھاگتا ہوا کمرے میں آیا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"باس۔ باہر آدمی کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہیں اور ان کے پاس میزائل گنیں بھی ہیں اور ابھی ایک کار ان کے پاس آ کر رکی ہے۔ اس میں سے بھی چار میزائل گن بردار اترے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ یہاں سے کوئی خفیہ راستہ ہے"...... عمران نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا اچانک انتہائی خوفناک ترین دھماکے ہوئے۔ یہ دھماکے انہیں اپنے سروں پر ہوتے ہوئے محسوس ہوئے اور صرف چند لمحوں کے لئے ان خوفناک دھماکوں کی آوازیں ان کے کانوں میں پڑیں اور پھر جیسے یکلخت ان کے ذہنوں پر پردے سے پڑ گئے اور وہ سب گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔





کار انتہائی تیزی سے ایک سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر کراؤن تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوائس بیٹھی ہوئی تھی۔ پھر جیسے ہی کار ایک کالونی میں داخل ہوئی انہیں دور سے انتہائی خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"اوہ۔ جیگر گروپ نے ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی کارروائی شروع کر دی ہے"...... کراؤن نے کہا۔

"ہاں۔ یہ انتہائی تیز ایکشن کا عادی ہے۔ ویسے بھی انہیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ ان لوگوں کو معمولی سی مہلت بھی نہ دی جائے"۔ جوائس نے کہا اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیسے ہی ان کی کار ایک موڑ پر گھومی سامنے ایک کوٹھی کے گرد لوگ اکٹھے ہوتے ہوئے نظر آنے شروع ہو گئے۔ کوٹھی مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی اور

اس میں جگہ جگہ آگ بھڑک رہی تھی۔ ملبے کا ایک ڈھیر سا بنا ہوا تھا۔ شاید کوٹھی دو منزلہ تھی۔ کراؤن نے کار ایک سائیڈ پر روکی۔

"آؤ"...... کراؤن نے جلدی سے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور جوائس بھی دوسری طرف کا دروازہ کھول کر نیچے اتری اور پھر وہ دونوں آگے بڑھتے چلے گئے۔ اسی لمحے دور سے پولیس گاڑیوں اور فائر بریگیڈ کے سائرنوں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ہجوم اب بڑھتا چلا جا رہا تھا لیکن وہ سب لوگ کوٹھی سے کافی فاصلے پر تھے۔ کراؤن اور جوائس بھی اس ہجوم میں شامل ہو گئے۔

"یہ کیا ہوا ہے جناب"...... کراؤن نے ایک آدمی سے پوچھا۔

"کوٹھی میزائلوں سے تباہ کی گئی ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں"...... کراؤن نے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ ایک آدمی بتا رہا تھا کہ چار کاروں پر میزائل گن بردار افراد آئے اور انہوں نے کاروں سے نکلتے ہی بغیر کوئی لمحہ ضائع کئے کوٹھی پر میزائل فائر کئے اور پھر اسی تیزی سے کاروں میں سوار ہو کر چلے گئے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ نجانے کتنے آدمی ہوں گے کوٹھی میں بے چارے"۔ کراؤن نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"کوٹھی کافی عرصے سے خالی تھی"...... اس آدمی نے کہا تو کراؤن بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں





نے ظاہر ہے ابھی اس خالی کوٹھی کو حاصل کیا ہو گا اس لئے اس آدمی کو معلوم ہی نہیں۔ اتنی دیر میں پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں وہاں پہنچ گئیں اور پھر کارروائی شروع ہو گئی۔ جوائس اور کراؤن ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد آگ بجھ گئی اور ملبہ اٹھایا جانے لگا۔ جوائس اور کراؤن دونوں کے چہروں پر شدید اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ ابھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ملبے میں سے برآمد ہوں گی لیکن جب کافی دیر گزر گئی اور کوئی لاش نہ ملی تو ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھرنے لگ گئے۔

"میرا خیال ہے اس کوٹھی میں تہہ خانہ ہو گا۔ لاشیں وہیں ہوں گی"...... کراؤن نے کہا لیکن جوائس نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش کھڑی رہی تھی البتہ اس کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ملبہ ہٹانے کا کام بھی ختم کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی پولیس نے اعلان کر دیا کہ کوٹھی خالی تھی اس لئے اس کی تباہی سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

"کیا مطلب۔ یہ لوگ کہاں چلے گئے"...... جوائس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے جیگر کے آدمیوں کو غلط اطلاع ملی ہو اور اب کیا کہا جا سکتا ہے"...... کراؤن نے واپس اس طرف مڑتے ہوئے کہا جدھر اس کی کار موجود تھی۔ جوائس بھی ہونٹ بھینچے اس کے پیچھے چل

پڑی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار کالونی سے نکل کر خاصی تیزی سے ایک سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی لیکن ان دونوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور کراؤن نے پارکنگ میں لے جانے کی بجائے عمارت کی دوسری طرف سائیڈ سے نکال کر آگے بنے ہوئے ایک علیحدہ یونٹ کی طرف لے گیا۔ یہ ایک منزلہ عمارت تھی اور اس پر گیم ہاؤس کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ کار ایک سائیڈ پر روک کر وہ دونوں نیچے اترے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے گیم ہاؤس کے دروازے میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک کمرے کے دروازے پر موجود تھے۔ دروازے کے باہر دو مسلح افراد موجود تھے جنہوں نے انہیں آتا دیکھ کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" فورٹ موجود ہے"....... کراؤن نے ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر۔ باس اندر موجود ہیں"....... اس مسلح آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کراؤن اور جوائس دونوں آگے بڑھے۔ کراؤن نے دروازہ کھولا اور پھر یکے بعد دیگرے دونوں اندر داخل ہوئے تو بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا نوجوان تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" تشریف لائیے جناب"....... اس نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں اطلاع ملی ہے کہ تمہارے آدمیوں نے جس کوٹھی کو





تباہ کیا ہے اس سے کیا برآمد ہوا ہے"....... کراؤن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جوائس خاموشی سے دوسری کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

" یس سر۔ ابھی آپ کے آنے سے چند لمحے پہلے اطلاع ملی ہے کہ ملبے سے کوئی لاش نہیں ملی۔ میں تو خود حیران ہوں کہ ایسا کیسے ممکن ہے۔ جب اس کوٹھی پر حملہ کیا گیا اس وقت اندر ایک عورت اور نو مرد موجود تھے اور یہ سارے کے سارے ایک کمرے میں جمع تھے۔ اگر آپ کو یقین نہ آ رہا ہو تو میں آپ کو ایکسپوژم فلم دکھا سکتا ہوں"....... اس نوجوان نے جس کا نام فورٹ تھا اور جو جیگر کا نمبر ٹو تھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے فلم دکھاؤ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوٹھی میں تو آدمی موجود ہوں اور لاش ایک بھی نہ ملے۔ وہ انسان تھے جنات تو نہیں تھے کہ غائب ہو گئے"....... کراؤن نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو فورٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر دو نمبر پریس کر کے اس نے ایکسپوژم مشین اور فلم لانے کا حکم دے کر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی مشین تھی۔

" اسے ایڈجسٹ کر کے اس میں موجود فلم چلا دو"....... فورٹ نے کہا تو اس نوجوان نے مشین میز پر رکھی اور پھر اس کے بٹن

پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ دوسرے لمحے دائیں ہاتھ کی دیوار پر ایک سکرین سی روشن ہو گئی۔ یہ دیوار کراؤن اور جوائس دونوں کی کرسیوں کے سامنے تھی اور فورٹ بھی گردن موڑ کر اسے دیکھ سکتا تھا۔ پھر سکرین پر جھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ریڈ اسکوائر کالونی نمایاں ہو گئی اور پھر منظر تیزی سے بدلتے چلے گئے اور پھر سکرین پر ایک بڑی سی دو منزلہ کوٹھی نظر آنا شروع ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک جھماکہ ہوا اور سکرین دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک حصے میں وہی کوٹھی نظر آ رہی تھی جبکہ دوسرے حصے میں ایک کمرے کا منظر ابھر آیا جس میں ایک عورت اور آٹھ مرد موجود تھے۔ یہ سب ایکریمین تھے جبکہ ایک آدمی اوپر والی منزل پر تھا۔ پھر وہ آدمی تیزی سے سیڑھیاں اترتا نظر آنے لگا اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر جھماکہ ہوا اور اس بار سکرین تین حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک حصے میں کوٹھی کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ دوسرے حصے میں وہی کمرہ نظر آ رہا تھا جس میں ایک عورت اور آٹھ مرد موجود تھے اور تیسرے حصے میں دو کاریں دکھائی دے رہی تھیں جن میں سے چار چار آدمی میزائل گنیں اٹھائے نکل رہے تھے۔ اسی لمحے کمرے میں سیڑھیوں سے اترتا ہوا آدمی داخل ہوتا دکھائی دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسرے حصے پر ان آٹھوں میزائل گن برداروں نے اپنی میزائل گنوں کا رخ اس کوٹھی کی طرف کیا اور پھر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے کیپسول نما میزائل اڑتے ہوئے سکرین پر واضح دکھائی دینے لگے ۔ پھر





یہ میزائل کوٹھی کی دوسری منزل سے ٹکرائے اور اس کے ساتھ ہی ایک جھماکے سے سکرین تاریک ہو گئی تو آپریٹ کرنے والے نوجوان نے مشین آف کر دی۔

" ٹھیک ہے لے جاؤ اسے "....... فورٹ نے اس نوجوان سے کہا اور نوجوان نے مشین اٹھائی اور خاموشی سے واپس اندرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" آپ نے خود دیکھ لیا جناب۔ اب بتائیں یہ سب کیسے اور کیا ہوا ہے۔ میری تو اپنی عقل ہی کام نہیں کر رہی "....... فورٹ نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن یہ سب کیسے ممکن ہو سکتا ہے "۔ کراؤن نے کہا۔

" میں بتاتی ہوں کہ یہ سب کیسے ممکن ہوا ہے "....... خاموش بیٹھی ہوئی جوائس نے کہا تو فورٹ اور کراؤن دونوں چونک پڑے۔

" جس کوٹھی کا فوکس ایکسپوزم میں رکھا گیا ہے اس کوٹھی میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہی نہ تھے۔ وہ یقیناً ساتھ والی کوٹھی میں ہوں گے "....... جوائس نے کہا۔

" لیکن ایکسپوزم میں تو وہ اسی کوٹھی میں نظر آ رہے تھے جب فائرنگ ہوئی ہے "....... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ بظاہر تو نظر آ رہے تھے لیکن ایکسپوزم ریز کی یہ صفت ہے کہ وہ رینج میں صرف اس کوٹھی کو سامنے لاتی ہے جس میں انسان

موجود ہوں۔ تینوں کوٹھیوں میں سے دو کوٹھیاں یقیناً خالی ہوں گی۔ ایک میں وہ لوگ موجود تھے جس کوٹھی کو ٹارگٹ بنایا گیا ہے وہ کوٹھی خالی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً دوسری یا تیسری کوٹھی میں ہوں گے اس لئے وہ بچ گئے"...... جوائس نے کہا۔

"لیکن یہ کس طرح ثابت ہو گا"...... کراؤن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی پہلے غور نہیں کیا لیکن سکرین پر ابھرنے والے مناظر پر ڈیجیٹل ریڈنگ موجود تھی۔ مشین دوبارہ منگواؤ۔ اب مجھے خیال آیا ہے ابھی چیکنگ ہو جاتی ہے"...... جوائس نے کہا تو فورٹ نے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے دوبارہ مشین لانے کا حکم دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہی نوجوان اسی مشین کے ساتھ دوبارہ اندر داخل ہوا۔

"اسے دوبارہ ایڈجسٹ کر کے فلم چلاؤ"...... فورٹ نے کہا۔

"یس باس"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب میں کہوں تو اس منظر کو ساکت کر دینا"...... جوائس نے

"یس مادام"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ئے کہا۔ چند لمحوں بعد سکرین پر ایک بار پھر وہی منظر نظر آنے لگے ہ پہلے دیکھ چکے تھے۔

"یہی منظر ساکت کر دو"...... جوائس نے اچانک کہا تو نوجوان



نے ایک بٹن دبایا اور سکرین پر ایک منظر ساکت ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میرا خیال درست ثابت ہوا ہے۔ وہ دیکھو پہلے حصے میں جو کوٹھی نظر آ رہی ہے اس کے اوپر ڈیجیٹل نمبر ایس ون لکھا ہوا ہے جبکہ دوسرے حصے میں کوٹھی کا جو اندرونی منظر نظر آ رہا ہے اس پر ایس ٹو لکھا ہوا۔ وہ دیکھو اوپر باریک نمبروں میں"...... جوائس نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو یہ سلسلہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس آدمی کی بات درست ہے کہ جو کوٹھی تباہ ہوئی ہے وہ عرصے سے خالی تھی"...... کراؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جس نے ایکسپوزم کو آپریٹ کیا ہے اسے چاہئے تھا کہ اسے تھری ون رینج پر چلاتا پھر اصل حقیقت سامنے آ جاتی"...... جوائس نے کہا۔

"لیکن جناب ہمیں جو اطلاع ملی تھی وہ تو کوٹھی نمبر پندرہ کے متعلق تھی اور کوٹھی نمبر پندرہ تو یہی ہے جو پہلے منظر میں آپ دیکھ رہے ہیں۔ اس کے ستون پر بڑا سا بورڈ نظر آ رہا ہے"...... فورٹ نے کہا تو دونوں نے چونک کر سکرین کو غور سے دیکھا۔

"ہاں۔ نمبر پندرہ والی کوٹھی ہی تباہ ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں غلط اطلاع ملی تھی۔ وہ لوگ کوٹھی نمبر پندرہ میں نہیں تھے"...... کراؤن نے کہا۔

"نہیں۔ اطلاع حتمی تھی۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"۔ فورٹ نے کہا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فورٹ بول رہا ہوں رابرٹ۔ تم نے جس ایکریمی کو کوٹھی مع اسلحہ اور کاریں دی تھیں اس کوٹھی کا نمبر کیا تھا"...... فورٹ نے پوچھا۔

"کوٹھی نمبر پندرہ۔ ریڈ اسکوائر۔ کیوں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"تمہاری کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہے لیکن اس میں سے پولیس کو کوئی لاش نہیں ملی۔ ایک آدمی کی لاش بھی نہیں"۔ فورٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کوٹھی تباہ ہو گئی ہے۔ کس نے کی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ لیکن تم کیوں پریشان ہو رہے ہو۔ تم نے سیکورٹی کے طور پر یقیناً بھاری رقم لی ہو گی اور کوٹھی انشورڈ بھی ہو گی لیکن کیا نمبر یقینی ہے کہ واقعی کوٹھی کا نمبر پندرہ ہی تھا"۔ فورٹ نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے تو یہی بتایا گیا ہے"...... دوسری طرف سے رابرٹ





نے کہا۔

"کس نے بتایا ہے"...... فورٹ نے چونک کر پوچھا۔

"میرے بزنس مینجر انتھونی نے۔ وہی یہ ڈیلنگ کرتا ہے"۔ رابرٹ نے کہا۔

"اس سے کنفرم کرو اور پھر مجھے بتاؤ"...... فورٹ نے کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا تم لائن پر ہو فورٹ"...... تھوڑی دیر بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... فورٹ نے کہا۔

"کوٹھی نمبر پندرہ ہی ہے لیکن کوٹھی نمبر پندرہ اے اور پندرہ بی بھی ہماری ہیں اور اتفاق سے یہ تینوں ہی خالی تھیں اس لئے انتھونی نے انہیں ان تینوں کوٹھیوں کے بارے میں بتایا تھا۔ اس آدمی نے انتھونی سے کہا کہ وہ دیکھ لے گا جو کوٹھی اس کے لئے مناسب ہو گی وہی لے لے گا البتہ رجسٹر پر پندرہ ہی درج ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے"...... فورٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کی بات درست ثابت ہوئی ہے نادام۔ یہ لوگ یقیناً کوٹھی نمبر پندرہ اے یا پندرہ بی میں تھے اور شاید جیکی نے اس لئے ایکسپوزم کو تھری رینج پر فکسڈ کیا تھا کہ اسے یہ بتا دیا گیا تھا کہ نجانے

یہ لوگ ان تینوں میں سے کس کوٹھی میں ہیں لیکن اس نے ڈیجیٹل ریڈنگ پر طے کئے بغیر یہ سمجھ لیا کہ یہ لوگ کوٹھی نمبر پندرہ میں ہیں"...... فورٹ نے کہا تو کراؤن اور جوائس نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کی خوش قسمتی ان کے آڑے آ گئی۔ بہرحال اب انہیں دوبارہ ٹریس کرنا ہو گا"...... کراؤن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ان کے حلیئے اب اس فلم میں موجود ہیں۔ ان کی تصویریں بنوا کر میں پورے گیرن میں پہنچا دوں گا یہ جہاں بھی ہوں گے بہرحال پکڑے جائیں گے"...... فورٹ نے کہا۔

"وہ عام مجرم نہیں ہیں فورٹ۔ دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور میک اپ کے بھی ماہر ہیں اور اب اس حملے کے بعد ظاہر ہے وہ مزید محتاط ہو جائیں گے اس لئے اب تم انہیں تلاش نہ کر گے اس لئے اپنے آدمی ضائع مت کراؤ۔ اب ہم خود انہیں تلاش ں گے"...... کراؤن نے اٹھتے ہوئے کہا اور فورٹ بھی سر ہلاتا ٹھ کھڑا ہوا۔

اب انہیں کہاں اور کیسے تلاش کیا جائے گا"...... جوائس نے کر کراؤن سے کہا۔

میرا خیال ہے جوائس کہ ہمیں احمقوں کی طرح ان لوگوں کے دوڑنے کی بجائے جیف کلب میں رہنا چاہئے۔ یہ لوگ بہرحال





جیف کلب ہی پہنچیں گے ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں انہیں تلاش کرتے رہ جائیں اور وہ لوگ ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ فورٹ کی طرح جیگر بھی ان کے مقابلے میں کھڑا نہ رہ سکے گا"۔ کراؤن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بات واقعی درست ہے۔ اوکے پھر ہمیں وہیں رہنا چاہئے۔ پانی بہرحال جہاں سے بھی گزرے آخرکار اس نے پل کے نیچے تو آنا ہی ہے"...... جوائس نے کہا اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں ایک بار پھر خوفناک دھماکے سنائی دینے لگے لیکن دوسرے لمحے اس کے کانوں میں پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے جو دور سے نزدیک آ رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی باہر سے آدمیوں کا شور بھی سنائی دے رہا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے سارے ساتھی کرسیوں پر ہی موجود تھے جبکہ ٹائیگر فرش پر بچھے ہوئے قالین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ سب ساتھیوں کے جسم ڈھیلے اور گردنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ وہ سب بے ہوش تھے۔ عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہ کمرے سے نکل کر جیسے ہی باہر آیا تو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ ساتھ والی دو منزلہ کوٹھی میں آگ کے شعلے اور دھواں نکل رہا تھا اور گرد و غبار بھی چھایا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا پھاٹک پر پہنچا لیکن وہ باہر جانے کی بجائے وہیں رک کر سائیڈ جھری سے باہر دیکھنے لگا اور





پھر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ باہر لوگوں کا کافی ہجوم تھا اور سب کی نظریں ساتھ والی کوٹھی پر جمی ہوئی تھیں اور عمران سمجھ گیا کہ میزائلوں کا حملہ ساتھ والی کوٹھی پر ہوا ہے اور اسے تباہ کر دیا گیا ہے اور وہ سب صرف میزائلوں سے نکلنے والے زہریلے دھوئیں سے بے ہوش ہوئے ہیں۔ اس نے جو بو ایک لمحے کے لئے سونگھی تھی وہ اب اسے یاد آ رہی تھی۔ یہ مخصوص گیس تھی جو میزائلوں میں استعمال کی جاتی تھی۔ اس کے ذہن میں اب اس بات پر دھماکے ہو رہے تھے کہ ان کی کوٹھی کی بجائے ساتھ والی کوٹھی کیوں اڑائی گئی ہے اور پھر کمرے تک پہنچتے پہنچتے وہ اصل بات سمجھ گیا۔ اسے فون پر تو ٹائیگر نے ریڈ اسکوائر کی کوٹھی نمبر پندرہ ہی بتایا تھا اور اس نے یہی نمبر اپنے ساتھیوں کو بتا کر یہاں پہنچنے کا کہا تھا لیکن جب وہ فیون سے مل کر یہاں پہنچا تو اس کوٹھی کے گیٹ پر ٹائیگر موجود تھا۔ اس نے اسے بتایا کہ تینوں کوٹھیاں خالی تھیں اس لئے اس نے کوٹھی نمبر پندرہ کی بجائے اس کے ساتھ والی کوٹھی نمبر پندرہ اے پسند کی ہے کیونکہ یہ کوٹھی اس کوٹھی سے بڑی بھی اور اچھے انداز میں فرنشڈ بھی ہے تو عمران اس کوٹھی میں آ گیا تھا اور چونکہ ٹائیگر نے کوٹھی نمبر پندرہ ہی بک کرائی ہوگی اس لئے انہوں نے کوٹھی نمبر پندرہ پر ہی حملہ کیا تھا اور وہ خوش قسمتی سے بچ گئے۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوا واپس کمرے میں پہنچا تو اس کے سارے ساتھی تقریباً ہوش میں آ چکے تھے۔ ٹائیگر بھی اب اٹھ کر بیٹھا ہوا تھا

اور حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

" باس۔ باس۔ یہ دھماکے۔ یہ ہم زندہ بھی ہیں اور ٹھیک بھی"۔ ٹائیگر نے عمران کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہو گئی ہے ورنہ اس بار موت یقینی تھی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کوٹھی کے نمبر کے بارے میں بتا دیا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ وہاں رجسٹر پر تو واقعی کوٹھی نمبر پندرہ ہی درج تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں نے ہماری باقاعدہ مخبری کی ہے حالانکہ انہوں نے حلف دیا تھا"....... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور وہ باقی ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو گیا وہ ہوش میں آکر ٹائیگر کی طرح یہی سوال کر رہے تھے اور پھر جب عمران نے انہیں ساری بات بتائی تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی اس خاص رحمت پر اس کا شکر ادا کرنے لگے۔

" اب ہمیں یہ جگہ چھوڑنی ہو گی کیونکہ جب ملبے سے لاشیں نہیں ملیں گے تو وہ ساری بات سمجھ جائیں گے"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں اب وقت ضائع کرنے کی بجائے اس جیف کلب پر حملہ کر دینا چاہئے ورنہ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے یہاں چوہے بلی کا کھیل چلتا رہے گا"....... صفدر نے کہا۔



" ہیڈ کوارٹر اس کلب کے نیچے ہے اس لئے وہاں خاص لوگ موجود ہوں گے"....... عمران نے کہا۔

" ہوتے رہیں۔ اب اسلحہ ہمیں مل چکا ہے۔ اب ان خاص آدمیوں کو بھی دیکھ لیں گے"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مسئلہ صرف وہاں قتل وغارت کا نہیں ہے تنویر۔ یہ دنیا کا سب سے آسان کام ہے۔ اصل مسئلہ اس ہیڈ کوارٹر کی نشاندہی کا بھی ہے اور اس کے اندر پہنچنے کا بھی ہے اس لئے ہم سب سیاحوں کے روپ میں وہاں جائیں گے اور پھر وہاں جو بھی صورت حال ہو گی ویسے ہی اقدام کیا جائے گا"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جیگر جیف کلب کے مینجر کی حیثیت سے اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں۔ جناب کراؤن اور مادام جوائس دونوں کلب میں تشریف لائے ہیں اور میں نے انہیں آپ کے سپیشل آفس میں بٹھا دیا ہے۔ وہ آپ سے فوری بالمشافہ بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے میں ابھی پہنچتا ہوں تم اچھی سی شراب بجھوا دو وہاں"...... جیگر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک لفٹ کے ذریعے تہہ خانے میں بنے ہوئے اپنے سپیشل آفس میں پہنچا





تو وہاں کراؤن اور جوائس دونوں موجود تھے۔ جیگر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو جیگر۔ ہم نے تم سے خصوصی بات چیت کرنی ہے"۔ کراؤن نے کہا تو جیگر سر ہلاتا ہوا ان کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس موجود تھے۔ اس نے شراب کی بوتل اور دونوں گلاس ان کے درمیان میز پر رکھے اور پھر خالی ٹرے اٹھائے باہر چلا گیا تو جیگر نے بوتل کھولی اور دونوں گلاس آدھے آدھے بھر کر اس نے بوتل بند کی اور ایک ایک گلاس اٹھا کر اس نے دونوں کے سامنے رکھ دیئے۔

"تم نہیں پیو گے"...... کراؤن نے کہا۔

"آپ کے سامنے نہیں۔ آپ میرے باس ہیں"...... جیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اب سنو۔ تمہارے آدمی فورٹ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ لگا لیا اور فوری ایکشن میں آ کر وہ کوٹھی تباہ کر دی"۔ کراؤن نے کہا۔

"مجھے اطلاع مل چکی ہے جناب اور فورٹ نے وہ تفصیل بتا دی ہے جس کی وجہ سے غلطی ہوئی ہے لیکن آپ بے فکر رہیں فورٹ جلد ہی ایک بار پھر ان کا سراغ لگا لے گا اور اس بار یقیناً کوئی غلطی نہیں ہو گی"...... جیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم دونوں اب مستقل طور پر جیف کلب میں ہی رہیں گے کیونکہ یہ لوگ کچھ بھی ہو بہرحال اگر زندہ رہے تو یہیں آئیں گے"....... کراؤن نے کہا۔

"آپ مالک ہیں جناب۔ میرے ذمے تو آپ کے احکامات کی تعمیل کرنا ہے"....... جیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہمارے لئے دو کمرے ٹھیک کرا دو اور اس کے ساتھ یہاں کے سب لوگوں کو کسی ہال میں اکٹھا کرو تاکہ ہم انہیں ہدایات دے سکیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں کا انتظام ایسا ہو جس میں کوئی جھول نہ ہو"....... کراؤن نے کہا۔

"یس سر"....... جیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیگر بول رہا ہوں راجر"....... جیگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے جتنے بھی افراد کلب میں ہیں انہیں کرش ہال میں اکٹھے ہونے کا حکم دے دو۔ جناب کراؤن اور مادام جوائس انہیں ہدایات دینا چاہتے ہیں اور جناب کراؤن اور مادام جوائس کے لئے کلب کے سب سے بہترین کمرے بھی ٹھیک کرا دو اب یہ مستقل طور پر یہیں رہیں گے"....... جیگر نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"جب سب لوگ ہال میں اکٹھے ہو جائیں تو مجھے فون پر اطلاع دینا"....... جیگر نے کہا۔





"میں بھی کرش ہال میں آؤں باس یا نہیں"....... راجر نے پوچھا۔

"نہیں۔ تم یہیں رہنا۔ کوئی بھی مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ تمہیں بعد میں علیحدہ ہدایات دے دی جائیں گی"....... جیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے"....... اس بار جوائس نے پوچھا۔

"مادام یہ کلب ہے۔ یہاں کسی بھی وقت کوئی پرابلم پیدا ہو سکتی ہے اس لئے کم از کم راجر کی موجودگی ضروری ہے"....... جیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"....... جوائس نے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ یہاں تمہارے کتنے آدمی ہیں اور کس کس حیثیت سے ہیں اور یہاں کی حفاظت کا کیا انتظام ہے"....... کراؤن نے پوچھا۔

"میرے گروپ میں بیس افراد ہیں۔ وہ مسلح ہیں اور سپروائزروں کے طور پر کام کر رہے ہیں اور وہ انتہائی چوکنا ہیں۔ کسی بھی لمحے فوری طور پر حرکت میں آسکتے ہیں۔ میں نے انہیں حکم دے رکھا ہے کہ مشکوک آدمی کو دیکھتے ہی گولی سے اڑا دیا جائے"۔ جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے ہیڈ کوارٹر کو یقیناً کوئی راستہ جاتا ہو گا"....... جوائس نے پوچھا۔

" مادام یہ راستہ اسی کلب کی عقبی طرف بنے ہوئے ایک کمرے میں سے جاتا ہے لیکن یہ کمرہ سیلڈ ہے اور یہ راستہ بھی۔ اس راستے کو اندر سے تو کھولا جا سکتا ہے لیکن باہر سے نہیں"...... جیگر نے جواب دیا۔

" اگر وہاں بم یا میزائل مارا جائے تو پھر"...... کراؤن نے کہا۔

" اس پر اگر ایٹم بم بھی مار دیا جائے تو تب بھی نہیں۔ ویسے اس کمرے میں بھی انتہائی جدید ترین مشینری خفیہ انداز میں نصب ہے اس لئے وہاں ہر قسم کا سائنسی حربہ زیرو ہو جائے گا"۔ جیگر نے کہا۔

" اس کمرے کے گرد حفاظت کے لئے کوئی پہرہ بھی دیتا ہے یا نہیں"...... جوائس نے پوچھا۔

" وہاں مستقل طور پر دو مسلح محافظ پہرہ دیتے ہیں۔ ایک سامنے کی طرف اور ایک عقبی طرف"...... جیگر نے جواب دیا اور جوائس نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

" جوائس۔ فرض کرو کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچتا ہے تو وہ کس انداز میں کام کرے گا۔ ہمیں اس بارے میں بھی سوچنا چاہئے تاکہ اسی لحاظ سے اس کے خلاف انتظامات کئے جائیں"...... کراؤن نے جوائس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ پہلے تو یہاں کسی بھی حیثیت سے آکر یہاں کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ اس کے بعد وہ باقاعدہ پلاننگ کرے گا اور پھر اس پلاننگ پر عمل کرے گا۔ یہ اس کی عادت ہے۔ وہ بغیر





پلاننگ کے کام نہیں کرتا"...... جوائس نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ وہ یہاں سے کسی باخبر آدمی کو اغوا کرے گا اور پھر اس سے پوچھ گچھ کرے گا لیکن بظاہر تو ایسا ہونا ناممکن ہے"...... کراؤن نے کہا۔

" جیگر۔ یہ بتاؤ کہ اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اور راستے کے بارے میں تم میں سے کس کس کو معلوم ہے"...... جوائس نے کراؤن کی بات کا جواب دینے کی بجائے جیگر سے پوچھا۔

" صرف مجھے اور راجر کو۔ اور کسی کو معلوم نہیں ہے"...... جیگر نے جواب دیا۔

" لیکن وہ جو دو آدمی پہرہ دیتے ہیں انہیں کیا بتایا گیا ہے"۔ کراؤن نے پوچھا۔

" انہیں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کمرے میں خصوصی اسلحہ ہے اور بس"...... جیگر نے جواب دیا۔

" اب ظاہر ہے کہ عمران جب تک جیگر اور راجر کو اغوا نہیں کرے گا اسے کچھ معلوم نہ ہو سکے گا۔ کیا راجر بھروسے کا آدمی ہے"۔ کراؤن نے کہا۔

" یس باس۔ ہر لحاظ سے"...... جیگر نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جیگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... جیگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" راجر بول رہا ہوں باس۔ سب لوگ کرش ہال میں پہنچ چکے ہیں"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

" کوئی باقی تو نہیں رہ گیا"...... جیگر نے پوچھا۔

" نو باس۔ سوائے میرے سب پہنچ چکے ہیں"...... راجر نے جواب دیا۔

" اوکے"...... جیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" سب لوگ کرش ہال میں پہنچ چکے ہیں جناب"...... جیگر نے کراؤن اور جوائس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوکے۔ آؤ چلیں"...... ان دونوں نے اٹھتے ہوئے کہا اور ان کے اٹھتے ہی جیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں جیگر کی رہنمائی میں کمرے سے نکل کر اس طرف بڑھ گئے جہاں کرش ہال تھا۔





جیف کلب کا ہال سیاحوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ عمران اور ٹائیگر اس ہال کے ایک کونے میں میز پر موجود تھے جبکہ باقی ساتھی دو گروپوں کی صورت میں علیحدہ علیحدہ میزوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہال کی سجاوٹ انتہائی شاندار تھی اور ہر وہ چیز سپلائی کی جا رہی تھی جس کی ڈیمانڈ کی جاتی تھی جبکہ عمران اور ٹائیگر کے سامنے بھی شراب کی بوتل اور دو گلاس موجود تھے۔ چونکہ ایسے کلبوں میں شراب نہ پینا اپنے آپ کو فوری طور پر مشکوک کرنے کے مترادف تھا اس لئے عمران نے خود بھی اور اپنے ساتھیوں کو بھی وہ مخصوص گولیاں دے دی تھیں جو شراب میں ڈالنے کے بعد اس میں سے الکحل مکمل طور پر ختم ہو جاتی تھی اور شراب خالی پانی رہ جاتی تھی لیکن اس کے باوجود عمران اور ٹائیگر دونوں شراب پینے کی صرف اداکاری ہی کر رہے تھے اور شراب ساتھ پڑے ہوئے ڈیکوریشن گملے کے اندر پہنچ رہی تھی اور

شاید یہ کام اس کے ساتھی بھی کر رہے تھے۔ ہال میں چار مسلح افراد بھی موجود تھے اور وہ سب ہال کے کونوں میں خاموش کھڑے ہوئے تھے لیکن ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی سفاک فطرت لوگ ہیں۔

"سر کوئی اور آرڈر"....... اچانک ایک نیم عریاں ویٹرس نے قریب آکر بڑے اٹھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمیں مسٹر جیگر سے ملنا ہے لیکن سنا ہے کہ وہ کسی سے نہیں ملتے۔ کیا کوئی ترکیب ہو سکتی ہے"....... عمران نے جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر ویٹرس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ویسے بھی نہیں ملتے سر اور اس وقت تو قطعی نہیں مل سکتے کیونکہ وہ سب کرش ہال میں میٹنگ کر رہے ہیں البتہ آپ اسسٹنٹ مینجر راجر سے مل لیں۔ وہ یہاں ایک لحاظ سے آل ان آل ہیں"....... ویٹرس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑ گئی۔

"آؤ ٹائیگر اس راجر سے ہی مل لیں"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے ہال کے دروازے سے باہر آکر راہداری میں چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"ادھر آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں جناب"....... ایک راہداری میں موجود مسلح آدمی نے انہیں روکتے ہوئے کہا۔

"مسٹر راجر نے بلوایا ہے۔ ان سے ہماری ملاقات طے ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔





"اوکے"....... اس مسلح آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گھوم کر ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ گئے جس کے باہر اسسٹنٹ مینجر راجر کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ یہاں کوئی مسلح آدمی موجود نہیں تھا۔ عمران نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر بھی اندر داخل ہوا تو سامنے ہی ایک بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا آدمی انہیں اندر داخل ہوتے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کون ہیں اور بغیر اجازت کیوں اندر آئے ہیں"....... اس آدمی نے انتہائی خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام راجر ہے اور تم یہاں اسسٹنٹ مینجر ہو"....... عمران نے اس کے قریب جا کر اس سے بھی زیادہ خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو"....... راجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کراؤن اور جوائس کہاں ہیں"....... عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو راجر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے کے تاثرات ایک لمحے کے لئے بدلے لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے دراز کی طرف بڑھا ہی تھا کہ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے راجر چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے کرسی سے

اٹھ کر ہوا میں اڑتا ہوا ٹائیگر کے سامنے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر آ گرا تو ٹائیگر کی لات یکلخت حرکت میں آئی اور کمرہ ایک بار پھر راجر کی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا اٹھتا ہوا جسم نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیر رکھا اور اسے تیزی سے موڑ دیا اور راجر کے حلق سے بے اختیار خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا بگڑا ہوا چہرہ یکلخت پہلے سے زیادہ بگڑ گیا تھا۔

"بولو کہاں ہیں کراؤن اور جوائس"....... عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ کرش ہال میں ہیں۔ وہاں سب اکٹھے ہیں"....... راجر نے رک رک کر کہا۔

"اور کون کون ہے وہاں"....... عمران نے پوچھا۔

"باس جیگر اور گروپ کے سارے آدمی"....... راجر نے جواب دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کا راستہ کہاں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم"....... راجر نے رک رک کر کہا تو عمران نے ایک بار پھر پیر موڑ دیا اور راجر کی حالت انتہائی خستہ ہو گئی تو عمران نے پیر کو اپنی طرف موڑ دیا۔

"بولو کہاں سے ہیڈ کوارٹر کا راستہ جاتا ہے۔ بولو"....... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"کلب کے عقب میں ایک بند کمرہ ہے وہاں سے"....... راجر نے





آہستہ آہستہ جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہچکی لی اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ عمران نے تیزی سے پیر ہٹایا اور پھر جھک کر راجر کی لاش کو بازو سے پکڑا اور اچھال کر اس نے صوفے کے پیچھے اس طرح پھینک دیا کہ جب تک خصوصی طور پر نہ دیکھا جائے بظاہر وہ نظر نہ آسکے۔

"آؤ"....... عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں واپس راہداری میں پہنچ گئے۔ اس بار مسلح آدمی بھی انہیں راستے میں نہ ملا تھا جس نے پہلے آتے ہوئے ان کا راستہ روکا تھا اور وہ دونوں اطمینان سے دوبارہ ہال میں داخل ہو گئے لیکن دوسرے لمحے عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے ساتھی ہال میں موجود نہ تھے۔

"یہ کہاں چلے گئے ہیں"....... عمران نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا ہی تھا کہ اچانک دور سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور ان آوازوں کو سن کر نہ صرف عمران اور ٹائیگر چونکے تھے بلکہ ہال میں موجود افراد بھی چونک پڑے تھے کیونکہ یہاں آوازیں واضح طور پر سنائی دے رہی تھیں۔ ہال میں موجود مسلح افراد یہ آوازیں سنتے ہی تیزی سے دوڑتے ہوئے ہال سے باہر نکل گئے۔

"آؤ ٹائیگر"....... عمران نے بھی واپس مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے باہر آ گئے۔ فائرنگ کی آوازیں ابھی تک سنائی دے رہی تھیں۔

"باس۔ یہ فائرنگ یقیناً ہمارے آدمیوں کی طرف سے ہو رہی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ خود ہی نمٹ لیں گے۔ آؤ ہم نے عقبی طرف جانا ہے"...... عمران نے کہا اور دوڑتا ہوا ایک سائیڈ راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ یہ راہداری آخر میں جا کر ایک دروازے پر ختم ہو جاتی تھی۔ عمران نے قریب جا کر اس دروازے کو کھولا تو دوسری طرف واقعی عقبی صحن تھا جس کے کونے میں ایک اکیلا کمرہ نظر آ رہا تھا۔ عمران تیزی سے باہر آیا اور پھر دوڑتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ کمرے کے دروازے پر تالا لگا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا اور تمام صحن میں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تالے پر فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے تالے کے پرخچے اڑ گئے۔ عمران نے دروازے کا کنڈا ہٹایا اور پھر دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر پھینک دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے تھا اس کے بعد جیسے تمام احساسات یکلخت ختم ہو کر رہ گئے اور اس کا ذہن گھرے اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔





کراؤن اور جوائس دونوں کمرے کے درمیان میں انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہے تھے۔ ان دونوں کے چہرے ستے ہوئے تھے۔

"یہ اچانک کیا ہوا ہے۔ کس نے حملہ کیا ہو گا اور کیوں"۔ جوائس نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے یہ عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے لیکن اس احمق جیگر نے ہمیں یہاں بند کر دیا ہے۔ نانسنس"...... کراؤن نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ دونوں کرش روم میں موجود تھے اور وہاں موجود جیگر کے ساتھیوں کے ساتھ حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک ہال کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک مسلح آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"باس۔ حملہ ہو گیا ہے"...... اس نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا تو ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے جیگر نے یکلخت اپنی کرسی کے

بازو پر ہاتھ مارا اور اس کے ساتھ ہی کراؤن اور جوائس دونوں کی کرسیاں یکلخت اس طرح نیچے فرش میں اترتی چلی گئی کہ وہ دونوں سنبھل ہی نہ سکے اور جب وہ سنبھلے تو وہ اس کمرے میں موجود تھے جس کا نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ کوئی روشندان۔ کرسیاں البتہ کمرے کے درمیان میں موجود تھیں۔ کرسیاں تیزی سے نیچے جا کر اسی تیزی سے سائیڈ میں ہو کر اس کمرے کی ایک دیوار میں موجود راڈز پر گھوم کر کمرے کے درمیان میں رک گئی تھیں اور پلک جھپکنے میں وہ خلا بھی پر ہو گیا تھا جس میں سے کرسیاں گزر کر یہاں پہنچی تھیں اور پھر جیسے ہی کرسیوں کی حرکت تھمی وہ دونوں جو ان پر حیرت سے بت بنے بیٹھے ہوئے تھے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے اور اب وہ دونوں ہی انتہائی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہے تھے لیکن کمرہ چاروں طرف سے اس طرح بند تھا کہ انہیں باہر سے کوئی ہلکی سی آواز تک سنائی نہ دے رہی تھی۔ ان دونوں کو جیگر پر بے حد غصہ آ رہا تھا جس نے ان دونوں کو اس طرح یہاں قید کر دیا تھا جیسے وہ دشمن ہوں۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی لیکن نہ ہی جیگر آیا تھا اور نہ ہی کوئی اور آدمی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا ان دونوں کی پریشانی بھی بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی۔ پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ اچانک کھٹاک کی آواز سے ایک عقبی دیوار میں ایک خلا پیدا ہوا اور جیگر اندر داخل ہوا۔

" وہ سب نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں "...... جیگر نے اندر





داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" کون۔ کن کی بات کر رہے ہو اور تم نے یہ ہمیں یہاں کیوں قید کر دیا تھا "...... کراؤن نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا جبکہ جوائس ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی ہوئی تھی لیکن اس کا چہرہ بھی غصے کی شدت سے آگ کی طرح تپ رہا تھا۔

" نجانے کون لوگ تھے۔ آپ کو فوری حملے سے بچانا ضروری تھا جناب۔ مجھے ہیڈ کوارٹر سے یہی حکم دیا گیا ہے۔ ویسے وہ لوگ انتہائی خطرناک تھے۔ انہوں نے اس کمرے کو بھی کھول لیا تھا جس میں سے ہیڈ کوارٹر کو راستہ جاتا ہے لیکن وہ اندر داخل نہیں ہو سکے "۔ جیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کتنے آدمی تھے اور کہاں انہوں نے حملہ کیا تھا "...... کراؤن نے پوچھا۔

" جناب انہوں نے نیچے والے سپیشل ہال پر حملہ کیا اور وہاں آٹھ افراد کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد جب میرے آدمیوں نے وہاں گھیرا ڈالا تو ان کا مقابلہ ہمارے آدمیوں سے ہو گیا اور ہمارے چھ آدمی ہلاک ہو گئے البتہ وہ خفیہ راستے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے میں جب وہاں پہنچا تو وہ جا چکے تھے۔ میں نے ان کی تلاش کے لئے رابرٹ کو حکم دے دیا ہے پھر مجھے اطلاع ملی کہ سپیشل روم کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ میں وہاں گیا تو واقعی دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن اندر کوئی آدمی نہ تھا۔ میں نے پورے کلب کی چیکنگ کا حکم دے دیا ہے۔ میرا

خیال تھا کہ شاید وہ لوگ اندر ہی کہیں چھپ نہ گئے ہوں۔ اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ اندر کوئی موجود نہیں ہے تو پھر میں یہاں آیا ہوں"...... جیگر نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ راستہ اس کمرے سے جاتا ہے اور اب وہ پہلے سے بھی زیادہ تیاری سے حملہ کریں گے"...... جوائس نے کہا۔

" ہاں۔ یقیناً یہ عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ کاش یہ احمق جیگر ہمیں یہاں بند نہ کرتا تو ان کا مارا جانا یقینی تھا"...... کراؤن نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جناب آپ کی حفاظت کے لئے "...... جیگر نے ایک بار پھر مؤدبانہ لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا کیونکہ اس کا فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی کراؤن کا بازو گھوما تھا اور جیگر گال پر زوردار تھپڑ کھا کر دور جا گرا تھا۔

" شٹ اپ۔ نانسنس۔ احمق تم نے ہمیں کیا سمجھ رکھا ہے۔ نانسنس"...... کراؤن نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

" چھوڑو کراؤن۔ اب جو ہو گیا سو ہو گیا۔ اب ہمیں آئندہ کے لئے پلاننگ کرنی ہے"...... جوائس نے کہا۔ جیگر اس دوران اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ اس نے اپنی اس گال پر ہاتھ رکھا ہوا تھا جس گال پر کراؤن کا زوردار تھپڑ پڑا تھا۔

" آئندہ اگر تم نے ہمیں اس طرح بند کیا تو گولی مار دوں گا۔





سمجھے۔ چلو باہر"...... کراؤن نے غراتے ہوئے کہا۔

" بہتر جناب"...... جیگر نے مختصر سا جواب دیا اور پھر اسی خلا کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔ یہ ایک تنگ سی راہداری تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس راہداری کو کراس کر کے ایک دروازے سے نکل کر ایک بڑی راہداری میں پہنچے ہی تھے کہ ایک نوجوان دوڑتا ہوا آیا۔

" باس۔ باس۔ راجر کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... اس نوجوان نے بوکھلائے ہوئے انداز میں جیگر سے کہا تو جیگر کے ساتھ ساتھ کراؤن اور جوائس بھی اچھل پڑے۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کب۔ کہاں"...... جیگر نے چیختے ہوئے پوچھا۔

" ان کی لاش آفس میں پڑی ہوئی ہے۔ لاش کو صوفے کے پیچھے ڈال دیا گیا تھا اس لئے ان کا پتہ نہ چل سکا تھا۔ اب صفائی کرنے والی عورت اندر گئی ہے تو اس نے دیکھا ہے"...... آنے والے نوجوان نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیسے لوگ ہیں جو یہاں اس طرح دندناتے پھر رہے ہیں اور سب کو ہلاک کرتے جا رہے ہیں۔ کیا یہی تمہارے انتظامات ہیں"...... کراؤن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" مم۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب"...... جیگر نے تقریباً رو دینے

والے لہجے میں کہا۔

" آؤ۔ اب یہاں کھڑے رہنے سے کیا ہو گا"....... جوائس نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ اس بار جیگر ان کے پیچھے چل رہا تھا لیکن اس نے اپنا ایک ہاتھ ابھی تک اپنی گال پر رکھا ہوا تھا البتہ اب اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ راجر کے آفس میں داخل ہوئے تو راجر کی لاش وہاں قالین پر پڑی ہوئی تھی۔

" اوہ۔ اس پر تشدد کیا گیا ہے۔ اس کا چہرہ دیکھا ہے تم نے"۔ کراؤن نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ اور اس کا چہرہ بتا رہا ہے کہ اس کی شہ رگ کو کچلا گیا ہے حالانکہ اس کی گردن پر کسی قسم کے نشانات بھی نہیں ہیں اور یہ کارروائی یقیناً عمران کی ہو گی"....... جوائس نے کہا اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" کیا اس راجر کو معلوم تھا اس سپیشل روم کے بارے میں"۔ جوائس نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے ہوئے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس مادام۔ راجر سب کچھ جانتا تھا"....... جیگر نے جواب دیا۔

" اسی لئے ان لوگوں نے اس کمرے پر حملہ کیا لیکن انہیں شاید یہ معلوم نہ تھا کہ کمرے میں خصوصی انتظامات ہیں"....... جوائس نے کہا۔

" اب کیا کرنا ہے۔ یہ لوگ لازماً اب دوبارہ حملہ آور ہوں گے۔ اب انہیں سب کچھ معلوم ہو چکا ہے"....... کراؤن نے کہا۔





" اب ہمیں اس کمرے کے گرد اپنا جال اس طرح بننا چاہئے کہ یہ لوگ ٹریپ ہو سکیں"....... جوائس نے کہا۔

" ہاں۔ واقعی اب انہیں ختم کرنے کا یہی طریقہ رہ گیا ہے"۔ کراؤن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" جیگر۔ تم کلب بند کر دو اور اعلان کر دو کہ کلب کو تا اطلاع ثانی بند کیا جا رہا ہے اور ہر راستے پر اپنے آدمی لگا دو۔ کسی بھی شخص کو کسی بھی طرح اندر داخل نہ ہونے دینا۔ جو کوئی ایسا کرنے کی کوشش کرے اسے فوراً گولی سے اڑا دو"....... جوائس نے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ وہ پورے کلب کو ہی میزائل سے اڑا سکتے ہیں"....... کراؤن نے کہا۔

" میں نے ایک خاص پلان سوچ لیا ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہم پہلے اس پلان کو ڈسکس کر لیں پھر جیگر کو تفصیلی ہدایات دیں گے"....... جوائس نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ کراؤن بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے دروازے کی طرف مڑ گیا جبکہ جیگر وہیں کمرے میں ہی کھڑا رہا۔

عمران کی آنکھیں جیسے ہی کھلیں اس کے ذہن میں وہ سارا منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا جب وہ کمرے میں داخل ہوا تھا تو اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک ہو گیا تھا۔ وہ چونک کر اٹھا اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک کمرے کی کرسی پر موجود تھا۔ کمرہ خالی تھا اور اس کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔

"یہ میں کہاں ہوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ابھی کرسی سے اٹھا ہی تھا کہ باہر سے اسے قدموں کی آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں بڑھنے ہی لگا تھا کہ دوسرے لمحے وہ دروازے میں ٹائیگر کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"آپ کو ہوش آگیا باس"...... ٹائیگر نے کمرے میں داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔





"تم مجھے یہاں لائے ہو۔ کیا ہوا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ جب آپ کمرے میں داخل ہوئے تو دوسرے لمحے آپ ایک زور دار جھٹکے سے اس طرح اڑتے ہوئے کھلے ہوئے دروازے سے باہر فرش پر آگرے جیسے کسی نے اٹھا کر آپ کو باہر پھینک دیا ہو لیکن آپ بے ہوش تھے جس پر میں نے آپ کو اٹھایا اور کمرے کی عقبی سائیڈ پر لے گیا تاکہ فوری طور پر کسی حملے سے بچاؤ ہو سکے۔ وہاں ایک دروازہ تھا جو اندر سے بند تھا۔ میں نے وہ دروازہ کھولا تو دوسری طرف سڑک تھی جو خالی تھی۔ آپ کو ہوش دلانا ضروری تھا اس لئے میں آپ کو اٹھا کر باہر آیا اور پھر یہ کوٹھی خالی تھی۔ باہر برائے فروخت کا کارڈ لگا ہوا تھا اس لئے میں آپ کو یہاں لے آیا۔ پھر میں نے آپ کو ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن آپ ہوش میں نہ آرہے تھے۔ ابھی میں کوشش کر ہی رہا تھا کہ مجھے باہر سے کسی کی آہٹ سنائی دی اور میں آپ کو چھوڑ کر باہر گیا لیکن باہر کوئی نہ تھا اس لئے میں واپس آگیا تو آپ خودبخود ہوش میں آچکے تھے"...... ٹائیگر نے تفصل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمارے ساتھی۔ وہ کہاں ہیں۔ کیا ہوا ان کا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے تو نہیں معلوم باس۔ میں تو آپ کی وجہ سے پریشان تھا۔ اب آپ حکم دیں تو میں جا کر معلوم کر آؤں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھہرو۔ پہلے مجھے چیک کر لینے دو۔ میری جیب میں چھوٹا سا ٹرانسمیٹر تھا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ دوسرے لمحے جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو ایک چھوٹا سا سگریٹ لائٹر جتنے سائز کا باکس اس کے ہاتھ میں تھا۔ عمران نے مخصوص انداز میں سائیڈ سے کھولا تو ایک بٹن سامنے آگیا۔ عمران نے وہ بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"....... عمران نے بار بار بٹن دباتے ہوئے کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ مارگریٹ اٹنڈنگ یو۔ کہاں ہو تم۔ اوور"....... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔ گو وہ آواز بدل کر بات کر رہی تھی لیکن بہرحال اس کی آواز پہچانی جا سکتی تھی۔

"میں کلب کے ساتھ ایک خالی کوٹھی میں ہوں۔ تم لوگ کہاں ہو اور کیا پوزیشن ہے۔ اوور"....... عمران نے پوچھا۔

"ہم نے وہاں فائرنگ کی تھی مجھے ایک ویٹرس سے معلوم ہوا تھا کہ اس کلب میں ایک سپیشل ہال موجود ہے جہاں کسی کو جانے نہیں دیا جاتا۔ صرف کلب کے مینجر کی خصوصی اجازت سے وہاں کوئی جا سکتا ہے جس پر ہم سمجھ گئے کہ اس سپیشل ہال سے ہی ہیڈ کوارٹر کو راستہ جاتا ہوگا اس لئے ہم نے اس سپیشل ہال پر قبضہ کرنے کے لئے وہاں فائر کھول دیا لیکن وہاں کوئی راستہ نہ تھا۔ اس دوران وہاں مسلح افراد نے ہمیں گھیر لیا اور پھر ہم اس سپیشل ہال کے ایک خفیہ





راستے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اب ہم وہیں موجود ہیں جہاں سے چلے تھے۔ ہمیں تمہاری طرف سے فکر تھی۔ اوور"۔ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کون سی کوٹھی ہے۔ کوئی نمبر"....... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چالیس اے نمبر لکھا ہوا ہے باس۔ کلب کی عقبی سڑک پر۔ کلب سے مشرق کی طرف تقریباً ایک ہزار گز سے بھی کم فاصلے پر ہے"....... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سنو مارگریٹ۔ وہ جگہ ان لوگوں کی نظروں میں آ چکی ہے اس لئے تم سب کلب کی عقبی طرف کلب سے مشرق کی طرف تقریباً ایک ہزار گز کے فاصلے پر واقع کوٹھی نمبر چالیس اے پر پہنچ جاؤ۔ میں اور ٹائیگر وہیں ہیں۔ اب ہمارے علیحدہ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ راستہ ہم نے تلاش کر لیا ہے اس لئے اب آخری ریڈ کرنا ہے۔ آ جاؤ جلدی۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ہم آ رہے ہیں۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اسے بند کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"تم باہر جاؤ اور انہیں ساتھ لے آؤ لیکن خیال رکھنا کہ کسی کو شک نہ پڑے کیونکہ جیگر کا گروپ پورے شہر میں پاگلوں کی طرح ہمیں تلاش کرتا پھر رہا ہوگا"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات

میں سر ہلایا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جولیا اور سارے ساتھی اس کوٹھی میں پہنچ گئے۔

"تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا"...... جولیا نے پوچھا تو عمران نے اسے راجر کے آفس میں جانے اس سے پوچھ گچھ کرنے اور پھر اس کمرے میں داخل ہونے سے لے کر یہاں ہوش آنے اور ٹائیگر کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"اوہ۔ تو ہیڈ کوارٹر کو راستہ کمرے سے جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کمرے میں خصوصی حفاظتی انتظامات ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں اور اب جب انہیں اس کمرے کا دروازہ کھلا ہوا ملا ہو گا تو وہ ساری بات سمجھ گئے ہوں گے اس لئے اب لازماً انہوں نے اس کمرے کے گرد ہمارے لئے ٹریپ لگا رکھا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہم اس کمرے کو ہی میزائل سے اڑا دیتے ہیں یہاں ہر طرح کا اسلحہ عام مل جاتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ہم ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ میرا خیال ہے کہ اس جیگر کو کسی طرح اغوا کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"جیگر۔ تمہارا مطلب ہے کہ کلب کا مینجر"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ وہ یقیناً اس کمرے کے علاوہ اور کوئی راستہ بھی جانتا ہو گا





کیونکہ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ ہیڈ کوارٹر کا بھی ایک راستہ ہو اور اسے باہر سے تالا لگا کر بند کر دیا گیا ہو"...... عمران نے کہا اور اس بار جولیا سمیت سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو میں جا کر اسے اٹھا لاتا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"تم لوگوں نے کسی خفیہ راستے کا ذکر کیا تھا۔ کیا اس راستے کے ذریعے تم جیگر تک پہنچ سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... تنویر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تنویر، چوہان اور صدیقی تینوں جائیں گے اور سنو اسے زندہ لانا ہے اور اس طرح لانا ہے کہ کسی کو علم بھی نہ ہو سکے۔ ہر لحاظ سے چیکنگ کر کے یہاں آنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں کوئی کار اڑانا پڑے گی۔ پیدل تو ہم اسے اٹھا کر یہاں تک نہیں لا سکتے"...... صدیقی نے کہا۔

"وہیں کلب سے ہی کوئی کار اڑا لینا۔ بہرحال انتہائی محتاط رہنا کیونکہ اس واردات کے بعد پورے گیرن کو انہوں نے ریڈ الرٹ کر رکھا ہو گا"...... عمران نے کہا تو تنویر، صدیقی اور چوہان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تینوں اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"عمران صاحب۔ سمندر کے اندر سے بھی تو یقیناً ان کے راستے ہوں گے۔ آبدوز اب کلب کے راستے سے تو اندر نہیں جا سکتی"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یقیناً ہوں گے لیکن انہیں بلاک کیا گیا ہو گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ یہ راستہ انتہائی گہرائی میں ہو۔ جہاں تک سوائے آبدوز کے پہنچا ہی نہ جا سکتا ہو" ....... عمران نے کہا۔

"آج کل ڈبل پریشر غوطہ خوری کے لباس آرہے ہیں جن کی مدد سے انتہائی گہرائی تک آدمی جا سکتا ہے اور یہاں مارکیٹ میں وہ لباس مجھے نظر آئے تھے" ....... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر وہ لباس مل سکتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ وہاں سے بھی چیکنگ ہونی چاہئے بلکہ اگر ادھر سے راستہ نل جائے تو زیادہ آسانی ہو جائے گی" ....... عمران نے کہا۔

"تو پھر میں اور کیپٹن شکیل جا کر وہ لباس خرید لائیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ اگر جیگر یہاں آجاتا ہے اور اس سے کوئی قابل عمل حل سامنے آتا ہے تو پھر سمندر کی طرف سے جانے کی ضرورت نہیں رہے گی ورنہ پھر ہمیں مجبوراً ایسے ہی کرنا پڑے گا" ..... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب اس مشن میں دراصل ہم بند گلی میں گھومتے پھر رہے ہیں" ....... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ کیسے" ....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہمارے پاس اطلاعات ہیں پہلے ان کا تجزیہ کر لیں۔ ہمارے پاس ایک اطلاع ہے کہ ایس ایس ہیڈ کوارٹر گیرن جزیرے کے نیچے





ہے۔ دوسری اطلاع یہ ہے کہ اس کا راستہ جیف کلب سے جاتا ہے۔ تیسری اطلاع یہ ہے کہ بلیک تھنڈر کے دو ایجنٹ کراؤن اور جوائس اور ہمارے خلاف کام کر رہے ہیں۔ چوتھی اطلاع یہ ہے کہ یہاں ایک گروپ جس کا سربراہ جیگر نامی آدمی ہے۔ ان دونوں ایجنٹوں کے تحت ہمارے خلاف برسرپیکار ہے اور بس۔ اب ان کا تجزیہ بھی کریں۔ پہلی اطلاع کے مطابق ہیڈ کوارٹر ہر طرف سے کلوز یا سیلڈ ہے۔ اس کے اندر جانے کا بظاہر کوئی راستہ نہیں ہے۔ دوسری اطلاع میں جو راستہ ہے وہ اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے اور ظاہر ہے بلیک تھنڈر جس حیثیت کی تنظیم ہے۔ اس حیثیت سے یہ راستہ باہر سے کھلوانا بظاہر ناممکن ہے اور اگر کھلوا بھی لیا جائے اور ہم اندر داخل بھی ہو جائیں تب بھی ہم چوہوں کی طرح چوہے دان میں پھنس کر رہ جائیں گے۔ تیسری اطلاع کے مطابق دو ایجنٹ ہمارے خلاف کام کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان ایجنٹوں کی کوئی کارکردگی ہمارے سامنے نہیں آئی اور نہ ہی ہمارا ان سے اب تک ٹکراؤ ہوا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ اطلاعات ہمیں ضرورت سے زیادہ محتاط کرنے کی غرض سے پھیلائی گئی ہوں۔ چوتھی اطلاع کے مطابق جو گروپ ہمارے خلاف کام کر رہا ہے وہ واقعی تیز رفتار بھی ہے۔ ہم جو بھی رہائش گاہ حاصل کرتے ہیں وہ لوگ وہاں پہنچ جاتے ہیں اور ایک بار تو ہم صرف قسمت کی بنیاد پر بچ نکلے ہیں ورنہ ہماری موت یقینی تھی۔ اب آپ فرمائیں کہ ہمارا مشن تو بلیک تھنڈر جیسی عالمی اور

باوسائل تنظیم کے خلاف ہے اور ہم کس پوزیشن میں ہیں۔ کیا یہ بند گلی نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ اور بھرپور انداز میں تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" تمہارا تجزیہ درست ہے کیپٹن شکیل۔ میں خود محسوس کر رہا ہوں کہ اب تک ہمارے سامنے کوئی درست لائحہ عمل نہیں آرہا اور ہم صرف اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے پھر رہے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کوئی راستہ بھی تو سامنے نہیں آرہا۔ اس لئے تو میں نے جیگر کو اغوا کرنے کے لئے ساتھیوں کو بھجوایا ہے۔ اگر جیگر سے کوئی نیا راستہ ہمیں مل گیا تو ٹھیک ورنہ پھر کوئی حتمی لائحہ عمل سوچنا پڑے گا"...... عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ایک راستہ میرے ذہن میں بھی ہے"۔ اچانک نعمانی نے کہا۔

" کون سا"...... عمران نے چونک کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہم سمندر کے نیچے جزیرے کے گرد اگر ایگنامائیٹ سپر فٹ کر کے اسے بلاسٹ کر دیں تو یقیناً راستے بھی کھل جائیں گے اور سمندر کا پانی اندر چلے جانے کی وجہ سے ان کا حفاظتی نظام بھی ناکارہ ہو جائے گا۔ اس طرح ہم آسانی سے اپنا مشن مکمل کر لیں گے"۔ نعمانی نے کہا۔

" تجویز تو اچھی ہے لیکن ایسا ہو گا نہیں کیونکہ ایگنامائیٹ سپر کو زیرو کرنے والی مشین تو اب سب سے پہلے ایسی جگہوں پر نصب کی





جاتی ہے اور بلیک تھنڈر نے یقیناً ایسا کیا ہو گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ جدید مشینری نصب کی گئی ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

" اس مشن میں ایک تو یہ مسئلہ ہے کہ ہمارے ذہنوں پر بلیک تھنڈر کا دباؤ ہے۔ ہم پہلے سے ہی ہر بات فرض کر کے بیٹھ جاتے ہیں"...... جولیا نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہر وجہ کو سوچ لینا ہی پڑتا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ احمق ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ تو ٹھیک ہے لیکن تمہاری یہ سائنسی ڈگریاں جن کا تم ہر وقت ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہو کب کام آئیں گی۔ ویسے تو تمہیں دنیا کی ہر ایجاد کا نہ صرف پہلے سے علم ہوتا ہے بلکہ ان کے ماہر بھی تمہارے واقف ہوتے ہیں لیکن اس مشن میں یوں لگتا ہے جیسے تم نے ڈگریاں رقم دے کر حاصل کی ہوئی ہیں"...... جولیا نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اگر ڈگریوں پر مشن مکمل ہو سکتا ہے تو میری ڈگریاں تم لے لو اور آج سے تم مس جولیا نافٹر واٹر ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بن جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا کوئی جواب دیتی اچانک کال بیل کی آواز سنائی دی اور نعمانی تیزی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے

ساتھ تنویر اور چوہان بھی تھے۔ چوہان کے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی لدا ہوا تھا۔

" یہ جیگر ہے"...... تنویر نے بڑے فاتحانہ انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اچھا۔ مبارک ہو"...... عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا تو سب اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑے اور عمران کا جواب اس قدر برجستہ تھا کہ تنویر بجائے برا منانے کے خود بھی بے اختیار ہنس پڑا تھا۔ چوہان نے جیگر کو ایک کرسی پر بٹھا دیا تھا۔

" اسے باندھ دو"...... عمران نے کہا تو چوہان اور نعمانی سر ہلاتے ہوئے واپس دروازے کی طرف مڑ گئے۔ وہ شاید رسی لینے گئے تھے۔

" ہاں اب بتاؤ کیا صورت حال رہی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے تنویر سے پوچھا۔

" کچھ زیادہ مسئلہ نہیں بنا۔ صرف چھ افراد کو ہلاک کرنا پڑا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" خدا کی پناہ۔ چھ آدمی تم نے مار ڈالے۔ تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے آدمیوں کی بجائے مکھیاں ماری ہوں"...... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" میں دشمنوں کو مکھیوں جتنی اہمیت بھی نہیں دیا کرتا۔ ہم نے کلب کے قریب ہی ایک پارکنگ سے کار اڑائی اور عقبی خفیہ راستے پر پہنچ گئے۔ پھر جیگر کے آفس تک پہنچنے کے دوران چھ افراد سامنے





آئے اور سب مارے گئے۔ اس کا آفس ساؤنڈ پروف تھا۔ ہم اندر داخل ہوئے اور پھر اس سے پہلے کہ یہ سنبھلتا اس کی کنپٹی پر چوٹ لگا کر اسے بے ہوش کیا اور اٹھا کر لے آئے"...... تنویر نے ایسے انداز میں جواب دیا جیسے جیگر کو لے آنا کوئی مسئلہ ہی نہ ہو۔

" کار اب کہاں ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" صدیقی اسے دور چھوڑنے گیا ہے"...... تنویر نے جواب دیا اور عمران نے اس بار اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے چوہان اور نعمانی واپس آئے۔ ان کے ہاتھوں میں رسیوں کے بنڈل تھے اور پھر ان دونوں نے مل کر جیگر کو رسیوں کی مدد سے کرسی کے ساتھ باندھ دیا۔

" تم لوگ باہر جاؤ اور نہ صرف سامنے اور عقبی طرف پہرہ دو بلکہ باہر جا کر بھی دونوں اطراف میں نگرانی کرو۔ جیگر کا اغوا ان سب کے لئے انتہائی دھماکہ خیز ثابت ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر سوائے جولیا کے سب اٹھ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔ عمران نے اٹھ کر جیگر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جیگر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ جولیا ساتھ والی کرسی پر خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد جیگر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور

پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسیوں سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے کی بجائے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

" یہ۔ یہ کیا ہے۔ تم کون ہو"...... جیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارا نام جیگر ہے اور تم جیف کلب کے مینجر بھی ہو۔ تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جیگر بے اختیار چونک پڑا۔ اب وہ غور سے عمران اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کو دیکھ رہا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم پاکیشیائی ایجنٹ تو نہیں ہو"...... جیگر نے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس نے اپنے آپ پر قابو پا لیا ہے۔

" ہاں ہم پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ تم تربیت یافتہ آدمی ہو لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اگر ہم بلیک تھنڈر سے ٹکرانے کے لئے پاکیشیا سے یہاں تک پہنچ سکتے ہیں تو ہم تمہاری زبان بھی کھلوا سکتے ہیں"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

" کیا تمہارا نام علی عمران ہے"...... جیگر نے کہا۔

" ہاں۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تم کیا چاہتے ہو"...... جیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔





" ہم نے پاکیشیائی آبدوز ایس ایس ہیڈ کوارٹر سے واپس حاصل کرنی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ایک راستہ تو تمہارے کلب کے اس بند کمرے سے جاتا ہے لیکن یہ راستہ ہمارے لئے فضول ہے کیونکہ اس راستے سے آبدوز واپس نہیں لے جا سکتے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیں کوئی دوسرا راستہ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو جیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے تو تمہاری عقلمندی کی بے حد تعریفیں سن رکھی ہیں لیکن تم نے انتہائی احمقانہ بات کی ہے۔ میں بلیک تھنڈر کا انتہائی ادنیٰ سا آدمی ہوں۔ مجھے اس قدر اہم راز کا کیسے علم ہو سکتا ہے"۔ جیگر نے کہا۔

" تو پھر تم ہمارے لئے بے کار آدمی ثابت ہوئے اس لئے ٹھیک ہے پھر تمہیں آف کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی اور سرد مہری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم۔ تم۔ کیا کر رہے ہو۔ میں تو"...... جیگر نے عمران کے چہرے پر پھیلے ہوئے تاثرات دیکھتے ہی انتہائی گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سنو جیگر۔ مجھے معلوم ہے کہ کراؤن اور جوائس تو یہاں پہلی بار آئے ہیں جبکہ تم طویل عرصے سے یہاں کام کر رہے ہو اور اب تمہیں جیف کلب کا مینجر بھی بنایا گیا ہے۔ اس لحاظ سے تمہارا یہ کہنا

کہ تم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتے غلط ہے اور میرے
پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں پہلے تم پر تشدد کروں اور پھر تمہاری
زبان کھلواؤں۔ اس کی نسبت میرے لئے یہ زیادہ آسان ہے کہ میں
تمہیں گولی مار دوں اور پھر تمہارے گروپ کے کسی اور آدمی کو اٹھا
لاؤں اس لئے آخری موقع دے رہا ہوں۔ اگر تم بتا سکتے ہو تو بتاؤ۔
نہیں تو جواب دو تاکہ میں ٹریگر دبا کر اپنا وقت بچا سکوں"۔ عمران
نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"سنو۔ اگر میں تمہیں خاص راز کی بات بتاؤں تو کیا تم میرے
ساتھ ایک وعدہ کرو گے"...... اچانک جیگر نے کہا تو عمران اس کی
آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک پر چونک پڑا۔

"کیسا وعدہ۔ کھل کر بات کرو"...... عمران نے کہا۔

"جب تم نے یا تمہارے ساتھیوں نے کلب پر حملہ کیا تو کراؤن
اور جوائس دونوں وہاں موجود تھے۔ میں نے ان کی حفاظت کے لئے
انہیں ایک خصوصی تہہ خانے میں پہنچا دیا کیونکہ کلب میں اگر
انہیں کچھ ہوتا تو ذمہ دار مجھے ہی ٹھہرایا جاتا لیکن بعد میں جب میں ان
کے پاس گیا تو کراؤن بڑا سیخ پا ہو گیا اور اس نے مجھے تھپڑ مار دیا اور
ایسا میری زندگی میں پہلی بار ہوا ہے کہ جیگر پر ہاتھ اٹھانے والا زندہ
بچ گیا ہے لیکن میں مجبور تھا مگر میرے دل میں اس کے لئے بے پناہ
نفرت موجود ہے۔ اگر میں تمہیں تمہارے مطلب کی بات بتا دوں تو
کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اس کراؤن کو کلب سے باہر نکال کر کسی



بھی جگہ تم اسے میرے حوالے کر دو گے تاکہ میں اسے بتا سکوں کہ
اگر وہ ٹاپ سپر ایجنٹ ہے تو جیگر بھی کسی سے کم نہیں ہے"......
جیگر نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا
ہے درست کہہ رہا ہے۔

"دیکھو ہمارا مقصد آبدوز حاصل کرنا ہے اس لئے ہم اپنے مشن
سے ہٹ کر کسی الجھن میں نہیں پڑ سکتے اور مشن مکمل ہونے کے بعد
ظاہر ہے ہمیں فوری یہاں سے روانہ ہونا پڑے گا اس لئے میں کوئی
وعدہ نہیں کر سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تم واقعی سچے آدمی ہو۔ ٹھیک ہے لیکن اس مشن کے
درمیان بہرحال تمہارا ٹکراؤ اس کراؤن سے تو ہو گا۔ تم یہ وعدہ کر لو
کہ تم اس کی لاش میرے حوالے کر دو گے یا مجھے صرف اطلاع کر دو
گے کہ اس کی لاش فلاں جگہ موجود ہے"...... جیگر نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس سے ٹکراؤ ہوا تو"...... عمران
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر سنو جسے تم سیکشن ہیڈ کوارٹر سمجھ رہے ہو یہ
سیکشن ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ یہ ایس تھری لیبارٹری ہے جو کافی عرصے
پہلے ختم کر دی گئی تھی لیکن پھر اچانک اسے دوبارہ آباد کیا گیا اور اس
میں مشینری دوبارہ فٹ کی گئی ہے اور ایک آبدوز بھی اندر پہنچائی گئی
ہے لیکن اس ہیڈ کوارٹر میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ صرف ماسٹر
کمپیوٹر ہے جو ریز سے کام کرتا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا ہے

تاکہ تمہیں دھوکہ دیا جاسکے اور اگر تم اسے تباہ بھی کر دو تب بھی بلیک تھنڈر کو کوئی نقصان نہیں ہو گا اور تم مطمئن ہو کر واپس چلے جاؤ گے"....... جیگر نے کہا تو عمران تو عمران جولیا کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر کا چیف میرا بہنوئی ہے اس لئے مجھ سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی"....... جیگر نے کہا۔

"اگر یہ بات ہوتی تو پھر کراؤن میں یہ کس طرح جرأت ہو سکتی تھی کہ وہ تمہیں تھپڑ مارتا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا علم کراؤن اور جوائس دونوں کو نہیں ہے اور نہ انہیں بتایا جا سکتا ہے کیونکہ اس بات کو سیکرٹ رکھا جاتا ہے اور اس کی خلاف ورزی کی سزا فوری موت ہوتی ہے"....... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں یہ بات خود سیکشن چیف نے بتائی ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ مشینری نصب کرنے کا کام بھی میرے ذریعے ہی ہوا ہے"....... جیگر نے کہا۔

"کیا تم نے خود یہ کام کیا ہے"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔





"نہیں۔ میں تو اس مشینری سے واقف نہیں ہوں۔ یہ کام تو ماہرین نے کیا ہے اور یہ ماہرین ایکریمیا سے آئے تھے البتہ انہیں ڈیل کرنے کا سارا کام میرے ذمے تھا"....... جیگر نے جواب دیا۔

"تو پھر اصل ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"مالدن میں۔ اس کو بچانے کے لئے یہ نقلی ہیڈ کوارٹر قائم کیا گیا ہے"....... جیگر نے جواب دیا۔

"لیکن ہمیں سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام نہیں کرنا اور نہ ہمارا یہ مشن ہے کیونکہ اگر ایسا ہو بھی جائے تو بلیک تھنڈر جیسی تنظیم کے لئے کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہو گا۔ وہ نیا ہیڈ کوارٹر بنا لیں گے۔ ہمارا مقصد صرف اپنی آبدوز واپس حاصل کرنا ہے اور بس"....... عمران نے جواب دیا۔

"آبدوز تو یہاں موجود ہے"....... جیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر ہمارے لئے یہی سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اب آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں"....... جیگر نے کہا۔

"میں نے پہلے بتایا ہے کہ ہمیں اپنی آبدوز حاصل کرنے کے لئے کوئی ٹپ چاہئے۔ کوئی راستہ"....... عمران نے کہا۔

"سارا کام ماہرین نے کیا ہے اور اندر موجود ماسٹر کمپیوٹر سے سوائے سیکشن چیف کے اور کسی کا بھی لنک نہیں ہے"....... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس کا کوئی دوسرا راستہ بتاؤ۔ اسے کھول ہم خود ہی لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے دو راستے اور ہیں لیکن یہ سمندر کی گہرائی میں کھلتے ہیں لیکن اب انہیں ہر طرف سے اس طرح سیلڈ کر دیا گیا ہے کہ انہیں کسی طرح بھی نہیں کھولا جا سکتا۔ ویسے بھی یہ راستے اندر سے ہی کھلتے ہیں"...... جیگر نے کہا۔

"تمہارے بہنوئی کا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام ریگن ہے۔ ایلوڈے ریگن لیکن وہ کمانڈر ریگن کہلاتا ہے"...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے تمہارا رابطہ کس طرح ہوتا ہے۔ فون پر یا ٹرانسمیٹر پر"۔ عمران نے پوچھا۔

"فون پر۔ کیوں"...... جیگر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اب وہاں کسی صورت بھی بات نہیں ہو سکتی۔ جب تک تم لوگوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر کلوز کر دیا گیا ہے"...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نمبر تو بتاؤ"...... عمران نے کہا تو جیگر نے نمبر بتا دیا۔

"یہاں سے مالدن کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو جیگر نے رابطہ نمبر بھی بتا دیا۔ عمران نے میز پر پڑے ہوئے فون کا





رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس گرین ورلڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جیگر بول رہا ہوں۔ کمانڈر ریگن کو اطلاع دے دو کہ وہ مجھ سے فوری بات کرے۔ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ میں ایک محفوظ فون پر بات کر رہا ہوں۔ یہ نمبر نوٹ کریں"...... عمران نے جیگر کی آواز اور لہجے میں کہا اور ساتھ ہی فون پیس پر لکھا ہوا نمبر دوہرا دیا۔

"کون کمانڈر ریگن جناب"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ اس کی یہ حیرت مصنوعی ہے۔

"میں نے جو بات کرنی تھی کر دی"...... عمران نے ایک بار پھر جیگر کے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"یہ۔ یہ تم نے میرے لہجے اور میری آواز کی کیسے نقل کر لی"۔ جیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ یہ معمولی سا کام ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ نمبر شاید کسی کلب کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے اور اس کلب کا تو ظاہر ہے کوئی رابطہ نہیں ہوگا ہیڈ کوارٹر سے"...... جیگر نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر ایسا ہی کیا گیا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ ابھی کمانڈر ریگن کا فون آئے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ میں بتا دوں تمہیں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر میں باقاعدہ کمپیوٹر چیکنگ ہوتی ہے۔ میری آواز وہاں فیڈ ہے کیونکہ میں اکثر کمانڈر ریگن سے بات چیت کرتا رہتا ہوں لیکن تم چاہے میری آواز اور لہجے میں بات کرو کمپیوٹر فوراً اسے اطلاع دے دے گا اور وہ سمجھ جائے گا کہ تم اصل جیگر نہیں ہو"...... جیگر نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ اس بار ایسا نہیں ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" جیگر بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی جیگر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" بکواس مت کرو۔ تم جیگر نہیں ہو۔ کون ہو تم۔ بولو"۔ دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تو جیگر بکواس کرتا رہتا ہے۔ بہت خوب۔ یہ تو تم نے اچھی اطلاع دی ہے"...... اس بار عمران نے اپنی اصل آواز اور لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... اس بار دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔





" جس کا نام تمہارے مین ہیڈ کوارٹر نے اپنی سیف لسٹ میں شامل کیا ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم علی عمران۔ کیا مطلب۔ کیا جیگر نے تمہیں یہ نمبر دیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے وہ عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا ہو۔

" کمانڈر ریگن۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر میں پاکیشیا سے یہاں تک پہنچ سکتا ہوں تو کیا مجھے جیگر کے بتائے بغیر یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ تمہارے اور جیگر کے درمیان کیا رشتہ ہے اور وہ کس نمبر پر تم سے بات کرتا رہتا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم ایس ایس ہیڈ کوارٹر کے انچارج ہو اس لئے تم لازماً کراؤن اور جوائس کی طرح اجنبی نہیں ہو سکتے۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کیا کر سکتے ہیں لیکن میرے مشن میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی شامل نہیں ہے۔ ہم نے صرف پاکیشیائی آبدوز واپس حاصل کرنی ہے اور گو مجھے معلوم ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر گیرن میں نہیں ہے بلکہ مالدن میں ہے اور تم نے ہمیں ڈاج دینے کے لئے نقلی ہیڈ کوارٹر بنایا ہے لیکن چونکہ ہماری آبدوز یہاں موجود ہے اس لئے ہم مالدن کو چھوڑ کر یہاں آ گئے ہیں۔ اگر ہمارا مقصد سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہوتا تو ہم گیرن نہ آتے۔ اس وقت آتے جب ہیڈ کوارٹر تباہ کر چکے ہوتے اور میں نے تمہیں کال اس لئے کی ہے کہ تم سے فیصلہ لے سکوں کہ تم دو میں سے کون سا کام پسند

کرتے ہو۔ ایک تو یہ کہ تم گیرن میں ہمیں ہماری آبدوز واپس کر دو اور ہم آبدوز سمیت خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اور وہاں جو کچھ کیا ہے کراؤن نے کیا ہے اس لئے اس کا حساب بھی ہم خود کراؤن سے لے لیں گے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ تم انکار کر دو۔ پھر تمہارا مالدن کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو گا اور گیرن سے ہم آبدوز بھی لے جائیں گے۔ فیصلہ تم نے خود کرنا ہے البتہ فیصلہ کرنے سے پہلے اس بات پر ضرور غور کر لینا کہ بعد میں تمہارے پاس واپسی کا کوئی راستہ نہ ہو گا۔ جو فیصلہ کرنا ہے ابھی اور اسی وقت کر لو"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ تم سے جو ہو سکتا ہے کر کے دیکھ لو"...... دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے جیگر کی کنپٹی پر پڑا۔ جیگر کے حلق سے چیخ نکلی لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ ایک ہی بھرپور ضرب سے وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"آؤ جولیا۔ جلدی آؤ"...... عمران نے واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ باہر آ کر عمران نے کوٹھی کے ساتھ ہی





موجود اپنے تمام ساتھیوں کو اکٹھا کر لیا۔ صدیقی جو کار چھوڑنے گیا تھا وہ بھی واپس آ چکا تھا۔

"سنو۔ اب ہم نے فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑنی ہے اور قریب ہی کسی اور کوٹھی میں شفٹ ہونا ہے۔ پھر وہاں سے ماسک میک اپ کر کے اور اسلحہ وغیرہ لے کر ہم نے اب جیف کلب پر قبضہ کرنا ہے اس لئے اپنا سامان سمیٹو اور یہاں سے نکل چلو۔ قریب ہی کوئی نہ کوئی خالی کوٹھی بھی مل جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"اس جیگر کا کیا کرنا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اسے پڑا رہنے دو اور نکلو یہاں سے جلدی"...... عمران نے کہا تو سب چابی بھرے کھلونوں کی طرح تیزی سے حرکت میں آ گئے۔

"تمہیں جیگر کو تھپڑ نہیں مارنا چاہئے تھا۔ وہ عام آدمی نہیں ہے یہاں کا گروپ چیف ہے"...... علیحدہ کمرے میں داخل ہوتے ہی جوائس نے کراؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ کلب کو بند کرا کر اب اس کمرے میں پہنچے تھے۔

"میں اپنی توہین برداشت نہیں کر سکتا جوائس۔ یہ میری فطرت ہے اور اب یہ بھی سن لو کہ اب میں اکیلا اپنے طور پر کام کروں گا"...... کراؤن نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

"اکیلے سے کیا مطلب"...... جوائس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیگر گروپ کو تم خود سنبھالو۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کراؤن اکیلا ہی کسی گروپ سے کم نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ





اب تک تمہارے ساتھ رہتے ہوئے میں اپنے آپ کو قطعی ناکارہ سمجھ رہا ہوں۔ تمہاری وجہ سے میرے ہاتھ بندھ چکے ہیں ورنہ یہ کیسے ممکن تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں حملہ کرتے اور پھر زندہ واپس چلے جاتے۔ تم یہاں رہو اور جو مرضی آئے کرو لیکن میں باہر جا کر خود ہی ان کے خلاف کام کروں گا"...... کراؤن نے اسی طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا ہی چاہتے ہو تو ایسے ہی سہی"۔ جوائس نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کراؤن کوئی جواب دیتا اچانک میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور جوائس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جوائس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے کسی کال کی توقع ہی نہ تھی۔

"راسکر بول رہا ہوں مادام۔ باس جیگر کو ان کے آفس سے اغوا کر لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جوائس بے اختیار اچھل پڑی۔

"جیگر کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کس طرح"۔ جوائس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے اغوا کرنے والے خفیہ راستے سے اندر داخل ہوئے اور پھر انہوں نے راستے میں موجود چھ مسلح پہریداروں کو ہلاک کر دیا اور باس جیگر کو اغوا کر لیا۔ میں نے باس سے ایک

ضروری بات کرنا تھی اور اس لئے میں نے وہاں فون کیا تو کسی نے کال اٹنڈ نہ کی۔ پھر میں خود وہاں گیا تو یہ سارا واقعہ سامنے آیا ہے"...... دوسری طرف سے راسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ میں آ رہی ہوں"...... جوائس نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

" یہ کس طرح ممکن ہے کہ باہر سے لوگ آئیں اور جیگر کو اس کے آفس سے اغوا کر کے لے جائیں۔ یہ یقیناً یہاں کے لوگ ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں"...... کراؤن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ آؤ"...... جوائس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تم جاؤ۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں"...... کراؤن نے کہا تو جوائس تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی تو کراؤن نے جیب سے ایک چھوٹا سا سگریٹ لائٹر جتنا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ کراؤن کالنگ چیف۔ اوور"...... کراؤن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ چیف بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد چیف کی بھاری آواز سنائی دی اور کراؤن نے اب تک ہونے والے سارے واقعات یہاں تک کہ جیگر کے اغوا تک کی روئیداد تفصیل سے بتا دی۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ انتہائی تیزی سے





کام کر رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس چیف۔ اور میرے آپ کو کال کرنے کا مقصد یہی ہے کہ میں جوائس کی وجہ سے پابند ہو کر رہ گیا ہوں۔ آپ مجھے علیحدہ کام کرنے کی اجازت دیں۔ اوور"...... کراؤن نے کہا۔

" لیکن یہ فیصلہ ہیڈ کوارٹر کا ہے۔ میرا نہیں ہے اس لئے میں اس سلسلے میں خود کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا البتہ اگر تم کہو تو ہیڈ کوارٹر سے بات کرتا ہوں۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

" یس چیف۔ آپ ضرور بات کریں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ان سے یہ بات منوالیں گے ورنہ میں کچھ بھی نہ کر سکوں گا اور عمران اور اس کے ساتھی ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اوور"...... کراؤن نے کہا۔

" اوکے۔ میں بات کر کے تمہیں تمہاری مخصوص فریکونسی پر کال کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کراؤن نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوائس اندر داخل ہوئی۔

" جیگر کو واقعی انتہائی دیدہ دلیری سے اغوا کیا گیا ہے لیکن جلد ہی اس کا پتہ چل جائے گا۔ تم بتاؤ تم نے اپنے چیف سے بات کی"۔ جوائس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مین ہیڈ کوارٹر سے احکامات

لے کر مجھے کال کرے گا"...... کراؤن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"مطلب ہے کہ تم حتمی طور پر میرا ساتھ چھوڑنے کا فیصلہ کر چکے ہو"...... جوائس نے کہا۔

"میں کچھ کرنا چاہتا ہوں جوائس۔ تم انتہائی ٹھنڈے دماغ کی مالک ہو جبکہ میرا مزاج تم سے مختلف ہے۔ میں یہاں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتا۔ میں ان پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑوں گا"۔ کراؤن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بہرحال اپنی مرضی کے مالک ہو"...... جوائس نے کہا اور کراؤن نے جواب دینے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے پھر تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی تو کراؤن نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو چیف کالنگ۔ اوور"...... چیف کی تیز اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤن بول رہا ہوں چیف۔ اوور"...... کراؤن نے کہا۔

"عمران اپنے ساتھیوں سمیت جیف کلب کے قریب کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں موجود ہے۔ فوراً وہاں ریڈ کرو اور ان کا خاتمہ کر دو۔ فوراً اور مجھے رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ چلو جوائس چلو"...... کراؤن نے ایک جھٹکے سے





اٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں حکم دیا گیا ہے تم جاؤ۔ میں یہیں رہوں گی"...... جوائس نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو کراؤن ایک جھٹکے سے مڑا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جیگر کے آدمیوں سمیت کلب کے گیٹ سے کار میں بیٹھ کر نکل رہا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کلب کا ہی آدمی تھا بلکہ سائیڈ سیٹ پر کراؤن خود بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر دو آدمی موجود تھے جن کے پاس میزائل گنیں تھیں۔ کار کلب کے گیٹ سے نکل کر بائیں ہاتھ مڑی اور پھر تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

"تمہیں معلوم ہے ناں کہ کہاں ہے ہماری مطلوبہ کوٹھی"۔ کراؤن نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ڈرائیور نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی کے سامنے جا کر کار روکنا۔ پیچھے یا آگے جانے کی ضرورت نہیں ہے"...... کراؤن نے کہا اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس نے ایک کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر کار روک دی۔ ستون پر واقعی کوٹھی کا نمبر ایک سو بارہ جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔ کار رکتے ہی کراؤن بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور پھر اس سے پہلے کہ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے دونوں مسلح افراد نیچے اترتے کراؤن تیزی سے چھوٹے پھاٹک کی طرف بڑھا۔ اس کا ارادہ اس کے اوپر چڑھ کر اندر کودنے کا تھا لیکن جب اس نے

پھاٹک کو ہاتھ لگایا تو چھوٹا پھاٹک کھلتا چلا گیا۔وہ اندر سے بند نہ تھا اور کراؤن بے اختیار چونک پڑا۔اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر پھاٹک کھول کر تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔

" اوہ۔ کوٹھی تو خالی لگتی ہے۔ وہ لوگ نکل گئے ہیں "۔ کراؤن نے کہا اور انتہائی چوکنے انداز میں عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن سوائے ایک کمرے میں موجود جیگر کے جو بے ہوش بھی تھا اور رسیوں سے بندھا ہوا بھی تھا اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔البتہ کوٹھی میں گھومتے ہوئے اسے یہ احساس ضرور ہوا تھا کہ یہاں کچھ دیر پہلے لوگ موجود تھے۔ وہ جب واپس باہر آیا تو مسلح افراد کار کے قریب ہی موجود تھے۔چونکہ انہیں کراؤن نے کوٹھی کے اندر آنے کی ہدایت نہ کی تھی اس لئے وہ باہر ہی کھڑے ہو گئے تھے۔

" کوٹھی خالی ہے۔ وہ لوگ نکل گئے ہیں البتہ تمہارا باس جیگر اندر موجود ہے اور وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے اسے ہوش میں لا کر تم واپس کلب چلے جاؤ۔ کار میں اکیلا لے جاؤں گا"...... کراؤن نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھ گیا۔چابی اگنیشن میں موجود تھی۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے ایک جھٹکے سے آگے بڑھا کر وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک اور کالونی میں داخل ہوا اور پھر اس نے کار ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ پر روکی اور نیچے اتر کر اس نے گیٹ پر





موجود کال بیل کے بٹن کو پش کر دیا۔چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان باہر آگیا۔

" اوہ باس۔آپ"...... اس نوجوان نے چونک کر کہا اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹ کر سائیڈ پر ہو گیا تو کراؤن تیزی سے اندر داخل ہوا۔

" کار اندر لے آؤ"...... کراؤن نے اس نوجوان سے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔برآمدے میں بھی دو مسلح آدمی موجود تھے جنہوں نے کراؤن کو دیکھ کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" جان کہاں ہے"...... کراؤن نے ایک لمحے کے لئے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔

" اپنے آفس میں جناب۔آئیے "...... ایک آدمی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

" اس کمرے میں جناب"...... نوجوان نے ایک راہداری سے گزر کر ایک کمرے کے دروازے کے قریب رکتے ہوئے کہا تو کراؤن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوا تو آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک ایکریمی نوجوان بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

" باس آپ"...... اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے سائیڈ سے ہو کر باہر آگیا۔

" ہاں۔اب مجھے اپنے طور پر کام کرنا ہے"...... کراؤن نے کہا اور

جلدی سے آگے بڑھ کر وہ اس کرسی پر بیٹھ گیا جس پر چند لمحے پہلے وہ نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ یہ کراؤن کا اپنا گروپ تھا جسے اس نے مالدن سے گیرن آتے ہوئے فون کال کر کے یہاں کال کر لیا تھا کہ کسی بھی لمحے اسے ان سے کام لینا پڑ سکتا تھا۔ اس گروپ کا انچارج جان تھا اور جان نے یہاں آ کر ٹرانسمیٹر کال کر کے کراؤن کو گروپ سمیت یہاں آمد اور کوٹھی کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ کراؤن سیدھا یہاں آ گیا تھا۔

"بیٹھو۔ کتنے آدمی لے آئے ہو اور یہاں کیا انتظامات کئے ہیں تم نے"....... کراؤن نے ریوالونگ چیئر پر بیٹھ کر جان سے مخاطب ہو کر کہا جو میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"چھ کا گروپ آیا ہے جناب۔ مجھ سمیت"....... جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسلحہ اور دیگر ضروریات کی چیزیں موجود ہیں"....... کراؤن نے پوچھا۔

"یس باس۔ مجھے صرف آپ کا انتظار تھا"....... جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں جوائس کے ساتھ تھا لیکن اب میں نے اکیلے کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں چیف سے بات کر لوں تم اس دوران تمام ساتھیوں کو کسی بڑے کمرے میں اکٹھا کرو تا کہ میں انہیں اس مشن کے بارے میں ہدایات دے سکوں"....... کراؤن نے کہا۔





"یس باس"....... جان نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد کمرے کا دروازہ بند ہوتے ہی کراؤن نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ یہ مخصوص ٹرانسمیٹر تھا۔ اس میں پہلے ہی مخصوص فریکونسیز ایڈجسٹ تھیں اور ہر فریکونسی کے لئے علیحدہ بٹن تھا اس لئے جس فریکونسی پر بات کرنی ہو اس کا صرف بٹن آن کرنا پڑتا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ کراؤن کالنگ چیف۔ اوور"....... کراؤن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"چیف باس ایک ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں۔ ایک گھنٹے بعد کال کیجئے۔ اوور"....... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور کراؤن نے بے اختیار اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد اس نے دوبارہ چیف باس کو کال کیا تو چیف باس سے رابطہ ہو گیا اور چیف کے پوچھنے پر اس نے کوٹھی پر ریڈ کرنے اور پھر اپنے اس اڈے تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"تم نے ایک اچھا موقع کھو دیا ہے کراؤن۔ جوائس نے میدان مار لیا ہے۔ اس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کراؤن بے اختیار اچھل پڑا۔

"خاتمہ کر دیا ہے۔ کیسے۔ کہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو میں وہاں

سے آیا ہوں۔ اوور"...... کراؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جب آدمیوں کو ساتھ لے کر کوٹھی پر ریڈ کرنے گئے تھے تو وہ لوگ اس دوران کلب پہنچ گئے۔ جوائس وہاں موجود تھی اور جوائس اور اس کے آدمیوں نے انہیں گھیر کر ختم کر دیا۔ جوائس نے مین ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی ہے اور مین ہیڈ کوارٹر نے مجھے تھوڑی دیر پہلے اطلاع دی ہے۔ اوور"...... چیف نے کہا تو کراؤن کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ جوائس نے اتفاقاً میدان مار لیا ہے۔ مجھے اگر خیال ہوتا کہ یہ لوگ وہاں پہنچ سکتے ہیں تو میں کوٹھی سے واپس وہیں چلا جاتا۔ اوور"...... کراؤن نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"بہرحال مشن مکمل ہو گیا ہے۔ ہمارے لئے یہی غنیمت ہے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا تھا کہ یہ لوگ اس می میں ہیں۔ اوور"...... کراؤن نے پوچھا۔

"اس عمران نے مجھے فون کیا تھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے لیا تو کراؤن بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ کو فون کیا اور عمران نے۔ کیا مطلب۔ اسے کیسے معلوم یا تھا۔ اوور"...... کراؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔





"جیگر واپس کلب پہنچ گیا تھا۔ اس نے مجھے فون کر کے تفصیلات بتائی ہیں۔ اس عمران نے جیگر سے میرا خصوصی فون نمبر حاصل کر لیا تھا۔ پہلے اس نے جیگر کی آواز اور لہجے میں بات کرنے کی کوشش کی لیکن ماسٹر کمپیوٹر کی وجہ سے میں نے چیک کیا تو وہ جیگر نہ تھا۔ میں نے اسے کہا کہ وہ جیگر نہیں ہے تو اس نے اپنی اصل آواز میں بات کی۔ وہ مجھے بلیک میل کرنا چاہتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ میں پاکیشیائی آبدوز ان کے حوالے کر دوں تو سیکشن ہیڈ کوارٹر کو وہ تباہ نہیں کریں گے۔ میں نے انکار کر دیا اور فون نمبر کی وجہ سے میں نے لوکیشن چیک کر کے تمہیں کال کر کے بتا دیا۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ چلو مشن تو مکمل ہوا۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ اوور"...... کراؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم نے فوراً چیف کلب پہنچنا ہے۔ وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں موجود ہیں۔ تم نے ان لاشوں کو وہاں سے اٹھوا کر خصوصی چارٹرڈ پرواز سے مالدن پہنچانا ہے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"کیا آپ ان لاشوں کو ہیڈ کوارٹر میں لے جا کر چیک کریں گے۔ اوور"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ بلکہ وہاں سے یہ لاشیں پاکیشیا بھجوائی جائیں گی۔ مین ہیڈ کوارٹر ان لاشوں کو اس لئے استعمال کرنا چاہتا ہے کہ پاکیشیا

سیکرٹ سروس پر بلیک تھنڈر کا مکمل رعب پڑ جائے ورنہ اس گروپ کے خاتمے کے بعد نیا گروپ آ جائے گا۔ چند افراد کے خاتمے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ادارہ ختم نہیں ہو جائے گا۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"لیکن چیف جب تک ان کی آبدوز یہاں موجود رہے گی وہ لوگ تو لازماً اسے حاصل کرنے کے لئے کام کرتے رہیں گے۔ اوور"۔ کراؤن نے کہا۔

"مین ہیڈ کوارٹر نے یہ لاشیں اسی آبدوز میں ڈال کر واپس بھجوانے کا حکم دیا ہے۔ آبدوز کی تمام مشینری کو چیک کر لیا گیا ہے اس لئے اب اس آبدوز کو اپنے پاس رکھنا حماقت ہے۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"لیکن آبدوز تو یہاں گیرن میں ہے چیف۔ کیوں نہ یہ لاشیں یہاں سے آبدوز میں ڈال کر مالدن لے جائی جائیں۔ وہاں سے آپ اسے پاکیشیا بھجوا دیں اور اگر آپ اجازت دیں تو یہ آبدوز میں خود وہاں لے جاؤں۔ پہلے بھی تو میں ہی یہ آبدوز وہاں سے لے آیا تھا۔ اوور"...... کراؤن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اوکے۔ میں گیرن میں ماسٹر کمپیوٹر کو مخصوص کاشن دے دیتا ہوں۔ تم اپنا نام لے کر اسے جو حکم دو گے وہ اس کی تعمیل کرے گا اور تم ان لاشوں کو آبدوز میں ڈال کر پاکیشیا کے ساحل پر پہنچا دینا۔ پھر وہاں پہنچ کر مجھے کال کر لینا میں خود





وہاں کے اعلیٰ حکام کو تفصیلات بتا دوں گا۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر سے میرا لنک کیسے ہو گا چیف باس۔ اوور"۔ کراؤن نے کہا۔

"ایک فریکونسی نوٹ کرو۔ اس فریکونسی پر جب تم کال کرو گے تو تمہارا رابطہ گیرن کے ماسٹر کمپیوٹر سے ہو جائے گا۔ پھر تم اسے اپنا نام مسلسل تین بار بتاؤ گے تو وہ تمہارے تابع ہو جائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی اس نے ایک فریکونسی بتا دی۔

"یس چیف۔ اوور"...... کراؤن نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کراؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیف کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤن بول رہا ہوں۔ مادام جوائس سے بات کراؤ"۔ کراؤن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ جوائس بول رہی ہوں"....... چند لمحوں بعد جوائس کی آواز سنائی دی۔

"کراؤن بول رہا ہوں جوائس۔ مبارک ہو۔ تم نے میرے کلب سے جاتے ہی میدان مار لیا"....... کراؤن نے کہا۔

"اوہ شکریہ۔ بس اتفاق کی بات ہے۔ تمہیں کس نے بتایا ہے"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں نے چیف کو کال کی تھی۔ اس نے بتایا ہے"....... کراؤن نے کہا۔

"تمہارے چیف کو کیسے پتہ چل گیا"....... جوائس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے مین ہیڈ کوارٹر رپورٹ دی۔ انہوں نے چیف کو بتایا ہے"....... کراؤن نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ اب تم کہاں سے بول رہے ہو"۔ جوائس نے کہا۔

"میں یہاں ایک اڈے سے بات کر رہا ہوں۔ میں نے اپنے آدمی مالدن سے یہاں آتے ہوئے بلوا لئے تھے۔ میں اس کوٹھی پر ریڈ کرنے گیا تو کوٹھی خالی تھی۔ میں وہاں سے اپنے اس اڈے پر آ گیا۔ اب میں کلب آ رہا ہوں کیونکہ چیف نے ایک اہم کام میرے ذمے لگایا ہے"....... کراؤن نے کہا۔

"اچھا۔ کون سا کام"....... جوائس نے حیرت بھرے لہجے میں





پوچھا۔

"میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پاکیشیائی آبدوز میں ڈال کر انہیں آبدوز سمیت پاکیشیا پہنچانا ہے"....... کراؤن نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن کیوں۔ آبدوز تو اندر ہے"....... جوائس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے چیف نے بتا دیا ہے کہ کس طرح اڈے کے ماسٹر کمپیوٹر سے میرا لنک ہو سکتا ہے اور میں اسے کس طرح ڈیل کر کے اسے اوپن کر سکتا ہوں"....... کراؤن نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ تو پھر اصل فاتح تم ہوئے"....... جوائس نے کہا۔

"نہیں۔ مشن تو بہرحال تم نے ہی مکمل کیا ہے۔ میں آ رہا ہوں پھر وہیں کھل کر باتیں ہوں گی"....... کراؤن نے کہا۔

"کیا اکیلے آؤ گے یا اپنے گروپ کے آدمیوں کو بھی ساتھ لاؤ گے"....... جوائس نے پوچھا۔

"ارے نہیں۔ اب ان کا یہاں کیا کام۔ میں انہیں واپس جانے کا کہہ کر اکیلا ہی آؤں گا"....... کراؤن نے کہا۔

"او کے آ جاؤ تاکہ پھر اس مشن کی تکمیل کا باقاعدہ جشن منایا جائے"....... جوائس نے کہا۔

"ہاں۔ جشن تو ہونا چاہئے"....... کراؤن نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر گڈ بائی کہہ کر اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف

بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں موجود تھا جہاں جان سمیت چھ افراد موجود تھے۔

" تم لوگوں کی اب یہاں کام کرنے کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ مشن مکمل ہو چکا ہے"....... کراؤن نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ باس۔ کیسے"....... جان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کراؤن نے اسے تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ پھر تو واقعی اب ہمیں یہاں کام کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ پھر کیا حکم ہے ہمارے لئے"....... جان نے کہا۔

" تم لوگ واپس جاؤ۔ میں جیف کلب جا رہا ہوں۔ وہاں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں لے کر میں انہیں چھوڑنے پاکیشیا چلا جاؤں گا کیونکہ چیف باس کا یہی حکم ہے۔ پھر وہاں سے واپسی پر ہی ملاقات ہو گی"....... کراؤن نے کہا تو جان اور گروپ کے دوسرے آدمیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" او کے گڈ بائی"....... کراؤن نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس کی کار جیف کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔





کراؤن کے جانے کے بعد جوائس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" مارجر بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی جیگر کے اسسٹنٹ مارجر کی آواز سنائی دی۔

" جوائس بول رہی ہوں مارجر۔ جیگر کے بارے میں کوئی اطلاع"۔ جوائس نے پوچھا۔

" ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی مادام۔ سارے گیرن میں اس کی تلاش جاری ہے"....... مارجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کراؤن چلا گیا ہے یا ابھی تک کلب میں ہی ہے"....... جوائس نے پوچھا۔

" ابھی وہ ایک کار لے کر جا رہے ہیں شاید اب تک چلے بھی گئے ہوں۔ انہوں نے مجھ سے ایک کار اور دو مسلح آدمی طلب کئے تھے

میزائل گن بردار۔ میں نے ان کے حکم کی تعمیل کر دی ہے"۔ مارجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب وہ علیحدہ رہ کر کام کرے گا"...... جوائس نے کہا۔

" مادام۔ جناب کراؤن بتا رہے تھے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے اڈے پر ریڈ کرنے جا رہے ہیں۔ کیا یہ درست ہے"...... مارجر نے کہا۔

" ہاں۔ سیکشن چیف نے اسے یہاں قریب ہی ایک کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ کا پتہ دیا ہے اور بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں موجود ہیں اس لئے وہ ریڈ کرنے گیا ہے"۔ جوائس نے کہا۔

" لیکن مادام کیا دو آدمیوں سے یہ ریڈ مکمل ہو جائے گا"۔ مارجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیائی ایجنٹ وہاں موجود ہوں گے تو ریڈ مکمل ہو گا۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ جب تک کراؤن وہاں پہنچے گا وہ لوگ وہاں سے شفٹ ہو چکے ہوں گے اسی لئے تو میں نے اس اطلاع کو اہمیت نہیں دی لیکن یہ بات سن لو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ وہاں سے نکل کر کلب پر حملہ کریں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ انہوں نے جیگر کو اغوا اسی لئے کیا ہو گا کہ اس سے کلب میں موجود سیکشن ہیڈ کوارٹر کے راستے کی تفصیلات معلوم کر سکیں اور سیکشن چیف کو بھی شاید اسی وجہ سے ان کی اس کوٹھی میں موجودگی کی اطلاع ملی ہو گی"...... جوائس





نے جواب دیا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ جیگر نے اطلاع دی ہو گی۔ یہ کیسے ممکن ہے مادام۔ جیگر کا کیسے براہ راست سیکشن چیف سے رابطہ ہو سکتا ہے"...... مارجر نے کہا۔

" تم نہیں جانتے اور کراؤن بھی نہیں جانتا حالانکہ وہ ایس ایس سیکشن کا ہی سپر ٹاپ ایجنٹ ہے لیکن میں جانتی ہوں کہ سیکشن چیف جیگر کا بہنوئی ہے اور ان کے درمیان رابطہ رہتا ہے۔ یقیناً اس عمران نے جیگر سے یہ نمبر معلوم کر لیا ہو گا اور پھر جیگر کی آواز اور لہجے میں اس نے سیکشن چیف کو فون کیا ہو گا لیکن وہاں موجود مشینری کی مدد سے سیکشن چیف کو اس فون نمبر کا پتہ چل گیا ہو گا جہاں سے فون کیا جا رہا ہو گا اس طرح اس کوٹھی کی لوکیشن سامنے آئی ہو گی"۔ جوائس نے تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ واقعی ایسا ہی ہوا ہو گا مادام۔ لیکن میں طویل عرصے سے جیگر کو جانتا ہوں وہ کسی صورت بھی کچھ نہیں بتا سکتا"...... مارجر نے کہا۔

" اس بات کو چھوڑو۔ بہرحال میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے لئے یہاں ایک جال بچھانا چاہتی ہوں۔ تم فوراً میرے پاس آجاؤ تاکہ میں تفصیل سے تمہیں ہدایات دے سکوں"...... جوائس نے کہا۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جوائس نے رسیور

رکھ دیا۔ دس منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

" یس کم ان "...... جوائس نے کہا تو دروازہ کھلا اور مارجر اندر داخل ہوا۔ وہ درمیانے قد اور سمارٹ جسم کا نوجوان تھا۔

" آؤ بیٹھو مارجر۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کلب کلوز کر دیا گیا ہے یا نہیں "۔ جوائس نے کہا۔

" یس مادام۔ کلوز کر دیا گیا ہے اور حفاظتی نظام بھی آن کر دیا گیا ہے۔ اب کلب پر کسی صورت بھی کوئی حملہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی اندر داخل ہو سکتا ہے "...... مارجر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میری بات غور سے سنو۔ میں نے تمہارے اندر جیگر سے زیادہ صلاحیتیں محسوس کی ہیں اس لئے میں تمہیں ہدایات دے رہی ہوں۔ اگر تم نے میری ہدایات پر پوری طرح عمل کیا تو ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اس صورت میں ہیڈ کوارٹر کو جو رپورٹ میری طرف سے جائے گی اس میں تمہاری تعریف بھی ہو گی اور مجھے یقین ہے کہ میری رپورٹ پر ہیڈ کوارٹر تمہیں کوئی اعلیٰ عہدہ دے دے گا "۔ جوائس نے کہا تو مارجر کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" میں تا زندگی آپ کا احسان مند رہوں گا مادام "...... مارجر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔





" میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تم میری ہدایات پر پوری طرح اور درست طور پر عمل کرو "...... جوائس نے کہا۔

" یس مادام "...... مارجر نے جواب دیا۔

" عمران اور اس کے ساتھی اب یقیناً اس کلب پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ یہاں پر قبضہ کر کے وہ ہیڈ کوارٹر کے راستے والے کمرے میں موجود حفاظتی نظام کو اطمینان سے آف کر سکیں اور پھر ہیڈ کوارٹر جانے والا راستہ کھول سکیں۔ اس کلب میں جو انتظامات ہیں ان کے تحت میں نے ان کے لئے جال پھیلانے کا سوچا ہے۔ تمام حفاظتی انتظامات کا آپریشن روم نیچے ہے۔ میں وہاں رہوں گی۔ تم بھی میرے ساتھ وہیں رہو گے۔ کلب کا خصوصی حفاظتی نظام آف کر دو البتہ اپنے آدمیوں کو اہم جگہوں پر تعینات کر دو اور انہیں ہر لحاظ سے الرٹ کر دو کہ کلب پر حملے کی صورت میں وہ اس کا مؤثر طور پر ڈیفنس کر سکیں "...... جوائس نے کہا۔

" لیکن مادام اس طرح یہ لوگ اندر داخل ہی نہ ہو سکیں گے اور ہلاک ہو جائیں گے "...... مارجر نے کہا۔

" اگر یہ لوگ ویسے ہی ہلاک ہو گئے تب بھی ہمارا فائدہ ہے اور اگر یہ لوگ یا ان میں سے کچھ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تب بھی ہم آپریشن روم سے ان کے خلاف مؤثر کارروائی آسانی سے کر کے انہیں ہلاک کر دیں گے "...... جوائس نے کہا۔

" یس مادام۔ میں سمجھ گیا۔ آپ ان کی یقینی موت چاہتی ہیں اس

لئے ڈبل آپشن سامنے رکھنا چاہتی ہیں"...... مارجر نے کہا۔

"ہاں۔ نہ صرف ڈبل بلکہ ٹرپل آپشن۔ اگر ہم دوسرے آپشن میں کامیاب نہ ہو سکے تو لامحالہ یہ اس کمرے میں داخل ہوں گے جہاں ایک ایسا انتظام ہے جسے آپریشن روم سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور اسے کسی صورت بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس نظام کے تحت اس کمرے میں سائنائیڈ گیس اچانک فائر کی جا سکتی ہے اس طرح بھی ان کی موت یقینی ہو جائے گی"...... جوائس نے کہا۔

"یس مادام"...... مارجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب میری بات سن لو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی طرح بھی اس بات کا احساس نہیں ہونا چاہئے کہ ان کے خلاف کوئی جال بچھایا گیا ہے۔ پوری قوت سے ان کے حملے کا دفاع کرو اور کوشش کرو کہ وہ اس حملے کے دوران ہی ہلاک ہو جائیں۔ باقی آپشنز بعد میں سامنے آئیں گے"...... جوائس نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ لیکن اس کے لئے مجھے باہر رہنا ہو گا"۔ مارجر نے کہا۔

"نہیں۔ تم میرے ساتھ آپریشن روم میں ہی رہو گے۔ ہم وہاں جنرل سکوپک مشین آن کر دیں گے اس طرح ہمیں کلب کے اندرونی اور بیرونی پوائنٹس نظر آتے رہیں گے اور تم نے اپنے تمام آدمیوں کو زیرو ون ٹرانسمیٹر دینے ہیں تاکہ انہیں آپریشن روم سے ہی ساتھ ساتھ ہدایات دی جائیں اور یہ ہدایات تم دو گے۔ میں تمہیں





ہدایات دوں گی اور تم آگے اپنے آدمیوں کو۔ میں اپنی آواز اوپن نہیں کرنا چاہتی"...... جوائس نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام"...... مارجر نے کہا۔

"اور سنو اگر اس دوران کراؤن اور وہ دو آدمی جو اس کے ساتھ گئے ہیں وہ واپس آئیں تو انہیں پہلے سپیشل چیکنگ روم سے گزار کر اندر داخل ہونے دینا ورنہ نہیں"...... جوائس نے کہا۔

"کیا باس کراؤن کو بھی چیک کرنا ہے"...... مارجر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ اول تو مجھے امید ہے کہ کراؤن اب واپس نہیں آئے گا اور اگر آئے بھی سہی تو اس کی چیکنگ ضروری ہے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ بے حد شاطر ہیں۔ وہ کراؤن کے میک اپ میں بھی اندر داخل ہو سکتے ہیں"...... جوائس نے کہا۔

"لیکن مادام اگر وہ نہ آئے تب"...... مارجر نے کہا تو جوائس بے اختیار مسکرا دی۔

"وہ لازماً آئیں گے کیونکہ اس کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی چارہ کار ہی نہیں ہے"...... جوائس نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی مارجر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی ہدایات پر پورا پورا عمل ہو گا اور میں ابھی عملدرآمد کرا کر آپ کے پاس آپریشن روم میں پہنچ جاؤں گا"...... مارجر نے کہا تو جوائس نے اثبات میں سرہلایا اور مارجر

تیزی سے مڑ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوائس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقینی طور پر ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔





عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کوٹھی سے جس میں اس نے جیگر سے پوچھ گچھ کی تھی نکل کر وہیں قریب ہی ایک ویران کوٹھی میں پہنچ گیا۔ اس کوٹھی کے باہر بھی برائے فروخت کا بورڈ موجود تھا۔ یہاں پر چونکہ فرنشڈ کوٹھیاں ہی کرائے پر دی جاتی تھیں اور فروخت کی جاتی تھیں اس لئے یہ کوٹھی بھی ہر لحاظ سے فرنشڈ تھی۔ عمران کی ہدایت پر یہاں پہنچ کر سب ساتھیوں نے ایک بار پھر ماسک میک اپ کر لیا۔

"اگر تم جیگر کو زندہ نہ چھوڑتے تو ہمیں یہ میک اپ تو دوبارہ تبدیل نہ کرنا پڑتا"....... تنویر نے کہا۔

"جیگر کو ہلاک کر کے ہمیں کیا مل جاتا جبکہ اب ہم اس کی مدد سے آسانی سے کلب میں داخل ہو سکیں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو تنویر سمیت سب ساتھی بے اختیار

چونک پڑے۔ وہ سب میک اپ کر کے ایک ہی کمرے میں اکٹھے ہو گئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے اس کے لباس میں کوئی ڈکٹا فون لگا دیا ہے لیکن کس وقت۔ میں تو تمہارے ساتھ ہی رہی ہوں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خواتین کی نظریں صرف دولت کو ہی چیک کر سکتی ہیں ورنہ مرد حضرات جو کچھ کرتے رہتے ہیں وہ اگر چیکنگ میں آجائے تو مرد بے چارے دوسرے ہی روز خواتین کے ہاتھوں جنت میں پہنچ جائیں۔ ویسے میں نے ایسی کوئی چیز اس کے لباس یا جسم میں نہیں لگائی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تم نے کس بنیاد پر کہا ہے کہ اس کے کلب میں پہنچنے سے ہمیں وہاں داخل ہونے میں سہولت ہو جائے گی"...... جولیا نے کہا۔ اس نے اس کی باقی باتیں سرے سے ہی نظرانداز کر دی تھیں۔

"جیگر انتہائی انا پرست آدمی ہے اور کراؤن نے اسے تھپڑ مار دیا تھا۔ اس سے اس کی انا مجروح ہوئی ہے۔ جو کچھ اس نے بتایا ہے وہ بھی صرف اس لئے کہ وہ کراؤن سے انتقام لینا چاہتا تھا ورنہ نجانے اس پر کس قدر تشدد کرنا پڑتا اور اب بھی تم دیکھنا کہ وہ کراؤن سے انتقام لینے کی غرض سے خود ہی ہمارے لئے کلب میں داخل ہونے کے لئے آسانیاں پیدا کر دے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔





"مشکل ہے۔ وہ اپنے اڈے میں پہنچ کر ایسا کام نہیں کر سکتا"۔ جولیا نے کہا۔

"نہ کرے گا تو خود ہی نقصان اٹھائے گا۔ ہمیں بہرحال ہر قسم کے امکانات سامنے رکھنے چاہئیں"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ کلب پر قبضہ کرنا ہے لیکن اب یہاں اطمینان سے بیٹھ گئے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"جیگر کو واپس کلب پہنچنے دو۔ میں پہلے اس سے بات کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد کوئی اور پلان بنائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اب تک یقیناً وہ لوگ پہنچ گئے ہوں گے"...... اس بار صفدر نے کہا تو عمران نے سر ہلاتے ہوئے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھا لیا۔ وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا کہ فون میں ٹون موجود ہے اور پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیف کلب"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیگر سے بات کراؤ میں ایکریمیا سے اس کا دوست جانسن بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"جیگر بیمار ہے۔ وہ آرام کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جیگر واپس کلب پہنچ چکا ہے"...... عمران

PK7E@HOTMAIL.COM

نے رسیور رکھتے ہوئے کہا تو سب ساتھی چونک پڑے۔ شاید ان کے ذہنوں میں یہ پوائنٹ موجود نہ تھا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ کوٹھی پر ریڈ ہو چکا ہے"....... جولیا نے کہا۔

" ہاں اور اسی بات کو چیک کرنے کے لئے میں نے جیگر کو زندہ چھوڑا تھا ورنہ اس بات کا علم تو مجھے بھی ہے کہ جیگر اپنے اڈے میں پہنچ کر بلیک تھنڈر سے غداری نہیں کر سکتا اور اس صورت میں تو بالکل نہیں کر سکتا جبکہ مین ہیڈ کوارٹر کی ایجنٹ جوائس وہاں موجود ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم نے پہلے تو یہ بات نہیں کی تھی"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مرد اگر ہر بات خواتین کو بتانا شروع کر دیں تو مردوں کا تمام سیٹ اپ ہی ختم ہو جائے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ آج تم پر کیا مرد اور خواتین کا دورہ پڑ گیا ہے۔ ہر بات میں مرد اور خواتین۔ مرد اور خواتین"....... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تنویر کے ڈر سے علامتی انداز میں بات کر رہا ہوں"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" اب کیا پلان ہے عمران صاحب کیونکہ ہماری تلاش بہرحال شروع ہو چکی ہو گی اور کسی بھی وقت کوئی یہاں پہنچ سکتا ہے اس





طرح ہم ایک بار پھر الجھ جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ کلب پر قبضہ کر کے اس کمرے کی مشینری آف کرنا چاہتے ہیں لیکن راستہ کیسے کھلے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اس کی فکر مت کرو۔ مجھے راستہ کھلوانے کا خاص عمل آتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" خاص عمل۔ کیا مطلب"....... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

" ایک خاص عمل ہوتا ہے جس میں چند الفاظ کہنے پڑتے ہیں اور پھر راستے کھل جاتے ہیں"....... عمران نے جواب دیا۔

" آپ کا مطلب شاید کھل جا سم سم سے ہے"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے کمال ہے۔ میں سمجھ رہا تھا کہ میں ہی عامل کامل ہوں لیکن یہاں تو مجھ سے بھی بڑے عامل کامل موجود ہیں۔ بہرحال ان الفاظ سے سم سم تو کھل سکتا ہے کسی خاتون کے دل کا دروازہ نہیں کھل سکتا۔ اس کے لئے کہنا پڑے گا کھل جا دل دل"....... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور سب ساتھی ایک بار پھر عمران کو فون کے نمبر پریس کرتے دیکھ کر چونک پڑے۔

" جیف کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی

دی۔ فون میں چونکہ لاؤڈر کا بٹن بھی موجود تھا اور عمران نے نمبر پریس کرنے کے ساتھ ساتھ اسے بھی پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف کی آواز سب کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

" اوہ۔ رانگ نمبر"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" کیا مطلب۔ کیا چیک کرنا چاہتے تھے تم"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس کلب کے حفاظتی انتظامات کس قسم کے ہیں"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیا صرف کال کرنے سے تمہیں حفاظتی انتظامات کا علم ہو گیا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میں نے پہلے فون کیا تھا تو فون سے ہلکی سی مخصوص انداز کی سیٹی کی آواز سنائی دی تھی۔ یہ آواز اس وقت پیدا ہوتی ہے جب بند ماحول میں ایکسم گیس کی لہریں موجود ہوں۔ یہ آواز اس گیس کی لہروں کے ہوا میں حرکت کرنے سے پیدا ہوتی ہے جسے عام انسانی کان نہیں سن سکتے لیکن فون چونکہ بیٹری سے چلتا ہے اس لئے یہ آواز مائیکرو فون سے کیچ ہو جاتی ہے اور اس گیس کی موجودگی کا مطلب ہوتا ہے کہ وہاں الیکٹرونک حفاظتی انتظام کیا گیا ہے کیونکہ یہ گیس





اس سپر حفاظتی انتظام کی بنیادی گیس ہے اور اس حفاظتی انتظام میں ہمارا اندر داخل ہونا ناممکن ہو جاتا ہے اس لئے میں اب تک یہی سوچتا رہا تھا کہ کیا پلان بنایا جائے کہ اس حفاظتی انتظام کے باوجود ہم کلب میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر سکیں لیکن کوئی پلان سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ پھر میرے ذہن میں خیال آیا کہ میں اس جوائس سے بات کروں۔ جوائس کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ اس کا بڑا گہرا تعلق ایکریمیا کے ایک سنڈیکیٹ کے سربراہ ٹاسکی سے ہے اور ٹاسکی سے میں بھی مل چکا ہوں اس لئے میرا خیال تھا کہ ٹاسکی کی آواز میں جوائس سے بات کر کے کوئی ایسا پوائنٹ حاصل کرنے کی کوشش کروں جس سے ہم کوئی پلان بنا سکیں لیکن اس بار جیسے ہی میں نے فون کیا اور دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو وہ مخصوص آواز غائب تھی۔ اس لئے میں نے رانگ نمبر کہہ کر فون بند کر دیا کیونکہ اب اس کا مطلب تھا کہ وہاں سپر حفاظتی نظام آف کر دیا گیا ہے اس لئے اب جوائس سے بات کرنا فضول تھی"...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جولیا سمیت سب ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت اور عمران کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

" خدا کی پناہ۔ یہ تمہاری کھوپڑی میں کیا واقعی دماغ ہے"۔ تنویر نے سب سے پہلے بولتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ تمہاری طرح خالی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو

سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" نہیں۔ اگر ہے بھی سہی تو کم از کم انسانی دماغ نہیں ہو سکتا۔ یقیناً کوئی جدید قسم کا سپر کمپیوٹر فٹ ہے"...... تنویر نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تنویر درست کہہ رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ کمپیوٹر نہیں بلکہ شیطان کا دماغ ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

" عمران صاحب اگر وہاں سپر حفاظتی نظام آف کر دیا گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں ہمارے لئے باقاعدہ کوئی ٹریپ بچھایا گیا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی تھی۔

" مجھے تو کیپٹن شکیل کی کھوپڑی پر بھی شک ہوتا ہے۔اس کی کھوپڑی میں یقیناً انسانی دماغ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا میں نے غلط بات کی ہے عمران صاحب"۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" غلط نہیں بلکہ درست بات کی ہے۔اگر غلط بتاتے تو پھر تو لازماً شیطانی دماغ ہوتا کیونکہ شیطان ہمیشہ غلط بات کرتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیپٹن شکیل۔ یہ نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا"...... جولیا نے





حیران ہو کر پوچھا۔

" مس جولیا۔ سپر حفاظتی انتظام موجود ہونے اور آن ہونے کے بعد اس کو اتنی جلدی آف کر دینے سے تو یہی مطلب نکلتا ہے کہ ایسا انہوں نے جان بوجھ کر کیا ہے ورنہ انہیں اگر صرف ہیڈ کوارٹر کی حفاظت مطلوب ہوتی تو لامحالہ اس کے لئے عام انتظام کی بجائے سپر حفاظتی نظام زیادہ کارآمد ثابت ہوتا اور اسے آف کرنے کا یہی مطلب لیا جا سکتا ہے کہ ان کا مقصد ہمیں ٹریپ کرنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" واقعی تم بھی عمران سے کسی صورت کم نہیں ہو۔بس فرق اتنا ہے کہ عمران مسلسل بکواس بھی کرتا رہتا ہے اور ساتھ ساتھ سوچتا بھی رہتا ہے جبکہ تم خاموش رہ کر سوچتے رہتے ہو"...... جولیا نے کہا تو اس کی بات سن کر سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" کرنا کیا ہے بہرحال اس کلب پر قبضہ کئے بغیر مسئلہ حل نہیں ہو سکتا اس لئے قبضہ تو ضروری ہے۔اب رہ گئی یہ بات کہ ایسا کس طرح ہو گا تو یہ بات سوچی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اب جبکہ وہ سپر حفاظتی نظام آف ہو گیا ہے تو اب سوچنے کا کیا تعلق۔ہم وہاں ریڈ کرتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

" تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ہمیں ایسا ہی کرنا چاہئے"...... جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو تنویر کے چہرے پر بے اختیار

مسرت کی چمک ابھر آئی۔

" کرنا تو ایسا ہی پڑے گا۔ ظاہر ہے وہاں اب بینڈ باجوں سے تو ہمارا استقبال ہونے سے رہا البتہ ہمیں دونوں اطراف سے ریڈ کرنا ہو گا۔ عقبی طرف سے بھی اور سامنے کی طرف سے بھی"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ دو گروپ بنا لیتے ہیں"...... جولیا نے فوراً ہی کہا۔

" عمران صاحب اس خفیہ راستے کو کیوں نہ استعمال کیا جائے جہاں سے اس جیگر کو اغوا کیا گیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں۔ وہاں اب زیادہ توجہ ہو گی ان کی"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا میں بھی کوئی تجویز پیش کر سکتا ہوں"۔ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے صدیقی نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" تم حکم دے سکتے ہو۔ آخر تم بھی چیف ہو۔ چاہے فور سٹار کے ہی سہی۔ بہرحال کوئی چھوٹا موٹا چیک تو تم بھی جاری کر ہی سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ آپ یہاں رہیں۔ ہم فور سٹارز وہاں قبضہ کر لیتے ہیں پھر آپ کو فون کر کے بلوا لیں گے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ فور سٹارز کے موت کے اندھیروں میں ڈوب جانے کا





رسک میں نہیں لے سکتا ورنہ اس تمہارے نقاب پوش چیف نے مجھے سزا دیتے ہوئے فور سٹارز کا چیف بنا دینا ہے اور پھر میں بھی صرف حکم دینے تک ہی محدود ہو جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو سب ہنس پڑے۔

" تمہارے ذہن میں کوئی خاص بات آئی ہو گی"...... جولیا نے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ اب بہرحال بتا دیتا ہوں ورنہ میرا خیال تھا کہ ہم جیسے نظر انداز ممبرز بھی شاید کوئی کارنامہ سرانجام دے لیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نظرانداز یا نظر باز"...... عمران نے فوراً ہی کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" نظر بازی تو منفی معنوں میں استعمال کی جاتی ہے عمران صاحب"۔ صدیقی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

" نظر بازی سے میرا وہ مطلب نہ تھا جو تم نے سمجھ لیا ہے کیونکہ ان معنوں میں تو صرف ہمارے ساتھ مس جولیا ہے اور مس جولیا تمہاری نظر بازی کا ہدف اس لئے نہیں بن سکتی کہ تنویر بھی ساتھ موجود ہے۔ نظر بازی سے میرا مطلب تھا صرف دیکھنا۔ چلو کیپٹن شکیل تو پھر بھی کسی نہ کسی وقت بول پڑتا ہے تم سوائے دیکھنے کے اور کچھ بھی نہیں کرتے"...... عمران نے باقاعدہ تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہمارا دل تو بہت چاہتا ہے باتیں کرنے کے لئے لیکن جہاں ٹیم کا لیڈر سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف صاحبہ اور سپر ڈیشنگ اور پاور ایجنٹ جیسے تجربہ کار لوگ موجود ہوں وہاں ہمیں بولنے کی ہمت ہی نہیں ہوتی"....... صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ اس بے ادب دنیا میں تم جیسے نیک بچے اللہ تعالیٰ سب والدین کو دے جو بزرگوں کا اس دور میں اس انداز میں احترام کرتے ہیں ورنہ اب تو چھوٹے چھوٹے بچے بھی بڑوں کے سامنے زبان چلانا اپنا بنیادی حق سمجھتے ہیں"....... عمران نے بڑے بزرگانہ لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تم وہ پلان بتا رہے تھے"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پلان بڑا سیدھا سادھا سا ہے۔ کلب میں گٹر لائن موجود ہے اور ظاہر ہے یہ گٹر لائن باہر سے لنکڈ ہو گی اور سپر حفاظتی انتظامات کے آف ہونے کا مطلب ہے کہ کم از کم اگر گٹر لائن میں کوئی حفاظتی نظام ہو گا تو وہ بھی آف ہو چکا ہو گا کیونکہ ایسی جگہوں پر عام طور پر خصوصی حفاظتی انتظامات نہیں کئے جاتے اس طرح ہم گٹر لائن کے ذریعے آسانی سے اندر پہنچ سکتے ہیں۔ ان سب کی توجہ بہرحال باہر کی طرف ہو گی اس لئے آسانی سے کلب پر قبضہ کیا جا سکتا ہے"۔ صدیقی نے جواب دیا تو عمران اور دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر اس کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ ریئلی ویری گڈ۔ تم نے تو سارا مسئلہ ہی





حل کر دیا ورنہ میرا ذہن تو سوچ سوچ کر اب باقاعدہ چکرانے لگ گیا تھا لیکن کوئی ایسا حل سمجھ نہ آ رہا تھا جس کے ذریعے میں سب کو بچا کر اندر لے جا سکتا"۔ عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے واقعی بہترین تجویز دی ہے صدیقی۔ ویری گڈ"....... جولیا نے بھی انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا اور پھر باقی ساتھی تو ایک طرف تنویر نے بھی صدیقی کی تعریف کی۔

"بس بس۔ اتنی زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔ دراصل آپ لوگ سینئر ایجنٹ ہیں اس لئے آپ اونچے درجے کے پلان سوچتے ہیں اور ہم ذرا عام سے ایجنٹ ہیں اس لئے عام سے پلان سوچتے ہیں"۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم بار بار کیوں اس قسم کی باتیں کر رہے ہو۔ تم ہمارے ساتھی ہو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہو۔ سمجھے۔ خبردار اب اگر تم نے ایسی باتیں کیں"....... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ بولنے دو۔ بڑی مشکل سے تو یہ بولنے لگے ہیں ورنہ یہ پھر پہلے کی طرح نظربازی تک ہی محدود ہو جائیں گے"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ویسے صدیقی کی ان باتوں سے مجھے ذاتی طور پر انتہائی صدمہ پہنچا ہے۔ کم از کم یہ بات میرے ذہن میں ہی نہ تھی کہ ہمارے ساتھی ہمارے متعلق اس انداز میں سوچیں گے"....... صفدر نے انتہائی

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ صفدر صاحب۔ آپ خواہ مخواہ سنجیدہ ہو گئے ہیں۔ میں تو حقیقتاً مذاق کر رہا تھا۔ آئی ایم سوری"...... صدیقی نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"آئندہ ایسی باتیں نہ کرنا۔ سمجھے"...... جولیا نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بلکہ بالکل ہی نہ کرنا"...... عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب اٹھو بھی سہی یا یہیں بیٹھے بس باتیں ہی کرتے رہیں گے"۔ تنویر نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد وہ علیحدہ علیحدہ ہو کر کوٹھی سے نکلے اور پھر کلب کی عقبی اور سامنے کی سائیڈ پر پہنچ گئے لیکن ان کا انداز واقعی ایسا تھا جیسے وہ ایک دوسرے کے شناسا تک نہ ہوں۔ وہ کلب کی سائیڈ اور پھر سامنے سے گزر کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ عقبی طرف صدیقی اور صفدر گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چکر کاٹ کر ان کے قریب پہنچ گئے۔

"آئیے عمران صاحب۔ عقبی طرف ایک تنگ سی گلی میں گٹر کا بڑا دہانہ موجود ہے اور وہ جگہ ایسی ہے کہ وہاں پر کلب سے اگر چیکنگ بھی ہو رہی ہو گی تو کسی کو پتہ نہ چلے گا"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایک کر کے اس گلی میں





داخل ہوئے۔ وہاں واقعی گٹر کا دہانہ موجود تھا جس کا ڈھکن ہٹا کر رکھا گیا تھا کیونکہ عمران سے پہلے صدیقی اور صفدر اندر اتر چکے تھے۔ پھر عمران وہیں رک گیا اور اس نے تمام ساتھیوں کے گٹر سے نیچے اترنے کا انتظار کیا۔ اس کی تیز نظریں ادھر ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں جبکہ اس کے کان گلی کے دہانے کی طرف لگے ہوئے تھے لیکن جب سب ساتھی نیچے اتر گئے اور وہاں کوئی نہ آیا تو عمران آگے بڑھا اور پھر گٹر کے اندر لگی ہوئی لوہے کی سیڑھی پر پیر رکھ کر نیچے اترنے لگا۔ اس کا آدھا جسم گٹر سے نیچے ہوا تو اس نے دونوں ہاتھوں سے ڈھکن کھینچ کر اسے واپس دہانے پر رکھ دیا اور پھر لوہے کی سیڑھی پکڑ کر نیچے اترنے لگا۔ دہانے پر ڈھکن اس نے اس انداز میں رکھا تھا کہ وہ بظاہر بند ہی نظر آئے لیکن پوری طرح بند نہ ہو تاکہ کچھ نہ کچھ روشنی اندر پہنچ جائے۔ یہی وجہ تھی کہ ہلکی سی روشنی اندر موجود تھی اور اس روشنی میں اس کے سارے ساتھی گٹر کی دیوار کے ساتھ کھڑے نظر آ رہے تھے۔ بڑے اور چوڑے گٹر کے درمیان میں گندا پانی بہہ رہا تھا جبکہ سائیڈیں خشک تھیں البتہ گٹر میں شدید بدبو پھیلی ہوئی تھی اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

کراؤن کار چلاتا ہوا جب جیف کلب کے گیٹ پر پہنچا تو گیٹ بند تھا اور باہر کلوزڈ کا بورڈ لٹکا ہوا تھا۔ کراؤن سمجھ گیا کہ جوائس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو گھیرنے اور ختم کرنے کے لئے کلب کو بند کرا دیا ہو گا۔ اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ ستون کی طرف بڑھ گیا جس پر ڈور فون موجود تھا۔ اس نے گھنٹی بجائی۔

"کون ہے"....... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤن۔ گیٹ کھولو"....... کراؤن نے کہا۔

"یس سر"....... ڈور فون سے آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی جس کا مطلب تھا کہ ڈور فون آف کر دیا گیا ہے۔ کراؤن واپس آکر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کلب کا جہازی سائز کا پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور کراؤن کار اندر لے گیا۔ اس نے برآمدے کے سامنے جا کر روک





دی۔ یہاں پورچ نہ تھا کیونکہ کلب کے لئے پارکنگ علیحدہ بنائی گئی تھی۔ کار روک کر وہ نیچے اترا اور پھر سیڑھیاں چڑھ کر وہ جیسے ہی برآمدے میں پہنچا ایک طرف کا دروازہ کھلا اور ایک محافظ تیزی سے باہر آیا۔

"کہاں ہے جوائس"....... کراؤن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کی منتظر ہیں جناب"....... آنے والے نے جواب دیا اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ اچانک اسے آنے والے کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھومتا دکھائی دیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ذہنی طور پر کچھ سمجھتا اس کی کنپٹی پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر سامنے کی دیوار سے ٹکرا کر جیسے ہی واپس پلٹا اس کے سر پر ایک بار پھر قیامت ٹوٹ پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اندھیرے میں روشنی چمکتی ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں بھی روشنی نمودار ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ ایک تہہ خانہ نما کمرے میں تھا۔ اس کا جسم فرش میں گڑی ہوئی لوہے کی کرسی پر موجود تھا اور اس کے جسم کے گرد راڈز موجود تھے جبکہ اس کے دونوں ہاتھ بھی اس

کے عقب میں کر کے بندھے ہوئے تھے اور پھر وہ یہ دیکھ کر ایک بار
پھر چونک پڑا کہ اس سے کچھ فاصلے پر اسی طرح کرسی پر جوائس بھی
جکڑی ہوئی موجود تھی۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ اس کا مطلب
تھا کہ وہ بے ہوش تھی۔

"یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے"....... کراؤن نے انتہائی حیرت
بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے وہ یہ دیکھ کر ایک بار
پھر چونک پڑا کہ جوائس کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھر رہے
تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بھی ہوش میں آ رہی ہے۔ کراؤن نے
اب اپنے جسم کے گرد موجود راڈز کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور ساتھ
ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو موڑ کر چیک کرنا شروع کر دیا کہ
اس کے ہاتھ کس چیز سے بندھے ہوئے ہیں۔ اسی لمحے جوائس کے
کراہنے کی آواز سنائی دی تو کراؤن نے اس کی طرف دیکھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ۔ اوہ۔ اوہ۔ کراؤن تم
سا۔ یہ"....... جوائس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی
ت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تم سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں تو تمہاری کال کی وجہ
یہاں آیا تھا۔ تم نے مین ہیڈ کوارٹر کو بتایا تھا کہ پاکیشیائی
ٹ مارے جا چکے ہیں اور پھر مین ہیڈ کوارٹر نے ایس ایس
لوارٹر کے چیف باس کو بتایا۔ اس سے میری بات ہوئی اور پھر
نے تمہیں کال کیا۔ لیکن جب میں یہاں پہنچا تو مجھے تمہارے





آدمی نے بے ہوش کر دیا۔ اب یہاں ہوش میں آیا ہوں تو تم بھی
یہاں اس حالت میں موجود ہو"....... کراؤن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے تو کسی بات کا بھی علم نہیں ہے۔ میں نے
تو پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف باقاعدہ ٹریپ بچھایا تھا اور خود آپریشن
روم میں مارجر کے ساتھ موجود تھی۔ پھر تمہارے ساتھ جانے والے
دونوں افراد جیگر کو لے آئے۔ انہوں نے بتایا کہ جیگر اس کوٹھی میں
بے ہوش پڑا ہوا ملا تھا اور تم اس کی کار لے کر چلے گئے تھے۔ میں نے
جیگر اور اس کے ساتھ آنے والوں کو چیک کرایا۔ وہ اوکے تھے اس
لئے میں نے انہیں بھی چیکنگ پر لگا دیا۔ جیگر کی حالت ٹھیک نہ تھی
اس لئے اسے میں نے آرام کرنے کا کہہ دیا۔ پھر اچانک آپریشن روم
میں مجھے بے ہوش کر دینے والی گیس کی بو محسوس ہوئی۔ میں نے
سنبھلنے کی کوشش کی لیکن میں سنبھل نہ سکی اور بے ہوش ہو گئی
اور اب مجھے ہوش آ رہا ہے"....... جوائس نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری آواز میں میرے ساتھ وہ عمران
بات کر رہا تھا لیکن اس نے تمہاری آواز کی نقل کیسے اتار لی۔ کیا تم
نے اس سے فون پر یا ویسے بات چیت کی تھی"....... کراؤن نے
حیران ہو کر کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹھہرو۔ مجھے یاد کرنے دو۔ میرے ذہن میں دھندلا سا
خاکہ ابھر رہا ہے۔ شاید میں کسی بیڈ پر پڑی تھی اور کوئی سایہ سا مجھ پر

جھکا ہوا تھا اور پھر مجھے اس سائے کی آنکھیں واضح نظر آنے لگیں لیکن پھر یہ آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور پھر کیا ہوا۔ یہ مجھے یاد نہیں آ رہا۔ اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرے ذہن کو ہپناٹائز کیا گیا تھا مگر۔ مگر کیسے۔ اوہ۔ کس نے ایسا کیا ہو گا"...... جوائس نے اس انداز میں باتیں کرتے ہوئے کہا جیسے وہ خود اپنے آپ کو سنوا رہی ہو۔

"جو کچھ ہوا بہرحال ہو گیا۔ اب ہمیں حیرت کی بجائے ان راڈز سے نجات حاصل کرنی ہے"...... کراؤن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی ٹانگ سائیڈ کی طرف موڑی تاکہ عقبی طرف موجود بٹن کو پریس کر سکے لیکن اس سے پہلے کہ اس کی کوشش کامیاب ہوتی دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک لڑکی تھی اور وہ بھی ایکریمی ہی تھی۔

"کوشش فضول ہے کراؤن کیونکہ راڈز کو آپریٹ کرنے والے بٹن جام کر دیئے گئے ہیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم دونوں سپر اور ٹاپ ٹائپ کے ایجنٹ ہو"...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر اطمینان سے بیٹھ گئے۔

"تم علی عمران ہو"...... جوائس نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے ہی علی عمران کہتے ہیں مس جوائس اور یہ میری ساتھی ہیں مس مارگریٹ"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے





ہوئے کہا۔

"تم کلب میں کیسے داخل ہوئے تھے"...... جوائس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"میرے ایک ساتھی نے بڑی آسان سی ترکیب بتا دی تھی۔ ہم کلب سے باہر موجود گٹر کے دہانے سے نیچے اترے اور پھر گٹر کی انتہائی خوفناک بدبو سونگھتے ہوئے کلب کے اندر کے گٹر کے دہانے سے باہر آ گئے لیکن میں نے سوچا کہ کلب میں آتے ہوئے جو خوفناک بدبو ہم نے سونگھی ہے اس کا کچھ حصہ تمہیں بھی سونگھا دیا جائے۔ چنانچہ میں نے کلب کے اندر موجود گٹر کے دہانے کا ڈھکن ہٹایا اور پھر چار پانچ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول اندر پھینک دیئے اور پھر اطمینان سے باہر آ گئے۔ باہر آ کر ہم نے دیکھا کہ تم نے واقعی بڑے ماہرانہ انداز میں ہمارے لئے ٹریپ بچھا رکھا تھا لیکن اس ٹریپ کے مہرے بے ہوش پڑے ہوئے تھے اس لئے ہم نے ان سب کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد تمہاری تلاش شروع ہوئی تو تم ایک آدمی کے ساتھ تہہ خانے میں موجود تھی۔ یہ تہہ خانہ آپریشن روم تھا اور مجھے اعتراف ہے کہ یہاں انتہائی جدید ترین مشینری موجود تھی۔ ایسی جدید ترین مشینری جو شاید ہمارے تصور میں بھی نہ تھی۔ تم دونوں بھی بے ہوش تھے۔ تمہارے ساتھ جو آدمی تھا اسے ہوش میں لایا گیا تو اس نے اپنا نام مارجر بتایا۔ اس سے میں نے آپریشن روم کی تمام مشینری کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں اور

تمہارے بارے میں بھی۔ اس کے بعد میں نے تمہیں ایک مخصوص دوا کا انجکشن لگایا جس سے تمہارا شعور وقتی طور پر سو گیا۔ اس کے بعد میں نے تمہیں ہوش دلایا لیکن انجکشن کی وجہ سے تم پوری طرح ہوش میں نہ آسکتی تھی اس لئے میں نے ہپناٹزم کے ذریعے تمہارا ذہن کنٹرول کیا اور پھر تم سے پوری تفصیلات معلوم کر کے تمہیں دوبارہ بے ہوش کر دیا گیا۔ پھر آپریشن روم کی ایک مخصوص مشین کے ذریعے میں نے تمہارے مین ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کیا۔ تمہارے مین ہیڈ کوارٹر نے واقعی بہترین انتظام کیا ہوا ہے کہ ہیڈ کوارٹر سے رابطہ مخصوص مشین کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے براہ راست آواز وہاں نہیں جاتی اور مخصوص کوڈ دوہرانے پڑتے ہیں۔ یہ کوڈ میں نے تمہارے لاشعور سے معلوم کر لئے تھے اس لئے اس مشین کے ذریعے میں نے تمہارے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی کہ پاکیشیائی ایجنٹ مارے جا چکے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر نے بڑی تفصیل سے پوچھ گچھ کی اور میں نے بھی تمہارے لاشعور سے حاصل کی ہوئی معلومات کی بنیاد پر پوری تفصیل سے درست جواب دیئے۔ اس طرح میں اس امتحان میں پاس ہو گیا اور تمہارے ہیڈ کوارٹر کو یقین آگیا کہ واقعی تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہ درست ہے۔ چنانچہ انہوں نے حکم دیا کہ وہ اب سی سیکشن کے چیف کو اطلاع دے دیتے ہیں۔ وہ اب اس مسئلے کو فائنل کرے گا۔ چنانچہ پھر ایس ایس ہیڈ کوارٹر کے چیف صاحب کی کال آ گئی لیکن اس مخصوص مشین کی وجہ سے تمہاری آواز چونکہ براہ





راست مشینری کے ذریعے نہ پہنچ سکتی تھی اس لئے وہ بھی چیک نہ کر سکا کہ دوسری طرف سے جوائس بات کر رہی ہے یا علی عمران۔ اس کے بعد ایس ایس سیکشن کے چیف صاحب نے بتایا کہ خوفناک سپر ٹاپ ایجنٹ کراؤن یہاں آئے گا اور وہ ساری لاشیں یہاں سے لے جا کر مالدن پہنچائے گا۔ اس کے بعد کراؤن صاحب کی کال آ گئی۔ اس بار مجھے تمہاری آواز میں بات کرنی پڑی اور پھر مجھے یہ سن کر بڑی مسرت ہوئی کہ سیکشن چیف صاحب نے کراؤن کو کلب کے نیچے موجود اپنے ہیڈ کوارٹر کو کھولنے کے مخصوص اشارے بتا دیئے ہیں اور اسے حکم دیا ہے کہ وہ پاکیشیائی آبدوز میں ہماری لاشیں ڈال کر براہ راست آبدوز سمیت پاکیشیا پہنچا دے تاکہ پاکیشیا حکومت پر ثابت ہو سکے کہ بلیک تھنڈر ناقابل تسخیر ہے اور وہ کوئی دوسرا گروپ بھیجنے کی حماقت نہ کر سکے۔ چنانچہ اس کے بعد مجھے کراؤن کی آمد کا شدت سے انتظار تھا۔ کراؤن صاحب اس طرح کلب میں داخل ہوئے جیسے کوئی عظیم فاتح داخل ہوتا ہے لیکن موجودہ دور انقلابی قسم کا ہے اس لئے مفتوحہ علاقے کے عوام نے بغاوت کر دی۔ نتیجہ یہ کہ کراؤن صاحب اس وقت کرسی پر موجود ہیں اور یہ بھی ان کے لئے اعزاز ہے کہ انہیں بہرحال کرسی پر ہی بٹھایا گیا ہے"....... عمران نے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"تم چاہے جو کچھ بھی کر لو بہرحال تم آبدوز حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی تم ہیڈ کوارٹر کھول سکتے ہو"....... کراؤن نے ہونٹ بھینچتے

ہوئے کہا۔ عمران نے جو کچھ بتایا تھا اسے سن کر اس کے ذہن میں بے اختیار آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں۔

" مارگریٹ جا کر جیگر کو بلا لاؤ۔ کراؤن نے اسے تھپڑ مارا تھا اور وہ اس تھپڑ کا انتقام لینے کے لئے بے چین ہو رہا ہے"....... عمران نے ساتھ بیٹھی ہوئی اپنی ساتھی سے کہا تو وہ سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" جیگر زندہ ہے"....... جوائس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اس وقت تک تمہارے ساتھیوں میں سے صرف وہی زندہ ہے اس لئے کہ وہ تمہارے سیکشن چیف کو وہ کچھ بتا سکے جو میں چاہتا ہوں۔ سیکشن چیف اس کا بہنوئی ہے۔ ایک بات اور دوسری بات یہ کہ اس نے مجھے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اصل سیکشن ہیڈ کوارٹر مالدن میں ہے اور یہاں صرف اس لئے مشینری فٹ کی گئی ہے اور آبدوز رکھی گئی ہے کہ ہم اگر اسے تباہ بھی کر دیں تو یہ سمجھ کر اطمینان سے واپس چلے جائیں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہ ہو چکا ہے۔ جہاں تک آبدوز کا تعلق ہے تو اب یہ آبدوز بلیک تھنڈر کے لئے بے کار ہو چکی ہے اس لئے اسے اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ ہم اسے واپس لے جاتے ہیں یا پھر اس نقلی سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ساتھ تباہ ہو جاتی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" سیکشن چیف اس قدر احمق نہیں ہے جتنا تم اسے سمجھ رہے ہو"....... کراؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔





" میں اپنے علاوہ اور کسی کو احمق نہیں سمجھتا سپر ٹاپ ایجنٹ صاحب"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور مارگریٹ کے ساتھ جیگر اندر داخل ہوا۔

" یہ کراؤن تمہارے سامنے موجود ہے جیگر اب اگر تم چاہو تو اس سے اپنے تھپڑ کا انتقام لے سکتے ہو"....... عمران نے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جیگر تم بلیک تھنڈر سے غداری کرو گے۔ میں یہ بات سوچ بھی نہیں سکتی تھی"....... اچانک جوائس نے جیگر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" میں نے کوئی غداری نہیں کی مادام جوائس"....... جیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم بلیک تھنڈر کے دشمنوں سے مل چکے ہو اس سے بڑی غداری اور کیا ہو سکتی ہے"....... کراؤن نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" بلیک تھنڈر کے دشمن۔ کن کی بات کر رہے ہو"....... جیگر نے چونک کر کراؤن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ عمران اور اس کے ساتھی"....... کراؤن نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے یقیناً اس وقت جیگر پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا۔

" تو آپ کو عمران نے نہیں بتایا کہ صورت حال کس طرح تبدیل ہو چکی ہے"....... جیگر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا

تو کراؤن اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ کیسی صورت حال"....... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میری سیکشن چیف سے تفصیلی بات چیت ہو چکی ہے اور میں نے عمران کی بات بھی ان سے کرا دی ہے۔ عمران اور سیکشن چیف کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے کہ یہ اپنی آبدوز واپس لے جائیں گے اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیں گے جبکہ بلیک تھنڈر کا سی سیکشن آئندہ پاکیشیا کے خلاف کبھی کوئی مشن نہیں کرے گا۔ اس معاہدے کے بعد سیکشن چیف نے وہ تمام اشارات عمران صاحب کو خود بتا دیئے جن سے یہ نقلی ہیڈ کوارٹر اوپن ہو سکتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ آبدوز اس ہیڈ کوارٹر کے باہر پہنچ بھی چکی ہے۔ عمران صاحب صرف کراؤن کی وجہ سے یہاں رک گئے تھے اور اب انہوں نے واپس چلے جانا ہے"....... جیگر نے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے"....... کراؤن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے جیگر کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" اوکے جیگر۔ اب تم کراؤن اور جوائس کو خود ہی یقین دلاتے رہنا۔ ہمیں اجازت"....... عمران نے مسکرا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

" کیا واقعی ایسا معاہدہ ہوا ہے"....... جوائس نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں مس جوائس۔ جیگر درست کہہ رہا ہے۔ آبدوز واقعی اس



نقلی ہیڈ کوارٹر سے نکل کر باہر سمندر میں پہنچ چکی ہے اور میرے ساتھی وہاں ہماری آمد کے منتظر ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر ہمیں تم نے یہاں کیوں اس طرح قید کر رکھا ہے۔ جب ہیڈ کوارٹر نے تمہارے ساتھ معاہدہ کر لیا ہے تو پھر ہم تو تمہارے خلاف ایکشن نہیں لے سکتے"....... جوائس نے کہا۔

" یہ بلیک تھنڈر کا اپنا مسئلہ ہے کہ وہ تمہارے خلاف ایکشن لیتے ہیں یا نہیں البتہ اتنا بتا دوں کہ تم دونوں اس مشن میں ناکام رہے ہو اور اتنی بات کا علم مجھے بھی ہے کہ بلیک تھنڈر کے جو ایجنٹ ناکام رہتے ہیں ان کا کیا انجام ہوتا ہے۔ البتہ اس انجام کو پایہ تکمیل تک جیگر پہنچائے گا۔ اس نے کراؤن سے بھی انتقام لینا ہے اور اپنے بہنوئی کو بھی مین ہیڈ کوارٹر کی سزا سے بچانا ہے۔ آؤ مارگریٹ"۔ عمران نے اپنی ساتھی سے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا اور ان دونوں کے باہر جاتے ہی جیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم ہمیں ہلاک کر دو گے"....... کراؤن اور جوائس دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کراؤن تو اس لئے ہلاک ہو گا کہ اس نے مجھے تھپڑ مارا تھا اور جوائس تم اس لئے ہلاک ہو گی کہ تم مین ہیڈ کوارٹر کی ایجنٹ ہو اور تمہیں زندہ چھوڑ دینے کا مطلب ہے کہ تم سارے حالات مین

ہیڈ کوارٹر کو بتا دو اس طرح میرا بہنوئی ایس ایس سیکشن کا چیف مین ہیڈ کوارٹر کی طرف سے موت کی سزا پا جائے گا جبکہ اب اس نے مین ہیڈ کوارٹر سے یہ بات کر کے کہ عمران نے تم دونوں کو ہلاک کر دیا ہے اور اگر اس سے معاہدہ نہ کیا گیا تو وہ سیکشن ہیڈ کواٹر کو بھی تباہ کر دے گا۔ ہیڈ کواٹر سے عمران کے ساتھ معاہدہ کرنے کی اجازت لے لی ہے اس لئے تم دونوں کی موت ضروری اور لازمی ہے اور آخری بات یہ کہ اب کراؤن کی جگہ میں ایس ایس کا سپر ٹاپ ایجنٹ بن چکا ہوں"...... جیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل سے شعلے سے نکلے اور کراؤن کو یوں محسوس ہوا جیسے گرم سلاخیں اس کے جسم میں یکے بعد دیگرے اترتی چلی گئی ہوں۔ اس کے منہ سے تکلیف کی شدت سے چیخ نکلنے لگی لیکن جیسے چیخ اس کے حلق میں پھنس کر رہ گئی۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی جوائس کی چیخ پڑی اور پھر جیسے سب کچھ گہری تاریکی میں اترتا چلا گیا۔







عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کے ساتھ پڑی ہوئی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے بیٹھتے ہی بلیک زیرو بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کو پاکیشیا آئے ہوئے دو روز ہو گئے ہیں لیکن نہ ہی آپ دانش منزل آئے ہیں اور نہ آپ سے فلیٹ پر رابطہ ہو سکا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اماں بی کی طبیعت قدرے خراب تھی اس لئے مجھے ان کے پاس جانا پڑا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا تھا انہیں۔ اب کیسی طبیعت ہے ان کی"۔ بلیک زیرو نے چونک کر قدرے پریشان سے لہجے میں پوچھا۔

"اللہ کا کرم ہے۔ بس موسمی بخار ہو گیا تھا۔ اب بالکل ٹھیک ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ میں آپ سے ایک بات پوچھنے کے لئے انتہائی بے چین تھا۔ آپ نے بتایا تھا کہ آپ پاکیشیا کی آبدوز سی ایگل تو واپس لے آئے ہیں اور اس کی سرکاری طور پر مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ وہ بالکل اسی حالت میں واپس آئی ہے جس حالت میں اسے پاکیشیا سے چرایا گیا تھا لیکن عمران صاحب بلیک تھنڈر کے اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کا کیا ہوا جہاں سے یہ آبدوز واپس لائی گئی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"جولیا نے تمہیں تفصیلی تحریری رپورٹ نہیں دی"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس رپورٹ کی وجہ سے تو میں آپ سے یہ سب کچھ پوچھنے کے لئے بے چین تھا۔ اس رپورٹ کے مطابق تو آپ ایک معاہدے کے تحت صرف آبدوز واپس لے آئے ہیں اور بس"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو کیا تمہارا خیال ہے کہ جولیا نے تمہیں غلط رپورٹ دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ رپورٹ تو درست ہے۔ مجھے یہ خیال ہی نہیں آسکتا کہ جولیا غلط رپورٹ دے سکتی ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ صرف آبدوز لے کر واپس آجائیں اس لئے





مجھے یقین ہے کہ باقی باتوں کا آپ نے جولیا کو علم ہی نہ ہونے دیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم سب آبدوز میں اکٹھے واپس آئے ہیں اور وہاں سے اکٹھے ہی روانہ ہوئے تھے۔ اب تمہارا کیا خیال ہے کہ میں انسان کی بجائے قوم جنات میں سے ہوں کہ اچانک غائب ہو کر وہاں کارروائی کر کے واپس آکر اپنے ساتھیوں میں بیٹھ گیا ہوں گا اور ان میں سے کسی کو معلوم ہی نہ ہوا ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ جولیا کی رپورٹ مکمل ہے"...... بلیک زیرو کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"سو فیصد درست ہے۔ وہ غلط رپورٹ چیف کو دے ہی نہیں سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ نے مشن مکمل نہیں کیا"...... بلیک زیرو کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا اور اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آبدوز صحیح سلامت واپس آگئی ہے اور مشن میں باقی کیا رہ گیا ہے"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے جیسے جیسے بلیک زیرو کا چہرہ بدلتا جا رہا تھا ویسے ویسے عمران کے چہرے پر مسکراہٹ کا تاثر بھی بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"عمران صاحب بلیک تھنڈر نے یقیناً آبدوز کی تمام ٹیکنالوجی حاصل کر لی ہو گی اس لئے اب آبدوز واپس آجانے کے باوجود اس کی

ٹیکنالوجی ان کے پاس پہنچ چکی ہو گی۔ اس کے علاوہ سی ایگل سنٹر پاکیشیا کی انتہائی اہم اور قیمتی عمارت تھی اس میں انتہائی قابل سائنسدان کام کرتے تھے اور پاکیشیا کے عوام کے خون پسینے کی کمائی سے وہاں انتہائی قیمتی مشینری نصب کی گئی تھی اور بلیک تھنڈر کے ایجنٹوں نے پورا سی ایگل سنٹر تباہ کر دیا تھا۔ تمام سائنسدان اور وہاں کام کرنے والے دوسرے پاکیشیائیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ تمام مشینری کو فائرنگ کر کے ناکارہ کر دیا گیا تھا اس کے باوجود آپ صرف آبدوز واپس لا کر کہہ رہے ہیں کہ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ کیا پاکیشیا کے سائنسدان اور پاکیشیائی شہریوں کی زندگیوں کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ کیا پاکیشیائی عوام کی خون پسینے کی کمائی سے حاصل کی جانے والی مشینری ناکارہ کرنے کی انہیں کوئی سزا نہیں ملنی چاہئے"...... بلیک زیرو نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"واہ۔ تو تم میری عدم موجودگی میں واقعی سیکرٹ سروس کے چیف بن گئے ہو۔ گڈ شو"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں چیف نہیں ہوں۔ چیف آپ ہیں لیکن معاف کیجئے عمران صاحب مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو سکتا کہ آپ وہاں سے صرف آبدوز واپس لے آئیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کی فطرت ایسی نہیں ہے اس لئے آپ شاید جان بوجھ کر مجھے نہیں بتا رہے"...... بلیک زیرو نے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنے غصے پر بڑی مشکل سے





کنٹرول کر رہا ہے۔

"جو کچھ ہوا ہے سب ساتھیوں کے سامنے ہوا ہے اور پھر میں ان کے ساتھ ہی واپس آیا ہوں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ بلیک تھنڈر کا یہ ہیڈ کوارٹر آباد جزیرے کے نیچے بنایا گیا ہے اور جزیرے پر ہزاروں افراد موجود ہیں اس لئے اگر میں اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیتا تو پورا جزیرہ ہی سمندر میں غرق ہو جاتا اس طرح ہزاروں بے گناہ افراد بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جاتے۔ جہاں تک ٹیکنالوجی کا تعلق ہے بلیک تھنڈر نے اگر یہ ٹیکنالوجی حاصل کر لی ہے تب بھی پاکیشیا کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اس لئے کہ بلیک تھنڈر نے یہ ٹیکنالوجی کسی ملک کو ٹرانسفر نہیں کرنی۔ جہاں تک سی ایگل سنٹر کی تباہی کا تعلق ہے تو ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ آخر ہم بھی تو دنیا بھر کے ممالک اور تنظیموں کی لیبارٹریاں وغیرہ تباہ کرتے رہتے ہیں البتہ جس ایجنٹ نے یہاں کارروائی کی تھی اس کا نام کراؤن تھا اسے ہلاک کر دیا گیا ہے بلکہ مین ہیڈ کوارٹر کی ایجنٹ جوائس کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب بتاؤ باقی کیا رہ جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار اس کا لہجہ بھی خاصا سپاٹ تھا۔

"آپ جزیرہ تباہ نہ کرتے لیکن اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اندر موجود مشینری کو بہرحال تباہ اور وہاں کے سائنسدانوں کو بھی ہلاک ہونا چاہئے تھا۔ کم از کم بلیک تھنڈر کو بھی معلوم ہوتا کہ پاکیشیائی سائنسدانوں اور پاکیشیائی شہریوں کی جانیں کیا حیثیت رکھتی

ہیں"....... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ میں نے مناسب سمجھا وہی کیا ہے سمجھے اور اب تک میں نے تمہارا تبدیل شدہ لہجہ بہت برداشت کیا ہے لیکن اب مزید برداشت نہیں کروں گا اور آئندہ مجھ سے بات کرتے ہوئے اپنے ہوش ٹھکانے رکھا کرو"....... عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب میں اپنی ذات کے لئے آپ سے کچھ نہیں کہہ رہا۔ میں اپنے ملک کی عزت کے لئے بات کر رہا ہوں"....... بلیک زیرو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے پاکیشیا کی عزت کا خیال نہیں ہے"....... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"اسی لئے تو میں حیران ہوں کہ آپ جیسا محب وطن شخص آخر کیوں وہ کچھ نہیں سوچ رہا جو اسے سوچنا چاہئے تھا"....... بلیک زیرو نے بھرپور لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں نے سوچا تمہیں بتا دیا اور بس"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی وضاحت قابل قبول نہیں ہے عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"....... عمران نے حیرت بھرے





لہجے میں کہا۔

"یا تو آپ مجھ سے جان بوجھ کر باقی بات چھپا رہے ہیں یا پھر"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یا پھر کیا"....... عمران نے بھی سرد لہجے میں پوچھا۔

"میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ میں استعفیٰ دے رہا ہوں۔ اپنے ملک کی عزت اور اپنے ملک کے شہریوں اور سائنسدانوں کی انتہائی قیمتی جانوں کا انتقام نہ لینا میرے نزدیک ملک سے غداری ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہیں معلوم ہے کہ استعفیٰ دینے کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔ عمران نے سانپ کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ استعفیٰ کا مطلب سزائے موت ہے لیکن اپنے ملک کی خاطر مجھے یہ سزا قبول ہے"....... بلیک زیرو نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"جاؤ اور جا کر چائے بنا لاؤ۔ خود بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ۔ نجانے کیا ہوا ہے تمہیں کہ اس قدر جذباتی ہو رہے ہو"....... عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے بتا دیں کہ آپ نے یہ مشن نامکمل نہیں چھوڑا"۔ بلیک زیرو نے اسی لہجے میں کہا۔

"جو میں نے کہا ہے پہلے وہ کرو۔ یہ باتیں بعد میں ہوں گی"۔

PK7E@HOTMAIL.COM

عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" میں آپ کو چائے بنا کر لا دیتا ہوں لیکن سوری میں چائے نہیں پیوں گا"...... بلیک زیرو نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" مطلب ہے کہ تم میرے حکم کی خلاف ورزی پر اتر آئے ہو"۔ عمران نے کہا۔

" جو آپ سمجھ لیں۔ میں اب مزید کچھ نہیں کہوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر تیزی سے ملحقہ کچن کی طرف بڑھ گیا۔

" یا اللہ اس قدر جذباتی چیف سے کیسے گزارہ ہو گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں واقعی چائے کی ایک ہی پیالی موجود تھی۔ اس نے خاموشی سے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھی اور پھر وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے میز پر موجود پیڈ اٹھایا۔ قلمدان سے قلم نکال کر اس نے تیزی سے کاغذ پر لکھنا شروع کر دیا۔

" کیا لکھ رہے ہو"...... عمران نے چائے کا گھونٹ لے کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" استعفیٰ "...... بلیک زیرو نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

" جب تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دینے کا کیا مطلب ہوتا ہے تو پھر کیوں حماقت کر رہے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں اصولوں کے سلسلے میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کیا





کرتا"...... عمران نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے اسی لئے تو میں استعفیٰ دے رہا ہوں کہ آپ نے اپنے اصولوں سے سمجھوتہ کر لیا ہے اور حب الوطنی کے تقاضوں کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اگر میں واقعی سیکرٹ سروس کا چیف ہوتا تو جو سزا آپ مجھے دیں گے وہی سزا میں آپ کو دے دیتا"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن میں چیک وصول کرنے سے پہلے استعفیٰ پر دستخط نہیں کروں گا۔ نجانے نیا چیف چیک دے گا بھی یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سوری عمران صاحب۔ نامکمل مشن کا چیک نہیں دیا جاتا"۔ بلیک زیرو نے استعفیٰ کے نیچے اپنے دستخط کرتے ہوئے جواب دیا اور پھر کاغذ اٹھا کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔

" تو تم واقعی مرنے کے لئے تیار ہو"...... عمران نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

" صرف ایک درخواست کے ساتھ کہ آپ مجھے اس مشن کو مکمل کرنے کی اجازت دے دیں۔ میں اسے مکمل کرنے کے بعد بھی سزا کے لئے تیار رہوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" لیکن مشن تو میں نے مکمل کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن میرے لحاظ سے یہ مشن ابھی نامکمل ہے"...... بلیک

زیرو نے کہا۔

" اور تم خود جا کر اسے مکمل کرنا چاہتے ہو۔ کس طرح"۔ عمران نے پوچھا۔

" میں اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تمام مشینری تباہ کر دوں گا۔ وہاں موجود بلیک تھنڈر کے تمام سائنسدانوں کو ہلاک کر دوں گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" اس سے پاکیشیا کو کیا فائدہ ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" یہ فائدے اور نقصان کی بات نہیں ہے عمران صاحب ملک کی عزت اور غیرت کا سوال ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چائے کی پیالی میز پر رکھ دی۔

" میں سرسلطان کو تمہارے استعفے کی اطلاع دے دوں پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس نے فیصلہ کر لیا ہے کہ چاہے سرسلطان ہی کیوں نہ اسے استعفیٰ واپس لینے کا کہیں وہ استعفیٰ واپس نہیں لے گا۔

" پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔





" سرسلطان سے بات کراؤ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے پی اے کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ شاید اسے عمران کی سنجیدگی پر حیرت ہوئی تھی لیکن اس نے کوئی بات نہ کی تھی۔

" سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں۔ آپ برائے کرم اپنا فون محفوظ کر لیں آپ سے انتہائی اہم بات کرنی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو عمران۔ کیا بات ہے خیریت ہے۔ تم نے تو مجھے پریشان کر دیا ہے"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی انتہائی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

" خیریت ہی تو نہیں ہے۔ طاہر استعفیٰ دینے پر تل گیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دینے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ مجھے اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مارنا پڑے گی"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ کیوں استعفیٰ دے رہا ہے اور اگر دے بھی رہا ہے تو تم اسے کیوں گولی مارو گے۔ کیا

مطلب۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"....... سرسلطان نے حیرت بھرے اور پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہ اصول ہے اور طاہر بھی اس اصول کو جانتا ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی پر بغیر مقدمہ چلائے اسے ہلاک کر دیا جائے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ تو قتل ہے۔ صریحاً قتل لیکن یہ تم آخر کیا کہہ رہے ہو۔ طاہر تو انتہائی سمجھدار آدمی ہے وہ کیوں استعفیٰ دے رہا ہے"....... سرسلطان نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کا جذبہ حب الوطنی کچھ ضرورت سے زیادہ ہی بیدار ہو گیا ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے تفصیل بتاؤ"۔ سرسلطان نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ خود ہی طاہر سے بات کر لیں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

"السلام علیکم سر۔ میں طاہر بول رہا ہوں"....... طاہر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام۔ یہ عمران کیا کہہ رہا ہے۔ یہ کیسا مذاق ہے"۔ سرسلطان نے کہا۔

"عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں جناب۔ میں نے واقعی



استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور صرف فیصلہ ہی نہیں بلکہ استعفیٰ لکھ کر عمران صاحب کے سامنے بھی رکھ دیا ہے اور میں کسی صورت بھی استعفیٰ واپس نہیں لوں گا کیونکہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ پاکیشیا کی عزت اور غیرت پر کوئی سمجھوتہ کر لیا جائے"....... بلیک زیرو نے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کی عزت اور غیرت پر سمجھوتہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"....... سرسلطان نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک تھنڈر پاکیشیا کی انتہائی جدید ترین آبدوز سی ایگل چرا کر لے گئی تھی اور عمران صاحب ٹیم لے کر اسے واپس لانے اور اس بلیک تھنڈر سے پاکیشیا کے ہلاک ہونے والے سائنسدانوں اور محافظوں اور پاکیشیا کی انتہائی قیمتی مشینری کی بربادی کا اس مجرم تنظیم سے انتقام لینے گئے تھے لیکن وہ صرف آبدوز لے کر واپس آ گئے ہیں۔ انہوں نے وہاں مجرم تنظیم سے معاہدہ کر لیا حالانکہ یہ اصولاً بھی غلط ہے اور ویسے بھی بلیک تھنڈر کا وہ سیکشن جس نے پاکیشیا میں واردات کی ہے قابل معافی نہیں ہے لیکن عمران صاحب اس سیکشن کو تباہ کئے بغیر صرف آبدوز لے کر واپس آ گئے ہیں۔ میں نے عمران صاحب سے کہا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا ہے۔ کیا پاکیشیا کے سائنسدانوں کی جانوں کی کوئی قیمت نہیں

ہے۔ کیا پاکیشیا کے ان محافظوں کی جو اس سی ایگل سنٹر میں بلیک تھنڈر کے ہاتھوں مارے گئے ہیں کوئی وقعت نہیں ہے۔ کیا پاکیشیا کے عوام کے خون پسینے کی کمائی سے خریدی گئی وہ مشینری جو سی ایگل سنٹر میں نصب تھی اور جسے بلیک تھنڈر نے تباہ کر دیا تھا کیا اس کی کوئی قیمت نہیں ہے لیکن عمران صاحب میری بات ہی نہیں سن رہے اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس مجرم تنظیم کو اس انداز میں معاف کر دیا جائے۔ یہ پاکیشیائی عوام اور ملک کی توہین ہے۔ آبدوز تو وہ ویسے ہی واپس کر دیتے کیونکہ انہوں نے اس کی ٹیکنالوجی حاصل کر لی ہے اس لئے صرف آبدوز واپس لے آنے سے مشن مکمل نہیں ہو سکتا۔ میں نے عمران صاحب سے کہا بھی ہے کہ یہ مشن نامکمل ہے لیکن وہ میری بات نہیں مان رہے اس لئے میں نے استعفیٰ دے دیا ہے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو اس نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ جو کچھ تم چاہتے ہو وہ پہلے ہی وقوع پذیر ہو چکا ہے"...... سرسلطان نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"جی۔ جی۔ کیا مطلب۔ مجھے تو انہوں نے نہیں بتایا۔ لیکن وہ تو باقی ساتھیوں کے ساتھ یہاں واپس آگئے ہیں سب کچھ اسی طرح چھوڑ کر"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے جان بوجھ کر صرف تمہیں تنگ کرنے کے لئے کچھ نہیں بتایا۔ رسیور اسے دو۔ میں اس کے کان کھینچتا ہوں۔





سرسلطان نے کہا تو بلیک زیرو نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا لیکن اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے جیسے اسے سرسلطان کی بات کا یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہیلو۔ حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ ناداں ہیچ مدان اور بے کان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور لے کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے طاہر جیسے آدمی کو کیوں تنگ کیا ہے۔ کیوں پریشان کیا ہے اسے۔ بولو"...... سرسلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر آپ اونچا بولیں میرے کان ہی نہیں ہیں اسی لئے تو میں نے پہلے ہی اپنے تعارف میں بتا دیا تھا کہ بے کان ہوں ورنہ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے رسیور سے ہاتھ نکال کر میرے کان کھینچنے ہیں اور دانش منزل سے سنٹرل سیکرٹریٹ تک کان لمبا ہو جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ۔ کیوں تنگ کیا ہے تم نے طاہر کو"...... سرسلطان نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے جناب کہ وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے خاصا پھیل گیا ہے۔ اس لئے اسے سمارٹ رکھنے کے لئے اس کا تنگ ہونا ضروری ہے اور دوسری بات یہ کہ مجھے تو جو کچھ معلوم تھا وہ میں نے اسے بتا دیا ہے۔ اب جو کچھ مجھے معلوم ہی نہ ہو تو وہ میں کیسے بتا سکتا تھا۔ آپ بزرگ خود ہی تو کہتے ہیں کہ جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے"۔ عمران

نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔ بلیک زیرو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" تم نے خود ہی تو مجھے سارا پلان فون پر بتایا تھا۔ کیا تم طاہر کو نہیں بتا سکتے تھے کہ تم نے کیا پلان مشن مکمل کرنے کے لئے بنایا ہے۔ کم از کم وہ پریشان تو نہ ہوتا"....... سر سلطان نے کہا۔

" جناب مجھ جیسے کنواروں کے ذہن میں تو نجانے ہر لمحے کتنے پلان بنتے رہتے ہیں۔ اصل بات تو کسی پلان کے مکمل ہونے کی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے تمہارے کہنے کے مطابق حکومت ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کو تمام تفصیل بتا دی تھی اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے اب تک کام کر دیا ہو گا۔ میں ضروری میٹنگ میں مصروف ہو گیا تھا اس لئے میں نے رزلٹ معلوم نہیں کیا تھا۔ اب میں معلوم کر کے تمہیں بتاتا ہوں"....... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" تو تم استعفیٰ دے رہے ہو۔ ٹھیک ہے لاؤ اسے منظور کر ہی لوں"....... عمران نے کہا اور کاغذ کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ بلیک زیرو نے جھپٹ کر کاغذ اٹھا لیا۔

" ارے ارے۔ کیا کر رہے ہو۔ مجھے دو تا کہ میں اسے منظور کر لوں۔ بڑی مشکل سے تو یہ موقع آیا ہے کہ میں بھی کسی کا استعفیٰ



منظور کرنے کے قابل ہوا ہوں"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے استعفیٰ پھاڑ کر سائیڈ میں پڑی ہوئی باسکٹ میں پھینک دیا۔

" اب استعفے کی ضرورت نہیں رہی"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے وہ کیوں۔ وہ تمہاری حب الوطنی۔ وہ ملک کی عزت و غیرت۔ وہ۔ اور کیا کہہ رہے تھے تم۔ وہ سب کیا ہوا"....... عمران نے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ آپ نے مشن مکمل کر لیا ہے اور یہی بات تو میری سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ آپ جیسا آدمی آخر کس طرح مشن ادھورا چھوڑ سکتا ہے لیکن آپ نے مجھے واقعی بے حد ستایا ہے"....... بلیک زیرو نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم جس انداز میں جذباتی ہوئے ہو وہ انداز مجھے بے حد پسند آیا ہے اس لئے میں نے بھی تمہاری کیفیت کو بالکل اسی طرح کھینچ کر لمبا کر دیا اس طرح سر سلطان میرے کان کھینچنا چاہتے تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آئی ایم سوری عمران صاحب۔ اس جذباتیت میں شاید مجھ سے کوئی گستاخی ہو گئی ہو تو میں دلی طور پر معذرت خواہ ہوں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ تمہاری جگہ اگر میں ہوتا تو شاید تم سے بھی زیادہ جذباتی ہو جاتا۔ ایسی ہی حب الوطنی مجھے پسند ہے اور میں ایسی ہی حب

الوطنی پاکیشیا کے ہر آدمی کے دل میں دیکھنے کا خواہش مند ہوں۔ تمہاری اس کیفیت نے تمہاری قدر میرے دل میں اور بڑھا دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب تو آپ بتا دیں کہ آپ نے کیا کیا ہے۔ سر سلطان ایکریمیا کے حکام کو کیا بتانے کے بارے میں کہہ رہے تھے"...... بلیک زیرو نے منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" وہاں حالات ایسے تھے کہ میں واقعی اس پورے جزیرے کو تباہ کر دیتا تو لاکھوں نہیں تو ہزاروں بے گناہ افراد مارے جاتے اس لئے میں نے باقاعدہ معاہدہ کر کے آبدوز بھی حاصل کر لی اور ان کے آدمی کے ذریعے ہی ان کے دونوں ایجنٹوں کا خاتمہ کرا دیا لیکن ظاہر ہے میں سی ایگل سنٹر کی تباہی پاکیشیائی سائنسدانوں اور سی ایگل سنٹر کے محافظوں کی ہلاکت کو کیسے بھول سکتا تھا اس لئے میں نے یہاں پہنچ کر سر سلطان کے ذریعے ایکریمیا کے اعلیٰ ترین حکام تک اس جزیرے کے نیچے بلیک تھنڈر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی پوری تفصیل بھی پہنچا دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ وہاں کس کس قسم کی مشینری ہو سکتی ہے اور ایکریمیا بلیک تھنڈر کا سب سے بڑا مخالف ہے اس لئے کہ بلیک تھنڈر کی کامیابی کا سب سے بڑا نشانہ ایکریمیا نے ہی بننا ہے اور ایکریمیا بہرحال اس قدر طاقتور ضرور ہے کہ وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر سکتا ہے۔ اس جزیرے پر بھی ایکریمیا کا ہی قبضہ ہے اس طرح ہمارا معاہدہ بھی برقرار رہے گا اور ہمارا مشن بھی





مکمل ہو جائے گا اور بلیک تھنڈر اگر اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا انتقام لے گا تو ظاہر ہے ایکریمیا ہی سے لے گا۔ پاکیشیا صاف بچ جائے گا ورنہ بلیک تھنڈر واقعی اس قدر طاقتور ہے کہ جب تک ہم اس کا مین ہیڈ کوارٹر ٹریس کر کے تباہ کریں وہ پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہی بات آپ مجھے پہلے بھی تو بتا سکتے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" پھر میں تمہاری وہ کیفیت کیسے دیکھتا جب تم مجھ پر غرا رہے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" ویسے حقیقت یہی ہے عمران صاحب۔ اس وقت مجھے آپ پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ پتہ نہیں میں نے اپنے آپ کو کس طرح کنٹرول کیا ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" جولیا بول رہی ہوں سر"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

" یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" باس۔ سارے ساتھی میرے فلیٹ پر موجود ہیں اور سب کا

اصرار ہے کہ مشن نامکمل رہا ہے۔ واپسی میں بھی سارے راستے ہم سب نے عمران سے یہی کہا کہ مشن نامکمل ہے اس لئے یہ آبدوز پاکیشیا پہنچا کر ہم واپس مشن کی تکمیل کے لئے جائیں گے لیکن عمران نے ہماری ایک نہیں سنی اس لئے اب ہم سب نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر آپ ہمیں سرکاری طور پر اجازت نہ دیں تو ہم غیر سرکاری طور پر یہ مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں"...... جولیا نے رک رک کر اور قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ جس کیفیت سے وہ گزرا تھا جولیا اور دوسرے ساتھی بھی اسی کیفیت سے گزر رہے تھے۔

"کس طرح مشن مکمل کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"سر بلیک تھنڈر کے سی سیکشن نے پاکیشیا کا انتہائی اہم سنٹر تباہ کر دیا۔ ہمارے انتہائی اہم سائنسدانوں کو ہلاک کر دیا اور وہاں موجود محافظوں کو ہلاک کیا۔ تمام انتہائی قیمتی مشینری تباہ کر دی لیکن عمران صاحب صرف آبدوز لے کر واپس آ گئے جبکہ اس کی ٹیکنالوجی بھی انہوں نے حاصل کر لی اس لئے ہمارا خیال ہے کہ جب تک ایس ایس سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہ نہیں ہو گا تب تک مشن کو مکمل نہیں سمجھا جا سکتا"...... جولیا نے بھی بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے جو رپورٹ دی ہے اس میں تو درج ہے کہ سیکشن





ہیڈ کوارٹر جزیرہ مالدن کے نیچے ہے اور اس جزیرے پر ہزاروں افراد رہتے ہیں۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا مطلب ہے کہ ان ہزاروں افراد کو ہلاک کر دیا جائے"...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"یس سر۔ ہے تو ایسا ہی اور ہمارے اصرار پر عمران نے بھی یہی جواب دیا تھا کہ وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہ کر کے ان ہزاروں بے گناہ افراد کا قتل عام نہیں کرنا چاہتا"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر تم لوگ کیسے اس مشن کو مکمل کرو گے"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا۔

"سر۔ سر۔ اس لحاظ سے تو واقعی یہ مکمل نہیں ہو سکتا"...... جولیا نے آخرکار ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

"اپنے ساتھیوں کو بھی بتا دو اور تم بھی سن لو کہ عمران کبھی کوئی مشن ادھورا نہیں چھوڑتا اور وہ بھی بہرحال تم سب کی طرح محب وطن ہے اس کے باوجود وہ ہزاروں لاکھوں افراد کا قتل عام نہیں کرنا چاہتا تھا اور یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ بلیک تھنڈر انتقامی کارروائی کے تحت پاکیشیا کے خلاف کوئی خوفناک جارحانہ اقدام کرے جس سے پاکیشیا کے لاکھوں افراد کی زندگیاں بھی خطرے میں پڑ جائیں لیکن اس کے باوجود وہ مشن بھی مکمل کرنا چاہتا تھا جس طرح تم سب چاہتے ہو لیکن عمران نے اس کا ایک حل سوچ لیا اور اس کے مطابق اس نے سر سلطان کے ذریعے بلیک تھنڈر کے اس

سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تمام تفصیل ایکریمیا کے اعلیٰ حکام تک پہنچا دی ہے اور ایکریمیا ویسے بھی اس بلیک تھنڈر کو اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتا ہے کیونکہ بلیک تھنڈر کا سب سے پہلا اور اہم نشانہ سپر پاور ایکریمیا ہی بن سکتا ہے۔ یہ جزیرہ جس کے نیچے سیکشن ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہے وہ جزیرہ بھی ایکریمیا کی ہی ملکیت ہے اور وہاں ہر طرف ایکریمی نیوی بھی موجود ہے اور ایکریمیا کے پاس ایسے تباہ کن ہتھیار بھی موجود ہیں جن کی مدد سے وہ اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ سر سلطان نے یہ تفصیلات ایکریمی حکام تک پہنچا دی ہیں اور اب رزلٹ کا انتظار ہے اور مجھے یقین ہے کہ مشن مکمل ہو جائے گا"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر۔ اس طرح بھی تو وہاں جزیرے پر موجود لوگوں کا قتل عام ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ میرے حکم پر سر سلطان نے خصوصی طور پر ایکریمین حکام کو کہا ہے کہ وہ جزیرے کی ناکہ بندی کرا کر جزیرہ خالی کرا لیں ور یقیناً انہوں نے ایسا ہی کیا ہو گا اور وہ ایسا کر بھی سکتے ہیں"۔ لمران نے جواب دیا۔

"اوہ سر۔ واقعی عمران نے انتہائی گہری اور کامیاب تجویز سوچی ہے شن مکمل کرنے کی لیکن سر اسے چاہئے تھا کہ وہ ہمیں تو اس بارے یں بتا دیتا"...... جولیا نے کہا۔

"اس نے تمہیں نہ بتا کر غلط کام کیا ہے اس لئے اب اسے اس کی





سزا ملے گی"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ۔ وہ۔ سر اس کی ضرورت نہیں ہے سر۔ ہم خود ہی اسے سزا دے لیں گے"...... جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں دیکھوں گا کہ تم اسے کیا سزا دیتی ہو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"جناب میں نے ہزار بار عرض کیا ہے کہ سلطان بولا نہیں کرتے فرمایا کرتے ہیں"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"رسیور طاہر کو دو تاکہ میں اسے مشن کی کامیابی کی رپورٹ دے سکوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ جناب۔ آپ مجھے بتا دیں ورنہ میرا چیک رک جائے گا اور جناب آغا سلیمان پاشا نے میرا مشن مکمل کر دینا ہے جناب"۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"میں صرف چیف کو رپورٹ دینے کا قانونی طور پر پابند ہوں سمجھے۔ تمہیں نہیں"...... سر سلطان نے اور زیادہ سنجیدہ لہجے میں

کہا۔

" وہ۔ وہ سر۔ وہ چیف صاحب تو استعفیٰ دے چکے ہیں جناب۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ انہوں نے میرے سامنے استعفیٰ لکھا تھا اور میں نے اسے دل ہی دل میں منظور بھی کر لیا تھا جناب اس لئے اب وہ چیف نہیں ہیں جناب"...... عمران نے کہا۔

" قانوناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف استعفیٰ دے ہی نہیں سکتا۔ وہ مرتے دم تک چیف رہتا ہے اور بس اس لئے فون طاہر کو دو"...... سرسلطان نے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" یعنی۔ یعنی آپ کا مطلب ہے کہ یہ چیف صاحب پیر تسمہ پا کی طرح مستقل ہماری گردن پر سوار رہیں گے۔ اوہ۔ پھر میری یہ حسرت کہ چلو ان کی وفات یا استعفے کے بعد شاید میں چیف بن جاؤں اب کبھی پوری نہ ہو سکے گی۔ اوہ۔ لیکن جناب جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے اور آغا سلیمان پاشا کی پکائی ہوئی مونگ کی دال کھا کھا کر اب صرف یادداشت ہی کام کرنے کے لئے رہ گئی ہے اور اس نے اسے اس لئے کام پر لگا رکھا ہے تاکہ میں اس کے بل، الاؤنسز وغیرہ وغیرہ نہ بھول جاؤں۔ ایسا تو کوئی قانون نہیں ہے جناب"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

" تم نے جس طرح طاہر جیسے اچھے آدمی کو تنگ کیا ہے، اس حد تک تنگ کہ وہ استعفیٰ دینے پر اتر آیا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے





اب یہ قانون بنا دیا گیا ہے۔ سمجھے"...... سرسلطان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" لیکن جناب۔ قانون تو پارلیمنٹ بناتی ہے اور ان دنوں پارلیمنٹ کا اجلاس بھی نہیں ہو رہا۔ پھر کیسے قانون بن سکتا ہے"۔ عمران نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

" میں سلطان ہوں سمجھے اور سلطان کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ قانون ہوتا ہے"...... سرسلطان بھی شاید پوری طرح موڈ میں تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو پھر یہ سلطانی قانونی ہے جس کا اس دور میں رواج ہی نہیں ہے۔ یہ سلطان کا نہیں بلکہ سلطانی جمہور کا دور ہے پھر ٹھیک ہے۔ پھر تو شاید کبھی دوبارہ چانس بن جائے"...... عمران نے اس بار بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر رسیور بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

" طاہر بول رہا ہوں سر۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میرے بارے میں اچھے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے واقعی ایوارڈ کا درجہ رکھتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میں نے غلط نہیں کہا لیکن یہ سن لو کہ آئندہ اس شیطان کی باتوں میں آ کر تم نے جذباتی نہیں ہونا۔ سمجھے۔ تم جس سیٹ پر ہو یہ ملک و قوم کی امانت ہے اور اسے امانت ہی سمجھا کرو۔ اس شیطان کا تو کام ہی یہی ہے کہ دوسروں کو زچ کرے۔ بہرحال سن لو کہ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ ایکریمین نیوی نے جزیرہ مالدن کی ناکہ بندی

کر کے جزیرہ خالی کرایا اور پھر وہاں خوفناک لڑائی ہوئی لیکن گو
ایکریمین نیوی کا بے پناہ نقصان ہوا ہے لیکن بہر حال انہوں نے
انتہائی جدید ترین ہتھیار اور مشینری استعمال کر کے بلیک تھنڈر کے
اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ اس حد تک تباہ
کہ پورا جزیرہ ہی سمندر کی سطح سے غائب ہو گیا ہے"...... سر سلطان
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ پھر تو واقعی ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے"۔
بلیک زیرو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... سر سلطان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا تو بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ
دیا۔

"اب سیدھے ہاتھوں ایک بڑا سا چیک لکھ کر میرے حوالے کر دو
تاکہ میں فلیٹ پر جا سکوں۔ وہاں وہ سلیمان میرے انتظار میں بیٹھا
ہے اور میں ادھر ادھر چھپتا پھر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیسا چیک عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"مشن مکمل کرنے کا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مشن تو ایکریمین نیوی نے مکمل کیا ہے عمران صاحب۔ اس
لئے آپ کو چیک کیسے دیا جا سکتا ہے البتہ آپ کو ایک کپ چائے
مزید مل سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ
کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔





"وہ۔ وہ۔ آغا سلیمان پاشا۔ وہ۔ وہ۔ اس کا کیا ہو گا۔ سنو۔
سنو"...... عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو آپ کو چائے پلا رہا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ
اب سلیمان نے چائے نہیں پلوانی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ
لیا۔

"یا اللہ۔ کیا اتنی محنت کا صرف یہی صلہ ہے ایک پیالی چائے"۔
عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ایک پیالی چائے جو آپ پی چکے ہیں اسے بھی گن لیں"۔ کچن کی
طرف بڑھتے ہوتے ہوئے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور کچن میں
داخل ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ہاتھ سر سے ہٹائے اور پھر
رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"سر سلطان کی طرف سے اطلاع مل گئی ہے کہ ایکریمین نیوی
نے خوفناک لڑائی کے بعد بلیک تھنڈر کا سی سیکشن مکمل طور پر تباہ
کر دیا ہے اس طرح مشن مکمل ہو گیا ہے"...... عمران نے مخصوص
لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جناب ورنہ ہم سب مشن مکمل نہ ہونے کی وجہ سے بے حد پریشان تھے"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران کو بھی اطلاع دے دینا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آیا۔

" ارے اتنی جلدی چائے بنا لی ہے۔ تمہیں تو اس پر ایوارڈ ملنا چاہئے ۔ایک وہ سلیمان ہے جو چائے بنانے جائے تو گھنٹوں اس کی واپسی نہیں ہوتی۔ جب بھی پوچھو تو یہی جواب ملتا ہے کہ بن رہی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں اکٹھی چائے بنا کر فلاسک میں رکھ لیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے پیالی عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

" یعنی تمہارے پاس فلاسک بھی ہے"...... عمران نے اس طرح آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا جیسے فلاسک کے ہونے پر اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

" ہاں ۔کیوں ۔اس میں اتنی حیرت کی کیا بات ہے۔ عام سی چیز ہے"...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" لیکن سلیمان تو کہتا ہے کہ فلاسک اتنا مہنگا ملتا ہے کہ اسے خریدنا صرف امراء کے بس کا روگ ہے اور امراء میں سے بھی جو اسے





خرید لے اس کا شمار غرباء میں ہونے لگ جاتا ہے"...... عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" ایسی تو کوئی بات نہیں ہے اور فلاسک تو آپ کے فلیٹ میں بھی موجود ہے۔ میں نے خود کئی بار دیکھا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ہے تو سہی۔ میں نے بھی دیکھا ہے لیکن وہ سلیمان نے اپنے لئے ریزرو کر رکھا ہے۔ میں نے کئی بار کہا ہے کہ میرے لئے بھی فلاسک لے آؤ تاکہ تمہاری منت خوشامد سے میری جان چھوٹ جائے لیکن وہ سنتا ہی نہیں۔ بس کہتا ہے کہ پچاس لاکھ روپے کا آتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور چائے کی پیالی اٹھا لی۔

" پچاس لاکھ ۔نہیں سلیمان جھوٹ نہیں بول سکتا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" آپ بھی یقیناً جھوٹ نہیں بول سکتے لیکن آپ خود سوچیں کہ ایک معمولی سے فلاسک کی قیمت وہ پچاس لاکھ روپے کیسے بتا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس نے یہی قیمت بتائی ہے۔ بے شک تم اس سے پوچھ لو لیکن اگر تصدیق ہو جائے تو پھر تمہیں مجھے چیک دینا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"اور اگر اس نے بتایا کہ اس نے نہیں کہا تو پھر آپ پر جرمانہ ہونا چاہئے"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے سو فیصد یقین تھا کہ سلیمان کبھی بھی ایک فلاسک کی قیمت پچاس لاکھ نہیں بتا سکتا۔

"ٹھیک ہے۔ جتنا چھوٹا سا چیک تم مجھے دیتے ہو اتنا جرمانہ بے شک ساری سیکرٹ سروس پر ڈال دینا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس پر کیوں"....... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جب تک مجھے چیک نہیں مل جاتا اس وقت تک بہرحال میں سیکرٹ سروس کا لیڈر ہوں اس لئے لیڈر کا جرمانہ ساری سیکرٹ سروس کو ادا کرنا پڑے گا"....... عمران نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ زیادتی ہے۔ بہرحال پہلے میں سلیمان سے پوچھ تو لوں"....... بلیک زیرو نے کہا جو شاید اس الجھے مسئلے کو کسی حل تک پہنچانے پر بضد ہو گیا تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"طاہر بول رہا ہوں سلیمان"....... بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔





"آپ بھی یقیناً صاحب کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہوں گے تو میں آپ کے پوچھنے سے پہلے ہی بتا دیتا ہوں کہ وہ جب سے باہر سے آئے ہیں غائب ہیں البتہ ایک روز انہوں نے بڑی بیگم صاحبہ کی کوٹھی میں گزارا ہے پھر وہاں سے غائب ہو گئے ہیں"....... سلیمان نے اس طرح جلدی جلدی بولنا شروع کر دیا جیسے سب کچھ بتا کر اپنی جان چھڑانا چاہتا ہو۔

"عمران صاحب میرے پاس موجود ہیں"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر موجود ہیں تو انہیں بتا دیں کہ میں اپنے لئے علیحدہ فون لگوا رہا ہوں جس کا نمبر میں ان کے ساتھیوں کو نہیں دوں گا اور پھر مجھے پرواہ نہیں ہو گی کہ فون کی گھنٹی بجتی ہے یا نہیں"....... سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ہے جو تم اتنے غصے میں ہو"....... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہوا ہے۔ میں باورچی خانے میں اپنے لئے حریرہ جات تیار کر رہا ہوں ادھر ہر منٹ بعد فون کی گھنٹی بجتی ہے اور کبھی مس جولیا، کبھی صفدر صاحب، کبھی کوئی دوسرا اور کبھی کوئی تیسرا پوچھتا ہے عمران کہاں ہے۔ تین بار میرے حریرہ جات جل چکے ہیں۔ ابھی آپ پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہوا ہے"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"تو تم فون اٹھا کر باورچی خانے میں رکھ لو"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا جبکہ عمران مسکراتا ہوا چائے پینے میں مصروف تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر تو جب میں رسیور اٹھاؤں گا تو حریرہ جات کی خوشبو فون کرنے والے تک پہنچ جائے گی پھر باقی کیا رہ جائے گا"...... سلیمان نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ عمران صاحب کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے تمہیں کئی بار کہا ہے کہ ان کے لئے چائے اکٹھی بنا کر فلاسک میں رکھ دیا کرو لیکن تم نے انہیں بتایا ہے کہ فلاسک پچاس لاکھ روپے کا آتا ہے۔ کیا ایسا ہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تو اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے"...... سلیمان نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ عمران بے اختیار مسکرا رہا تھا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عام سا فلاسک پچاس لاکھ روپے کا آئے۔ وہ تو زیادہ سے زیادہ پانچ چھ سو روپے کا مل جاتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جناب۔ اب میرے پاس تو وقت نہیں ہوتا کہ میں چائے بنا کر عام سے فلاسک میں بھرتا رہوں اس لئے میں نے انہیں بتایا ہے کہ ایک فلاسک ایسا بھی ہے جس میں چائے خود بخود بنتی رہتی ہے اور یہ





فلاسک ایک خصوصی کار میں نصب ہوتا ہے اور یہ فلاسک مع کار پچاس لاکھ روپے کا ملتا ہے۔ اب آپ بتائیں میں نے کون سی غلط بات کی ہے۔ اگر آپ کو معلوم نہ ہو تو اس کا بروشر میں آپ کو بھجوا دوں"۔ سلیمان نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ پھر تو واقعی یہ فلاسک پچاس لاکھ روپے کا ہی مل سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب لکھو چیک"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اب تو لکھنا ہی پڑے گا۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ بات سامنے آئے گی لیکن سلیمان کے پاس اس کار کا بروشر کہاں سے آگیا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ شاپنگ کر کے آتا ہے تو دکاندار سے خاص طور پر ایسے کاغذ کے تھیلوں میں سامان ڈلواتا ہے جس پر اس کی مرضی کی تصویریں ہوں اور پھر وہ ان لفافوں پر موجود تصویریں اطمینان سے بیٹھ کر دیکھتا ہے۔ اگر پوچھو تو بڑے معصوم سے لہجے میں کہہ دیتا ہے کہ یہ تو لفافے ہیں۔ ایسے ہی ایک لفافے پر اس کار کی تصویر کے ساتھ ایک محترمہ کی تصویر بھی موجود تھی اور سلیمان صاحب نے اس محترمہ کا حدود اربعہ معلوم کرانے کے لئے ہمسائے سے وہ ساری تحریر پڑھوائی۔ محترمہ کا حدود اربعہ تو اسے معلوم نہ ہو سکا البتہ یہ معلوم

ہو گیا کہ اس کار میں آٹومیٹک فلاسک نصب ہے اور یہ کار لتنے ڈالر کی ملتی ہے۔ باقی حساب کتاب میں اس کا مقابلہ کمپیوٹر بھی نہیں کر سکتا اس لئے ڈالرز روپوں میں بدل بدل کر پچاس لاکھ بن گئے اور وہ کاغذ اس نے اس لئے محفوظ کر لیا ہے کہ اسے فلاسک میں چائے ڈال کر مجھے اکٹھی نہ دینی پڑے"....... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران فریدی سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

# چیف ایجنٹ

مصنف ــــــ مظہر کلیم ایم۔اے

ریڈ واٹر ــــ بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم۔ جس نے مسلم ممالک کی بین الاقوامی کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کا اعلان کر دیا اور جس کے خوف سے مسلم ممالک نے کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا۔

کرنل فریدی ــــ جس نے ریڈ واٹر کے خلاف حرکت میں آنے سے صاف انکار کر دیا۔ کیا کرنل فریدی بھی اس سے خوفزدہ تھا ــــ یا ــــ؟

سیٹھ قاسم ــــ جس پر ریڈ واٹر کا رکن ہونے کا شبہ ظاہر کیا گیا ــــ کیا واقعی سیٹھ قاسم دہشت گرد تھا ــــ یا ــــ؟ انتہائی دلچسپ اور قہقہہ آمیز سچوئشن۔

ملیکا ــــ جسے کرنل فریدی کو ایک شخصیت کے حکم پر مجبوراً اپنی ٹیم میں شامل کرنا پڑا ــــ وہ شخصیت کون تھی جس کے سامنے کرنل فریدی بھی سر نہ اٹھا سکتا تھا ــــ؟

چیف ایجنٹ ــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق وہ ایجنٹ ــــ جسے اکیلا ہی ریڈ واٹر کے خلاف حرکت میں لانا کافی سمجھا گیا۔ چیف ایجنٹ کون تھا ــــ؟

چیف ایجنٹ ___ جس نے ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر اپنی ناقابل یقین کارکردگی۔ بے پناہ ذہانت اور انتہائی برق رفتار اور خوفناک ایکشن کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

چیف ایجنٹ ___ جس کی حیرت انگیز کارکردگی کی تعریف کرنل فریدی کو بھی کھلے عام کرنی پڑی۔

میری ___ ایک مجرم تنظیم لاؤڈ لافٹر کی ایجنٹ ___ جس نے قدم قدم پر چیف ایجنٹ کا ساتھ دیا لیکن چیف ایجنٹ نے ہر قدم پر اس کی حوصلہ شکنی کی۔ کیوں ___ ؟ انتہائی حیرت انگیز۔ دلچسپ اور منفرد کردار۔

● ۔ وہ لمحہ۔ جب چیف ایجنٹ اپنی بے پناہ کارکردگی کے باوجود موت کے گرداب میں پھنس گیا اور کرنل فریدی اور عمران دونوں کے چہرے مایوسی اور غم سے لٹک گئے ___ کیا چیف ایجنٹ ہلاک ہو گیا ___ یا ___ ؟

● ۔ کرنل فریدی کی ذہانت ۔ عمران کی حماقتوں۔ کیپٹن حمید کی شوخیوں اور سیٹھ قاسم کی بوکھلاہٹوں کے ساتھ ساتھ چیف ایجنٹ کی حیرت انگیز اور بے مثال کارکردگی کا شاہکار۔

● ۔ انتہائی خوفناک اور بے پناہ تیز رفتار مسلسل ایکشن۔ دل کی دھڑکنوں کو منجمد کر دینے والا سسپنس۔ لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات۔ انتہائی دلچسپیوں اور قہقہوں سے بھرپور صدیوں یاد رہنے والا ایک لافانی شاہکار۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان



عمران اور فور سٹارز کا ایک ہنگامہ خیز ناول

# بلاسٹرز مکمل ناول

مصنف ___ مظہر کلیم ایم اے

بلاسٹرز ___ پاکیشیا میں دھماکے کرنے اور دہشت گردی کرنے والا ایک خفیہ گروپ ___ جس نے پاکیشیا میں دہشت گردی کی انتہا کر دی۔

بلاسٹرز ___ جن کے دھماکوں سے سینکڑوں بے گناہ شہریوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔

بلاسٹرز۔ جن کی تلاش میں پولیس، انٹیلی جنس اور دوسرے سرکاری ادارے ناکام ہو گئے۔

بلاسٹرز۔ جن کی دہشت گردی سے پاکیشیا کی فضا خوف اور دہشت سے بھر گئی۔

فور سٹارز۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خصوصی گروپ ___ جو بلاسٹرز کے مقابلے میں میدان میں اتر آیا۔

● ۔ کیا عمران اور فور سٹارز، بلاسٹرز کو تلاش کرنے اور ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے ___ یا ___ ؟

● ۔ انتہائی پُر خطر جدوجہد ___ تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ناول

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

PK7E@HOTMAIL.COM

عمران سیریز میں ایک دلچسپ منفرد اور یادگار ایڈونچر

# جے ایس پی

مصنف ــــ مظہر کلیم ایم اے

• ۔ پوری دنیا کے اسلامی ممالک کی ایٹمی لیبارٹریاں یکے بعد دیگرے خلائی تابکاری طوفانوں سے تباہ ہوتی چلی جا رہی تھیں۔

• ۔ پاکیشیا کی ایٹمی لیبارٹری بھی خلا سے آنے والے ہولناک تابکاری طوفان کی زد میں آکر ہمیشہ کے لئے ناکارہ ہو گئی۔

• ۔ خلائی تابکاری طوفان جو دنیا کی تاریخ میں پہلی بار کرۂ ارض پر اچانک فائر ہونا شروع ہو گئے لیکن ان خلائی طوفانوں کا نشانہ صرف اسلامی ممالک کی ایٹمی لیبارٹریاں ہی تھیں۔ کیوں ــــ ؟

• ۔ خلائی تابکاری طوفان کے کرۂ ارض پر فائر ہونے کو پوری دنیا کے سائنسدانوں نے قدرتی آفت قرار دے دیا لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نظریہ اس کے خلاف تھا ــــ کیوں ــــ ؟

• ۔ وہ لمحہ ــ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بے پناہ جدوجہد کے بعد یہ سراغ لگا لیا کہ یہ کام خلا میں موجود خفیہ یہودی سپیس پروموٹر سٹیشن سے کیا جا رہا ہے۔

• ۔ وہ لمحہ ــــ جب عمران نے اس بات کا سراغ لگا لیا کہ اس یہودی سپیس پروموٹر سے خلائی تابکاری طوفان فائر کرنے والا خفیہ پراجیکٹ کرۂ ارض پر ہی واقع ہے لیکن پوری دنیا اس جیوش سپیس پراجیکٹ یا جے۔ ایس۔ پی سے لاعلم تھی۔ کیوں اور کیسے۔؟

• ۔ جے۔ ایس۔ پی ــ ایک ایسا سائنسی پراجیکٹ۔ جس کے تحت پوری دنیا کے یہودی کرۂ ارض پر یہودی سلطنت قائم کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے۔

• ۔ جے۔ ایس۔ پی ــ جو سمندر کی تہہ میں تھا اور جسے نہ ٹریس کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی تسخیر کیا جا سکتا تھا۔

• ۔ پاکیشیا کی سلامتی اور مستقبل کے تحفظ کیلئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جے۔ ایس۔ پی کو ٹریس کرنے اور تباہ کرنے کا مشن لے کر میدان عمل میں دیوانہ وار کود پڑے۔

• ۔ کیا جے۔ ایس۔ پی ٹریس ہو کر تباہ ہو سکا ــ یا ــ ؟

لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے حیرت انگیز واقعات
اُمید اور مایوسی کے درمیان پنڈولم کی طرح حرکت کرتا ہوا مشن
جان لیوا اور دیوانہ وار جدوجہد سے پُر
انتہائی دلچسپ، منفرد اور یادگار ایڈونچر

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لافانی شاہکار

# ریڈ میڈ وسا

مُصنّف مظہر کلیم ایم اے

- ریڈ میڈ وسا دنیا کی خطرناک ترین تنظیم جو عمران اور سیکرٹ سروس کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہ تھی۔
- عمران اور سلیمان ریڈ میڈ وسا کی قاتل مکھیوں کی زد میں آ کر ڈھانچوں میں بدل گئے۔
- ریڈ میڈ وسا نے جولیا پر تشدد کی انتہا کر دی۔ اور جولیا کے دونوں گال جل گئے اور اس کے ایک سر کا تمام گوشت تیزاب سے جلا دیا گیا۔
- ایکسٹو کی پشت میں گولی مار دی گئی۔ اور پھر ایک پُراسرار ایکسٹو نے دانش منزل پر قبضہ کر لیا۔ یہ پُراسرار ایکسٹو کون تھا۔
- ریڈ میڈ وسا جس نے اپنی ذہانت سے ——— پوری سیکرٹ سروس کا تار و پود بکھیر دیا
- عمران، جولیا پر ہونے والے غیر انسانی تشدد کا انتقام لینے کیلئے انسان سے درندہ بن گیا۔
- عمران، سیکرٹ سروس اور ریڈ میڈ وسا کے درمیان ہونے والی اعصاب شکن جنگ لمحہ دیتے والے ایکشن، چونکا دینے والے سسپنس اور ہنگامہ خیز قہقہ

ناشران۔ یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں

طویل دورانیے کی انتہائی ہنگامہ خیز خصوصی پیشکش

مصنف۔ مظہر کلیم ایم اے

پے درپے ہنگاموں کا طویل سلسلہ

مسلسل اور نان سٹاپ ایکشن

ہزاروں صفحات پر پھیلا ہوا بے پناہ سسپنس

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یادگار اور لازوال شاہکار

ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے ناقابل فراموش حیثیت کا حامل ہے

# شہرۂ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

لیڈیز مشن ——— اول
لیڈیز مشن ——— دوم
فاؤل پلے ——— اول
فاؤل پلے ——— دوم
زیرو اور زیرو ——— اول
زیرو اور زیرو ——— دوم
سپر ایجنٹ صفدر ——— اول
سپر ایجنٹ صفدر ——— دوم
فور کارنرز ——— اول
فور کارنرز ——— دوم
گولڈن سینڈ ——— اول
گولڈن سینڈ ——— دوم
ری بائٹ ——— اول
ری بائٹ ——— دوم
الرٹ کیمپ ——— اول
الرٹ کیمپ ——— دوم
ٹائٹ پلان ——— اول

ٹائٹ پلان ——— دوم
ڈلیشنگ ایجنٹ ——— اول
ڈیشنگ ایجنٹ ——— دوم
انونٹری گرپ ——— اول
انونٹری گرپ ——— دوم
واٹر پاور ——— اول
گریٹ بال ——— دوم
گریٹ وکٹری ——— اول
بلیک پاگوس ——— دوم
ڈوگو فائٹر ——— اول
ڈوگو فائٹر ——— دوم
ایکشن گروپ ——— اول
ایکشن گروپ ——— دوم
بلڈ ریز ——— اول
بلڈ ریز ——— دوم
لاسٹ فائٹ ——— اول
لاسٹ فائٹ ——— دوم

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم اے


یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

پاک گیٹ ○ ملتان